REMEDIES FOR THE FUTURE
تحقیقاتِ
انسانی بلڈ گروپ
غذا، طب
اور
ہومیوپیتھی
تحقیق و تصنیف بابر سلطان القادری ملتانی
The Homoeopathic
Pinkus Potentizer

هَلْ يَسْتَوِی الَّذِیْنَ یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ ٥

(کیا جاننے والے اور نہ جاننے والے برابر ہو سکتے ہیں؟)

(پارہ:۲۳، سورہ زمر:۹)

تحقیقاتِ انسانی بلڈ گروپ
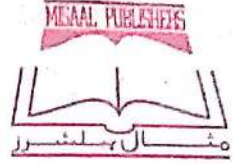
غذا، طب اور ہومیوپیتھی

طلوعِ اوّل — مئی 2005ء

ناشر — محمد عابد علی

کتاب — تحقیقات انسانی بلڈ گروپ'
غذا' طب اور ہومیوپیتھی

تحقیق وتصنیف — بابر سلطان القادری ملتانی

"IMMUNO PHARMA"
Baber Sultan Qadri Multani
21/A , Second Floor, Rex City,
Satiana Road,Faisalabad,Pakistan.
0300-8655128,0300-6602893
(Baber Sultan Qadri)
0300-7211785(Dr.Yousaf Bukhari)
041-8725021,041-8718399
& 0300-7683136,0333-6152842

کمپوزنگ — عظیم اللہ قریشی (پشاور)' محمد عمر (فیصل آباد)

سرورق — شاہد جاوید عمر

مطبع — شرکت پریس' لاہور

قیمت — 500 روپے

Rs.500

اہتمام — مثال پبلشرز' رحیم سینٹر' پریس مارکیٹ'
امین پور بازار' فیصل آباد Ph:+92 41 615359
e-mail:misaal615@hotmail.com
misaal615@yahoo.com

اس کے نام جس کا

"شوق اور ذوق یہاں تک

لے آیا۔

جس نے ہر دم میرا ساتھ دیا

اور قدم قدم پر میری مدد کی۔"

کتاب ہذا کے عنوانات کی ایک اجمالی ترتیب

فہرست

بارے اس کتاب کے

مختلف اہلِ علم حضرات کی آراء اس کتاب پر نظریہ بلڈ گروپ کے حوالے سے

تبصرہ

از: ڈاکٹر محمد یوسف بخاری

زندگی ہر ذی روح کو پیاری ہوتی ہے لیکن صحت کے بغیر زندگی نہ صرف بیکار ہے بلکہ ایک بوجھ بن جاتی ہے۔ بعض 'Cronic Diseases' میں مریض خود سے بیزار ہو جاتا ہے۔

ہمارے عوام علم الصحت اور علم الغذا اور حفظانِ صحت کے اصولوں سے ناواقف ہیں۔ طبی معلومات میں دن بدن اضافہ ہوتا رہتا ہے اور علاج معالجہ میں اتنی ترقی ہوگئی ہے کہ چند سالوں میں حیرت انگیز انقلابی تبدیلیاں رونما ہوئی ہیں۔ زیرِنظر کتاب میں (New Research) کو آسان الفاظ میں واضح کیا گیا ہے۔ پہلے طبی معلومات کے لیے جتنی کتابیں لکھی گئی ہیں، ان میں New Information کی بے حد کمی ہے۔

انسان بالطبع آرام طلب واقع ہوا ہے۔ دماغی خلیوں (Brain Cells) کی تیزی سے توڑ پھوڑ اور ردّ و بدل قدم قدم پر اس کے علمی راستوں میں رکاوٹ پیدا کرتی ہے اور انسان بیماریوں میں گھر جاتا ہے۔ انسانی جسم کے بعض اجزاء یا اعضاء خراب ہو جائیں تو اکثر ان کو ٹھیک کرنا ناممکن نہیں تو انتہائی مشکل ضرور ہے کیونکہ یہ لوہے کی مشینری تو ہے نہیں کہ نیا پُرزہ ڈال دیا جائے۔

اس لیے بہتر یہی ہے کہ جسم کی حفاظت کی جائے کیونکہ انسانی جسم نے تقریباً 60 سال سے 100 سال تک کام کرنا ہوتا ہے اور انسانی مشینری کو آرام کا موقعہ نہیں ملتا۔ اگر انسانی جسم میں کوئی نقص بن جائے تو اس کا اثر نہ صرف اس کی اپنی جان پر ظاہر ہوتا ہے بلکہ خراب صحت والے والدین کی اولاد بھی پیدائشی طور پر اس نقص کو لے کر پیدا ہوتی ہے۔

اس لیے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم اپنے جسم کو امراض سے بچائیں۔

امراض سے جسم کو بچانے کا 'Natural Way' غذا کا متوازن ہونا ہے۔ دنیا کا ہر انسان جانتا ہے کہ ہر لمحہ زندگی کی تجدید ہو رہی ہے۔ اس تجدید کے ظاہری و مادی وسائل ہوا' پانی اور غذا ہیں۔

آج سے تقریباً آٹھ سو سال پہلے حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ ایک ایسے عظیم سائنسدان تھے جو فطرت کے قوانین کو جانتے تھے جن کے وجود مسعود سے ہمیں آفاقی قوانین کے رازہائے سربستہ کا انکشاف ہوا۔ جن پر عمل کر کے ہم عظیم الشان صلاحیتوں کو ذخیرہ کر سکتے ہیں مگر ہم طبی شعبہ میں دوسروں کے پس خوردہ نوالوں کو اپنی زندگی کا حاصل سمجھ بیٹھے ہیں۔

علم و آگاہی اس نقطۂ عروج پر ہے جہاں انسان خلاء میں چہل قدمی کرنے کا دعویٰ کرتا ہے آواز کے قطر کو کم یا زیادہ کر کے ہزاروں میل کا خیال حقیقت بن جاتا ہے۔ زمین سمٹ گئی ہے۔ اس ماحول میں کوئی بات اُس وقت ہی قابلِ قبول ہے جب اسے سائنسی فارمولوں پر اور فطرت کے قوانین کے مطابق دلیل کے ساتھ پیش کیا جائے۔

پندرھویں صدی تک یورپ کے میڈیکل کالجوں میں رازی ابنِ سینا اور زہراوی کی کتابوں کے ترجمے داخل نصاب تھے اور آج کی میڈیکل سائنس کو بھی ہمارے اسلاف کی کتابوں نے ترقی کی بنیاد فراہم کی ہے۔ مسلمانوں میں اپنے اسلاف کے ورثہ پر عدم توجہی کی بناء پر زوال شروع ہوا تو علم طب پر بھی زوال آ گیا۔

لیکن اللہ کے نظام میں تبدیلی اور تعطل واقع نہیں ہوگا۔ اس لیے قدرت ایسی ہستیاں پیدا کرتی رہتی ہے' جو محدود ذرائع کے باوجود طب کو زندہ رکھنے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

''جو عالم ایجاد میں ہے صاحبِ ایجاد
ہر دور میں کرتا ہے طواف اس کا زمانہ''

جناب بابر سلطان القادری صاحب کسی تعارف کے محتاج نہیں یہ پہلے بطور روحانی سکالر' روحانی سائنسدان متعارف ہیں اور اب یہ ان کی طبی کاوش انتہائی اہم ہے۔ اب یہ طبعی سائنسدان متعارف ہو چکے ہیں۔

الحمدللہ! ایک ریسرچ سکالر کے قلم سے ایک ایسی کتاب سامنے آئی ہے' جو (Medical Science) میں نئے باب کا اضافہ ہے۔ قادرِ مطلق سے دُعا ہے کہ تمام قارئین اس کتاب سے استفادہ کر سکیں۔ اس کتاب کی زبان آسان اور سہل ہے۔ اسلوب دلنشیں اور عام فہم ہے۔ بے جا طوالت اور غیر ضروری اختصار سے اجتناب کیا گیا ہے۔ الغرض یہ علمی خزانہ ہے اور بے حد وسیع ہے۔ یہ کتاب عمومی لوگوں کے لیے بھی بہت مفید ثابت ہوگی۔

قوی اُمید ہے تحقیقات انسانی بلڈ گروپ کا مطالعہ کرنے والوں کو ضرور طبی اسرار سمجھ میں آ جائیں گے۔

ڈاکٹر یوسف بخاری (ایم بی بی ایس۔ آر ایم پی)
(پی۔ ایم۔ ڈی۔ سی)

تبصرہ

از: پروفیسر حکیم محمد یٰسین چاولہ (گولڈ میڈلسٹ)

ابتدائے آفرینش سے ہی حضرتِ انسان عوارضات و آفات بدنیہ سے محفوظ رہنے اور ان سے ہمیشہ کیلئے نجات حاصل کرنے کیلئے کوشاں ہے۔ ان مقاصد کے حصول کیلئے مختلف نظریات وکلیات وضع کیے گئے اور ان کی روشنی میں مشاہدات و تجربات اور تحقیقاتِ جدیدہ کا سلسلہ تاہنوز جاری ہے اور تا ابد جاری رہے گا۔

یاد رہے کہ مسلم مفکرین نے صدیوں پہلے انسان کے مسائل و خصائل اور تغیر و تبدل بدنی کو نظریہ مزاج کے تحت احسن انداز سے پیش کیا جس کی حقانیت و افادیت سے دنیا کی کوئی سائنس انکار نہیں کرسکتی۔ چونکہ مسلم مفکرین کی یہ انفرادیت ہے کہ انہوں نے انسان کو کائناتِ صغیر متصور کرتے ہوئے اس کے مسائل کو بیک وقت فطرت، سائنس اور فلسفہ کی روشنی میں نہ صرف پرکھا بلکہ ان کے حتمی نتائج مرتب کر کے عوام الناس کو مستفید و مستفیض کیا۔ اسی مشن کو جاری رکھتے ہوئے ارسطوئے دوراں استاذی المکرّم و حکیم حضرت دوست محمد صابر ملتانیؒ نے دورِ حاضرہ کے حالات کی روشنی میں آفاقی نظامِ صحت ''قانونِ مفرد اعضاء'' کی صورت میں پیش کیا، جس میں صحت و مرض کا انحصار حیاتی مفرد اعضاء دل، دماغ اور جگر پر کیا جاتا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اپنا ایک مزاج رکھتی ہے جو اسے دیگر اشیاء سے ممیّز کرتا ہے۔

یاد رہے کہ اسلاف نے مفرد مزاج کی چار اور مرکب مزاج کی آٹھ اقسام لکھی ہیں۔ یہ انسانی امزجہ ہی دراصل بلڈ گروپ کہلاتے ہیں، جنہیں جدید انداز سے اور سائنس کی روشنی میں عزیزی برادرم حکیم ڈاکٹر جناب بابر

سلطان القادری نے قانون مفرد اعضاء کی روشنی میں پیش کیا ہے۔ یہ نہ صرف انتہائی مستحسن اقدام ہے بلکہ احیائے طِب اور خدمتِ انسانی کا بین ثبوت ہے۔ ان کی یہ مساعی جمیلہ باعثِ فخر ہے۔ میری دلی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں فن کی بقاء اور عوام الناس کی زیادہ سے زیادہ خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

دعا گو

محقق طب پروفیسر حکیم محمد یٰسین چاولہ (گولڈ میڈلسٹ)

چیف ایڈیٹر ماہنامہ دنیائے طب چیئرمین حکیم صابر ملتانی" طبی ریسرچ کونسل برائے حکمت پاکستان۔

پرنسپل چائنا کالج آف سپیشل کورسز لاہور ناظم اعلےٰ ابراہیمی دواخانہ ہسپتال روڈ پاکپتن۔

E-mail:HAKEEM_CHAWLA@YAHOO.COM

تبصرہ

از: ڈاکٹر سید مفتی منیر الاسلام

زیرِ نظر کتاب میرے محترم دوست ڈاکٹر بابر سلطان صاحب کی تحریر کردہ ہے۔ ماشاء اللہ ڈاکٹر صاحب روحانی علوم، طب اور ہومیوپیتھی پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔ عرصہ سے علاج معالجہ سے متعلقہ ہیں۔ مریضوں کی مایوسی کو بھانپتے ہوئے انہوں نے خوب غور وفکر کر کے طب و ہومیو پیتھک کی پیوند کاری کرتے ہوئے یہ کتاب تحریر کی ہے۔ یہ ایک نئی ریسرچ ہے جس پر آج تک غور وفکر نہیں ہو سکا۔ بالآخر جذبہ خدمتِ خلق کے تحت طب اور ہومیوپیتھی پر خوب غور وفکر کر کے مایوس ولا علاج مریضوں کی بہتری کو مدِ نظر رکھتے ہوئے مزاج و بلڈ گروپ پر ریسرچ کی اور اس طریقہ علاج کو بہت کامیاب پایا۔ اور عرصے سے مریضوں کا کامیاب علاج کرتے رہے۔ جب خوب تجربات کر چکے تو انسانیت کی خدمت کرنے کی سوچی اور اچھوتے انداز میں اس بلڈ گروپ کے تحت علاج معالجہ کرنے کی ٹھانی۔ میں اکثر وبیشتر ڈاکٹر صاحب سے ملتا رہتا ہوں۔ آپ ماشاء اللہ قادری پیر بھی ہیں۔ نجوم، رمل، جفر کے شائقین ان سے جوق در جوق مستفیض ہوتے ہیں۔ ملنے والوں کی صحیح رہنمائی فرماتے ہیں۔ بیشتر دوست انکے عقیدت مند ہیں۔ آپ نے اس کتاب کے ساتھ ساتھ روحانیت پر بھی لٹریچر لکھا ہے۔ اکثر ملک کے چیدہ چیدہ رسائل میں بھی لکھتے رہتے ہیں۔

تحقیقاتِ انسانی بلڈ گروپ کا پمفلٹ بہت خوبصورت اور رنگین ہے، جو ڈاکٹر صاحب نے مفت تقسیم کر کے اس نئے طرزِ علاج کو متعارف کروایا ہے۔ یہ سمجھنے میں بہت سہل ہے۔ دوست احباب جنہوں نے اس کو پڑھا، بہت پسند کیا ہے اور عملی طور پر اس طریقہ علاج کی کامیابی کو ملاحظہ کیا ہے۔ معالجین اس طریقہ علاج کے مداح ہیں۔ آج ہر کوئی بلڈ گروپ معلوم کر کے دوا تجویز کرتا اور کراتا ہے۔ یہی اس طریقہ علاج کی کامیابی کا راز ہے۔ بیشتر ایلو پیتھک معالجین نے بھی اس کو اپنایا ہے۔ بلڈ گروپ پوچھنے کے بعد بیماری کا پوچھنا ضروری نہیں۔ نزلہ، زکام، کھانسی، ہیضہ، مرگی، کینسر، ایڈز، اور

گنٹھیا وغیرہ کے مریض صرف بلڈ گروپ بتاتے ہیں اور بعد از استعمال دوا بفضلِ تعالیٰ شفایاب ہوتے ہیں۔
یہ جو کتاب آپ کے ہاتھوں میں ہے' اس کو بغور پڑھنے کے بعد آپ بھی کہہ اٹھیں گے کہ بلڈ گروپ پر تحقیق کرنے والا انسان ہی انسان دوست ہے۔
اللہ کریم ڈاکٹر مذکور کو عزت' ایمان' صحت و عافیت سے رکھے۔ آمین۔

بابر سلطان صاحب پیشہ ور ہومیو پیتھ نہیں بلکہ ایک کہنہ مشق معالج ہیں۔ ان کا نام پاکستانی ہومیو پیتھک حلقوں میں ہر لحاظ سے قابلِ احترام ہے۔ ڈاکٹر صاحب دن رات انسانیت کی خدمت میں مصروف عمل ہیں اور اس خدمتِ خلق کو سرمایہ حیات سمجھتے ہیں اور آخرت کو سنوارنے کا اہتمام کر رہے ہیں۔ ہومیو پیتھی جتنی مشکل ہے' آپ نے اسی قدر اسے سہل بنا دیا ہے۔ بیشتر مایوس مریض اس کے ساتھ شفایاب ہو چکے ہیں۔

ڈاکٹر صاحب لکیر کے فقیر نہیں۔ انہوں نے بلڈ گروپ پر باقاعدہ ریسرچ کر کے اس طریقہ علاج کو عام کرنے کا تہیہ کیا۔ آج بیشتر احباب اس طریقہ علاج کے معترف ہیں۔ آپ نے دن رات محنت و جانفشانی سے اس کام کو کیا اور پایہ تکمیل کو پہنچایا۔ آپ کی روزانہ کی پریکٹس میں سینکڑوں مریض مستفیض ہوتے ہیں اور جھولیاں بھر کر دعاؤں سے نوازتے ہیں۔

اردو زبان میں ہومیو پیتھی کے ارتقاء کی روداد اس سے بہتر کہیں اور نظر نہیں آتی۔ اس کتاب میں جو نظریہ پیش کیا گیا ہے وہ ڈاکٹر صاحب کا مشاہدہ اور تجربہ ہے۔
آخر میں دعا ہے کہ یہ کتاب مقبول ہو۔ آمین۔

دعا گو

ڈاکٹر سید مفتی منیر الاسلام

سمن آباد۔ لاہور

تبصرہ

از: ڈاکٹر ابرار حسین نقوی

انسان تمام جانداروں میں سب سے عمدہ، جامع اور حیران کن نظاموں کے ساتھ تخلیق کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے بہت متناسب طور پر بنایا ہے۔ انسانی جسم تقریباً 70-60 کلو گوشت اور ہڈیوں کا مجموعہ ہوتا ہے۔ جیسا کہ انسانوں کو یہ بات خوب معلوم ہے کہ گوشت فطرت کے سب سے نازک مواد میں شامل ہے۔ اسے کھلی ہوا میں رکھ دیا جائے تو یہ دو گھنٹوں میں ہی اپنی شکل تبدیل کر لیتا ہے۔ اور چند دنوں میں کرم خوردہ ہو جائے گا۔ کیڑا لگ جانے کی وجہ سے اس میں سے ناقابل برداشت بُو آنے لگتی ہے۔ یہ کمزور سا مواد انسانی جسم کا ایک بڑا حصہ بناتا ہے۔ تاہم اس کا خیال رکھا جائے، صحیح دیکھ بھال کی جائے تو یہ 80-70 برس تک نہ خراب ہوتا ہے، نہ اس میں کوئی بگاڑ پیدا ہوتا ہے۔ ایسا صرف دورانِ خون کے ذریعے ممکن ہے، جو کہ اس کی خوراک ہے۔ اگر ہم اپنے جسم کی غیر معمولی ساخت کا جائزہ لیں اور دیکھیں کہ دستِ قدرت نے اسے بنانے میں کس قدر صناعی اور مہارت سے کام لیا ہے۔ ہمارے جسم کا ہر حصہ، جس کی ساخت نہائیت جامع اور بے نقص ہے، اس کا مقابلہ جدید مشینری سے لیس کوئی کارخانہ بھی نہیں کر سکتا۔ اس سے اللہ کی اس بے مثال تخلیق کا پتہ چلتا ہے اور بات ثابت ہو جاتی ہے کہ اس خالق کو ہمارے جسم پر مکمل اختیار حاصل ہے۔

اگر ہم انسانی جسم کے نظاموں اور اعضاء کا مختصراً جائزہ لیں تو ہمیں یہ ایک بے نقص اور متوازن تخلیق نظر آئے گی۔ کیونکہ یہ تمام صرف دورانِ خون سے ہی ممکن ہے۔ اس لئے ہم خون کی اہمیت سے انکار نہیں کر سکتے۔

زیرِ نظر کتاب بھی محقق جناب ڈاکٹر بابر سلطان قادری صاحب کی مسلسل جدوجہد، ہمت اور وسعت علمی کا نتیجہ ہے۔ کیونکہ انہوں نے ایک ایسے اچھوتے موضوع کو شروع کیا ہے جس پر کہ اس سے قبل دنیائے طب میں کبھی کام نہ ہوا تھا۔ بلڈ گروپس کے حوالہ سے کام کرنا، پھر ان کا تعلق بیماریوں سے جوڑنا اور پھر اس کے لئے ایسی ادویات

تیار کرنا جو کہ کام کے لحاظ سے بے ضرر بھی ہوں اور انتہائی موثر بھی ہوں، واقعی ایک تحقیقی کوشش ہے۔ میرے خیال میں اس موضوع پر اس سے زیادہ لکھنا ممکن نہیں ہے۔ تاہم بقول مصنف ابھی گنجائش باقی ہے اور اس پر کام ہوتا رہے گا۔
میں جناب بابر سلطان قادری صاحب کی صحت اور علمی وسعت کے لئے دعا گو ہوں۔

ہومیو پیتھک ڈاکٹر ابرار حسین نقوی

D-H-M-S

R-H-M-P

گولڈ میڈلسٹ بائرون فرانس

ممبر نیشنل کونسل برائے ہومیو پیتھی (حکومتِ پاکستان)

کنسلٹنٹ ڈاکٹر:۔ نیشنل بینک آف پاکستان

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن (نیاب)

سٹیٹ بینک آف پاکستان

مقدمہ

از: افاضات بابر سلطان القادری ملتانی

مؤجودہ وقت کی آواز اور ضرورت ہے کہ کسی ایسے فطری طبی نظام کو متعارف کروایا جائے جو انقلابی ہو اور سہل ہو۔ اس کتاب میں تحقیقاتِ جدیدہ کے ذریعے محیر العقول اور فطری نظامِ طب کی بنیادوں کو استوار کیا گیا ہے۔ طب آج سے تین ہزار برس قدیم ہے اور ہومیوپیتھی دو سو برس۔ دنیا کی ہر چیز میں جدید ریسرچ کی بنیاد پر تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں تو طب اور حکمتِ ہومیوپیتھی میں جدید ریسرچ اور تحقیقات کی بنیاد پر کوئی تبدیلی کیوں نہیں کی گئی۔ اور جدید طریقوں سے Proving کر کے ہر مزاج کے انسان پر الگ الگ تجربات کیوں نہیں کیے گئے۔

ڈاکٹر ہانیمن کے دور میں انسان کا بلڈ گروپ دریافت نہیں ہوا تھا۔ کیمیائی تجزیات ابھی ابتدائی دور میں تھے اگر ان کے دور میں بلڈ گروپ دریافت ہو چکا ہوتا تو وہ یقیناً ہر بلڈ گروپ کے حامل افراد پر الگ الگ ہر دوا کے تجربات کرتے اس طرح ایک شفاف اور الجھن سے پاک نظامِ علاج ہاتھ آتا اور بہت سی پیچیدگیاں جو میٹریا میڈیکا کی شکل میں اور بعد ازاں ریپرٹری کی شکل میں انسان کی الجھاتی ہیں دور ہو جاتیں۔ اور پھر ظاہر ہے کہ Proving کے دوران جو شخص بھی آتا ہے وہ اپنے اندر خاص مزاج رکھتا ہے اور وہ Zero (اعتدال) کے درجہ پر نہیں ہو سکتا تو ایسے میں Proving بعض اوقات یقیناً ادق اور مشکل ہو جاتی ہے۔ اب اکیسویں صدی کا دور دورہ ہے اور ہم اس بات پر فخر کر رہے ہیں کہ دیکھیں جناب ہمارے ہومیوپیتھی طریقۂ علاج میں پچھلے دو سو سال سے کوئی تبدیلی نہیں آئی ہے اور ابھی تک ہم گدھا ریڑھی پر بیٹھ کر ہی سفر کرتے ہیں کیونکہ ہمارے آباؤ اجداد کی سنت ہے۔ اس جدید ریسرچ کے بعد آپ خود دیکھیں گے کہ کس قدر آسانی سے آپ علاج معالجہ میں کامیابی سے ہمکنار ہوں گے۔

بالکل یہی حال ہمارے اطباء حضرات کا ہے جو سابقہ بارہ سو سال سے ایک ہی طرح کے اصولوں پر چلے آرہے ہیں اور طب اور غذا کے اصولوں میں کوئی تبدیلی نہیں کی ہے بلکہ چند طبقے اور جماعتیں بن کر ہر ایک نے دوسرے کی مخالفت کے سوا کچھ نہیں کیا۔ جدید ریسرچ اور تحقیقات سے آنکھیں چرانا ہمیں اچھا لگتا ہے مگر مجبوراً ہم ایلو پیتھک اصولوں پر باوجود مخالفت کے بعض دفعہ چلتے ہیں اور اپنے مریضوں کو ایلو پیتھک علاج کے حوالے کر دیتے ہیں۔ ایلو پیتھک میں کیمیائی اور طبیعاتی جدید ریسرچ عروج پر ہے ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم نئی ترقی یافتہ سائنسی تحقیقات کو ہومیو پیتھک اور قدیم طب کے ساتھ منسلک کریں تاکہ بلا ضرورت سرجری، نقصان دہ اینٹی بائیوٹک اور جراثیم تھیوری سے عوام الناس کو نجات دلا سکیں اور انسانی اعضاء کی بے جا تبدیلیاں قطع برید سے انسانی اعضاء کو بچا سکیں جو کہ ہماری غریب عوام کو دیوالیہ بنا رہے ہیں۔

انسانی پیتھالوجی Cellular Pathology اور کیمیائی دریافتوں کو بجائے ایلو پیتھک اصولوں کے غذا اور طب کے فطری اصولوں پر منطبق کریں اور علاج بالمثل کے اصولوں کو سمجھ کر جدید مطابقت کے ذریعے ایک نئے طریق علاج کی بنیاد رکھیں جو اکیسویں صدی کی ضرورتوں کے مطابق ہو اور آج کے انسان کو مطمئن کر سکے جو کہ ایلو پیتھک اصولوں کی سحر کاریوں سے نہایت متاثر ہو چکا ہے۔

حالانکہ ہر شخص جانتا ہے کہ ایلو پیتھک ادویات کے زیادہ سے زیادہ استعمال سے یقیناً امراض پیچیدہ ہوتے چلے جاتے ہیں اور ان ادویہ کے بد اثرات بیمار انسانیت کو مزید بیمار کرتے چلے جاتے ہیں اور نئی اذیت کا شکار بناتے چلے جاتے ہیں۔ اولاً تشخیص کے سلسلہ میں انسان گمراہ کن لیبارٹریوں کے ہاتھ چڑھتا ہے اور مختلف Specialist Doctors کی ہدایات کے مطابق اپنے مختلف ٹیسٹ کرواتا رہتا ہے جو کہ ہزاروں لاکھوں روپے خرچ کرواتے ہیں ہر عضو کا الگ الگ Specialist بن کر انسان کو متعدد حصوں میں بانٹ رہے ہیں اور امراض کو مزید پیچیدہ بنا رہے ہیں۔ قدرت کی ایک فطری مشین کو لوہے کی مشین سمجھ غیر انسانی برتاؤ کیا جارہا ہے جب ان Specialist Doctor کے ہتھے بندہ چڑھ جاتا ہے تو تشخیص کے مراحل اور دوا ساز اداروں کے ہاتھ اسے بیچ دیا جاتا ہے جس رلوٹ مار یہ ادارے ہمارے ملک میں کر رہے ہیں شائد کوئی ملک بھی انہیں اپنے ساتھ ایسا سلوک نہ کرنے دے گا۔ لوٹ مار کروانے میں ہمارے بڑے بڑے لوگوں کا ہاتھ ہے جو ہمیں قربانی کے بکرے بنا کر ہماری گردنیں پکڑ کر لوگوں کے سپرد کر دیتے ہیں اور ہمارے ملک میں تحقیق کرنے والوں کا تو یہ حال ہے کہ محقق حکیم صابر ملتانی جیسے ں کو ابھی تک ہماری حکومت رجسٹرڈ بھی نہیں کر رہی ہے جب کہ

Dr. D.Ademo جیسے لوگوں کو جنہوں نے ایک نئی تحقیق کی ہے، امریکہ میں زبردست پذیرائی مل رہی میڈیکل ریسرچ سے ہمیں انکار نہیں ہے۔ بلاشبہ جتنی ریسرچ یورپ اور امریکہ میں انسانی پیتھالوجی پر ہو رہی

ہے اس کا عشرِ عشیر بھی نہ ہمارے حکماء جانتے ہیں اور نہ ہی ہومیو پیتھ اور نہ ہی ہم جدید میڈیکل علم سے اپنے اصولِ علاج کو کوئی مطابقت دے سکتے ہیں۔ غیر علمی مباحث اور بے جا تنقید نے ہمیں بہت پیچھے کر دیا ہے۔ ہم ایک دوسرے کو نیچا دکھاتے ہیں اور خود ستی شہرت حاصل کرنے میں ایک دوسرے سے سبقت حاصل کر رہے ہیں اور میں نے دیکھا ہے کہ ایسے بے علم حضرات موجود ہیں کہ ایک بات ہاتھ آتی ہے تو خود کو موٴجد اور تحقیقِ جدیدہ کا بانی بنانے اور کہلوانے میں فخر محسوس کرتے ہیں۔ میں نے جب انسانی بلڈ گروپ پر تحقیق شروع کی تو مجھے علم نہیں تھا کہ اس سے پہلے اس پر کون کون سی تحقیقات ہوئی ہیں۔ بعد ازاں مجھے علم ہوا کہ فلاں فلاں Laboratories جو کہ امریکہ اور یورپ میں واقع ہیں فلاں تحقیقات ہو چکی ہیں مگر ان کا اصول ابھی تک واضح نہیں ہو سکا ہے۔ میں نے جب ان تحقیقات کو سامنے رکھا تو علم طب قدیم بالخصوص نظریۂ مفرد اعضاء جو کہ طبِ قدیم کی سلجھی ہوئی ترقی یافتہ صورت ہے اور ہومیو پیتھی، دونوں نظاموں کے ساتھ ان جدید تحقیقات کو مطابقت دیکر علاج کے لیے ایک نئی راہ استوار کی ہے (یعنی بلڈ گروپس کا نظریہ) اب امید ہے کہ معالج گھبرا کر یکے بعد دیگرے مختلف مزاج کی ادویہ نہیں دے گا اور مرض کو مزید پیچیدہ نہیں بننے دے گا۔ آرام دہ اور نرم علاج مریض کو نئی زندگی اور آرام دیتا ہے۔ نظریہ مفرد اعضاء کے تحت علاج کرنے والے احباب سے گزارش ہے کہ ہم جب مریض کا علاج کرتے ہیں اور کوئی مریض ہمارے پاس بغرضِ علاج تشریف لاتا ہے تو ہم اس کی موٴجودہ تحریک دریافت کرتے ہیں جس کے لیے ہمارے پاس قارورہ اور نبض اور احوالِ مریض کے سوا کچھ نہیں ہوتا۔ اس مرض کو دور کرنے کے لیے جو تحریک ہم مناسب سمجھتے ہیں وہ جاری کر دیتے ہیں۔ اب یہ نئی تحریک کیا مریض کی اپنی قدرتی تحریک ہے یا یہ بھی مصنوعی تحریک ہے اور نئی علامات جسم میں لے آئے گی اس بات کا علم نہیں ہو پاتا۔ جس بناء پر مزید میں نئی علامات بعض دفعہ پیدا ہو جاتی ہیں۔ ہر مریض کی ایک اپنی ذاتی تحریک ہے جس میں وہ حالتِ صحت میں رہتا ہے جب وہ تحریک بدلتی ہے تو وہ بیمار ہو جاتا ہے یا اسے یوں بھی سمجھ لیں کہ ایک شخص کو جو تحریک صحت شفا دے رہی ہے اور اس کا مخصوص مزاج ہونے کی وجہ سے ہے جب کہ یہی تحریک دوسرے شخص میں مرض اور اذیت کا باعث بن رہی ہے کیونکہ اس دوسرے شخص کا مزاج اور ہے۔ یہ چیز بالکل ایسے ہی ہے جیسے ایک انسان کے خون کا گروپ اس کو زندگی اور سکون دے رہا ہے جب کہ متضاد گروپ جو دوسرے شخص کے لیے باعثِ حیات ہے اس شخص میں داخل کر دیا جائے تو چند قطروں سے موت تک واقع ہو جاتی ہے۔ حکیم صابر ملتانیؒ نے بھی خون پر ہی آ کر تمام ریسرچ کا دارومدار قائم کیا ہے مگر شائد الگ الگ خون کے گروپ کا تذکرہ وہ اس لیے کہیں بھی اپنی تحقیقات میں نہ کر پائے کہ اس وقت اس بات پر اتنا زور نہیں دیا جاتا تھا۔

انہوں نے انسان کی عضوی تحریک اور دوسری کیمیائی تحریک پر زور دیا ہے دراصل خون انسان کا ایک کیمیائی قوام ہے اور ہر انسان کا کسی خاص مشینی تحریک سے تعلق ہوتا ہے۔ اسی مشینی تحریک کے باعث اس کے خون کا کیمیائی

قوام بن رہا ہوتا ہے۔ یہ خون ساری عمر ایک ہی حالت پر رہتا ہے اور انسان کا تعلق بھی دل، دماغ، جگر اور ہڈیاں تلی وغیرہ میں سے کسی ایک کے ساتھ رہتا ہے۔ ان اعضاء کی تحریک دواؤں اور غذاؤں سے بدل سکتی ہے، جس سے خون میں کیمیائی تبدیلیاں رونما ہو جاتی ہیں۔ مگر چند قطرے ہی جب متضاد خون کے بننا شروع ہوتے ہیں تو بیماری پیدا ہو جاتی ہے اور علامات جنم لیتی ہیں۔ ابھی تک دنیا میں کوئی ایسی لیبارٹری نہیں جو یہ بتا دے کہ متضاد خون کے چند قطرے اس جسم میں بن رہے ہیں۔ دراصل امراض کی وجہ یہی ہے کہ جب ہم خوراک لیتے ہیں اور کسی خاص عضو کی تحریک ہو جاتی ہے تو اس کے باعث ایسے Antigen بن جاتے ہیں جو ہمارے کیمیائی قوام کے مخالف ہوتے ہیں۔ ہر خوراک سے الگ الگ قسم کی پروٹین بنتی ہیں جیسے اعصاب سے اور عضلات وغدد سے متعلق پروٹین کی نوعیت الگ الگ ہے۔ اسی طرح ہر قسم کے Antigen اپنی اپنی الگ نوعیت کی خاصیت رکھتے ہیں۔ آپ نے دیکھا کہ جب Bio-Chemic کا نظریہ، حالانکہ اس نظریے میں Antigen کو ملحوظ نہیں رکھا گیا صرف الیکٹرولائٹ نمکیات کے تناسب کو ملحوظ رکھ کر اس تھیوری پر کام کیا گیا تو کتنا قابلِ قدر طریقہ علاج ہاتھ لگا۔ اسی طرح میں نے جدید ترین تحقیقات اور طبی ریسرچ کو سامنے رکھتے ہوئے تجربات، تجزیات اور مشاہدات (Experiments, Calculations, Observations) کے لیے ان سب تحقیقات کو اپنے مریضوں پر Apply (منطبق) کیا اور ایک جدید علم ہاتھ لگا۔ ہر ترقی یافتہ دریافت اولاً ایک مفروضہ ہی تو ہوتی ہے یہ کائنات مشاہدات سے بھری پڑی ہے انسان کو روزانہ بیسیوں تجربات حاصل ہوتے ہیں جن سے وہ متعدد مفروضے فرض کرتا ہے، جب مشاہدہ اور تجربہ اس کی تصدیق کرتا ہے تو یہ مفروضہ اصول اور قانون بن جاتا ہے اور اگر کوئی مفروضہ مشاہدات پر راست اور منطبق نہ آئے تو یہ بے بنیاد مفروضہ کہلاتا ہے۔ اسے ہم قانون یا اصول کا درجہ نہیں دے سکتے۔ مفروضے میں صداقت اسی وقت ممکن ہے جب وہ تجربات اور مشاہدات پر منطبق ہو۔ بلڈ گروپ ہمارا علم اور تجربہ ہے اور اس کا بیماریوں سے اور مریض کے مزاج سے ہم آہنگ ہونا ایک مفروضہ تھا جو میرے ذہن میں آیا جسے میں نے تجربات کی کسوٹی پر پرکھ کر اصول اور قانون بنا کر آپ کے سامنے رکھا ہے اور مزید تجربات اور ریسرچ آپ کا کام ہے۔ آپ یقین کریں یہ قانون اور اصول آپ کو ان راہوں سے آشنا کروائے گا جن سے آپ اس سے قبل آشنا نہ تھے۔ کیونکہ قانون اور اصول وہی ہوتا ہے جو متضاد مشاہدات و تجربات میں وحدت پیدا کرے۔ ہر سائنسدان کا مقصد اسی حقیقت تک رسائی حاصل کرنا ہے۔

امراض کی علت کیا ہے؟

امراض کیا ہیں؟

علاج کیا ہے؟

طریقہ علاج کی اہمیت کیا ہے؟

ہر طریقہ علاج کے ماہرین یہ دعویٰ رکھتے ہیں کہ وہی درست اور فطرت کے قریب اصولوں پر کار بند ہیں باقی تمام غلط ہیں اصول بالضد یا اصول بالمثل کے ماہر اپنے اپنے دلائل رکھتے ہیں۔

جدید سائنسی تحقیقات سے کسی بھی طرح انکار ممکن نہیں ہے کیونکہ اس سے فطرت کے وہ قوانین سامنے آرہے ہیں جو نظر سے پوشیدہ تھے۔ انسانی آنکھ نے انسانی جسم میں پوشیدہ اجزاء کو دو لاکھ گنا بڑا کر کے قوت تکبیر والی خوردبینوں سے مشاہدہ کر لیا اب مشاہدہ تو ایک ہی ہے مگر اس پر مختلف مفروضے قائم کر کے تجربات اور تجزیات کا نام علم ہے۔ علم دراصل ہر شخص کے اپنے تجربات کا نام ہے اور جب کوئی تجربہ اصول بن جاتا ہے وہ قابلِ تقلید ہوتا ہے۔ مثلاً ایک دوا کسی خاص مریض کے لیے مفید رہتی ہے دوسرے مریض کے لیے مضر ثابت ہوتی ہے۔ یہ بات ہمیں اس طرف متوجہ کرتی ہے کہ ہم اس شخص میں دوسرے سے متضاد کیفیات اور تغیرات کو سمجھیں۔ جب اس مشاہدہ کی بنا پر پہلے اور دوسرے کے خون کے کیمیائی Antigen پروٹین گروپ کو ملاحظہ کیا تو ایک دوا A بلڈ گروپ کے لیے مفید تھی وہی B بلڈ گروپ کے لیے مضر۔ جب تجربات تواتر سے ہوئے تو یوں معلوم ہونے لگا جیسے یہ بات اصول کا درجہ رکھتی ہو۔ اسی طرح کے اصولوں کو ایک جگہ جمع کر کے یہ کتاب لکھ دی گئی ہے۔ میرے تجربات ابتدائی مراحل میں ہیں جو کچھ میں نے دیکھا لکھ دیا آپ سب کے لیے گنجائش باقی ہے۔ آپ خود تحقیق کریں مجھے مؤجد بننے کا شوق نہیں ہے اصول لکھ دیئے ہیں کوشش آپ خود کریں۔

اب ہم کچھ معلومات یورپ اور امریکہ میں بلڈ گروپ پر کی گئی ہے پیش کر رہے ہیں تا کہ ہمارے حکیم اور ہومیوپیتھک ڈاکٹر صاحبان خود استفادہ کر کے اپنے فن علاج میں جدت پیدا کر سکیں۔

ABO & LEWIS

BLOOD GROUP SYSTEM

Immuno chemistry, Genetics اوران کا بیماریوں سے تعلق

خون کی اقسام اور Transfusion میں ABO اور LEWIS antigen کی مشہور (جانی پہچانی) اہمیت کے باوجود، بہت کم ڈاکٹر اس سسٹم کی غیر معمولی پیچیدگی اور اس کے انسانی بیماریوں سے تعلق کو تسلیم کرتے ہیں۔ یہ antigens تمام جسم کی secretions میں اور epithelial,endothelial cells کی سطح پر پائے جاتے ہیں۔ گردے کی عضو بندی (kidney transplantation) میں بڑھتی ہوئی حالیہ دلچسپی نے Renal vascular Endothelium میں ان کی موجودگی کی طرف توجہ دلائی ہے۔ mother اور fetus کے درمیان ABO کی نا موافقت (بے جوڑ ہونا)، نوزائیدہ بچے کی Hemolytic بیماری یا بانجھ پن پیدا کر سکتی ہے، اور کسی بھی بلڈ گروپ سے تعلق رکھنے والے افراد ہاضمہ کے السر یا پیٹ کے کینسر سے جلد متاثر ہو سکتے ہیں۔ اس تبصرے کا مقصد ABO اور LEWIS سسٹم کی Immuno chemistry اور Genetics اور ان کے Human biology اور بیماری سے تعلق کے بارے میں حالیہ قیاسات کو مختصراً بیان کرنا ہے۔ اس شعبے میں پہلے سے کیا گیا کام monographs اور کتابوں میں بیان کیا گیا ہے، اور انفرادی پہلوؤں کے حامل تبصرے، مثلاً Immmuno chemistry اور جگہ بیان کیے گئے ہیں۔

Immuno chemistry اور Genetics کے بارے میں تفصیل سے لکھنے سے پہلے، ایک عام قاری کیلئے مختصر تعارف دیا جائے گا۔ A اور B antigens کو درحقیقت Issoagglutinins کی مدد سے ان افراد کے

serumمیں، جن میں ان determinants کی کمی تھی، Erythrocytes پر پایا گیا۔ایک مشترکہ intermediate کی مدد سے، جو کہ H substance ہے، ان antigens کا مرکب بنایا جاتا ہے۔جو کہ H Oligosaccharide chains کے noreducing end کی طرف سنگل شوگر add کرنے سے بنتا ہے۔اور H antigen کی Immunologic reactivity اس اضافی شوگر کی وجہ سے واضح طور پر کم ہو جاتی ہے۔کوئی O antigen نہیں ہے۔گروپ O Erythrocytes اور گروپ O secretors کا saliva، H antigen رکھتے ہیں۔لیکن تاریخی وجوہات کی بنا پر گروپ O Erythrocytes کے ڈیزائین کو قائم/محفوظ رکھا گیا ہے۔تقریباً 75% سفید فام افراد Glycoprotiens کو secrete کرتے ہیں، جن میں وہی A,B&H antigen ہوتے ہیں جو ان کے Erythrocytes پر ہوتے ہیں۔

LEWIS اینٹی جین، (Lea & Leb) بھی Erythrocytes اور Glycoprotiens پر پائے جاتے ہیں۔یہ انٹی جین ABH determinants کے طور پر اُنہیں Glycoprotiens پر موجود ہوتے ہیں، لیکن ان کے مرکب کو ایک آزاد جین، 'Le' کی مدد سے regulate کیا جاتا ہے۔ان آزاد جینز اور مشترکہ substrate کے درمیان عمل (operation) کے نتیجے میں ایک complex Phenotypic interaction وجود میں آتا ہے۔جس پر اس تبصرے کے بعد میں حصے میں روشنی ڈالی جائے گی۔

IMMUNO CHEMISTRY

ABO&LEWIS اینٹی جین کی Immuno chemistry کے بارے میں ہمارا حالیہ علم، 2 لیبارٹریوں کی طرف سے کی گئی باقاعدہ تحقیق کا نتیجہ ہے جو کئی عشروں پر محیط ہے۔وہ دو لیبارٹریاں یہ ہیں:

(1)-Morgan &Watkins at Lister Institute ,England.

(2)-Kobat's Group at Columbia University College of Physicians & Surgeons, USA.

یہ تمام تحقیقات secretions سے علیحدہ کیے گئے Water-Soluble Substance پر کی گئیں، اولاً جو ovarian-cyst fluid میں سے تھے۔وہ ABH substances، جو secretions کو purify کر کے نکالے گئے تھے، Glycoprotiens ہوتے ہیں۔یہ تقریباً 80% کاربو ہائیڈریٹ اور 20% amino acids سے بنے ہوتے ہیں۔یہ Heterodisperse ہوتے ہیں۔ان کا مالیکیولر وزن (molecular weight) 300,000 ہوتا ہے، لیکن مختلف سائزوں کے مولیکیول ایک جیسی composition اور serological properties رکھتے ہیں۔Glycoprotiens ایک peptide backbone رکھتے ہیں، جس سے بہت سی

Oligosaccharide chainsایک Alkali-labile Glycosidic bond کی مدد سے جڑی ہوتی ہیں جو Serineیا Threonineکے Hydroxyl گروپ سے جا ملتی ہیں۔ بہت سی Oligosaccharide chains' residue N-acetylegalactosamine کی مدد سے backbone سے جڑی ہوتی ہیں۔ ABHاور Lewis Glycoprotiens کی Carbohydrate moietyاولاً 4 sugars سے مل کر بنتی ہے۔ جو یہ ہیں:

(1)-D-galactose
(2)-L-fucose
(3)-N-acetyle-D-galactoamine
(4)-N-acetyle-D-glucosamine

N-acetyleneuraminic acid (sialic acid) کی بہت تھوڑی مقدار (عموماً 1% سے بھی کم، لیکن کبھی کبھی 18% تک) بہت سے cysts (مثانہ) میں پائی جاتی ہے۔ یہ شوگر بلڈ گروپ Specificity (مخصوص ہونا) نہیں رکھتی اور زیادہ مقدار میں بلڈ گروپ activity کے expression کے ساتھ interfere کر سکتی ہے۔ مختلف بلڈ گروپ Glycoprotiens کی amino acid compositions ایک دوسرے سے ملتی ہیں' اور بلڈ گروپ specificity سے نہیں ملتیں۔ Serine اور Threonine کل amino acids کا 40% سے بھی زیادہ بناتے ہیں اور Proline اور Alanine بھی کافی زیادہ مقدار میں موجود ہوتے ہیں لیکن sulphur اور aromatic قائم رکھنے والے amino acids اصل میں موجود ہی نہیں ہوتے۔

ABH اور Lewis glycoprotiens ایک مشترکہ بنیادی ڈھانچہ رکھتے ہیں اور ان کی بلڈ گروپ Specificity' کاربو ہائیڈریٹ chains کے Terminal non-reducing end سے جڑی شوگرز کی ترتیب اور ملاپ سے معلوم کی جاتی ہے۔ Antigenic determinants رکھنے والی chains کی تعداد کا اندازہ 40 سے 100 فی 300,000' molecular weight لگایا گیا ہے۔

Backbone structures کی دو اقسام ہیں۔ نمبر 1' Chains= جو N-acetyle (1-3)-glucosamine سے جڑی galactose رکھتی ہیں۔ نمبر 2 'chains= جن میں ملاپ (1-4)- ہوتا ہے۔ ان Oligosaccharides non-reducing terminal ends کے ساتھ بلڈ گروپ Specificity نہیں رکھتیں، لیکن ان کو معلوم (detect) کیا جا سکتا ہے' اگر ان کا horse anti serum سے cross reaction کرایا جائے۔ یہ horse antiserum ٹائپ 14' pneumococcal polyaccharide کے against تیار کیا گیا ہے۔ Oligosaccharide chains کے ساتھ ایک glycoprotien' جو ان ترتیبوں میں سے کسی ایک

کے ساتھ ختم ہو رہا ہو' کا نام Precursor substance رکھا گیا ہے۔اور اس قسم کے substance کو Ovarian-cyst fluid سے الگ کیا گیا ہے۔کسی بھی Type 1 یا Type 2 چین (chain) کے terminal galactose کے c-2 پر fucose (فیوکوز) کی موجودگی H-determinant پیدا کرتی ہے۔ٹائپ 1 چین میں N-acetylglucosamine کے c-4 کے ساتھ جڑے فیوکوز کی موجودگی Lea,activity کو جنم دیتی ہے۔لیکن ایک Type 2 oligosaccharide' جو N-acetylglucosamine کے c-3 سے جڑے فیوکوز کو رکھتا ہے' بہت کم Lea activity رکھتا ہے۔ٹائپ 1 چین میں دونوں فیوکوز substituents کی اکٹھے موجودگی کے نتیجے میں ایک نئی اینٹی جینک (antigenic) Specificity وجود میں آتی ہے' جسے Leb کہا گیا ہے' اور بہت سے H اور Lea activities کا نقصان بھی ہوتا ہے۔Type 2 difucosyl chains بہت کمزور (weak) Leb activity رکھتی ہیں۔

A deteminant ٹائپ 1 یا 2 'H structure رکھتا ہے۔اس کے علاوہ A determinat' gluctose سے الفا (alpha) (1-3) کے طریقے سے جڑے terminal nonoreducing N-acetylgalactosamine بھی رکھتا ہے۔اسی طرح B determinant ایک H structure اور terminalalpha(1-3)galactose residue رکھتا ہے۔اضافی شوگرز جمع کرنے سے H activity ختم ہو جاتی ہے۔دو فیوکوز residues رکھنے والے Type 2 Group A determinant بہت کم A activity رکھتا ہے بہ نسبت monofucosyl Type 2 determinant' کیونکہ determinant کے non reducing end میں بناوٹی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی ہیں۔Difucosyl Type1 Group A determinant کی علیحدگی نہیں دیکھی گئی۔

Unbranched Trisaccharide

alpha(1->3)beta (1->3)

(Gal NAC_ _ _ _aGal_ _ _ _ aGNAC)

کافی A activity رکھتا ہے لیکن یہ Tetrasaccharide رکھنے والے فیوکوز سے کم active ہوتا ہے۔یہ واضح نہیں ہے کہ آیا فیوکوز residue اینٹی باڈی binding site کے ساتھ ربط قائم کرتا ہے یا Terminal Trisaccharide کی خاص بناوٹ کو مضبوط کرتا ہے' لیکن خود اینٹی باڈی کے ساتھ ربط میں نہیں ہوتا۔

ABH اور Lewis determinants کے structures قائم کر دیے گئے ہیں۔لیکن گلائکو پروٹینز کا مکمل structure ابھی تشخیص نہیں ہوا۔Oligosaccharide کی کم از کم چار اقسام ہیں جو بلڈ گروپ

اور بلڈ گروپ Difucosyl chains اور Monofucosyl '2 ٹائپ 1 اور ٹائپ specificity رکھتی ہیں۔ ٹائپ
activity کے بغیر بہت چھوٹی chains بھی ہوسکتی ہیں۔ ایک ہی طریقے سے مرکب بنائے گئے گلائکو پروٹین مولیکیولز
کے درمیان Oligosaccharide chain برابر تقسیم نہیں ہوسکتی۔ اس کے علاوہ حال ہی میں Lloyd et al نے
ٹائپ 1 اور ٹائپ 2 چینز رکھنے والے branched Oligosaccharide کو علیحدہ کیا' اور انہوں نے
"Megalosaccharide"chains کی موجودگی کی تجویز دی' جو determinants رکھتا ہے۔

ایک واحد مثانے سے علیحدہ کیے گئے بہت سے گلائکو پروٹینز مختلف specificities رکھتے ہیں۔ مثلاً'
ایک A1 گلائکو پروٹین عام طور پر مضبوط A1 اور Leb خصوصیات رکھتا ہے اور کمزور H اور Lea activity۔ شواہد
ثابت کرتے ہیں کہ بہت سی مختلف specificities ہر مولیکیول پر موجود ہوتی ہیں' بجائے اس کے کہ مختلف مولیکیولز
پر علیحدہ علیحدہ۔ یہ ایک انفرادی determinant کے لیے' ایک بلڈ گروپ substance کی ایک اینٹی باڈی کے
ساتھ precipitation کے ذریعے دکھایا گیا۔ اور یہ مظاہرہ بھی کیا گیا کہ دوسری specificities'
supernatant سے ختم کر دی گئیں۔ چونکہ ہر Oligosaccharide' صرف ایک مضبوط Heptenic
activity رکھتا ہے' اس لئے ایسا بھی ہوسکتا ہے کہ مختلف specificities ایک مشترکہ backbone سے جڑی
مختلف چینز کا نتیجہ ہوں۔ اوپر بیان کی گئی مثال میں' Leb اور H activities نتیجہ ہوں گی ان نامکمل چینز کی موجودگی
کا جو Terminal N-acetylgalactosamine نہیں رکھتیں۔ علاوہ ازیں' کچھ اینٹی باڈیز اس قابل ہوسکتی ہیں
کہ وہ ایک مکمل چین میں ایک اندرونی determinant کے ساتھ react کر سکیں۔

بلڈ گروپ substances کی تقسیم

اس صدی کے آغاز میں یہ مشہور تھا کہ ABH Substances انسانی ٹشوز اور secretions میں دو
اقسام کے ہوتے ہیں۔

(1)-Water soluble (2)-Alcohol soluble

وہ افراد جن کے saliva میں یہ substances ہوتے ہیں' ان کے ٹشوز میں زیادہ water-soluble
substances ہوتے ہیں' بہ نسبت ان افراد کے جن میں saliva میں یہ substance نہیں ہوتا۔ اس تحقیق کو
حالیہ برسوں میں آگے بڑھایا گیا اور نکھارا گیا' Immunoflourescence ٹیکنیک کی مدد سے۔ staining
میں Immunoflourescenct نے تمام vascular endothelial cells کی cell membranes
alcohol ABH substances کو دکھادیا ہے اور کچھ epithelial cells میں بھی۔ ممبرین اینٹی جینز

soluble ہوتے ہیں اور secretors اور non secretors میں یکساں پائے جاتے ہیں۔ مثبت epithelia
stratified یا pseudo stratified ہوتے ہیں اور ان میں جلد' زبان' esophagus ' lower
genitourinary tract' اور uterine cervix شامل ہیں۔ ABH substances کو بہت سے اعضاء
میں mucous glands کے ذریعے خارج کیا جاتا ہے' جن میں upper respiratory tract
gastrointestinal tract' شامل ہیں۔ Gastric اور چھوٹی آنت کے mucosa کے superficial
glands بلڈ گروپ substances کے مرکب کو secretor gene کی مدد سے regulate کیا جاتا
ہے۔ ABH میٹریل کی بڑی تعداد تمام secretors میں پائی جاتی ہے' لیکن non secretors میں ABH
substances نہیں دیکھے گئے اور کثیر Leb substances پائے گئے ہیں۔ وہ گلینڈز جو Pylorus اور چھوٹی
آنت میں کافی گہرائی میں ہیں' سیکریٹر کے status کو دیکھے بغیر A اور B substances پیدا کرتے ہیں۔ یہ
substances الکوحل کے ساتھ ٹشوز کی مضبوطی سے نہیں نکالے جاتے اور شائد یہ گلائکو پروٹینز ہوتے ہیں۔
Gastric Paritiel Glands بھی دونوں (secretors & non secretors) میں A,B
substances پیدا کرتا ہے لیکن یہ میٹریل alcohol-soluble ہوتا ہے اور فطرتاً Glycosphingolipid
ہوتا ہے۔

Prostate گلینڈ اور secretors کے Lactating Mammary گلینڈز بھی ABH
substances پیدا کرتے ہیں۔ پستان سے secretions کا طریقہ بھی عجیب ہے۔ H substance
تمام ABH phenotypes کے secretors سے پیدا ہوتا ہے' لیکن دودھ میں یا پستان میں A substance
بہت کم اور B substance بالکل نہیں دیکھا جاسکتا۔ Sweat glands کے secretory cells اور
Pancreas کے exocrine acini میں ABH substances کا مرکز secretor gene کے ذریعے
regulate نہیں کیا جاتا۔ ABH substances' secretors & non secretors کے plasma میں
دیکھے جاسکتے ہیں۔

ایک اور تجربے میں Lundblad (سائنسدان) نے urine سے A,B activity کے ساتھ
Pentasaccharides علیحدہ کیے۔ Oligosaccharide کی دونوں اقسام reducing end پر ایک گلوکوز
residue رکھتی تھیں اور A compound میں گیلیکٹوز اور N-acetylegalactosamine کا اضافی ایک
mole تھا' اور یہ دو مولز فیوکوز کے تھے۔ یہ میٹیریل کہاں سے آئے' اس کا پتہ نہیں چل سکا۔ secretors کے
Calyxes اور Collecting tubules میں بلڈ گروپ substances دیکھے گئے۔ لیکن یہ واضح نہیں ہوسکا ہے

کہ وہ گردہ سے synthesized کیے گئے ہیں یا خارج کیے گئے ہیں۔ Lower urinary tract کے epithelial cells کی ممبریز الکوحل soluble 'ABH اینٹی جینز رکھتی تھیں' اور اندازہ لگایا گیا ہے کہ وہ Glycosphingolipids تھے۔ اور یہ فرض کیا گیا کہ ہوسکتا ہے کہ Urinary Oligosaccharides سیل ممبرین substance سے نکالے گئے ہوں۔

Szulman نے انسانی embryos کی secretions اور cell membranes میں ABH substances کے وجود کا مطالعہ کیا ہے۔ Youngest embryos کے تمام vascular endothelium میں ممبرین substances دیکھے گئے' شائد Gestational age کے پانچویں ہفتے میں۔ اس وقت تمام epithelia 'ABH substances رکھتے ہیں۔ سوائے نروس سسٹم کے۔ adrenal glands اور جگر کے epithelia کے Morphologic Differentiation کے شواہد سامنے آتے ہی ان epithelia سے اینٹی جینز ایک قانون اور طریقے کے مطابق غائب ہوجاتے ہیں اور تقریباً تیسرے Intrauterine ماہ کے اختتام پر' تقسیم کا Adult pattern حاصل ہوجاتا۔ ہے

ABH antigens in cultured cells

جب ٹشو کلچر (culture) میں ABH اینٹی جنز رکھنے والی انسانی cell lines 'grow ہوتی ہیں' A اور B اینٹی جنز ختم ہو جاتے ہیں لیکن specificity قائم ہو جاتی ہے۔ Chessan etal نے دعویٰ کیا کہ انسانی amnion cells سے B اینٹی جن کے ختم ہونے کو بہت ساری شوگرز (جو بلڈ گروپ substances کی constituents ہوتی ہیں) کے ساتھ medium کی supillernentation سے بچایا جا سکتا ہے' لیکن یہ کام دوسرے بلڈ گروپ میں نہیں پیدا کیا جا سکا۔

Serum alkaline phosphatase کے ایک polymorphism کے ساتھ ABO اور secretor phenotypes کا تعلق

انسانی Serum alkaline phosphatase 'سٹارچ gel میں electrophoresis کے ذریعے دو بڑے zones میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ تیزی سے حرکت کرنے والا حصہ تمام serums میں موجود ہوتا ہے اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ یہ جگر میں یا ممکناً ہڈی میں نکلتا ہے۔ جبکہ آہستہ حرکت کرنے والے enzyme چھوٹی آنت میں نکلتے ہیں۔ Arfors,Beckman اور Lundin نے سب سے پہلے یہ خیال پیش کیا کہ آہستہ حرکت کرنے والا

Phosphatase گروپ B اور O کے secretors کے serum میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے اور یہ گروپ secretors A کے یا کسی بھی قسم کے nonsecretors میں نہیں دیکھا گیا۔اس تحقیق کو دنیا کے بہت سے حصوں میں کنفرم کیا گیا اور آگے بڑھایا گیا۔

Serum phosphatase activity کے مظاہرے کیلئے اور زیادہ حساس ٹیکنیکوں کے ساتھ' یہ دیکھا گیا کہ اس enzyme کی بہت تھوڑی مقدار (تقریباً 10-15%) گروپ secretor A کے serums میں موجود ہوتی ہے اور non-secretors میں بھی بہت تھوڑی تعداد میں۔گروپ O اور secretor B کے تقریباً 70-80% serums' یہ انزائیم (enzyme) اور یہ تعداد گروپ secretor A یا non-secretors کے مقابلے میں بہت زیادہ ہوتی ہے۔Serum میں phosphatase کی مقدار اور positive persons کی شرح میں AB افراد درمیان میں (Intermediate) ہوتے ہیں۔

Intestinal phosphatase کی مقدار (concentration) کے serum میں فاقہ کشی کے دوران بہت کم ہوتی ہے اور چربی کو ہضم کرنے کے بعد بڑھتی ہے' جو کہ 8-7 گھنٹے میں اپنی انتہا تک پہنچ جاتی ہے۔یہ اضافہ گروپ O اور B کے secretors میں واضح طور پر دیکھا گیا ہے لیکن یہ بہت سے افراد میں دیکھا جاسکتا ہے۔انسانی thoracic-duct lymph میں Intestinal alkaline phosphatase کی مقدار (concentration) چربی والے کھانے کے بعد بڑھتی ہے اور خیال ہے کہ زیادہ تر Lymphatic system,Intestinal phosphatase کے راستے خون میں داخل ہوتا ہے۔Schreffier اور Lagnell et al نے انسانی چھوٹی آنت کے Mucosa میں Alkaline phosphatase کی مقدار (concentration) معلوم کی۔ پہلے محققوں نے ABO گروپس یا secretor type اور Alkaline phosphatase levels کے درمیان کوئی تعلق نہ پایا' لیکن بعد کے محققوں نے یہ دیکھا کہ گروپ O اور B کے secretors' Alkaline phosphatase کی بہت زیادہ اوسط concentration رکھتے تھے۔گروپ A کا نمبر اس کے بعد آتا ہے اور non-secretors بہت کم تعداد رکھتے تھے۔لیکن پھر بھی انزائیم activity کی range میں تینوں گروپس کے درمیان واضح overlap تھا۔اور جو فرق سامنے آئے' وہ serum میں پائے گئے فرق کے مقابلے میں بہت کم تھے' اس ڈیٹا کی روشنی میں یہ بات سامنے آئی کہ ABO اور secretor کے جینز اس ریٹ پر اثر ڈالتے ہیں جس ریٹ پر Intestinal phosphatase خون میں شامل ہوتا ہے یا اس کے catabolism پر' بمقابلہ آنت میں اس کی تیاری کے' جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کہ بھیڑ اور مویشیوں کے Erthrocytes 'انسانی A اور H determinant جیسے انٹی جنز رکھتے ہیں۔ان انواع میں بلڈ گروپ polymorphism اور serum alkaline phosphate کے درمیان

مشابہ تعلق دیکھا گیا ہے' serum enzyme polymorphism کے ساتھ ABO اور secretor types ایک خاص دلچسپی رکھتا ہے کیونکہ Gastro-intestinal tract کی کچھ بیماریوں کے ساتھ اپنی traits (خدوخال۔امتیازی رنگ) کا تعلق ہوتا ہے۔اس میکانزم (mechanism) (جس میں بلڈ گروپ جینز Alkaline phosphatase polymorphism) پیدا کرنے میں حصہ لیتے ہیں) کی وضاحت Gastro-intestinal tract کی پیتھالوجی اور پزیالوجی میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔

Beckmen اور Zoschkel نے انسانی serum acid phosphatases کے ایک polymorphism اور بل گروپ A کے درمیان ایک تعلق بتایا ہے۔Acid phosphatase activity کے دو بڑے bands سٹارچ جیل electrophoresis کے ذریعے حل کی جا سکتے ہیں اور اس انزائیم کی concentration (جو تیزی سے حرکت کرتا تھا)' بلڈ گروپ B یا O کے مقابلے میں بلڈ گروپ A یا AB والے افراد میں زیادہ تھی۔

بلڈ گروپ کا انسانی بیماریوں سے تعلق

Gastro-intestinal tract-(1)

peptic ulcer اور Gastric carcinoma کے ABO بلڈ گروپس کے ساتھ تعلق کی ابتدائی رپورٹوں نے ان عنوانات پر لکھے گئے پیچیدہ لٹریچر کا ڈھیر لگا دیا' جسے بہت سے تبصروں اور مقالوں میں جانچا گیا اور جو بات واضح طور پر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ تمام ABO گروپس کے non secretors میں اور گروپ O والے افراد میں peptic ulcer تیزی سے پھیلتا ہے۔ گروپ A والے افراد میں pernicious anemia اور gastric carcinoma کی بیماریاں تیزی سے پھیلتی ہیں۔ گروپ O والے افراد میں Duodenal ulcer 35% اور gastric ulcer کی شرح 20% لگائی گئی ہے۔ secretors کے مقابلے میں nonsecretors میں Duodenal ulcers کی بیماریاں لگنے کا خدشہ 50% زیادہ ہوتا ہے۔ Duodenal ulcers کی بیماری پکڑنے کی شرح بلڈ گروپ کے لحاظ سے یہ ہے:

1.0 =AB secretors اور A,B

1.60: 1 =A & B nonsecretors

2.5: 1 =O nonsecretors

1.35 : 1=O secretors

حالیہ تحقیق یہ ثابت کرتی ہے کہ گروپ O والے افراد میں Bleeding' perforation اور پیٹ کے السر کی بیماریاں تیزی سے لگتی ہیں لیکن secretor status اور ان بیماریوں کے درمیان کوئی تعلق نہیں دیکھا گیا۔

گروپ A والے افراد میں مرض لگنے کی شرح یہ ہے:

(increasing) 20% = gastric cancer
(increasing) 25% = pernicious anemia

چونکہ یہ ڈیٹا انفرادی آزاد گروپوں نے جمع کیا ہے' چنانچہ قابلِ اعتبار نہیں ہے اور Wiener نے اس پر تنقید بھی کی ہے۔ یہ دیکھا گیا ہے کہ بہت سے عناصر 'Genetic & Environmental' ان بیماریوں کی pathogenesis میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ اوپر دیے گئے تعلق سے ان میں سے کچھ عناصر کو سمجھنے میں مدد ملے گی۔ پیٹ سے glycoprotiens کی تیاری اور ABO گروپ یا secretor type کے درمیان کوئی تعلق نہیں ملا اور serum pepsinogen کا لیول A گروپ کے مقابلے میں O گروپ والے نارمل افراد میں زیادہ تھا۔

نوزائیدہ بچے کی Hemolytic بیماری

یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ تقریباً 5% نوزائیدہ اطفال ABO کی Incompatability کی وجہ سے مثبت اینٹی گلوبن Tests رکھ سکتے ہیں' لیکن صرف 0.5% کلینیکل بیماری کا ثبوت دیتے ہیں اور صرف 0.2% کو exchange transfusion چاہئے ہوتی ہے۔

جیسا کہ پہلے Rosenfield نے بیان کیا ہے کہ ABO Erythroblastosis بلڈ گروپ O کی ماں سے پیدا ہونے والے بلڈ گروپ A اور B کے نوزائیدہ اطفال میں بہت زیادہ پایا جاتا ہے۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ گروپ O والے افراد دوسرے بلڈ گروپس کے مقابلے میں زیادہ IgG anti-A اور اینٹی B اینٹی باڈیز رکھتے ہیں۔ Rh Erythroblastosis کے مقابلے میں' ABO incompatible pregnancy میں شدید hemolytic بیماری ہو سکتی ہے اور وہ بچے جو متضاد بلڈ گروپ کی قسم سے پیدا ہوتے ہوں ان میں یہ بیماری کم شدت سے ہوتی ہے۔ حالانکہ ABO Erythroblastosis کے ساتھ اطفال کے خون شدید hematologic تبدیلیاں دکھاتے ہیں' ان اطفال کے مقابلے میں جنہیں Rh بیماری ہوتی ہے۔ بشمول Spherocytes کی موجودگی' ABO hemolytic بیماری self-limited ہونے کی کوشش کرتی ہے اور اگر علاج ضروری ہو تو عموماً صرف ایک exchange transfusion چاہیے ہوتی ہے۔ 1943ء میں Levine نے یہ خیال پیش کیا کہ mother اور fetus کے درمیان ABO incompatibility بالیدگی میں تھوڑی لیکن اہم کمی کو جنم دیتی ہے۔ بالیدگی کی حفاظت کیلئے جو میکانزم تصور کیا گیا' وہ یہ ہے کہ Uterine cervix میں secretions کی issoaglutinins کے ذریعے ABO incompatible sperm کو damage کر دیا جائے۔ اگر cervical mucus کے مختلف samples پر غور کیا جائے تو یہ بات سامنے آئے گی کہ 63% سے

زیادہ خواتین issoagglutinin activity دکھاتی ہیں' (اولاً IgG immunoglobulin class میں) ان اینٹی باڈیز کی local production کے کچھ ثبوت ملے ہیں' کیونکہ cervical secretions میں اینٹی باڈیز کی titer اور serologic خصوصیات serum اینٹی باڈیز سے مشابہ نہیں ہوتیں۔ حالانکہ کچھ محققوں نے یہ ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ ABO اینٹی جینز تمام آدمیوں کے sperm پر موجود تھے' لیکن حالیہ تحقیق یہ دکھاتی ہے کہ وہ صرف secretors کے sperm پر پائے جاتے ہیں۔ کچھ کیسوں میں ABO incompatibilty شوہر اور بیوی کے درمیان fertile couples کے مقابلے میں infertile میں زیادہ پائی گئی' لیکن سب میں نہیں' اس طرح یہ مسلئہ بھی حل نہ ہوسکا۔ شوہر کے secretor status کو' اور cervical issoagglutinins کی serological properties کو مدِ نظر رکھتے ہوئے' ہوسکتا ہے کہ مستقبل میں یہ مسلئہ حل ہوجائے۔

Red-cell Phenotype میں حاصل کی گئی تبدیلیاں

red-cell اینٹی جن کے نقصان اور کمی کو لیوکیمیا (Leukemia) کے بہت سے مریضوں میں دیکھا گیا۔ ان مریضوں میں لیوکیمیا سے پہلے نارمل phenotypes تھے اور بیماری کے دوران A اینٹی جین بہت کمزور پڑ گیا۔ A اینٹی جین کی طاقت میں کمی سے anti-H Reagents کی reactivity بڑھ گئی۔ اسی لیے cells نے بلڈ گروپ O کے cells کی طرح کا مظاہرہ کیا۔ secretors والے مریضوں کا saliva' A' اینٹی جین کی نارمل مقدار رکھتا تھا۔ جو یہ بات ثابت کرتا ہے کہ Hematopoietic cells میں تبدیلیاں واقع ہوئیں۔ ٹائپ A مریض میں A اینٹی جین کے محدود نقصان کو بھی دیکھا گیا اور AB مریض میں B اینٹی جین کے نقصان کی بھی ایک رپورٹ ملی ہے۔ somatic تغیر' جو بیماری سے یا علاج سے ہوا' ان تبدیلیوں کی وجہ خیال کیا گیا ہے۔ Rectum یا colon کے مریضوں میں ''B like antigen'' کا حصول بھی دیکھا گیا ہے۔ اور دوسرے مریضوں میں انفیکشن یا شدید عوامل کے ساتھ دیکھا گیا ہے۔ ان کے serums اینٹی B رکھتے تھے' جنہوں نے ان کے اپنے red cells (سرخ خلیے) کے ساتھ react نہیں کیا۔ بہت سے بیکٹیریا بلڈ گروپ B activity کے ساتھ Lipopolysaccharides رکھتے ہیں اور یہ substances' vitro میں یا سرخ خلیوں کو سختی سے adhere کرتے ہیں۔ یہ خیال پیش کیا گیا کہ بیمار حصوں کی altered permiability نے بیکٹیریا یا substances کو اجازت دی کہ وہ خون میں شامل ہوجائیں اور erythrocytes کو adsorb کریں اور یہ سارا عمل Escherichia coli کے ذریعے کیے گئے Enteritis کے ایک کورس میں دیکھا گیا۔

لیکن پھر بھی Marsh نے یہ رپورٹ پیش کی کہ کچھ bacterial filtrates ایسے enzyme رکھتے تھے

جن میں یہ صلاحیت تھی کہ وہ B اینٹی جین کی appearance کو A یا O red cells میں کر دیتے تھے' اور یہ میکانزم بھی ایک کردار ادا کر سکتا ہے۔

RHEUMATIC FEVER (جوڑوں کے درد کا بخار/گٹھیا کا بخار)

1956ء میں Glynn et al نے یہ خیال پیش کیا کہ host کے secretor status سے یہ پتہ چل سکتا ہے کہ rheumatic fever نے streptococcal pharyngitis کو follow کیا کہ نہیں۔ ان کے ڈیٹا نے اس بات کا اشارہ دیا کہ non-secretors کے مقابلے میں rheumatic fever کیلئے secretors کم ذمہ دار تھے' لیکن انہوں نے ABO بلڈ گروپ کے ساتھ کوئی تعلق نوٹ نہ کیا۔ دوسروں نے یہ خیال پیش کیا کہ secretors اور گروپ O والے افراد میں rheumatic fever اور rheumatic heart disease کے بہت کم کیس ملے ہیں۔

INFECTIOUS DISEASE

چونکہ بہت سے micro organisms' ABH determinants سے مشابہ اینٹی جینز رکھتے ہیں تو یہ خیال بھی سوچا گیا کہ بلڈ گروپس اور Infectious disease کے درمیان کوئی تعلق ہو سکتا ہے۔ یہ میکانزم Infectious disease کے پھیلاؤ پر اثر کر سکتا ہے۔ اگر Infectious agent ایک A اینٹی جین رکھتا ہو تو شائد micro organisms گروپ A والے افراد کو زیادہ نقصان نہ پہنچا سکیں۔

دوسری بیماریاں

دوسرے بلڈ گروپس کے مقابلے میں A گروپ کے مریض یہ بیماریاں جلد پکڑ سکتے ہیں:

(1)-Myocardial infarction

(2)-Gallstones

(3)-Cirrhosis of the liver

(4)-Diabetes mellitus

(5)-Tumours of salivary glands,pancreas & ovary

دوسرے گروپس کے مقابلے میں' B گروپ والوں کو یہ بیماری جلد لگ سکتی ہے۔

-Amyotrophic Lateral Sclerosis

نتائج

انسانیABHاورLEWISبلڈ گروپ اینٹی جینز تمام جسم میں' cell membranesاور secretions میں پائے جاتے ہیں۔ مخصوص antigenic determinants' Oligosaccharide chainsہوتی ہیں' جو گلائکو پروٹین مولیکیول میں polypeptide backbone سے جڑی ہوتی ہیں۔ بلڈ گروپ phenotypes اور امراض لگنے کی شرح میں واضح تعلق ہے۔

اب اس سلسلے میں بعض دوستوں نے جو سوالات کیئے ان کے جواب اور سوال لکھے جاتے ہیں۔ تا کہ ہمارے حکیم اور ہومیو پیتھ' ڈاکٹرز بھی اس نظریہ سے مستفید ہوسکیں۔

ZINC & TYPE O

سوال: میں نے نوٹ کیا ہے کہ آپ ٹائپO والوں کیلئے Zinc supplementeation کی حمائیت نہیں کرتے' لیکن آپ کے بہت سے دوست پھنسی (دنبل) کے مریضوں کیلئے Zinc کو تجویز کرتے ہیں۔ کیا آپ کے خیال میں اس کا نقصان اس کے زبردست فوائد سے زیادہ ہے؟

جواب: میرے خیال میں zinc صحت کیلئے ایک بالکل critical nutrient ہے اور میرے مشاہدات میں' اپنی پریکٹس میں' میں نے جن افراد کا مشاہدہ کیا' ان میں اس منرل (mineral) کی متناسب کمی ہے۔ کتاب میں میرا مقصد صرف یہ تھا کہ افراد بغیر کسی ماہر کے مشورے کے' خود ہی زیادہ مدت کیلئے zinc استعمال نہ کریں۔ (مثلاً وٹامن/منرل فارمولا کی صورت میں یا antioxidant کی صورت میں)

ایسا بالکل ہے کہ کبھی zinc کی بھاری مقدار پھنسی (دنبل) اور دوسرے جلدی امراض کیلئے مفید ثابت ہوسکتی ہے' لیکن میں ہمیشہ پہلے مریضوں کو ہلکی مقدار دیکر ٹیسٹ کرتا ہوں اور زیادہ مدت کیلئے zinc استعمال نہیں کراتا۔ یہ یاد رہے کہ روزانہ zinc کی 100mg کی خوراک Immune function کو دبا دیتی ہے اور zinc اس وقت تک استعمال نہیں کرنی چاہیے جب تک آپ کسی ماہر کے زیرِ نگہداشت نہ ہوں۔ میرے خیال میں اس خوراک کے ساتھ 15mg zinc محفوظ اور مصلحت اندیش (prudent) ہے۔

TYPE O with too much ZINC

سوال: کیا ٹائپO بہت زیادہ zinc ہضم کرسکتا ہے؟

جواب: کوئی بھی شخص بہت زیادہ zinc ہضم کرسکتا ہے۔ لیکن مسلئہ اس وقت ہوتا ہے جب مختلف supplements

کثرت سے لیے جائیں اور سب میں zinc ''محفوظ مقدار'' میں موجود ہو' لیکن جو اکٹھے ہو کر ایک Toxic dose بن جاتی ہے۔ عموماً کوئی بھی شخص zinc روزانہ 15mg سے زیادہ نہ لے جب تک کہ وہ کسی ماہر کے زیرِ نگہداشت نہ ہو۔ zinc کے جسم میں میں بہت زیادہ paradoxical (الٹے) اثرات ہوتے ہیں۔ تھوڑے وقفوں میں تھوڑی مقداریں Immunity کو بڑھاتی ہیں۔ جبکہ لمبے وقفوں میں زیادہ مقداریں Immunity کو گھٹاتی ہیں۔

Father=Type AB,Mother=Type O,Children-?

سوال: میں AB ہوں اور میری بیوی O ہے۔ میرے بچوں کا بلڈ گروپ کیا ہوگا؟

جواب: یہ ایک دلچسپ combination ہے۔ ان حالات میں بچے بلڈ گروپ A یا B کے ہوں گے۔ پس کوئی بچہ اپنی ماں کا بلڈ گروپ نہیں رکھتا ہوگا۔

ٹائپ A اور سخت ورزش

سوال: میں چھ ہفتوں سے آپ کی کتاب میں دیے گئے فوڈ چارٹ پر چل رہا ہوں۔ اور بہت اچھا محسوس کر رہا ہوں۔ میں زیادہ طاقت ور ہوں اور بونس کے طور پر میں نے 12 پونڈ وزن کم کیا ہے۔ میں A ٹائپ ہوں اور میرا سوال یہ ہے کہ۔ ''ڈاکیا ہونے کے ناطے' مجھے روزانہ 40 پونڈ وزن کے ساتھ 8 میل چلنا پڑتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میری preferred ایکسر سائز یوگا ہونی چاہیے لیکن میں اپنی نوکری نہیں چھوڑ سکتا۔ اپنی سخت محنت کے اثرات کو کم کرنے کیلئے کیا مجھے اپنی خوراک زیادہ کرنی چاہیے یا supplements لینے چاہیے؟''

جواب: زیادہ محنت کرنے والے ٹائپ A افراد میں کولسٹرول کا لیول زیادہ ہو سکتا ہے' جس کے نتیجے میں تھکان' سستی' اور Muscle weakness ہو سکتی ہے۔ روزانہ کسی بھی طریقے سے' کسی بھی form میں وٹامن C' 250mg لیں۔ افاقہ ہوگا۔

ٹائپ A اور کانوں کی کھجلی

سوال: میں A ٹائپ ہوں۔ چھ سال سے پیٹ کے مسائل سے دوچار ہوں۔ اپنی علامات میں مجھے صرف آپ کی بلڈ ٹائپ خوراک ہی سے سکون ہوا ہے۔ شکریہ! مجھے کانوں میں کھجلی اور ناخنوں پر fungus کی بھی شکائیت ہوئی ہے۔

کیااس کی موجب خوراک ہے؟ آپ کیا تجویز کرتے ہیں؟

جواب: شواہد ملے ہیں کہ دوسرے ABO گروپس کے مقابلے میں A گروپ والے افراد جلد skin کے fungal infections کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ایسا non-secretors کے ساتھ بھی ہوتا ہے۔ ایسا شائد اس لیے ہوتا ہے کہ بلڈ ٹائپ specificity کے ساتھ fungii اپنی سطحوں پر agglutinins رکھتے ہیں۔ اپنی پریکٹس کے دوران مجھے معلوم ہوا ہے کہ کان میں اندرونی خارش کیلئے (خمیر یا fungus کے باعث) Olive oil بہترین ہے۔ مزید بہتری کیلئے کچھ قطرے garlic oil یا Tea Tree oil کے بھی ڈال سکتے ہیں۔ ناخنوں کا مسئلہ مشکل ہے۔ کچھ لوگوں نے اس مسلئے پر روزانہ دو مرتبہ سفید سرکے کے مستقل استعمال سے بھی قابو پایا ہے۔

CALLINSONIA for SINUS PROBLEM

sinus activities پر lining کو stabilize کرنے کیلئے میں نے کالن سونیا کو بہت مفید پایا ہے۔ اور یہ گلے اور sinus cavities میں بننے والی اضافی mucus کو کم کرنے کیلئے بھی مفید ہے۔ خاص طور پر ٹائپ A اور AB میں۔

Specific indications

Collinsonia عموماً سست Venous engorgement اور relaxation کیلئے استعمال کی گئی ہے:

جسم کے orifices (سوراخ، دھانے) میں سوزش (جلن) اور درد کے ساتھ قبض کا ہونا یا محسوس ہونا۔

اسے astringent، مبدل (alternative)، پیشاب آور، محرک، ٹانک کے طور پر جانا جاتا ہے، لیکن یہ تمام خوبیاں بھی اس دوا کو صحیح نہیں بتا سکیں۔ اس کا اثر، (چاہے rectum پر، یا دوسرے vascular area پر) نامناسب کثرتِ خون کے ساتھ ساتھ ہونے والی بے چینی، درد، اور بے سکونی پر قابو پانا ہے اور قدرتی ایکشن پر قابو پانا ہے۔

یہ pharynx پر penthorum کی طرح کام کرتا ہے۔ urinary organs پر، uretors کو relax کرتا ہے، urinary excretions کو بڑھاتا ہے، bladder کی irritability کو گھٹاتا ہے اور پتھریوں کا خارج کرتا ہے۔ Collinsonia دونوں طرح کام کرتی ہے۔ ٹانک کی طرح بھی اور anti-spasmodic (تشنجی دورے کو روکنے والی) کے طور پر بھی، لیکن ٹانک کے طور پر زیادہ استعمال ہوتی ہے۔ یہ ماضی مین گلے پکنے والی دوائی کے طور پر بھی استعمال ہوتی رہی ہے۔

نوٹ:venous capillary system میں کسی گڑبڑ میں اسے ہمیشہ یاد رکھیں۔

Larch for Kidney failure

سوال: میری بیوی کو kidney failure بتایا گیا ہے۔ اور مین یہ جاننا چاہتا ہوں کہ اس کی بیماری میں کیا آپ کا diet program مفید ثابت ہوسکتا ہے؟ وہ kidney transplant یا dialysis نہیں چاہتی ہے۔

جواب: Kidney glomerulus کے خلاف اینٹی باڈیز کو بڑھانے کیلئے dietry lectins کو دکھایا گیا ہے۔ (Kidney glomerulus: ایک filteration device' جو خون کو detoxify کرنے کیلئے استعمال ہوتی ہے۔) پس بلڈ ٹائپ خوراک کھانے سے' اس سے بچا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس طرح وہ خوراک نہیں کھائی جائے گی جو ایسا اثر دکھانے والے Lectins رکھتی ہے۔ ایک اور دلچسپ خیال ہے کہ ایسے dietry fibres کو استعمال کیا جائے' جو کسی شخص میں گردے خراب کرنے والے زہر کو بننے والے عمل کو روک دے۔ اس سلسلے میں Larch Arabinogalactan(ARA6) کو پڑھا گیا ہے۔

ٹائپ O' پروٹین' اور کمزور ہڈیاں

تحقیق: Isoenzymes of Alkaline Phosphatase

روزنامہ: Experientia 1976 ; 32(7) : 832-834

خلاصہ: بیس سے پچیس سالہ 260 طلباء میں' serum alkaline phosphatase اور sex کے ساتھ اس کے isoenzymes کی حرکات میں تبدیلی' ABO بلڈ گروپس' اور پروٹین لینے پر تحقیق کی گئی۔ شرح عورتوں کے مقابلے میں مردوں میں زیادہ ہے۔ پروٹین کم لینے والوں کے مقابلے میں پروٹین زیادہ لینے والوں میں Intestinal isoenzyme کی حرکات زیادہ تھیں۔

تبصرہ: خوراک بلحاظِ بلڈ گروپ کی تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ زیادہ پروٹین والی خوراک سے (ٹائپ O کی خوراک) کیلشیم میں بہت تیزی سے کمی ہوتی ہے۔ یہ بات بلڈ گروپ A (non secretors) کیلئے تو سچ ثابت ہوسکتی ہے لیکن یہ بلڈ گروپ O اور B کیلئے درست نہیں ہے' جو اس enzyme کی زیادہ مقدار رکھتے ہیں۔ اس تحقیق کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ پروٹین دراصل Alkaline phosphatase کے لیولز کو بڑھاتے ہیں۔

ایک بار پھر ثابت ہوگیا کہ صحیح/غلط کا جو قانون ایک شخص پر لاگو ہوتا ہے وہ ہر شخص پر کام نہیں کرے گا اور یہ بات سائنسی لٹریچر سے بھی ثابت ہوتی ہے کہ ایک شخص کی خوراک دوسرے کیلئے زہر ہے۔ ٹائپ O والے افراد زیادہ

پروٹین والی خوراک سے اپنی ہڈیاں صحت مند بنا سکتے ہیں۔

Type B, Nonsecretors & Bladder Infection

سوال: میں ٹائپ B ہوں اور مجھے بچپن ہی سے Bladder infection کی بیماری رہی ہے۔ کیا میں نان سٹاپ anti-biotics کے استعمال کو کم کرنے کیلئے کوئی جڑی بوٹیاں (herbs) یا خوراک لے سکتا ہوں؟ اور کونسی لے سکتا ہوں؟

جواب: گروپ B (non secretors) میں chronic urinary tract انفیکشن کا خدشہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔

What to do: سب سے پہلا کام تو یہ ہے کہ

1)۔ دیکھیں کہ کیا آپ non secretor ہیں؟

2)۔ اگر ہیں تو کوئی ایسی پروڈکٹ (مثلاً deflect) استعمال کریں، جو بلڈ ٹائپ polysaccharides مہیا کرے۔

non secretors اس انفیکشن سے اس لئے زیادہ متاثر ہوتے ہیں کیونکہ وہ ایسے ٹشوز جیسے Mucus اور Saliva میں free form میں ABO blood type antigen ' secrete نہیں کر سکتے۔ جس سے بیکٹیریا ان کے ٹشو ممبرینز کے ساتھ پرورش پاتا ہے۔ بیکٹیریا کو ایک Scotch tape کے ٹکڑے کی طرح خیال کیجئے، اور bladder wall کو کاغذ کی طرح۔ پھر secretor کی bladder wall کو ٹالکم پاؤڈر سے بھری ہوئی خیال کیجئے۔ سکاچ ٹیپ (بیکٹیریا) bladder wall (کاغذ) کے ساتھ نہیں جڑ سکتی کیونکہ اس پر free بلڈ ٹائپ اینٹی جین (ٹالکم پاؤڈر) بکھرے ہوتے ہیں۔ non-secretor کا صرف کاغذ ہوتا ہے، اس پر کوئی پاؤڈر (no free blood type antigen) نہیں ہوتا، اس لئے سکاچ ٹیپ (بیکٹیریا) بڑی آسانی کے ساتھ جڑ جاتی ہے۔

Nonsecretors کو deflect جیسی پروڈکٹ استعمال کرنی چاہئے کیونکہ یہ ایسے ٹالکم پاؤڈر (free blood type antigen) پیدا کر دیتی ہے، جو وہ genetically تیار نہیں کر سکتے۔

Nitric oxide & High blood pressure

سوال: آپ نے اپنی کتاب میں ذکر کیا تھا کہ Hypertension کے مریض کی مدد مندرجہ ذیل طریقوں سے کی جا سکتی ہے۔

(1)۔ وہ فرد بلڈ ٹائپ خوراک لے۔

(2)۔ یا کچھ خاص نباتات (botanicals) لے۔

میں آپ سے ان botanicals کی تفصیل جاننا چاہتا ہوں اور آپ Hypertension کے مریض کیلئے کچھ اور کیا تجویز کریں گے۔؟ شکریہ!

جواب: Neurotransmitter Nitric oxide میں حالیہ دلچسپی نے محققوں کو اس کے پیش رو L-Arginine کی طرف دیکھنے پر مجبور کیا ہے، کہ وہ دل کی مختلف بیماریوں کا علاج کر سکیں۔ ایک زمانے میں اسے خطرناک pollutant اور زہر سمجھا جاتا تھا۔ مگر اب ثابت / منکشف ہوا ہے کہ Nitric oxide جسم میں بنتا ہے اور بہت سے اہم کام سرانجام دیتا ہے۔ مثلاً Brain activity regulation & circulation control۔

Vasodilation کیلئے نائٹرک ایسڈ کا استعمال بہت عرصے سے تھا، لیکن اسے سمجھا اب گیا ہے۔ جنگِ عظیم اوّل میں، ڈاکٹروں نے نوٹ کیا کہ وہ مزدور جو ایمونیشن فیکٹری میں نائٹروگلیسرین کے شیل پیک کر رہے تھے، ان کے بلڈ پریشر بہت low تھے۔ یہ مشاہدہ نائٹروگلیسرین pill بنانے کا ذریعہ بن گیا جو انجائنا سے فوری آرام کیلئے تھی۔ 1987ء میں معلوم کیا گیا کہ نائٹرک ایسڈ ایک ملین (relaxant) دوا ہے، جس سے یہ ثابت ہو گیا کہ نائٹروگلیسرین گولیاں کیسے انجائنا کے مریضوں کی مدد کرتی ہیں۔

نائٹرک آکسائڈ بلڈ پریشر کنٹرول کرتی ہے اور خون کو جمنے سے (formation of blood clots) روکتی ہے۔ نائٹرک آکسائڈ ایسے Muscles کو سگنل کرتی ہے جو بلڈ vessels کے سکڑنے اور پھیلنے کو کنٹرول کرتے ہیں۔ جب شریانیں بند ہو جاتی ہیں، وہ نارمل سے کم نائٹرک آکسائڈ بناتی ہیں۔ نائٹروگلیسرین کے ساتھ علاج نائٹرک آکسائڈ کو بڑھاتا ہے، بلڈ vessels کو چوڑا کرتا ہے اور خون کے بہاؤ کو تیز کرتا ہے۔ نائٹرک آکسائڈ بلڈ platelets کے ساتھ بھی ملتی ہے۔ تاکہ Platelet aggregation کو روک سکے۔ پس بلڈ clots کے رسک کو کم کرتی ہے۔

Nutritional Supplementation مثلاً NAPS (Nitricycle) اور Hawthorn Plus (anti oxidant support) کے ذریعے صحت مند cardiovascular function کو بڑھایا جا سکتا ہے۔

TYPE B & Flaxseed oil

سوال: میں ٹائپ B ہوں۔ میں نے سنا ہے کہ flaxseed oil سے بچنا چاہیے۔ آپ کا اس بارے میں کیا خیال ہے؟

جواب: حال ہی میں مخصوص طبقہ نے flaxseed oil پر اپنا خیال تبدیل کر لیا ہے۔ مثلاً ڈاکٹر Eades اپنی ویب سائٹ پر بیان کرتے ہیں کہ: ''جب میں نے Eicoanoids پر سیکشن لکھا، میرا brain transplant ہو چکا تھا۔ میں بھی اب یقین رکھتا ہوں کہ flaxseed oil اہم ہو سکتا ہے۔ میں خود بھی لیتا ہوں اور اپنے مریضوں پر بھی استعمال کر چکا ہوں۔''

دوسرے nutrients کی طرح لازمی fatty acids جسم میں تیار نہیں ہوتے اور خوراک کے ذریعے لینے چاہئے۔ دواہم fatty acids یہ ہیں۔

(1)۔ Linoliec acid ایک اومیگا-6 'fatty ایسڈ ہے۔

(2)۔ Alpha-Linoliec acid ایک اومیگا-3 'fatty ایسڈ ہے۔

اب جبکہ دونوں اقسام صحت کیلئے ضروری ہیں' یہ جسم میں صحیح تناسب اور صحیح توازن میں موجود ہونے چاہئیں۔ بہت سے محققوں نے اومیگا-6 اور اومیگا-3 کا درست تناسب یہ بتایا ہے۔

1:1 سے 3 یا 4:1۔

flax کے بارے میں چند حقائق یہ ہیں:

(1)۔ flaxseed oil میں omega-3 آئل Artery elasticity بڑھاتے ہیں۔

(2)۔ flaxseed oil میں Lignans 'بریسٹ کینسر کے بڑھنے پر اثر ڈالتے ہیں' زیادہ تر enzyme aromatase کو روکنے سے۔

(3)۔ فش آئل supplementation کے بہت سے اثرات flaxseed oil استعمال کرنے سے حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ حالانکہ doses ذرا زیادہ ہیں۔

(4)۔ flaxseed oil پر تحقیق سے لگتا ہے کہ یہ بلڈ پریشر کو کم کر سکتا ہے۔

اس کے دوسرے بہت سے فوائد میں arthritis کی بہتری' multiple sclerosis' immuno suppression' psoriasis اور eczema ہیں۔ ایک نارمل انسان کو omega-3 آئل لینے کے بارے میں سوچنا ضرور چاہئے۔ اپنی خوراک میں روزانہ flaxeed oil کا ایک ٹی سپون ضرور شامل کرنا چاہئے۔

Type O کا نام ونشان ختم ہو جانا

سوال: آپ اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ انسانی تاریخ کے آغاز میں O بلڈ گروپ عام ہو سکتا ہے۔ جینیات (Genetics) میں' ابتدائی شکل بعد میں آنے والی اشکال میں بدل جاتی ہیں۔ (survival of the fittest) اگر ایسا ہے تو O بلڈ گروپ اب تک ختم کیوں نہیں ہو گیا؟

جواب: اس کی بہت سی معقول وجوہات ہیں۔ پہلی وجہ gene O کا بہت زیادہ پایا جانا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ self-replicating ہے۔ اس کی ایک مثال آنکھ کا رنگ ہے۔ اگر بھورا نیلے پر حاوی ہے تو قانونی طور پر نیلے رنگ کی فریکوئنسی کو ختم ہو جانا چاہئے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔

سوال: میرے بیٹے کو Crohn's disease ہے۔ اور وہ Pentasa لے رہا ہے۔ اس کا بلڈ گروپ O ہے۔ نہیں ٹائپ O کیلئے Multi-vitamin ملے اور وہ بہت تیزی سے صحت یاب ہوا لیکن سٹور نے اسے رکھنا بند کر دیا۔ میں آپ کی سائٹ دیکھ کر خوش ہوں۔ میرا سوال ہے کہ pentasa اس کے کیلئے سخت ثابت ہوئی ہے۔ اور ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس سے وہ اپنے بال کھو رہا ہے۔ کیا آپ کی پروڈکٹس میں کچھ اور ایسا ہے کہ وہ لے سکے؟

جواب: Pentasa' PABA اور فولک ایسڈ metabolism کے ساتھ Interfere کرنے کی کوشش کرتی ہے جس سے کھوپڑی کی سطح (scalp) پر خمیر کی activity بڑھ جاتی ہے۔ اس کا نتیجہ بالوں کے گرنے کی صورت میں نکلتا ہے۔ آپ کا بیٹا Rosemery کے تیل' Bergamot کے تیل اور گلیسرین سے بہت تیزی سے بال حاصل کرسکتا ہے۔

8 اونس distilled پانی میں' bergamot تیل کے 15 قطرے' ایک ٹیبل سپون گلیسرین اور 10 قطرے روزمیری آئل کے ڈالئے۔ آپ کا بیٹا رات کو سونے سے پہلے اس کا مساج سر پر کروالے۔ اس علاج کے ساتھ آپ کا بیٹا اگر B وٹامنز Biotin (8mg روزانہ) اور فولک ایسڈ (2-3mg روزانہ) لے تو بہتر ہے۔

خشک جلد کے ساتھ بلڈ گروپ A

سوال: میں A ٹائپ ہوں اور میری جلد ناک کے گرد اور پلکوں کے درمیان سے کافی عرصے سے خشک رہنے لگی ہے۔ اس کا کیا علاج ہے؟

جواب: A گروپ والے بہت سے افراد seborrheic dermotitis کا شکار ہوسکتے ہیں۔ میں نے مندرجہ ذیل نسخہ کامیابی کے ساتھ A گروپ کے افراد پر استعمال کیا ہے۔

Black current seed oil capsules,500mg:2-3 caps twice daily.
Zinc 25mg: 1-2 capstwice daily.
Pantothenic acid(vitamin B5),500mg:2-3tablets daily.
Biotin 2mg:2-3 caps daily.

یہ نسخہ 4-5 ہفتے استعمال کریں۔

Avocado oil for Group A

سوال: میں A ٹائپ ہوں اور 8 ماہ سے بہت سے فوائد کے ساتھ جنونی انداز سے آپ کی فراہم کی گئی بلڈ ٹائپ خوراک لے رہی ہوں۔ میں نے نوٹ کیا ہے کہ avocado ایک نیوٹرل غذا ہے۔ یہاں نیوزی لینڈ میں ایک

مارکیٹ میں نئی پروڈکٹ آئی ہے۔ اسے cold pressed avocado آئل کہا گیا ہے۔ یہ بہت لذیز ہے۔ کیا یہ ٹائپ O کیلئے مفید ہے؟

جواب: Type base 2 لسٹ میں avocado کو بلڈ گروپ A اور O nonsecretors کیلئے تو نیوٹرل درج کیا گیا ہے۔ یہ A والوں کیلئے تو نیوٹرل ہے لیکن دوسرے بلڈ گروپ والوں کو اس سے بچنا چاہئے۔

امراض و غذا

سوال: یہ ایک حقیقت بیان کر رہی ہوں۔ میں اور میری 25 سالہ بیٹی کئی سال سے ہائی پروٹین لو کاربونیٹ (High protien low carbonate) استعمال کر رہے ہیں۔ مجھ (O+) پر اچھے اثرات ہوئے اور میری بیٹی (A+) پر معاملہ mixed رہا۔ ابتدا میں اس پر اچھے اثرات ہوئے لیکن پھر وہ کئی مسائل کا شکار ہوگئی۔ cystic acne (مثانے کی پھنسی) دو بار گردے کے انفیکشن کی وجہ سے ہسپتال میں داخلہ، جب بھی کھانا کھانا تو پردہ شکم (diaphragm) میں درد، قبض، سخت تھکن، وزن کا بڑھنا، ایک سال تک حیض کا نہ آنا، ڈپریشن اور۔۔۔ یہ لسٹ بڑھتی جاتی ہے۔

ہمارے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ یہ سارے امراض خوراک سے تعلق رکھتے تھے اور یہ کہ ہم دونوں کو مختلف خوراک لینی چاہیئے۔ دو ہفتے قبل میں نے آپ کی کتاب ''تحقیقاتِ انسانی بلڈ گروپ' غذا' طب اور ہومیو پیتھی'' کا سنا' اور خریدی۔ پہلے دن میری بیٹی نے اسے آزمایا اور حیران کن نتائج نکلے۔ تین دن بعد تمام علامات ختم ہوگئیں۔ کل مجھے اس کا فون آیا اور اس نے مجھے بتایا کہ اس کا چہرہ بھی پھنسیوں سے صاف ہوگیا ہے۔ وہ مکمل طور پر ٹھیک ہے۔ اس نے مجھے یہ پیغام بھیجنے کو کہا۔ وہ Naturopathy پڑھنے میں دلچسپی رکھتی ہے۔ شکریہ!۔

جواب: میری طرف سے بھی شکریہ کہ آپ نے اپنے قیمتی وقت میں مجھے خط لکھا۔

Post Surgical Healing

سوال: میں بلڈ ٹائپ O کی 43 سالہ خاتون ہوں اور اچھی صحت کی مالک ہوں۔ میری outer thighs اور posterior hips کی Liposuction سرجری ہونے والی ہے۔ سرجن نے مجھے خوراک' ہومیو پیتھی' یا surgical preparation کے بارے میں کوئی ہدایات نہیں دیں۔ کیا آپ مجھے اس بارے میں کوئی ہدایات دیں گے۔ خاص طور پر خون کے بہنے اور زخموں کے بارے میں۔ شکریہ۔

جواب: سرجری سے ٹھیک ہونے میں ایک جڑی بوٹی Centellia asiatica جادوئی اثر رکھتی ہے۔ ہومیو پیتھ آرنیکا (3,6, یا 30c) استعمال کراتے ہیں۔

Nonsecretors کیلئے کم آئل اور Fats

سوال: ٹائپ O' nonsecretors کو secretors کی نسبت کم آئل کیوں لینا چاہئے؟

جواب: ABH secretors کی نسبت ABH nonsecretors میں fat-busting enzymes تھوڑی مقدار میں ہوتے ہیں۔ ان میں بہت سی اقسام (Intestinal Alkaline Phosphatase) بھی کم ہوتے ہیں۔ brush border hydroxlases اور (fat busters اضافی) Lipases کے ABO بلڈ گروپ سے آزاد' ABH secretors کے مقابلے میں ABH nonsecretors تھوڑی Alkaline phosphatase activity رکھتے ہیں۔ یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ nonsecretors کی serum alkaline phosphatase activity' secretors کے مقابلے میں 20% ہوتی ہے۔ کیلشیم کی absorption اور کھائے گئے کولسٹرول کے ٹوٹنے میں Intestinal Alkaline phosphatase کا component شامل ہوتا ہے۔

پھنسی' دنبل کے ساتھ 16 سالہ ٹائپ A

سوال: میں 16 سالہ بلڈ ٹائپ A اور سبزی خور ہوں۔ میں آپ کی کتاب میں دی گئی ٹائپ A کی خوراک پچھلے چند عرصے سے لے رہی ہوں (اور سبزی خور پچھلے 4 سال سے ہوں) آپ پھوڑے پھنسیوں کیلئے کیا مشورہ دیں گے؟

جواب: ٹائپ A کیلئے مکمل سٹریس کی کمی' کیونکہ سٹریس کے اہم focal پوائنٹس Adrenal level میں ہوتے ہیں۔ مشورہ یہ ہے:

Zazen Meditation یا اس کے مشابہ meditation (غوروفکر' توجہ' مراقبہ) یا یوگا۔ اس سے cortisol کم کرنے میں مدد ملے گی اور stress cycle بھی ٹوٹ جائے گا۔

Alternative Nostrill Breathing کی مشقیں کرنے سے گہرا سکون ملے گا۔ آپ اپنی روزمرہ کی زندگی میں خود کو پرسکون اور خوش محسوس کریں گی۔

پھنسیوں کے بہت سے مریضوں میں' ان کی جلد پر خمیر اور microbacteria کا مکسچر ہوتا ہے' جو بڑھ کر پھنسی بن جاتا ہے۔ Tea Tree oil اس کا علاج ہے۔ کچھ ثبوت ملے ہیں کہ Zinc supplements (15mg روزانہ) بھی اس کیلئے مفید ہیں۔

13C & DIM

سوال: ٹائپ A کی خوراک کے ساتھ 'ایک طریقہ زندگی' بریسٹ کینسر سے بچاؤ کیلئے snail lectins، کیلشیم d گلکوز' اور aromastat وغیرہ۔ میں نے نوٹ کیا ہے کہ 13C اور DIM کے بنانے والوں کے درمیان ایک جنگ/ کشمکش چل رہی ہے۔ دونوں کہتے ہیں کہ ان کی پروڈکٹ بہتر ہے۔ میں ان کی physiology اور ان کی ریسرچ سمجھنا چاہ رہی ہوں۔ معاملہ سمجھنے میں دشواری پیش آ رہی ہے۔ ایک لڑکی کو کیا کرنا چاہیے؟

جواب: Indole-3-carbinol ایک photochemical ہوتا ہے۔ جو cruciferous سبزیوں مثلاً گوبھی میں پایا جاتا ہے۔ یہ کینسر خصوصاً بریسٹ کینسر کیخلاف بہت مفید ہے۔

DIM(3,3'-Diindolylmethane) تب بنتا ہے جب 13C آنت میں ٹوٹتا ہے۔ اسطرح 13C سے آپ DIM (اور بہت سے دوسرے مولیکیول) حاصل کرتے ہیں۔ میرا مکمل subjective analysis یہ ہے:

(1)۔ 13C خوراک کی طرح ہے۔

(2)۔ 13C ٹوٹ کر DIM کے ساتھ ساتھ دوسرے compounds میں بدل جاتا ہے۔ لیکن DIM سب سے مفید ہے۔

Type O wife with Migraine

سوال: میری بیوی ٹائپ O ہے۔ اور وہ Migraine (آدھے سر کا درد) کی مریضہ ہے۔ یہ مرض اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ وہ 3 دن سے مسلسل قے کر رہی ہے۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے۔ آپ کی کتاب پڑھ کر ہم نے اس کی خوراک میں تبدیلی کی ہے اور اب وہ بہتر ہے۔ اسے کبھی کبھار Nausea (متلی، گھن) کی شکایت ہوتی ہے۔ ہمیں اب کیا کرنا چاہیے؟

جواب: آپ کی بیوی کو جڑی بوٹی fever few استعمال کرنی چاہیئے۔ یہ Migraine کیلئے بہت اچھے اثرات رکھتی ہے۔ fever few ایک عام سی بوٹی ہے جو ہر شخص کے لان (باغ) میں اگ آتی ہے، لیکن پچھلے 15 سال سے اسے کمرشلی کاشت کیا جا رہا ہے۔ اسے Chrysanthemum Parthenium یا Tanacetum Parthenium کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ 14-15cm کی بلندی تک اگتا ہے۔ اس کے ہلکے سبز پروں کی طرح پتے ہوتے ہیں، جو aromatic لیکن کڑوے ہوتے ہیں۔

CHPB (Canada's Health Protection Branch)' Migranies اور Nausea کو کم

کرنے کیلئے fever few کا استعمال بتاتی ہے۔حالانکہ اسے محفوظ اور موثر کہا گیا ہے لیکن میں اسے عورتوں اور بچوں پر استعمال کرنے کا مشورہ نہیں دیتا۔

CLA & BTD

سوال: حال ہی میں' ہم نے صحت سے تعلق رکھنے والے کالموں کو پڑھا ہے جو وزن کم کرنے اور مسل (muscle) بڑھانے کیلئے CLA (conjugated linoleic acid) کا بتاتے ہیں۔ یہ supplement آپ کی کتاب میں نہیں ہے۔O ٹائپ ہوتے ہوئے کیا میں یہ لے سکتا ہوں؟

جواب: لفظ ''conjugated linoleic acid'' کا تعلق Linoleic acid کے بے شمار variants (بدلی ہوئی شکل) سے ہے' جو ایک اہم fatty acid ہے۔Linoleic acid کے variants ٹائپ اور chemical bond کی arrangement میں ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔سائنسدان CLA کے بارے میں پرجوش ہیں کیونکہ یہ دوسرے anticarcinogens کے مقابلے میں ہلکی dosage میں anticarcinogenic ہے۔ یہ 0.5% تک (dietry level) جانوروں میں موثر ہے۔ کچھ تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ CLA جسمانی fat کو کم کرسکتا ہے' لیکن جسمانی وزن کو نہیں۔CLA بہت زیادہ animal products میں پایا جاتا ہے۔ڈیری پروڈکٹس انسانوں کیلئے CLA کا اہم ذریعہ ہیں۔گوشت' خصوصاً گائے کا گوشت بھی اہم ذریعہ ہے۔سمندری خوراک میں CLA بہت کم ہوتا ہے۔ٹائپ O اور ٹائپ B کیلئے' CLA پر تحقیق سے یہ ثابت ہوا ہے کہ گوشت اگر خالص ہو (جانوروں کے چارے میں کوئی ہارمون یا anti-biotics نہ ڈالی گئی ہوں) تو اس کے ان دو بلڈ گروپس پر مفید اثرات ہوں گے۔ٹائپ A میں یہ نقصان دہ ہے۔اس سے دل کی بیماری اور کینسر کا اندیشہ ہوتا ہے۔

Type O with Diabetes & Diverticulosis

سوال: میں بلڈ ٹائپ O رکھتا ہوں' ٹائپ 2 'diabetic' ٹائپ O 'Diverticulosis' کے ساتھ' جس سے پچھلے 6 ماہ سے سخت قبض ہوئی ہے۔کوئی مدد نہیں ملی۔ میں نے اس ہفتے آپ کی کتاب کا سنا اور پڑھی۔ایسا تذکرہ نہیں ملا جس سے کچھ مدد مل سکے۔میں آرام کیلئے بے چین ہوں۔میری مدد کیجئے۔شکریہ!۔

جواب: بہت سے لوگوں کے colons میں چھوٹی تھیلیاں (pouches) ہوتی ہیں جو کمزور حصوں سے باہر نکل آتی ہیں' جیسے ٹائر کی ٹیوب کچھ حصوں سے پھول جاتی ہے۔ہر pouch 'diverticulum' کہلاتا ہے۔Diverticula رکھنے والی صورتحال کو Diverticulosis کہتے ہیں۔امریکہ کے تقریباً تمام 80-60 سالہ شہریوں کو یہ بیماری ہے۔

نا یافت (not proven) لیکن dominant theory یہ کہتی ہے کہ اس بیماری کی بنیادی وجہ low-fiber diet ہے۔ یہ بیماری پہلی مرتبہ امریکہ میں 1900ء میں دیکھی گئی۔ عام طور پر O ٹائپ کی خوراک سے اس بیماری کے اثرات بہت کم ہو سکتے ہیں، خصوصاً اگر یہ روزانہ آپ کی خوراک میں شامل ہو اور آپ روزانہ ایکسرسائز کریں۔

Diverticula' آنت کی دیواروں کی وہ تھیلیاں ہیں جو بڑھ کر تکلیف دیتی ہیں۔ اگر تکلیف بڑھ جائے تو high-fiber diet کھائی جائے۔ فائبر کی ایک عمدہ شکل Arabinogalactin ہے' جو Larch tree سے بنتا ہے۔ کچھ ٹائپ 2 'diabetics کیلئے' بیماری کو انڈر کنٹرول رکھنے کیلئے عموماً خوراک اور ایکسرسائز کافی ہیں۔ اگر آپ کی علامات میں فرق ہو تو آپ ڈاکٹروں سے رجوع کریں۔ کلینکل اور تجرباتی مشاہدے یہ دکھاتے ہیں کہ بلڈ کولسٹرول کو کم کرنے کے ساتھ ساتھ' انسولین لیول اور بلڈ گلوکوز کو کم کرنے کے لیے fenugreek seeds (Trigonella foenum graecum) کے ساتھ خوراک کو supplement کرنا اچھا ہے۔ Mushrooms (کھمبی) بھی خوراک میں لینا Type 2 diabetics کیلئے مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ آخر میں anti-oxidant flavones "Quercetin or Rutin" کے ساتھ supplement کرنا بھی اچھا ہے۔

Animal Farm

سوال: میں نے حال ہی مین آرتھوپیڈک سرجن کی طرف سے ایک بات سنی ہے کہ اس نے صرف 9 ماہ میں صرف پھل اور سبزیاں کھانے سے بریسٹ کینسر سے نجات حاصل کر لی اور وہ دوسروں کو بھی vegeterian ہونے کا مشورہ دیتی ہے۔ اس نے آپ کے diet program کے بارے میں بتایا۔ اور یہ بات کی کہ گھوڑوں میں 16 قسم کے بلڈ گروپس ہوتے ہیں لیکن وہ سب ایک ہی خوراک کھاتے ہیں۔ دلچسپ پوائنٹ۔ کیا آپ بتا سکتے ہیں کہ اس سلسلے میں گھوڑوں اور انسانوں میں کیا فرق ہے؟

جواب: ان کی بات معقول نہیں ہے کیونکہ وہ خود بھی اپنی بات کو ثابت نہیں کر سکتیں۔

(1)۔ گھوڑوں میں 16 اقسام کے بلڈ گروپس ہو سکتے ہیں لیکن انہیں صرف 2 'ABO اقسام کے ہوتے ہیں اور وہ سب کے سب A ٹائپ ہوتے ہین۔

(2)۔ انسانوں میں شائد 300 سے زائد خون کی اقسام ہوتی ہیں لیکن انسان وہ واحد نوع ہے جس میں خون کی چاروں اقسام ہوتی ہیں (A,AB,B,O) میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ صرف ABO سسٹم ہی ایسا ہے جو bacteria populations,digestive secretions کو کنٹرول کرتا ہے اور dietry lectins کے ساتھ تعلق رکھتا ہے۔

جبلتِ حیوانیہ اور انسانیہ میں بہت کچھ فرق ہوتا ہے اسی لئے جانوروں کے خون انسانوں کو نہیں لگتے۔

ABO Secretor & Rh questions

سوال: میں A+ (nonsecretor)، میری بیوی B+ (secretor) اور میری بیٹی B- (secretor status unknown) ہے۔ میں صرف یہ جاننا چاہتا ہوں کہ
(1)۔ بیٹی کا Rh factor کیسے مختلف ہو گیا؟ (2) کیا secretor status بلڈ transfusion میں اہم کردار ادا کرتا ہے؟

جواب: (1) Rhesus Type، ABO کی طرح معلوم کی جا سکتی ہے۔ Phenotype (physical characteristics)، Genotype (genetic combination) سے معلوم کی جاتی ہے۔ Genotype عموماً alleles کی شکل میں ہوتی ہے۔ Rh type کا gene locus دو alleles رکھتا ہے، ایک ہر parent کیلئے۔ اس بلڈ ٹائپنگ سسٹم میں، Rh+ allele، Rh- allele پر حاوی ہے۔ پس ان دونوں alleles کا ملاپ (Rh-/Rh- کے علاوہ) فرد کو Rh+ بناتا ہے۔ میرے خیال میں آپ میاں بیوی میں Rh+/Rh- (heterozygous) ہیں اور آپ کی بیٹی نے بلاشبہ Rh- allele آپ سے، اور Rh-allele آپ سے لیا۔ ایسا ہونے کا چانس 25% ہوتا ہے۔
(2)۔ Rh- بلڈ ٹائپ، Rh+ افراد میں tranfused ہو سکتی ہے۔ پس آپ کی بیوی (B+) اپنی بیٹی (B-) سے خون لگوا سکتی ہے۔

SOY, PHYTATE & Types A&B

سوال: Soy (مٹر کی چٹنی)، Phytic acid کا zinc-blocking action کتنی مشکل پیدا کر سکتا ہے؟ خاص طور پر سبزی والی خوراک میں جو Zinc poor ہوتی ہے۔

جواب: Soy کو بہت سے رسالوں اور ویب سائٹس میں anti-nutrient factors کے طور پر بدنام کیا گیا ہے۔ ایسا phytates کی بنا پر ہے۔ (Phytates = ایسے compounds جو آنتوں میں iron، zinc، magnessium اور calsium جوڑ سکتے ہیں اور ان کو جذب ہونے سے روکتے ہیں) ہر شخص کو نتیجہ اخذ کرنے کیلئے بحث کے دونوں اطراف کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔
میں پہلے بھی لوگوں کو کہتا رہا ہوں کہ "یہ خوراک اچھی ہے، وہ خوراک مفید نہیں ہے۔ ایک شخص کی خوراک

دوسرے کیلئے زہر ہے۔'' یہ ثابت ہو چکا ہے کہ چونکہ phytates اضافی iron کو باندھتے ہیں جو colon میں free radical DNA damage کو بڑھاتے ہیں' یہ اس oxidative damage کو کم کرسکتا ہے۔

plant fiber میں phytates بھی colon-cancer کو کم کرتے ہیں اور فوراً serum cholestrol اور Triglycerides (athersclerosis کیلئے امکانی خطرہ) کم کرتے ہیں۔ اگر یہ oxidative stress بڑھ جائے تو اس کا نتیجہ دل کی بیماری' diabetes' arthritis اور بلاشبہ کینسر کی صورت میں نکلتا ہے۔ Phytates اس سے بچاتے ہیں۔ اضافی طور پر Phytates' NK cells کو بڑھاتے ہیں اور کینسر کے بڑھنے کو فوری طور پر روک سکتے ہیں۔

بلڈ گروپس اور آنتیں

آنتڑیوں کا alkaline phosphatase ایک انزائم ہے جو چھوٹی آنت میں بنتا ہے۔ اس کا بنیادی کام کولسٹرول اور Long chain fatty acids کو الگ الگ کرنا ہے۔ بے شمار رپورٹس نے اس مخصوص انزائم کی رطوبات کے اخراج کی کمی کو بلڈ گروپ A والے افراد سے متعلق کیا ہے۔ بعد کی سٹڈیز سے یہ بات سامنے آئی کہ چربی کی توڑ پھوڑ نہ کرسکنے کی اسی خامی نے ٹائپ A کو اس حساب سے کولسٹرول کے ہائی لیول اور ہارٹ اٹیک کے بڑھتے ہوئے واقعات کے ساتھ پیشگی منسوب کیا ہے۔ درحقیقت ان دونوں کا تعلق باقی بلڈ گروپس کی نسبت ٹائپ A سے بہت زیادہ ہے۔ مزید ریسرچ سے یہ سامنے آیا کہ amino acid phenylalanine' alkaline phosphatase کی بضالی کیلئے تقریباً 100% موثر تھی اور درحقیقت ہماری ریسرچ سے یہ سامنے آیا ہے کہ phenylalanine' بشمول اروی اور میٹھے آلو' نے ہمارے ٹائپ A کے مریضوں میں Indican کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کیا ہے۔ بعد ازاں سٹڈیز نے ظاہر کیا کہ نہ صرف یہ کہ ٹائپ A نے اپنی انتڑیوں میں کچھ بھی alkaline phosphatase کی رطوبات کا اخراج نہیں کیا۔ بلکہ اگر ذرا بھر رطوبات کا اخراج کیا بھی ہے تو ان کے اینٹی جین A میں جنہیں از خود انکے اینٹی جین A نے ناکارہ کر دیا' لہٰذا انکے امراضِ قلب اور اضافی طور پر کینسر کا شکار ہونے کے حوالے سے یہاں' ہمیں ٹائپ A میں کم چربی والی غذا سے طویل المیعاد فائدے کا ایک قوی ترین اشارہ بھی ملتا ہے۔ ٹائپ A میں نظام ہضم کی کارکردگی میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کرنے' انتڑیوں کے نظام کی ناقص کارکردگی کے لیول مین کمی اور امراضِ قلب کا شکار ہونے کی اثر پذیری کو متاثر کرنے کیلئے بہترین طریقہ یہ ہے کہ ٹائپ A ایسے خوراک کے پلان اختیار کریں' جس میں کم چربی والی غذا پر زور دیا جائے۔ اور جس میں Phenylalanine کی زیادہ مقدار رکھنے والی غذاؤں سے پرہیز کیا جائے۔

ایڈ اوراس کے دوستوں کے بیانات جن میں انہوں نے بلڈ گروپ O کا تعلق peptic ulcer سے اور بلڈ گروپ A کا تعلق gastric ulcer سے جوڑا ہے' کو دوسروں نے بھی کنفرم کیا ہے اور ان مشاہدات میں مزید اضافہ کر کے بلڈ گروپ A تعلق Pernicious anemia اور salivary tumours سے شامل کیا ہے۔ علاوہ ازیں gastro intestinal mucus (جو جینیاتی حیثیت والی خاصیت ہے) میں ABH بلڈ گروپ مادے کی رطوبات کے اخراج کی عدم اہلیت کا تعلق peptic ulcer اور ممکنہ حد تک gastric ulcer اور pernicious animia سے ظاہر کیا گیا ہے۔ ان تعلقات کو جوڑنے کی وجوہات معلوم نہیں ہیں' لیکن ABO(H) بلڈ گروپ مادے کا mucus میں ایک سادہ تحفظاتی عمل' اس کا غیر یکساں پھیلاؤ ہے' کیونکہ بلڈ گروپ مادے کی کل Titer ABH secretors' اور nonsecretors کیلئے یکساں ہے۔

Nonsecretors میں A.B اور H' Mucopolyaccharides کی جگہ Lewis مادہ ہوتا ہے۔ مزید برآں ایک بلڈ گروپ کا Peptic ulcer پر اثر محض nonsecretors میں ہی دکھایا جا سکتا ہے لیکن بلڈ گروپ Mucopolyaccharides کی Gastrointestinal Mucosa میں بڑی مقداریں بتاتی ہیں کہ ان کا کوئی فنکشن ہے۔

چونکہ pernicious anemia اور gastric cancer' دونوں کی موجودگی زیادہ تر بلڈ گروپ A میں اور duodenal ulcer گروپ O میں ہوتی ہے لہٰذا بلڈ گروپ کے تیزابی رطوبات کے اخراج پر اثر انداز ہونے کے مفروضے کی قدرتی طور پر اتباع ہو جاتی ہے۔ ابتدائی کام سے یہ بات ثابت ہوتی ہوئی محسوس ہوتی تھی کہ ایسڈ کا اخراج A گروپ کے تجرباتی مریضوں کی نسبت O گروپ کے تجرباتی مریضوں (subjects) میں زیادہ تھا۔ لیکن بڑی عمر کے تجرباتی مریضوں میں فرق پائے گئے جو لازمی طور پر gastric atrophy کے باعث ہوگا (مثلاً pernicious anemia کے باعث' O گروپ کے افراد کی نسبت A گروپ کے افراد میں اکثر اور شدید ہوگا) کم عمر کے صحت مند تجرباتی افراد پر کی گئی سٹڈی سے متضاد نتائج حاصل ہوئے ہیں۔ ایک series میں gastric secretory potential (گیس کے باعث رطوبات کے اخراج کی صلاحیت)' جسے serum-pepsinogen levels سے ماپا گیا' بلڈ گروپ O اور A کے مابین قدرے مختلف تھی اور acid output گروپ O کے تجرباتی افراد میں زیادہ تھا۔ ایک اور مطالعے میں البتہ gastricacid output' گروپ A کے افراد کی نسبت گروپ O کے افراد میں زیادہ پایا گیا۔ اور secretors کی نسبت nonsecretors میں معمولی پایا گیا۔ ایک اور نہج یہ رہی ہے کہ السر اور prognosis کے درمیان اور ABO بلڈ گروپ secretors کی خصوصیات کے درمیان پائے جانے والے ممکنہ تعلق کی سٹڈی کی جائے۔

''انسانی بلڈ گروپ اور خلیات''

انسانی جسم کی تعمیر کیسے ہوتی ہے اور انسانی جسم کی بنیاد کن اکائیوں پر مشتمل ہے اس سوال کے جواب کے لیے ایک عرصہ سے محنت ہو رہی ہے۔ بالآخر انسان نے جنیاتی سائنس تک رسائی حاصل کر لی ہے۔ اب جنیاتی کوڈ کو حل کیا جا رہا ہے اور ایک عظیم سائنس کا وجود مل گیا ہے۔ مگر انسان اصل بنیادوں تک کتنی رسائی حاصل کر سکا ہے؟ امر ربی تک پہنچنے کے ذرائع کیا درست ہیں؟ یا ابھی امر ربی مزید تشنۂ تحقیق ہے؟ کیا اللہ کریم اپنے فارمولے انسان کو کامل طور پر تفویض کر دیں گے؟ کیا اسرار الٰہیہ عام نفس کے پلید بندوں کو الہام کر دیئے جائیں گے؟ یہ اور اس طرح کے دیگر سوالات اگر چہ ایک عام بندے کا حق ہے اور اس کے ذہن میں پیدا ہوتے رہتے ہیں لیکن جس حد تک تحقیقات ہو رہی ہیں یہ بھی ایک حقیقت ہے۔

تاہم کم وبیش سابقہ ایک صدی سے ان لوگوں نے ہمارے ملک وقوم اور غیر ترقی یافتہ قوموں کو خوب لوٹا ہے اور جو تحقیقات علم الابدان کے سلسلہ میں انہوں نے کی ہیں وہ ہم تک منتقل نہیں کی ہیں اور چھوٹی چھوٹی گولیوں کو اتنے مہنگے داموں فروخت کیا ہے کہ عام غریب آدمی اسی چکر میں اپنی ساری زندگی ضائع کر رہا ہے۔ اور جو کماتا ہے اس سے ان ہی لوگوں کی جیبیں بھرتا رہتا ہے اور اسے شعور تک نہیں ہو پاتا کہ وہ ایک گھناؤنی سازش کا شکار ہے۔ وہ جنہیں اپنا مسیحا سمجھتا ہے وہ اس کی جیب اور اس کی زندگی کے دشمن ہیں۔ اب سابقہ ایک صدی کے تجربات ہمارے سامنے ہیں کہ اگر انہوں نے تحقیق کی ہے تو مفت میں ہمیں تقسیم نہیں کی ہے۔ فلاحِ انسانی کا تو محض جھانسہ ہے۔ دراصل لوٹ مار کا بازار گرم ہے اور ہماری سادہ لوح عوام اور کیا کرے کہ ہمارے ملک میں تحقیقات کرنے والوں اور فلاح کا کام کرنے والوں کے ساتھ جو سلوک روا رکھا جاتا ہے اس سے کون واقف نہیں ہے۔ تاہم یہ بات بھی بجا ہے کہ تحقیقات صرف چین و جاپان اور یورپ و امریکہ کا ہی حق نہیں ہے۔ اللہ کریم نے تحقیقات کے دروازے کبھی بھی بند نہیں کیے، ہر

قوم کے لیے کھلے رکھے ہیں۔ بلکہ تمام بنی نوع انسان کے ذہنوں میں حقائق کا القا جاری ہے۔ انسان یہ سوچتا چلا آیا ہے کہ انسان کی ساخت میں کون کون سے اجزاء شامل ہیں جو انسانی ساخت کو بنا رہے ہیں اور قائم رکھتے ہیں۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے تو انسان کو خلیات کا علم ہوا۔ پھر اس نے خلیات میں پروٹین، شحمیات اور کاربوہائیڈریٹس کو معلوم کیا۔ پھر ان کے مزاج کو اور پھر یہ معلوم کیا کہ کس قسم کے خلیات کن اعضاء میں کثرت سے پائے جاتے ہیں۔ پھر ٹشوز کے اندر مرکزہ یعنی نوات پر زیادہ دھیان پڑنے لگا۔ کیونکہ تمام خلیات کے اندر جو کیمیائی عمل ہوتا تھا وہ اسی پروٹین خلیہ کی مطابقت سے ہوتا تھا اور اسی کے مطابق خلیہ ڈھل جاتا تھا۔ اس تحقیق سے پروٹین کی تالیف اور جنیات کا فن عروج پر ہے لیکن ابھی مزید 25 سے 30 برس تک ہمیں اس جدید علم سے روشناس نہیں کروایا جائے گا جب تک ہماری جیبیں مزید خالی نہ کروالی جائیں اور نہ ان ریسرچ سنٹرز میں ہمارے طلبا کو داخلہ دیا جاتا ہے۔ پھر یہ لوگ فلاح انسانیت کا دعویٰ کیوں کرتے ہیں؟ تاہم ہمیں ان سے غرض نہیں ہے، ہم خود سوچیں اور ریسرچ کریں تاکہ ہمیں غیروں کی غلامی سے نجات مل سکے اور ہم خود عملی قدم بڑھا کر بیماریوں پر قابو پاسکیں۔ تاکہ ہسپتالوں کی آباد کاری کے خلاف کوئی عملی قدم اٹھا سکیں۔

میں اپنی اس تالیف میں علم جنیات وخلیہ کو بھی تھوڑا تھوڑا بتاتا رہوں گا تاکہ ہماری نئی نسل اس علم سے بھی واقف ہو جائے۔ میں نے جو تحقیق کی ہے وہ بلڈ گروپ پر ہے اور میں کہاں تک کامیاب رہا ہوں اس کا فیصلہ آپ کریں گے۔ اگر میں کامیاب نہیں بھی ہوا ہوں تو آپ خود کوشش کریں۔ یہ ایک اصولی بات ہے جس میں اسرار و رموز ضرور ہیں۔ مثلاً اولاد میں والدین کی خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ جب انسان نے غور کیا تو جنیاتی مواد (DNA) تک پہنچا۔ بالکل اسی طرح بلڈ گروپ کو دیکھیں۔ یہ بھی والدین سے ہی وراثت میں ملتا ہے۔ پھر آگے چل کر انسان نے DNA پر تحقیقات کیں اور اس کے کوڈ حل کر لیے۔ اسی طرح آپ بلڈ گروپ اور اس کے اجزاء اور ان کے مزاج سے انسانوں کی طبیعتیں، عادات وخصائل اور اشکال تک بتا سکتے ہیں۔

اور اس کے لیے ہمیں کوئی بڑی لیبارٹری یا ریسرچ سنٹر کی ضرورت نہیں ہے۔ چونکہ جنیاتی مواد (DNA) میں جو 23 جوڑے کرموسوم پائے جاتے ہیں ان کی نشوونما اسی بلڈ گروپ کے تحت ہوتی ہے۔ اور اس بلڈ گروپ نے ہی 46 کروموسوم کو تعمیر کرنے میں بنیادی کردار ادا کیا ہے۔ جس طرح DNA کے اندر کیمیائی زبان میں انسان کی پوری داستان حیات موجود ہے ایسے ہی بلڈ کے اندر بھی کیمیائی زبان میں حالات وکردار واشکال تک اور بیماریوں اور صحت کے عوامل موجود ہیں۔ بشرطیکہ ہم غور کرنے والے ہوں اور تحقیق کرنے والے کے پیچھے لٹھ لے کر نہ پڑ جاتے ہوں۔

انسان کی بنیادِ مادی کا آغاز اس وقت ہوتا ہے جب باپ کے 23 کروموسوم ماں کے بیضہ کے 23 کروموسوم سے جفتہ وملحق ہوتے ہیں۔ اب یہیں سے امر ربی کی بنیاد پڑتی ہے اور انسان اس نادیدہ امر کے تابع

ہو جاتا ہے جو مادہ سے ورأ لوراء ثُمَّ ورأ الوراء رہتے ہوئے مادے پر امر ربی کو منطبق کرتا ہے۔ یہ جوڑ کوئی اتفاق نہیں بلکہ ایک نظام کے تحت ہوتا ہے۔ حتیٰ کے وقت' موسم' ماں باپ کی طبیعت اور ماحول وغیرہ کے اثرات بھی اس ملاپ میں اہم کردار ادا کرتے ہیں اور عالمِ مثال سے جو انوارِ روحانی انسان کے توسط سے اس ملاپ میں تاثیر پیدا کرتے ہیں' پھر بہت سی نادیدہ قوتیں مثلاً انوارِ اسماء وصفاتِ حق تعالیٰ اور سیارگان کی مخفی تاثیرات فضا میں موجود انوار اور لہریں جنہیں ہم آسٹرل ورلڈ کہتے ہیں' یہ اور اس طرح کے بیسیوں عوامل کروموسوم کے اس ملاپ میں شامل ہوتے ہیں۔

کروموسوم کا یہ 46 = 23 + 23 کا ملاپ ماں کے پیٹ سے اپنی خوراک کا تقاضہ کرتا ہے۔ اور جس خون کا تقاضہ کرتا ہے اسی قسم کے خون کا اجتماع وہاں شروع ہو جاتا ہے لیکن اگر RH فیکٹر نیگیٹو (-ve) ہو اور اسے خون پازیٹو (+ve) ملنا شروع ہو جائے یا برعکس تو بچہ مردہ پیدا ہوگا یا معذور یا خون کی کمی کا شکار ہوگا۔ انسانی خون کا گروہ نہ صرف بیماری اور صحت کی نشاندہی کرتا ہے' بلکہ علوم مخفی کے بہت سے گوشے عیاں کرتا ہے۔ بات صرف غور و فکر سے روشن ہوتی ہے۔ ایک شخص کا خون دوسرے شخص کے لیے زہر کا درجہ رکھتا ہے اور صرف 10cc سے 20cc تک انتقالِ خون سے دوسرے شخص کے خلیات تباہ ہو جاتے ہیں اور وہ فوراً الزاقیت سے مر جاتا ہے لیکن اگر خون کا گروپ مناسب ہو اور وہی ہو جو انتقال دہندہ اور مریض کا ہے تو اسے زندگی دیتا ہے۔ دراصل مختلف لوگوں کے خون میں بعض ضد زا (Antigen) موجود ہوتے ہیں۔ لہٰذا اگر غلط خون جسم میں داخل کر دیا جائے تو انٹی باڈیز (Anti bodies) کی وجہ سے اس خون کو نہ صرف رد (Reject) کر دیتا ہے بلکہ علامات کا ایک تسلسل ظاہر کرتا ہے۔ خون کے سرخ خلیات (RBC) آپس میں جڑ کر گچھوں کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ خون جم جاتا ہے اور بالآخر مریض مر جاتا ہے۔ یہ ایک ایسی حقیقت ہے جس پر غور نہیں کیا گیا تو معلوم ہوا کہ دراصل امراض اور علامات جو کہ مریضوں میں ظاہر ہوتی ہیں بالآخر جب شدت اختیار کر لیتی ہیں تو مریض مر جاتا ہے۔ دیکھنا یہ ہوگا کہ خون میں کیا تبدیلیاں واقع ہوتی ہیں جو بعد میں افعال الاعضاء کے بگاڑ اور فساد کا باعث بن جاتی ہیں اور اعضاء اپنے افعال چھوڑ دیتے ہیں جن سے مریض مر جاتا ہے دراصل خون کی کیمیائی تبدیلی ہی اعضاء کے افعال کو خراب کرتی ہے۔

اگرچہ خون کی کیمیائی تبدیلیوں پر جو تحقیق ہو رہی ہے یا ہو چکی ہے وہ کچھ کم نہیں ہے مگر بعض تبدیلیاں اس قدر قلیل اور ہلکی ہیں کہ بظاہر ابھی تک میڈیکل ریسرچ ان تبدیلیوں کو نہ تو معلوم کر سکی اور نہ ہی لیبارٹریز میں ان تبدیلیوں کا معائنہ (Test) ممکن ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ 10cc یا 20cc غلط خون کے انتقال سے موت تک واقع ہو جاتی ہے۔ تو موت سے پہلے کے مراحل علامات اور امراض ہیں۔ اگر ہم 1cc سے 5cc تک غلط خون منتقل کرتے ہیں تو انسان کی موت واقع نہیں ہوگی مگر علامات اور امراض کا ایک تسلسل ضرور ظاہر ہوگا اور ہوتا ہے۔ مگر یہ

تبدیلی اس قدر معمولی نوعیت کی ہے کہ یہ جانچ (Test) کرنا کہ پورے خون میں کن خلیات میں اضافہ ہوا ہے اور کس گروپ سے متعلقہ ٹشوز بڑھ گئے ہیں ابھی تک ناممکن ہے۔ مگر ان کے بڑھنے سے ردِعمل (Reaction) اس قدر شدید ہوتا ہے کہ انسان کو بڑی بڑی علامات گھیر لیتی ہیں اور وہ حکیموں اور ڈاکٹروں کے چکر لگانا شروع کر دیتا ہے اور مزید در مزید بیماریوں کا شکار ہو کر راہی عدم ہو جاتا ہے۔

دراصل اس جگہ تحقیق کی ایک راہ نکلتی ہے۔ آپ صرف یہ معلوم کریں کہ (A) بلڈ گروپ میں اگر B، AB یا O گروپ داخل کیا جائے تو علامات کیا ہیں اور RH فیکٹر غلط داخل کرنے سے تو علامات کی ایک نئی زنجیر حاصل ہوگی۔ اسی طرح ہر بلڈ گروپ پر مندرجہ بالا عمل کیا جائے۔ اگر آپ اس نکتہ پر تدبر اور غور و فکر کریں تو یقیناً اس تحقیق سے آپ کو امراض اور علامات کا ایک نیا تسلسل حاصل ہوگا جیسا کہ سب ہومیو پیتھک ڈاکٹر جانتے ہیں کہ دنیا میں ابھی تک ایسی کوئی لیبارٹری نہیں ہے جو ہومیو دوا کی معمولی پوٹینسی (Potency) کا ہی تجزیہ کر سکے کہ اس میں کون سی دوا کے اجزاء ہیں کیونکہ اس دوا میں ایک برقی مقناطیسی رو (Electro Magnetic Charge) کے سوا کچھ نہیں ہوتا اگرچہ اب تک ریسرچ کرنے کے لیے ہمارے پاس جو خوردبینِ برقیرہ (Electron Microscope) موجود ہے وہ کسی چیز کے وجود کو 2 لاکھ گنا بڑا دکھانے کی اہلیت رکھتی ہے مگر ہومیو ڈائنا مک سسٹم (Homeo Dynamic System) تک اس کی رسائی نہیں ہے مگر یہ بات اب روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہومیو پوٹینسیاں (200,1m,dm,cm) اپنا اثر رکھتی ہیں مگر عقل کے بعض اندھے ابھی تک ان تبدیلیوں پر یقین نہیں رکھتے لیکن بالآخر ضرور اسے ایک سائنس تسلیم کر لیا جائے گا۔ بحر حال اب حکومتی سطح پر تو اس کو تسلیم کر لیا گیا ہے۔ بالکل یہی تبدیلی جو ہومیو پوٹینسی (Potency) کی دوا میں قلیل ترین بلکہ صرف چارج روحانی جس کا تجزیہ اگرچہ موجودہ الیکٹرک چارج سے الگ ایثری (Either) ناسوتی دنیا کے نظام (Astral World System) کے تحت ہی ہو سکتا ہے اور لہروں کے اس جہان کا سراغ ہی اس نظام (System) کی نشاندہی کرے گا جیسا کہ ہومیو دوا میں بظاہر کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی بہت زبردست اثر ہے۔ ایسے ہی بیماریاں، علامات و امراض بہت معمولی تبدیلیوں سے ظاہر ہوتے ہیں۔ بعد میں تبدیلیاں شدت اختیار کر لیتی ہیں اور افعالِ اعضاء شدید متاثر (Disturb) ہو جاتے ہیں۔

دراصل انسان کو علم نہیں ہے کہ جو خوراک وہ کھاتا ہے وہ کس قسم کے خون کی نشوونما کر رہی ہے بلکہ انسان کو اپنی صحیح خوراک کا علم ہی نہیں ہے، جب انسان ایسی خوراک زیادہ کھا لیتا ہے جو اس کے بلڈ گروپ کے متضاد کسی بلڈ گروپ سے متعلقہ ٹشوز زیادہ پیدا کر دیتی ہے تو اس سے اس کے بلڈ گروپ میں تبدیلی تو نہیں ہو پائے گی کیونکہ جو خلیات یا مخالف بلڈ گروپ نشوونما پائے گا وہ بہت قلیل ترین مقدار (1cc یا 5cc) میں ہوگا، لیکن اس سے علامات اور امراض پیدا ہونگے اور چونکہ ہانیمن کے دور میں ابھی بلڈ گروپ سسٹم کا سراغ نہیں لگا تھا اس لیے میٹر یا میڈیکا زیادہ ضخیم ہوتا چلا گیا۔

ورنہ معلوم تو صرف کرنا تھا کہ کس بلڈ گروپ میں کیوں کون سی علامات پیدا ہوسکتی ہیں اور کون کون سی غذائیں اور دوائیں کس کس بلڈ گروپ کو پیدا کرتی ہیں۔ اس سلسلہ میں میں نے تحقیق شروع کی ہے۔ میری تحقیق کی بنیاد جدید میڈیکل ریسرچ بھی ہے۔ تاہم میں نے طبِ قدیم کے مزاجوں کو بھی پیشِ نظر رکھا ہے اور بالخصوص مجھے حکیم صابر ملتانی کی تحقیق سے بہت مدد ملی ہے اور ہومیو پیتھک ادویہ سازی کی معجزانہ تاثیر نے مجھے اس طرف راغب کیا کہ اس تحقیق سے حاصل کردہ نتائج کو میں ہومیو پیتھک ادویہ پر منطبق کروں۔ اس تحقیق کے بعد آپ ایلو پیتھک (Allopathic) ادویہ کو بھی درست طریقے سے بلڈ گروپ کے مطابق اور مناسبت سے دے سکتے ہیں جو کہ ایک محفوظ طریقہ ہوگا اور ردِ عمل (Reaction) کے امکانات کم سے کم ہو جائیں گے۔ اور طبی ادویہ تو خیر میں نے خود بھی ریسرچ کر کے لکھ دی ہیں مگر میری اصل توجہ کا مرکز غذائی نظام اور ہومیو پیتھک ادویہ ہی رہی ہیں۔ میں اپنی اس کوشش میں کہاں تک کامیاب ہوا ہوں یہ تو آپ ہی فیصلہ کریں گے لیکن اس بات کا صمیم قلب سے اعتراف کرتا ہوں کہ میری تحقیق جو کہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے، خام ہے۔ میں نہ جدید میڈیکل ریسرچ کو کوئی چیلنج کرتا ہوں اور نہ طبِ قدیم کو۔ میری کوشش اچھی لگے تو میرا ساتھ دیں اور خود بھی تحقیق کریں۔ ہر بلڈ گروپ کے اعداد و شمار مرتب کریں۔ نئی تحقیق اسی طرح نکھر کر سامنے آئے گی اور اگر کوئی صاحب میری باتوں سے اور تحقیقات سے مطمئن نہ ہو تو مجھے معاف رکھیں۔ کیونکہ میں نے ایک ایسی تحقیق پیش کی ہے جو ابھی تشنہ طلب امور سے بھری پڑی ہے۔ میں کہیں غلطی بھی کر سکتا ہوں اس لیے کہ انسان ہوں مجھے احباب سے یہ توقع رہے گی کہ وہ میری اصلاح کرتے رہیں اور اپنی تحقیقات سے مطلع کرتے رہیں۔

ہر انسان میں خون موجود ہوتا ہے اور اس کی رنگت یکساں ہوتی ہے۔ معمولی فرق سے کم سرخ، زیادہ سرخ اور سیاہی مائل وغیرہ ہو سکتا ہے۔ اس میں سفید ذرات (WBC) اور سرخ ذرات (RBC) موجود ہوتے ہیں۔ سفید ذرات کی نشوونما کا ذریعہ کنیکٹو ٹشوز (Connective Tissues) ہیں جو تلی اور ہڈیوں کے گودے میں ترکیب پاتے ہیں۔ یہی کنیکٹو ٹشوز ہی انسان کے بنیادی ٹشوز ہیں۔ یہ اولاً غیر ترقی یافتہ ہوتے ہیں پھر جس جگہ کے ٹشوز، اعضاء یا خون میں کم ہوتے ہیں یا مردہ ہو جاتے ہیں تو اس جگہ یہی ٹشوز جسم کو قائم رکھنے میں اور کیمیائی تبدیلی کو پورا کرنے میں مدد دیتے ہیں اور چونکہ تلی میں White Pulp(2)Red Pulp(1) دونوں طرح کے Elastic Fibbers یعنی Pulp ہوتے ہیں اس لیے یہ دونوں طرح کے (Antigen) رکھتا ہے۔ ہم نے اس کو بنیادی یعنی AB گروپ سے متعلق کیا ہے اور چونکہ (Connective Tissues) کا تعلق تلی اور ہڈیوں سے ہے اس لیے ہم نے AB گروپ کو کیلشیم سے متعلق کیا ہے اور A قسم کے (Antigen) کو A گروپ سے متعلق کیا ہے، جو کہ سفیدی سے متعلق ہے اور خون کے سفید ذرات (WBC) یعنی الکلائن گروپ (Alkaline) سے تعلق رکھتا ہے اور B گروپ جو کہ سرخی سے متعلق ہے خون کے سرخ ذرات (RBC) یعنی تیزابی گروپ (Acid) سے تعلق رکھتا ہے۔

Acid +Alakali = Sodiam کو ہم نے (O) گروپ سے تعلق دیا ہے۔

اس تعلق کے پیچھے بہت سی علمی مباحث ہیں جو انشاء اللہ وقتاً فوقتاً بیان کرتے رہیں گے خون میں ایسڈ اور الکلی کے ری ایکشن سے جو نیوٹرل حرکت ظاہر ہوئی ہے اس نے جسم میں شحمیات (چربی) کو ترتیب دیا، جس سے ہر خون کا گروپ جنیاتی (Genetic) شکل میں AA یا AO کی شکل میں ظاہر ہوا یعنی A گروپ جہاں بھی ہوگا تو اپنے ساتھ O گروپ کی شکل کو ضرور شامل رکھے گا۔ ایسے ہی BB یا BO کی شکل ہمارے خون میں موجود رہے گی اور جب ہم اس کو الگ کریں گے تو OO گروپ ہمیں الگ مل جائے گا اور AB گروپ الگ ہو جائے گا۔ اب اصل گروپ ہمیں جو حاصل ہوئے وہ دو ہیں O اور AB گروپ۔ AB بنیادی گروپ ہے۔ O گروپ A اور B دونوں کو الگ کر کے کامل شکل دینے والا گروپ ہے۔ جس کے بعد A گروپ کے (Antigen) الگ ہو گئے اور B گروپ کے اینٹی جن (Antigen) الگ۔

اس طرح ہر شخص کے خون کے سرخ ذرات (RBC) پہ اینٹی جن (Antigen) کی ایک خاص گروہی شکل بن گئی۔ اس لیے AB خون کا ایسا گروپ ہے جس کو ہر گروپ کا خون لگ سکتا ہے اور O ایسا بلڈ گروپ ہے جو ہر بلڈ گروپ کو لگ سکتا ہے۔ کیونکہ جنیاتی (Genetic) شکل میں O گروپ ہی نے ہر گروپ کی تکمیل کی ہے اور اس کی الگ الگ نشو ونما ہوتی ہے۔ O گروپ غدود اور جگر وغیرہ اور رطوبات غدد سے متعلق ہیں۔ یہی رطوبات ہیں جو شحمیات (چربی) وغیرہ بننے کا سبب بنتی ہیں اور A اور B کے ایسڈ اور الکلی میں موجود نیگیٹو (-ve) اور پازیٹو (+ve) چارج کو الگ الگ رکھ کر جسم میں برقیاتی نظام کو اعتدال پر رکھتی ہیں۔ اور جس جگہ جسم میں برقیاتی نظام خراب ہوتا ہے اس جگہ دراصل یہی O گروپ یعنی شحمیات کا نظام خراب ہوتا ہے۔ جس سے خلیہ کے مرکزہ اور سطحِ خلیہ یعنی غشائی جھلی جس کا تعلق (A) گروپ سے ہے اور مرکزہ جس کا تعلق (B) گروپ سے ہے دونوں کے درمیان شحمیات کی تہہ ہوتی ہے جس میں نقص واقع ہو جاتا ہے۔ اور دونوں چارج ملنے کی وجہ سے بیماری کا حملہ ہوتا ہے اور خلیات تباہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ یہ چارج اولاً بہت معمولی نوعیت کی تبدیلی کا اظہار کرتا ہے اور صرف قلبی، جگری یا اعصابی کسی واحد خلیہ میں تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ پھر رفتہ رفتہ دوسرے خلیات بھی ان تبدیلیوں کا شکار ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس طرح بیماری کی صورت ظاہر ہو جاتی ہے۔

RH System

انسانی خون کے سرخ ذرات میں اینٹی جن (Antigen) کے چار جوڑے پائے جاتے ہیں۔ جن کو ان الفاظ سے پہچانتے ہیں (Cc Dd Ee Ff)۔ یہ مخصوص جینز (Genes) کو ظاہر کرتے ہیں جن کا نام ایلولو مارفک

جینز (Allelomorphic Genes) ہیں۔یہ جنسی خلیات کے جینز (Sex Cells Genes) کے علاوہ تمام خلیات (Cells) میں پائے جاتے ہیں۔اگر خلیات (Cells) پر صرف (Cde) گروپ پایا جائے تو RH نیگیٹو (-ve) ہوگا۔اور اگر کسی خلیہ (Cell) پر (EDC) اکیلا یا (CDE) کے ساتھ پایا جائے تو RH پازیٹو (+ve) ہوتا ہے۔دراصل یہ خلیات کے چاروں گروہوں کی نشاندہی کرتا ہے۔اور ان کی زندگی کا سبب بنتا ہے۔اور اگر غلط انتقال کیا جائے تو خلیات کی موت کا باعث بھی بن جاتا ہے۔دراصل یہ خلیات کے الکلی یا ایسڈ یعنی نیگیٹو (-ve) یا پازیٹو (+ve) کو ظاہر کرتا ہے۔اگر نیگیٹو (-ve) Cells RH کی ماں کے رحم میں پازیٹو (+ve) Cell RH کا بچہ ہو تو یقیناً بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے یا انیمیا (شدید کمئی خون) کا شکار ہوتا ہے۔

ہماری تحقیق میں نیگیٹو (-ve)RH کا تعلق خلیات کی سطحِ غشائی جھلی سے ہے۔پازیٹو (+ve) RH کا تعلق خلیات کے مرکزہ یعنی پروٹین سے ہوتا ہے۔یہ تو سب جانتے ہیں کہ انتقال خون (Blood Transfusion) کے دوران اگر خون باہم مطابقت (Match) نہ رکھتا ہو اور غلط لگ جائے تو کئی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔مگر ان پیچیدگیوں کو جدید تحقیق نے مخصوص علامات تک محدود رکھا ہے اور وہیں پر ان کو قابو کر لیا جاتا ہے۔انٹی الرجک (Anti Allergic) انجکشن وغیرہ سے اگر خون لینے والے اور دینے والے کا خون آپس میں مطابقت (Match) نہ رکھتا ہو تو الزاقیت (Agglutination) سے اینٹی جن (Antigen) اینٹی باڈی ری ایکشن (Anti Body Reaction) کی وجہ سے خون کے سرخ ذرات (RBC) آپس میں جڑ جاتے ہیں اور خون کی باریک نالیوں کو بند کر دیتے ہیں۔اس صورت میں موت واقع ہوسکتی ہے۔اس الزاقیت (Agglutination) پر اگر ہم تحقیق کریں تو ایک قابل قدر علم ہاتھ لگتا ہے جیسا کہ سابقہ صفحات میں ہم بیان کر چکے ہیں۔الزاقیت (Agglutination) جب موت تک پہنچا دیتی ہے تو اس کی ابتدائی علامات یقیناً مختلف امراض کا باعث بن جاتی ہیں۔مثلاً اگر خون میں الزاقیت (Agglutination) یعنی سرخ ذرات (RBC) جڑنے کا عمل شروع ہوگا تو وہ اینٹی جن (Antigen) کے ردِ عمل (Reaction) کی وجہ سے ہوگا۔خون صرف خوراک سے بنتا ہے۔کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) اینٹی جن (Antigen) کی نشو و نما کرتے ہیں اور بعض خاص قسم کے کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) پر مشتمل خوراک لینے سے جسم میں خاص قسم کی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) ہی سے خلیہ کی سطح جس سے خلیات ایک دوسرے سے الگ الگ تمیز کیے جا سکتے ہیں یہ تفریق پیدا ہوتی ہے۔اور اسی خلیہ کی سطح کی ساخت (Structure) ہی اینٹی جن (Antigen) کی نشاندہی کرتا ہے۔اگر غلط خون لگا دیا جائے تو ہیمولیسس (Hemolysis) ہو جاتا ہے۔خون کے سرخ ذرات (RBC) ٹوٹنے لگتے ہیں اور یرقان (Hemolytic Jaundice) ہو جاتا ہے۔دوسرا یہ کہ غلط خون لگنے سے گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔بلڈ پریشر کا کم ہونا، پیشاب

جینز (Allelomorphic Genes) ہیں۔ یہ جنسی خلیات کے جینز (Sex Cells Genes) کے علاوہ تمام خلیات (Cells) میں پائے جاتے ہیں۔ اگر خلیات (Cells) پر صرف (Cde) گروپ پایا جائے تو RH نیگیٹو (-ve) ہوگا۔ اور اگر کسی خلیہ (Cell) پر (EDC) اکیلا یا (CDE) کے ساتھ پایا جائے تو RH پازیٹو (+ve) ہوتا ہے۔ دراصل یہ خلیات کے چاروں گروہوں کی نشاندہی کرتا ہے۔ اور ان کی زندگی کا سبب بنتا ہے۔ اور اگر غلط انتقال کیا جائے تو خلیات کی موت کا باعث بھی بن جاتا ہے۔ دراصل یہ خلیات کے الکلی یا ایسڈ یعنی نیگیٹو (-ve) یا پازیٹو (+ve) کو ظاہر کرتا ہے۔ اگر نیگیٹو (-ve) Cells RH کی ماں کے رحم میں پازیٹو (+ve) Cell RH کا بچہ ہو تو یقیناً بچہ مردہ پیدا ہوتا ہے یا انیمیا (شدید کمئی خون) کا شکار ہوتا ہے۔

ہماری تحقیق میں نیگیٹو RH(-ve) کا تعلق خلیات کی سطحِ غشائی جھلی سے ہے۔ پازیٹو RH (+ve) کا تعلق خلیات کے مرکزہ یعنی پروٹین سے ہوتا ہے۔ یہ تو سب جانتے ہیں کہ انتقال خون (Blood Transfusion) کے دوران اگر خون باہم مطابقت (Match) نہ رکھتا ہو اور غلط لگ جائے تو کئی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ مگر ان پیچیدگیوں کو جدید تحقیق نے مخصوص علامات تک محدود رکھا ہے اور وہیں پر ان کو قابو کر لیا جاتا ہے۔ انٹی الرجک (Anti Allergic) انجکشن وغیرہ سے اگر خون لینے والے اور دینے والے کا خون آپس میں مطابقت (Match) نہ رکھتا ہو تو الزاقیت (Agglutination) سے اینٹی جن (Antigen) اینٹی باڈی ری ایکشن (Anti Body Reaction) کی وجہ سے خون کے سرخ ذرات (RBC) آپس میں جڑ جاتے ہیں اور خون کی باریک نالیوں کو بند کر دیتے ہیں۔ اس صورت میں موت واقع ہو سکتی ہے۔ اس الزاقیت (Agglutination) پر اگر ہم تحقیق کریں تو ایک قابل قدر علم ہاتھ لگتا ہے جیسا کہ سابقہ صفحات میں ہم بیان کر چکے ہیں۔ الزاقیت (Agglutination) جب موت تک پہنچا دیتی ہے تو اس کی ابتدائی علامات یقیناً مختلف امراض کا باعث بن جاتی ہیں۔ مثلاً اگر خون میں الزاقیت (Agglutination) یعنی سرخ ذرات (RBC) جڑنے کا عمل شروع ہوگا تو وہ اینٹی جن (Antigen) کے ردِ عمل (Reaction) کی وجہ سے ہوگا۔ خون صرف خوراک سے بنتا ہے۔ کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) اینٹی جن (Antigen) کی نشوونما کرتے ہیں اور بعض خاص قسم کے کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) پر مشتمل خوراک لینے سے جسم میں خاص قسم کی تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں اور کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) ہی سے خلیہ کی سطح جس سے خلیات ایک دوسرے سے الگ الگ تمیز کیے جا سکتے ہیں یہ تفریق پیدا ہوتی ہے۔ اور اسی خلیہ کی سطح کی ساخت (Structure) ہی اینٹی جن (Antigen) کی نشاندہی کرتا ہے۔ اگر غلط خون لگا دیا جائے تو ہیمولیسس (Hemolysis) ہو جاتا ہے۔ خون کے سرخ ذرات (RBC) ٹوٹنے لگتے ہیں اور یرقان (Hemolytic Jaundice) ہو جاتا ہے۔ دوسرا یہ کہ غلط خون لگنے سے گردے کام کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ بلڈ پریشر کا کم ہونا، پیشاب

کا کم آنا، جسم کے درجہ حرارت کا بڑھ جانا، خار ہونا اور (Fibrin) کا اجتماع جو کہ شوگر جیسے امراض کا باعث بنتا ہے۔اس طرح کے بہت سے عوامل ہیں، جیسے بڑھاپے میں خون کی نالیوں کا صحت مند نہ رہنا۔یہی عمل غلط خون بننے سے جوانی میں بھی شروع ہو جاتا ہے۔اور فالج وغیرہ جیسی کیفیات و امراض جنم لیتے ہیں۔یہ تو اب تک کی تحقیق ہے مگر اس میں ابھی کمی ہے۔اس طریقہ پر نئی علامات لیں کہ اگر خون میں غلط خون کے خلیات (Cells) 1cc یا 5cc (RBC) بننا شروع ہو گئے ہیں تو ایک طرف ہم یہ نوٹ کریں کہ کن کن غذاؤں سے ضد زا (Antigen) بنتے ہیں اور کون کون سی غذائیں کن کن ضد زا (Antigens) کے خلاف ہیں اور ان کو توڑ دیتی ہیں۔اس طرح ہومیو ادویہ اور طب یونانی ادویہ کو بھی آپ ایک نئے انداز سے مریضوں کو استعمال کروا سکتے ہیں۔اب انسان نے اپنی نگاہ کو اس قدر تیز کر لیا ہے کہ وہ آسمانوں کی بلندیوں کو دیکھ سکتا ہے۔باریک ترین اشیاء، دور دراز سیاروں اور خلاء کی تبدیلیوں کو بھی دیکھ لیتا ہے۔حتیٰ کہ برقی خوردبین (Electron Microscope) کے ذریعے دو لاکھ گنا سے زیادہ باریک اشیاء کو بھی دیکھ سکتا ہے۔جس چیز کو روح کا نام دیا جا سکتا ہے۔انسان پہلے کہتا تھا کہ دماغ سب کچھ ہے۔مگر اللہ کریم کا فرمان ہے "تحقیق وہ دل جو سینے میں ہیں اندھے ہو گئے ہیں۔" اب اسی خوردبین (Microscope) نے بتایا ہے کہ خیالات وغیرہ کا آنا جانا انسانی جبلت اور طبیعت کے مطابق ہوتا ہے۔اور جبلت، طبیعت، جذبات، احساسات، عادات و خصائل سب جینز (Genes) میں ہیں۔اور جینز (Genes) دراصل پروٹین کی تالیف ہے۔خلیہ میں پروٹین کے کروموسوم اور انہی کے مختلف (Codes) میں انسانی کہانی موجود ہے۔اور پروٹین یعنی عضلات کا محل اور مرکز قلب ہے۔تو اللہ کریم کی باتیں ماننا چاہیئے۔سائنسدان عقل کی باتیں کرتا ہے مگر اللہ کریم اپنے قانون بیان کرتے ہیں۔وہ کائنات کو بنانے والے ہیں۔عام انسانی نگاہ ان اشیاء کو نہیں دیکھ سکتی جن کا حجم 0.1 ملی میٹر سے کم ہو۔لاطینی زبان میں (Milli) ایک ہزارویں حصہ کو کہتے ہیں۔(Milli) کے مقابلہ میں (Kilo) ہزار گنا بڑے کو کہتے ہیں۔اس کے علاوہ ناپ تول کے لئے گرام (Gram)، میٹر (Meter) اور ملی میٹر (Milimeter) وغیرہ جیسے الفاظ رائج ہیں۔علم خلیہ میں ایک لفظ مائکرون (Micro) کا استعمال عام ہوتا ہے۔مائکرو میٹر (Micrometer)، ملی میٹر (Milimeter) کے ہزارویں حصہ کو کہتے ہیں۔اکثر مائکرومیٹر (Micrometer) کو مائکرون (Micron) کہا جاتا ہے۔جو کہ ایک میٹر کا دس لاکھواں حصہ ہوتا ہے۔عام خلیہ میں 3 سے 30 مائکرون (Micron) ہوتے ہیں اور انسان عام نگاہ سے ان کو دیکھنے سے قاصر ہے۔

امراض کی تشخیص کا نیا انداز

خون کی کیمیائی تبدیلی اپنے اندر ایک مسلمہ حقیقت رکھتی ہے۔خون میں کیمیاوی طور پر چار ٹشوز کے عناصر پائے جاتے ہیں۔جسم میں دو چیزیں مرکب ہو کر عضو بنتا ہے۔عضو کی ایک ذاتی حیثیت ہے جس میں خون روحِ رواں کا کام کرتا ہے۔عضو کی ظاہری شکل اور اس میں جاری خون (سے) مل کر ایک مرکب عضو بنتا ہے۔عضو کی تبدیلی میں خون کی تبدیلی کا اہم کردار ہے۔

یہی ٹشوز (Tissues) عضلاتی ٹشوز (Muscular Tissues)' اعصابی ٹشوز (Nervous Tissues)' غدودی ٹشوز (Epithelial Tissues) اور رباط و تر ہڈی ٹشوز (Conective Tissues) کہلاتی ہیں۔اب ہر شخص کا ایک الگ مزاج ہے۔اسے دیکھنے کیلئے ہمیں اس کے خون کو دیکھنا ہوتا ہے۔ہر انسان خون کا ایک گروپ رکھتا ہے یہ گروپ A,B,AB یا O کے نام سے موسوم ہیں۔ہر گروپ متعلقہ ٹشوز کی نشاندہی کرتا ہے۔ہر انسان کے خون کا گروپ اس کا تعلق مخصوص ٹشوز (Tissues) سے جوڑتا ہے۔بلکہ اس کی ٹشوز (Tissues) یعنی اعضاء و جوارح اُن ہی خونوں سے مرکب ہوئے ہیں۔یہ خون اعضاء کی ابتداء کرتا ہے اور اسی کے مزاج پر اعضاء کا اور انسان کا مزاج بنتا ہے۔مثال کے طور پر A بلڈ گروپ اعصابی ٹشوز یعنی (Nervous Tissues) سے متعلق ہے اور B بلڈ گروپ عضلاتی بافتوں (Muscular Tissues) سے تعلق رکھتا ہے۔O بلڈ گروپ کا تعلق غدودی ٹشوز (Epithelial Tissues) سے ہے اور AB بلڈ گروپ کا تعلق رباط و تر ہڈی کے ٹشوز (Connective Tissues) سے ہے۔یہ وٹامن ڈی سورج کی شعاعوں سے حاصل کرتا ہے جو کہ سانس کے ذریعے جزوِ بدن بھی بن جاتی ہے۔یہاں تعلق سے میری مراد ہے کہ خون میں سب طرح کی ٹشوز (Tissues) کی خوراک ہوتی ہے۔خون میں غذا بھی ہر طرح کی ٹشوز (Tissues) کے لیے موجود ہوتی ہے۔سب ٹشوز (Tissues) بافت یا نسیج سے تعلق

رکھتے ہیں مگر جب مزاج بنتا ہے تو خون کا تعلق بعض مخصوص ٹشوز (Tissues) سے دوسرے ٹشوز (Tissues) کی نسبت زیادہ ہوجاتا ہے۔اور یہ اس بنا پر ہوتا ہے کہ خون میں وہ عناصر زیادہ ہوتے ہیں جوان ٹشوز (Tissues) کی نشوونما کرتے ہیں۔اس بات کو ہم انسان کے خون کے کیمیائی تجزیئے سے حاصل کر سکتے ہیں۔جب انسانی جسم میں امراض کی کوئی صورت پیدا ہوتی ہے تو لامحالہ ان کا ابتدائی اثر ان بنیادی ٹشوز (Tissues) میں سے کسی ایک میں شروع ہوتا ہے۔یہ کبھی نہیں ہوتا کہ بیک وقت دو ٹشوز (Tissues) میں مرض کی ابتداء ہو جائے۔البتہ جب خون میں اس مرض کے زہریلے اجزاء بہت زیادہ ہو جائیں تو دیگر ٹشوز (Tissues) کو بھی متاثر کر دیتے ہیں۔ان ٹشوز (Tissues) کا تعلق طب کی اخلاطِ اربعہ سے بھی ہے۔Nervous Tissues بلغمی مزاج اور خلط رکھتے ہیں۔ MuscularTissues سوداوی خلط اور مزاج بناتے ہیں۔Epithelial Tissues صفرا کا مرکب اور مزاج بناتے ہیں۔

الحاقی Tissues یعنی ConectiveTissues ٹی بی کا مادہ بناتے ہیں۔اور خون AB گروپ کا مجموعہ ہے‘اگر ان کو ہومیوپیتھی کے مزاجوں سے مطابقت دی جائے تو:

صفرا کا تعلق سورا سے ہے۔گروپ اس کا O بنتا ہے۔دوا سلفر اور سورائنم ہیں۔

سودا کا تعلق سائیکوسس سے ہے۔گروپ اس کا B بنتا ہے اور دوا تھوجا اور میڈھورائنم ہیں۔

بلغم کا تعلق سفلس سے ہے۔گروپ اس کا A بنتا ہے اور دوا مرکسال و سفلینیئم ہے۔

چوتھا مادہ ٹیوبرکلوسس ہے جو بنیادی اعضاء میں واقع ہوتا ہے۔اس کا تعلق ٹیوبرکلینیم اور کلکیریا کارب سے ہے۔گروپ اس کا AB ہے۔

اگر خوراکیں اس کی تجویز کرنا مقصود ہوں تو:

A بلڈ گروپ جس کا تعلق سفلس یا مزاج بلغم‘دماغ اور اعصاب سے ہے تو ان کا مزاج الکلائن (Alkaline) ہے۔کھاری قسم کی غذاؤں سے بنتا ہے۔اعصاب اور دماغ میں کھار بنتی ہے۔یقیناً A بلڈ گروپ کھاری مزاج والے ہیں اور ان کا اصل مزاج الکلی ہے۔جو کہ عام حالت میں پھیکے ذائقے سے متعلق ہے اور پھیکی اور سفید اشیاء میں پائی جاتی ہے۔اور تیزی کی صورت میں میٹھی ہو جاتی ہے۔

B بلڈ گروپ کا مزاج تیزابی (Acidic) ہوتا ہے اور تمام ترشی والی تیزابی اشیاء سے بنتا ہے اور O بلڈ گروپ والوں کا تعلق نمکیات (Sodium) سے ہے۔یہ جگر سے متعلق ہے اور تمام نمکین اشیاء O بلڈ گروپ بناتی ہیں۔

اب رہا مسئلہ AB بلڈ گروپ کا تو اس کا تعلق A اور B کے ملانے سے جو چیز بنتی ہے اس کا نام کیلشیم (Calcium) ہے۔جو ہڈیوں وغیرہ میں پایا جاتا ہے۔اگرچہ اس کا مزاج بھی الکلی سے متعلق ہے مگر بہ نسبت خالص

الکلی کے کم ہے۔اب ہمارے سامنے جو صورت بنی وہ یہ ہے۔

A	B	O	AB
(Alkaline)الکلی	(Acid)تیزاب	(Sodium)نمک	(Calcium)کھار

گویا جن لوگوں کے خون میں الکلی زیادہ ہوگی وہ A بلڈ گروپ رکھتے ہوں گے۔جن لوگوں کے خون میں تیزابیت زیادہ ہوگی وہ B بلڈ گروپ سے متعلق ہوں گے۔ جو لوگ نمکیات(Sodium)والا مزاج رکھتے ہوں گے ان کا بلڈ گروپ O ہوگا۔اور جو لوگ کھار(Calcium) کا مزاج رکھتے ہوں گے ان کا بلڈ گروپ AB ہوگا۔اگر اس کے علاوہ کوئی صورت کسی شخص میں متضاد پائی جائے کہ گروپ تو اس کا A اور مزاج میں یا خون میں ترشی پائی جائے تو اس سے بیماری کی صورت پیدا ہو جائے گی یا اسی طرح باقی مزاجوں پر غور کریں۔

ہر خون کا گروپ اپنی کچھ علامات رکھتا ہے جن کو ہم بیان کریں گے۔یہ بات یہیں پر ختم نہیں ہو جاتی بلکہ تحقیقات کا ایک سلسلہ ہے جو شروع ہونا چاہیے میری بات حرفِ آخر نہیں ہے بلکہ تحقیق کی طرف ایک قدم ہے آپ میرے شانہ بشانہ قدم بڑھائیں۔علامات کا ایک سلسلہ A بلڈ گروپ دوسرا B بلڈ گروپ تیسرا O اور چوتھا AB سے منسلک ہے۔اگر A بلڈ گروپ کے کسی شخص میں AB,B یا O بلڈ گروپ کی علامات پیدا ہو رہی ہوں تو یہ علامات یقیناً AB,B یا O بلڈ گروپ سے متعلق ہونگی۔ کیونکہ کسی بھی مخالف گروپ کا خون 10CC سے 20CC تک لگ جانے سے انسان کی موت تک واقع ہو سکتی ہے۔تو یقیناً مخالف گروپ کی تھوڑی سی پیدائش جیسے 1CC یا 1/2CC یا کم و بیش ہونے سے ایسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں جو خون میں خواہ معمولی تغیر ہی کیوں نہ ہو پیدا ضرور کرتی ہیں۔یہی تغیر علامات اور امراض کا ایک سلسلہ شروع کرتا ہے۔ عام حالات میں ہمارے اندر خون خوراک ہی سے پیدا ہوتا ہے۔خوراک کے نظام کو بہتر بنا کر ہم بیماریوں سے محفوظ رہ سکتے ہیں۔ہمیں ایسی خوراک استعمال کرنی چاہیے جو ہمارے خون کے گروپ سے متعلق ہو۔اور خون میں کسی دوسرے گروپ سے متعلق خوراک کو اتنا ہی استعمال کرنا چاہیے جتنا کہ اس قسم کے ٹشوز (Tissues) اور خلیات کی خوراک ہو ورنہ زیادہ تر ہمارا رجحان اپنے گروپ سے متعلق خوراک پر ہی ہونا چاہیے۔ بالخصوص بیماری کی حالت سے شفایابی کے لیے یہ عمل طریقہٗ علاج سے زیادہ بہتر رہے گا۔ دوا میں ہم صرف ہومیو پیتھک(Homoe Pathic) ہی کو بہتر سمجھتے ہیں جب تک ناگزیر نہ ہو جائے۔جیسا کہ بعض تبدیلیاں اس قدر شدید واقع ہو چکی ہوتی ہیں کہ اگر انھیں مادی دوا یعنی طب (Allopathic) سے فوراً کنٹرول نہ کیا جائے تو انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔مگر ان دواؤں کے مضر اثرات سے انکار نہیں ہے۔

اصل طریقہٗ علاج، علاج بالمثل یعنی ہومیو پیتھک (Homoe Pathic) ہے اور اس کے ساتھ غذا سے علاج کرنا زیادہ بہتر ہے۔جبکہ ڈاکٹر ہانیمن نے غذا پر کوئی خاص توجہ نہیں دی ہے۔علامات کو غذا سے بہت جلد دور کیا جا

سکتا ہے لیکن اگر ساتھ ہومیوپیتھک دوا بھی پوٹینسی (Potency) کی صورت میں شامل کر لی جائے تو بہت مناسب ہے۔

Proving

ڈاکٹر ہانیمن اعظم نے خواص الادویہ کا جو طریقہ اخذ کیا ہے اس کی بنیاد ثابت کرنے (Proving) پر رکھی ہے اور علامات کو نوٹ کیا ہے۔ دراصل تمام ادویہ اور زہروں پر تحقیق کر کے جسمِ انسانی پر اس کا اثر لینا ضروری نہیں ہے۔ اگر آپ عقلِ سلیم رکھتے ہیں اور آپ کے پاس ایک نیا طریقہءِ علاج آ رہا ہے تو تحقیق کریں اور مرض یا مریض کے اندر تک جانے کی کوشش کریں۔ اگرچہ جو طریقہ ڈاکٹر ہانیمن نے اختیار کیا ہے وہ ٹھیک ہے اور علاج اس طریقے سے ممکن ہے۔ مگر اب جدید تحقیق ہو چکی ہے اور مشین (Machine) ایجاد ہو چکی ہے۔

ایلوپیتھی (Allo Pathy) کی جدید تحقیق (Research) اور حکیم صابر ملتانیؒ کی جدید تحقیق شعبہءِ طب پر قابلِ فخر خدمات ہیں۔ اگر ہم غور کریں تو ہومیوپیتھی میں علامات کا جو پیچیدہ سلسلہ شروع ہو جاتا ہے اس کو مختصر کر سکتے ہیں اور اس عجیب و غریب سائنس کو زندگی کے عام معاملات میں شامل کر سکتے ہیں۔ دراصل جس دور میں ڈاکٹر ہانیمن تھا اس دور میں جدید ایلوپیتھک تحقیق موجود نہیں تھی اور نہ ہی حکیم صابر ملتانی جیسے محقق نے ایسا نظریہ پیش کیا تھا جو علامات و علاج پر ایک ایسی ترتیب پیش کر سکے جو قابلِ فہم اور قابلِ عمل ہو۔ ہانیمنِ اعظم نے ایک ایک ایک دوا لے کر ثابت (Proving) کیا ہے، جب کہ دوا جسمِ انسانی کا حصہ نہیں ہے۔ جسم کا حصہ یا اصل محرک تو صرف ''خون'' ہے۔ خون پر جب جدید تحقیق (Research) ہوئی ہے تو اس کی گروہ بندیاں ہو گئی ہیں۔ دراصل خون ہی حاملِ روحِ طبعی ہے۔ نفسِ انسان سے مراد خون ہی ہے۔ یہی وہ قوت رکھتا ہے جس کو ہانیمن وائٹل فورس (Vitel Force) کہتا ہے۔ وائٹل فورس کا اصل ماحصل صرف نفس ہے اور نفس سے مراد یہی خون ہے۔ یہیں سے تحریک اور سکون کا آغاز ہوتا ہے اور ایک بحث چلتی ہے جو نفسیات اور تصوف کی طرف لے جاتی ہے۔ چونکہ یہاں ہمارا موضوع صرف طب ہے اس لیے مسائلِ نفسانی اور مسائلِ تصوف کو ہم اپنی دوسری کتب میں لکھیں گے۔ بہر حال یہ حقیقت ہے کہ نفس اپنے تاثرات اور ردِ عمل، روحِ طبعی یعنی خون میں پیدا کر دیتا ہے۔ یہ تاثرات یا تو فطری ہوتے ہیں یا غیر فطری اور غلط۔ بس یہیں سے ہانیمن نے وائٹل فورس اور تاثیرات کے سلسلہ کا آغاز کیا ہے۔ اس کے بعد ان تاثراتِ نفس جس کو طب کی زبان میں خون کہا جاتا ہے اور خون کی تبدیلیاں مراد لی جاتی ہیں ان کے سلسلے کا آغاز ہوتا ہے، جس کا خلاصہ محترم حکیم صابر ملتانیؒ کی کتب سے ہو جائے گا۔ کیونکہ میں مکمل طور پر یہ بات تسلیم کرتا ہوں کہ حکیم صابر ملتانیؒ طبِ جدید کے بانی اور محققِ اعظم ہیں۔ ہر شخص کو اپنے حصے کا کام کرنا ضروری ہے کچھ مفاد پرست ذہنوں نے حکیم صابر ملتانیؒ کے فلسفے کو سمجھے بغیر صرف تجارتی مقاصد کی خاطر غلط روش دے دی ہے اور تحقیقات کے دروازے بند کر دیئے ہیں۔ اگرچہ اس سلسلہ میں کچھ دوست مخلصی سے اپنا اپنا کام سرانجام دے رہے ہیں میں چاہتا ہوں کہ یہ سلسلہ شروع رہے۔ تو آیئے اب

نئے انداز سے نئے طرز پر علامات' امراض' ادویہ اور مریض کے نفسانی رجحانات کا جائزہ لیں۔

اس سلسلہ میں ہم ایلوپیتھی کی جدید تحقیق کا انکار نہیں کر سکتے۔ اس کی تحقیق کو بھی شامل کریں گے اور ہانیمن اعظم کے خواص الادویہ کو لازماً جزواعظم کی حیثیت دیں گے' جن کو حکیم صابر ملتانی'' بھی خواص الادویہ کا ایک اہم طریقہ تسلیم کرتے ہیں اور خود حکیم صاحبؒ کے فرمودات کو بھی حرزِ جان بنا کر ایک نیا زاویہ فکر اور جدید تحقیق کریں گے تا کہ اصولِ فطرت کو لوگ آسانی سے سمجھ لیں۔ ثابت کرنے (Proving) کے طریقے پر بات ہو رہی تھی تو بات کا آغاز ہم یہیں سے کرتے ہیں کہ!

ایک صاحب جن کا بلڈ گروپ A ہے یہ اپنے اندر مخصوص خاصیتیں اور امراض و علامات رکھتا ہے۔ اس کی علامات نوٹ کر لیں۔ ایسے ہی B بلڈ گروپ کا حامل شخص مخصوص کیفیات' امراض اور علامات رکھتا ہے ان کو نوٹ کر لیں۔

ہمارے سامنے ایک وسیع علامات و امراض کی زنجیر کی بجائے ایک مختصر سلسلہ حاصل ہوگا۔ اب گروپ A کے خون میں اگر گروپ B کا خون بہت ہی کم مقدار مثلاً نصف سی سی (1/2cc) یا ایک سی سی (1cc) داخل کر دیا جائے تو علامات کی ترتیب کو نوٹ کر لیں۔ ایسے ہی سب گروپوں (Groups) کے خون کو ایک دوسرے میں شامل کر کے علامات کو نوٹ کر لیں۔

دراصل یہ خون ہی ہے مگر کتنے متضاد اثرات و کیفیات رکھتا ہے۔ اس سلسلہ کو جان کر آپ حیران ہو جائیں گے۔ آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب غلط خون کسی مریض کو لگ جائے تو فوراً خارش اور الرجی شروع ہو جاتی ہے' جس کے لیے ڈاکٹر فوراً اینٹی الرجی (Anti-Allergy) کا ٹیکہ اے وِل یا سولو کارٹف یا ڈیکاڈران لگاتے ہیں۔ دراصل یہ حقائق سے چشم پوشی ہے ایک انسانی خون دوسرے انسانی خون میں اس قدر تبدیلیاں پیدا کر رہا ہے تو تحقیق کا ایک نیا باب کھلتا ہے۔ اگر انسان خون کے چار گروہوں (Groups) میں منقسم ہے تو یقیناً ان میں کوئی تضاد اس کے علاوہ بھی ہے جو انتقالِ خون (Blood Transfusion) کے علاوہ اثرات رکھتا ہے۔ اس کا کوئی اور فائدہ بھی ہے یہ خون کی درجہ بندی ہی نہیں ہے دراصل انسانوں کی درجہ بندی بھی ہے' پھر ہمارے پاس ہانیمن کی علامات لینے کا فن اور حکیم صابر ملتانی'' کی عضوی اور کیمیائی تحریک لینے کا فن موجود ہے۔ تو جدید تحقیق جو خون پر ہو رہی ہے خلیاتِ جگری عضلاتی اعصابی اور دموی خلیات کے نظام کو ہم ایک جدید نظامِ طب کے سلسلہ کا آغاز کیوں نہ کریں۔ ہم ایک بھی طریقۂ علاج کو غلط نہیں کہتے۔ ہر طریقہ اپنی جگہ ایک افادیت رکھتا ہے۔ مسئلہ تو صرف اتنا ہے کہ جو خامیاں اس طریقہ میں ہیں ان کو دور کیا جائے۔ بے جا ضد بھی کوئی راہ نہیں دیتی ہے۔ اب جیسا کہ ہانیمن نے اصل محرک خواہشات' خیالات اور نفسانی کیفیات کو لیا ہے تو صابر ملتانیؒ نے اس کو راہ دی اور درست سمت میں لے گئے۔ کتنی مختصر بات ہے۔ مثلاً مسرت'

غم، لذت، خوف، ندامت وغصہ ایسی کیفیات ہیں کہ ہانیمن نے ان کو کافی وسعت دی ہے اور اتنی وسعت دی ہے کہ اس فن ہومیو پیتھی سے دلچسپی رکھنے والے خود بھی الجھ گئے ہیں۔ جبکہ حکیم صابر ملتانی" لکھتے ہیں کہ ہر عضو میں انبساط و انقباض ہوتا رہتا ہے۔ عضلات میں انبساط سے مسرت پیدا ہوتی ہے اور انقباض سے غم حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح اعصاب میں انبساط سے لذت اور انقباض سے خوف اور غدد میں انبساط سے ندامت اور انقباض سے غصہ پیدا ہوتا ہے۔ یعنی انہوں نے دل سے مسرت اور غم کو نسبت دی ہے، دماغ کو خوف اور لذت سے اور جگر سے ندامت اور غصہ کو۔ تو علامات کی جو ایک طویل زنجیر چلی آ رہی تھی اس کو مختصر کر کے چند اعضاء سے وابستہ کر دیا ہے۔ یہ ہے کمالِ تحقیق۔ یعنی مسرت اس شخص کو حاصل ہوتی ہے جس کے قلب میں بسط ہو اور جب بسط نہ ہو گا تو قبض ہو گی اور غم میں ڈوبا رہے گا۔ اسی طرح خوف والا دماغ لذت نہیں محسوس کرتا اور جو نادم ہو اس کو غصہ نہیں آتا اور غصہ میں بندہ نادم نہیں ہوتا یہ جگر کا مریض بنے گا۔ خوف سے متعلق یا زیادہ لذت لینے والا شخص دماغی امراض کا شکار ہو گا۔

اب ہم محض اس کی نفسانی کیفیت کو دیکھ کر اس کے عضوِ مریض کا اندازہ لگا سکتے ہیں، جس کو غصہ زیادہ آتا ہے یا ہر وقت پشیمان رہنے ولا بندہ اور معافیاں مانگنے والا یہ یقیناً جگر کا مریض ہے اور جو خوفزدہ زیادہ عرصہ رہے خواہ خوف اور دباؤ کچھ بھی ہو یہ دماغی مریض ہے اور لذات میں گھرا رہنے والا بھی دماغی مریض بنتا ہے۔ زیادہ خوشیوں اور مسرتوں میں رہنا یا غم واندوہ میں مبتلا رہنا دل کا مریض بنا دیتا ہے۔ اب ان جذبات میں حکیم صابر ملتانی صاحب نے علامات کی جو ترتیب دی ہے یہ یہیں تک محدود نہیں حکیم صاحب کہتے ہیں کہ جب دل، دماغ اور جگر (یعنی عضلات، اعصاب اور غدد) کے کسی ایک ٹشو (Tissue) میں کسی خاص قسم کی تحریک ہوگی تو باقی دو اعضاء میں بھی کوئی نہ کوئی حالت ضرور پائی جائے گی۔ مثلاً اب اگر جذبۂ دل یعنی مسرت میں تحریک کا جذبہ، خوف میں تحلیل ہوگی اور غصہ میں تسکین ہوگی۔ گویا اسی طرح علامات کا ربط مل جاتا ہے اور مریض سے خواہ مخواہ کے سوالات پوچھنے سے نجات مل جاتی ہے۔

جدید علاج بالمثل میں ہمارے نظریۂ طریقِ علاج میں اس طرح ہے کہ ایک ڈی۔این۔اے (DNA) ہے اور اس کے چار گروہ ہیں۔ Adenine، Cytocine، Guaienine، Thymine (A.C.G.T)۔ سب سے پہلے نفس جو کہ خون میں جاری ہے اور اثر میں مشہود ہے کا اثر ڈی۔این۔اے (DNA) کے مظاہر میں اور درجات (Points) پر ظاہر ہوتا ہے۔ پھر واحد (Cell) میں یہی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور انسانی جسم کی اولین بنیادوں سے مل کر حیوانی ذرات (Cells) بنتے ہیں۔ یہ حیوانی ذرات اپنے اندر مخفی ڈی۔این۔اے (DNA) کے ذرات رکھتے ہیں۔ تین چیزیں حکم کی صورت میں ہر ذرہ (Cell) میں نقش ہیں۔ حرارت، رطوبت اور ہوا یعنی (Heat, Force, and Energy)۔ دراصل یہ گرمی یا حرارت (Heat) ہائیڈروجن گیس (Hydrogen Gas) کی بدولت ہے۔ ہوا یعنی (Force) کاربن گیس (Carbon Gas) کی بدولت ہے۔ رطوبت یعنی (Energy)

آکسیجن گیس (Oxygen Gas) کی بدولت ہے۔انہی گیسوں یعنی گرمی، ہوا اور رطوبت کے اعتدال کا نام صحت ہے۔جب ڈی۔این۔اے (DNA) میں نفس کا حکم ان (گیسوں یعنی گرمی، ہوا اور رطوبت) میں افراط وتفریط پیدا کر دیتا ہے تو اس کو مرض کہتے ہیں۔یہی ذرات (Cells) بافتیں (Tissues) بناتے ہیں اور پھر یہی بہت ساری بافتیں (Tissues) مل کر مختلف اعضاء مثلاً ہڈیاں، دل، دماغ اور جگر وغیرہ بناتے ہیں۔

ڈاکٹر ہانیمن سے قبل ہمارے پاس ایسی کوئی چیز نہیں تھی سوائے توجہ اور نفسیاتی علاج کے جو کہ نفس میں ایک حکم ثبت کر سکے اور نفس ڈی۔این۔اے (DNA) یا اس کی اکائیوں (Units) میں تبدیلی کے احکام پیدا کر سکے۔مگر ہانیمن کی تحقیق سے ایسی چیز خواص الادویہ کی صورت میں ہمارے ہاتھ لگی جس سے ہم نفس میں ایک صورت مرتسم کر کے اس سے اثرات لے سکتے ہیں۔بعض لوگ اور خود حضرت صابر ملتانی صاحب اس طرف گئے کہ عضو کو تحریک دے کر نتیجہ لیں۔لیکن ان کا دھیان شاید اس طرف نہیں گیا کہ عضو کی تحریک خراب ہونے کا باعث کیا تھا۔دراصل اس کا باعث حیوانی ذرہ (Cell) میں رطوبت، گرمی اور ہوا کی تبدیلی ہوئی۔یہ انتہائی لطیف تغیرات تھے جو ظاہر ہوئے، پھر خواہ یہ تبدیلی خوراک سے آئی مگر اپنی اکائی کو چھو کر واپس خلیات میں پلٹی۔مگر نفس نے اس تبدیلی کے حکم کو قائم رکھا اسی لیے مرض پیدا ہوا ورنہ اسی جگہ نفس اس کے ردِ عمل کو جذب کر لیتا اور جسم کی طرف واپس تبدیلی لانے کے لیے نہ ارسال کرتا۔جب نفس کا حکم واپس پلٹا تو بیماری کی صورت پیدا ہوئی ورنہ دفع کر دیتا تو انسان مضر چیز کے اثرات سے بھی محفوظ رہتا۔جیسا کہ وبائی امراض کی صورت میں ہسپتالوں کا عملہ وغیرہ۔ہزاروں مثالیں روزمرہ ہمارے سامنے ہیں۔(یعنی جیسے ہسپتال کا عملہ یا صفائی کرنے والے محفوظ رہتے ہیں ورنہ تو سارے ہی بیماری یا وبا کے گھیرے میں آجائیں)

اب حسبِ منشاء نفس میں تحریک دینے کی دوا ہمیں ہومیو دوا کی صورت میں حاصل ہوگئی ہے اور علاج کے سلسلہ میں خوراک جس سے کہ خون بنتا ہے ہمیں حکیم صابر ملتانی صاحب کے نظریۂ ٹشوز (Theory of Tissues) سے حاصل ہو گیا ہے اور جدید تحقیق سے خون کی تبدیلیاں اور اختلافات کا پتہ چل چکا ہے۔خون کے گروپ (Groups) دراصل نفس کی اختلافی درجہ بندیاں ہی ہیں۔

مثلاً A بلڈ گروپ میں انبساط کی صورت میں لذت اور انقباض کی صورت میں خوف (مرکسال) پایا جاتا ہے۔
B بلڈ گروپ میں انبساط کی صورت میں مسرت (میڈ ہورائم) اور انقباض کی صورت میں غم (تھوجا) ہوگا۔
O بلڈ گروپ میں ندامت (سورائم) اور غصہ (سلفر) کی تحریک ہے اور AB بلڈ گروپ میں مسرت کے ساتھ لذت (کلکیریا کارب) اور غم کے ساتھ خوف (ٹیوبرکلینم) کا احساس ہے۔
جدید تحقیق سے خون کی اقسام کے سامنے آتے ہی ہمیں احساسات کو سمجھنے کا موقعہ مل گیا۔اب مریض سے پوچھنا مختصر ہو گیا ہے۔

A بلڈ گروپ کے حامل لوگوں کا اصل مزاج سرد تر ہے۔ کیونکہ ان کے خون میں اعصابی خلیات زیادہ پائے جاتے ہیں جو خون میں سردی تری پیدا کرتے ہیں جن سے خون کا گروپ A بن جاتا ہے اور بلغم بڑھ جاتی ہے۔ B بلڈ گروپ کے لوگ خشک سرد مزاج رکھتے ہیں کیونکہ عضلاتی خلیات زیادہ بن رہے ہوتے ہیں اس لیے ان میں خلطِ سودا اور خشکی (Carbon Gas) کی وجہ سے بڑھ جاتی ہے اور O بلڈ گروپ کے لوگ تر مزاج رکھتے ہیں۔ خلطِ صفرا بڑھ جاتا ہے اور (Hydrogen Gas) سے متعلق ہے اور AB بلڈ گروپ کے لوگوں کا مزاج خشک ہوتا ہے۔ ہر خون میں کچھ ٹھوس مادے ہوتے ہیں جس کو ہم عناصر (Elements) کہتے ہیں۔ ان میں تین صورتیں یا تغیرات پیدا ہوتی رہتی ہیں۔

1- تحریک

2- تحلیل

3- تسکین

1- تحریک کاربن گیس (Carbon Gas) زیادہ ہونے سے یعنی ہوا سے پیدا ہوتی ہے۔

2- تحلیل ہائیڈروجن گیس (Hydrogen Gas) زیادہ ہونے سے یعنی گرمی سے واقع ہوتی ہے۔

3- تسکین آکسیجن گیس (Oxygen Gas) زیادہ ہونے سے یعنی سردی سے پیدا ہوتی ہے۔

یہی تسکین، تحلیل اور تسکین ہی خون کے عناصر (Elements) میں تبدیلیاں پیدا کرنے کا باعث بنتی ہے اور ان کی گرمی سردی اور رطوبات ہی کے اعتدال کا نام صحت اور اور بے اعتدالی کا نام مرض یا موت ہے۔

بقول غالبؔ:

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہورِ ترتیب
موت کیا ہے انہی اجزاء کا پریشاں ہونا
دردِ دل 'پاسِ وفا' جذبۂ ایماں ہونا
آدمیت ہے یہی اور یہی انساں ہونا

خون میں موجود یہی تحریک، تحلیل یا تسکین انسان کے حیاتی یا بنیادی اعضاء پر اثرات مترتب کرتے ہیں، جب خون کے یہ مادے انسان کے بنیادی اعضاء پر اثرات کرتے ہیں تو ہڈیوں (Bones) 'رباط (Ligaments) اور اوتار (Tendons) پر اپنے اثرات مترتب کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ہڈیوں (Bones) میں تحریک ہوگی تو رباط (Ligaments) میں تحلیل اور اوتار (Tendons) میں تسکین ہوگی۔ ایسے ہی اگر اوتار (Tendons) میں تحریک

ہوگی تو ہڈیوں (Bones) میں تحلیل اور ضعف اور رباط (Ligaments) میں تسکین اور اگر رباط (Ligaments) میں تحریک ہوگی تو اوتار (Tendons) میں تحلیل اور ہڈیوں (Bones) میں تسکین ہوگی۔ اس بات سے ہمارا تعلق نہیں ہے کوئی آرتھوپیڈک ڈاکٹر فائدہ اٹھالے۔

بنیادی اعضاء کا فلسفہ ایک الگ حیثیت رکھتا ہے لیکن جب ہم حیاتی اعضاء یعنی دل، دماغ اور جگر پر نظر کرتے ہیں تو ان کی یہی تبدیلیاں یعنی تحریک تحلیل اور تسکین سے جب خون میں ایک مخصوص تناسب بن جاتا ہے تو وہی اس خون کا گروپ کہلاتا ہے، جس شخص کا جو بلڈ گروپ ہے وہی اس کا اصل مزاج ہے۔ اس شخص کو اپنے مزاج پر رہنا چاہیے۔ اگر وہ اپنے مزاج پر نہیں رہتا اور خود کو بوجہ نا سمجھی یا لاعلمی ایسی غذاؤں یا دواؤں پر رکھتا ہے یا استعمال کرتا ہے جو اس کے مزاج اور خون کے گروپ کے متضاد ہیں تو یقیناً مرض کا شکار ہو جائے گا اور اس کے خون کا اعتدال افراط وتفریط کا شکار ہو جائے گا۔ ایسے میں کسی اور خون کے اجزاء خواہ ان کی مقدار بہت قلیل ہی کیوں نہ ہو اس شخص میں تبدیلیاں پیدا کر دیتی ہیں اور وہ بیمار ہو جاتا ہے۔ یا پھر اسی شخص کے خون کا جو اپنا گروپ ہے اپنے گروپ میں ہی رہتے ہوئے افراط وتفریط کا شکار ہو جاتا ہے وہ مناسب غذا نہ ملنے سے یا زیادہ ملنے سے ہوتا ہے۔ مثلاً ایک شخص جس کا B بلڈ گروپ ہے اس کا مزاج سائیکوسس یا سورا ہے۔ اب یا تو اس میں مرض کی کیفیت اپنے مزاج کے بڑھنے سے ہوگی یعنی سوداوی یا اس میں گروپ A، O یا AB کے چند اجزاء زیادہ بڑھنے سے ہوں گے، لیکن یہ اضافہ چندی سی سے زیادہ نہیں ہوتا۔ مگر اپنے گروپ کے اجزاء میں اضافہ بہت زیادہ بھی ہو سکتا ہے اور کم بھی۔ ان میں طریقۂ علاج تحریک، تحلیل اور تسکین کے اجزاء سے ہی ممکن ہے، لیکن اگر بغور دیکھا جائے تو ردِعمل (Re-Action) بڑھانے سے مرض جلد ختم ہو جاتا ہے۔

مثلاً B بلڈ گروپ میں اگر ہم افراط وتفریط کو ختم کرنا چاہیں تو اب سائیکوسس کی تھوجا یا میڈھورائنم، گروپ میں علامات کی کمی بیشی کو سامنے رکھتے ہوئے دیکھیں گے تو چند دوائیں ہمیں حاصل ہوں گی۔ اس طرح ہم مختصر ادویہ کو سامنے رکھ کر گروپ B میں اعتدال پیدا کر سکتے ہیں۔ کیونکہ خون میں تحریک، تحلیل اور تسکین کی گیسیں (Gases) دراصل نفس کے نقطۂ حکمیہ سے ہی صادر ہو رہی ہیں اور ان کا اعتدال ہومیو دوا ہی کر سکتی ہے۔ مادی طور پر البتہ نظریۂ غذا جو ہومیو میں موجود ہی نہیں ہے تو اس کو یعنی نظریۂ غذا کو شامل کرنا ضروری ہے۔ ہر گروپ کی جو مخصوص غذا ہے وہ مریض کھائے گا تو اعتدال قائم ہوگا ورنہ اعتدال قائم کرنا مشکل ہے۔ اگر ہومیو دوا نفس میں حکم کا نقطہ ثبت کر بھی دے تو غذائی صورت میں وٹامن (Vitamins) اور عناصر (Elements) خون میں نہ ہونے کی وجہ سے گیسیں مطلوبہ نتیجہ نہ نکال سکیں گی اور مریض صحت یاب نہ ہو پائے گا۔

گرمی، رطوبت اور ہوا ہی وہ گیسیں ہیں جو وٹامن (Vitamins) اور عناصر (Elements) میں اعتدال

پیدا کرتی ہیں۔ اب دو اعتدال جب ملتے ہیں یعنی گیسوں اور عناصر کا تو وہ بنیادی اور حیاتی اعضاء پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اب رہا AB بلڈ گروپ کا معاملہ تو اصولی طور پر وہ بنیادی اعضاء سے متعلق ہے، مگر اس میں ہڈیاں (Bones) A بلڈ گروپ اور رباط (Ligament) B بلڈ گروپ سے اور اوتار (Tendons) O بلڈ گروپ سے متعلق ہیں، لیکن اس بات کو ہم کسی ہڈیوں (Ortho) کے ماہر کی تحقیق کے لیے چھوڑتے ہیں تاکہ ہمارا موضوع زیادہ طویل نہ ہو جائے۔ ہم بنیادی اعضاء کو AB بلڈ گروپ پر ہی منحصر کر کے مزید آگے بڑھتے ہیں۔ متوازن غذا کا معیار قائم کر کے ہم تیزاب (Acid) پر مشتمل خوراک، کھار (Alkali) پر مشتمل خوراک، کیلشیم (Calcium) کی خوراک، نمکیات اور وٹامن (Vitamins) کی غذا کا تعین کر کے اور کیمیائی طور پر خون کے اجزاء کے ساتھ توازن پیدا کر کے جسم کے ٹشوز (Tissues) کی نشوونما کر سکتے ہیں۔

ہر شخص اپنی کمی کو سمجھے تاکہ ضرورت کے مطابق متوازن غذا اور ہومیو دوا استعمال کر سکے۔ ہر انسان کو اِس امر کا علم ہونا چاہیے کہ اس کی غذا کے اندر وٹامن (Vitamins) کے کس جزو کی کمی ہے جس کو اس نے اپنی روزانہ کی غذا میں پورا کرنا ہے۔ ہر انسان میں نہ ایک قسم کی کمی ہوتی ہے اور نہ ہی روزانہ ایک ہی قسم کے اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ کیونکہ ہر انسان مختلف خون کا گروپ رکھتا ہے اور ٹشوز (Tissues) الگ الگ طرح کے ہوتے ہیں۔ اس لیے ان کے لیے کوئی ایک متوازن غذا کا معیار قائم کرنا نہ صرف غلط ہے بلکہ فطرت کے بنیادی اصولوں کے خلاف ہے۔ ہمارے سابقہ بیان کو سامنے رکھتے ہوئے آپ ذرا غور کریں کہ انسان کے خون میں متوازن پروٹین (Protein) کیسے بنتی ہے۔ A بلڈ گروپ آکسیجن (Oxygen)، B بلڈ گروپ کاربن (Carbon) O بلڈ گروپ ہائیڈروجن (Hydrogen) اور AB بلڈ گروپ کاربونائٹروجن (Carbonitrogen) بناتا ہے۔ مثلاً پروٹین (Protein) حیوانی ہو یا نباتاتی یہ ہمارے جسم میں گوشت پوست بنانے کے علاوہ حیوانی چربی، حیوانی نشاستہ اور حیوانی شکر (Glucose,Glycogen) بھی بناتے ہیں۔ نائیٹروجن (Nitrogen) اور امائینوایسڈ (Amino Acid) نکل جانے کے بعد جسم میں فیٹی ایسڈ (Fatty Acid) تحمی ترشہ یا شکر میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ فیٹی ایسڈ (Fatty Acid) آکسیجن کے ساتھ مل کر پہلے چربی میں تبدیل ہوتے ہیں اور پھر جسم میں گردوں کے آس پاس آنتوں میں جمع ہو جاتے ہیں۔ کچھ امائینوایسڈ (Amino Acid) جو اِن تبدیلیوں سے نہیں گزرتے وہ جسم کی بافتوں (Tissues) میں تقسیم ہو جاتے ہیں اور وہاں پہنچ کر دوبارہ پروٹین (Protein) کی شکل اختیار کر لیتے ہیں۔ پروٹین سے زیادہ تر عضلات (گوشت) اور ان کی بافتیں (Tissues) بنتی ہیں۔ اس لیے جسم میں آکسیجن (Oxygen) کی آمد کی رفتار کو باقاعدہ رکھنا ان کا کام ہے۔ اور چونکہ پروٹین (Protein) میں کاربن اور ہائیڈروجن موجود ہوتے ہیں اس لیے یہ جسم میں ایندھن کا کام بھی دیتے ہیں اور جب معدہ میں غذا ہضم ہوتی ہے تو پہلے پروٹین (Protein) میں

تبدیل ہوتے ہیں پھر خون میں جذب ہوکر جگر میں چلے جاتے ہیں۔ جگر ان سے نائٹروجن علیحدہ کر کے یوریا میں تبدیل کر دیتا ہے جو وہاں سے پھر خون میں شامل ہو جاتا ہے جس کو گردے پیشاب کے ذریعے خارج کر دیتے ہیں۔
ان مسلمہ حقائق سے ثابت ہوا کہ انسانی غذا صرف حیوانی پروٹین (Protein) ہے۔ اگر چہ نباتاتی پروٹین (Protein) بھی مفید ہے لیکن وہ اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ حیوانی پروٹین (Protein) میں تبدیل نہ ہو اور اکثر نہیں ہوتی ہے۔ صرف کسی قدر اور وہ بھی عارضی قوت کے بعد ضائع ہو جاتی ہے۔ اسی طرح نباتاتی روغن اور نباتاتی شکر بھی انسانی جسم کے لیے غذائے لحمیہ نہیں پیدا کرتے بلکہ اکثر نقصان کا باعث ہوتے ہیں۔ اس لیے زندگی اور صحت کے لیے حیوانی روغن، گھی اور چربی اور حیوانی شکر شہد ہی مفید ہے۔ انھیں سے جسم کی تعمیر و تکمیل اور مرمت ہوتی ہے۔
نباتاتی روغن، بناسپتی گھی، نباتاتی شکر اور گڑ وغیرہ یا ان سے تیار کی ہوئی مٹھایاں، بسکٹ، کیک اور پیسٹریاں ہمارے جسم کا حصہ نہیں بنتیں اور ضائع ہو جاتی ہیں بلکہ نقصان دیتی ہیں۔ ان کی جگہ معمولی سے معمولی گوشت جسم میں خون بن کر زندگی و صحت اور طاقت پیدا کرتا ہے اور جوانی قائم رکھتا ہے اور جس قدر حرارت و قوت میوہ جات اور پھلوں میں پائی جاتی ہے وہ اناجوں سبزیوں وغیرہ میں نہیں پائی جاتی اور پھل ایسے ہیں جن کا معیار پروٹین (Protein) کے قریب قریب ہے جیسے انگور و کھجور اور آم وغیرہ۔
متوازن غذا کا معیار سمجھنے کے لیے ہمیں دیکھنا ہوگا کہ غذا میں کاربن (Carbon)، ہائیڈروجن (Hydrogen)، آکسیجن (Oxygen)، نائٹروجن (Nitrogen) اور گندھک (Sulfur) ہیں جن سے پروٹین (Protein) کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) اور فیٹس (Fats) و کیلشیم (Calcium) ہیں۔ ان سب کا تعلق دراصل انسان کے خون کے مختلف گروپوں سے ہے۔
ہر انسان کو ہر طرح کی غذاؤں کا کثرت سے استعمال کرنا درست نہیں ہے۔ کوئی طریقہ ہونا چاہیے جو ہر شخص کی خوراک دوسرے شخص سے الگ ہو کیونکہ ہر شخص اپنے خون کا ایک خاص گروپ رکھتا ہے اسی گروپ کے حساب سے اس کی متوازن غذا تجویز ہونا چاہیے۔ ایک شخص کی خوراک دوسرے کیلئے زہر بھی بن سکتی ہے۔
ہر قسم کی غذا؟ خواہ اس میں حیوانی یا نباتاتی وٹامن (Vitamins) ہوں یا نمکیات؟ کس قسم کی غذا کھائی جائے جس سے اُس خاص شخص کو طاقت و صحت حاصل ہو کیونکہ ہر شخص کو ہر طرح کی غذا یکساں فائدہ نہیں دیتی۔
مثلاً انڈہ اور گاجر کو لیں۔ ان میں ہر طرح کے وٹامن (Vitamins) زیادہ سے زیادہ ہیں لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ انڈہ حیوانی غذا ہے جبکہ گاجر نباتاتی۔ اور دونوں میں برابر کے وٹامن (Vitamins) پائے جاتے ہیں۔
لیکن جب تجربات اور مشاہدات کے معیار پر دیکھا جاتا ہے تو نتیجہ تکلیف دہ ہوتا ہے۔ مثلاً جب انڈے کو چند دن تک مسلسل استعمال کیا جاتا ہے تو چند روز میں بواسیر، پتھری اور دل میں تیزی پیدا ہو کر خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح

جب گاجر چند روز صبح شام کھائی جائے تو نزلہ، ریشہ، پیشاب کی کثرت اور دل کا گھٹنا شروع ہو جاتا ہے۔ بالکل ایک دوسرے کے متضاد علامات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ دونوں میں ایک ہی قسم اور ایک ہی مقدار کے کیلوریز (Calories) اور وٹامن (Vitamins) پائے جاتے ہیں مگر افعال و اثرات بالکل مختلف ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دونوں میں نمکیات مختلف قسم کے ہیں انڈے میں کیلشیم (Calcium) جبکہ گاجر میں پوٹاشیم (Potassium) پائی جاتی ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ صرف وٹامن (Viatmins) کی کثرت کوئی مفید شئے نہیں۔ نہ ہی اس سے صحت قائم رہ سکتی ہے اور نہ ہی امراض کا علاج کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ اگر آپ غور سے دیکھیں تو بعض غذائیں ایک دوسرے کے اثرات کو ختم کر دیتی ہیں۔ جس طرح کہ خون کا ایک گروپ دوسرے گروپ کو ختم کر کے پھاڑ دیتا ہے اور انسان کو مار دیتا ہے اسی طرح ایک غذا دوسری غذا کے افعال و اثرات کو ضائع کر دیتی ہے، جیسے پروٹین (Protein) پر مشتمل غذائیں کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) کے اثرات کو ضائع کر دیتی ہیں۔ چربی (Fats) پر مشتمل غذائیں پروٹین (Protein) کی اغذیہ کے اثرات کو روک دیتی ہیں اور کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) اغذیہ چربیلی (Fatty) غذاؤں کے اثرات کو ختم کر دیتی ہیں، جیسے کیلشیم (Calcium) یعنی AB بلڈ گروپ پوٹاشیم (Potassium) الکلی (کھار) کے نمکیات کو ضائع کر دیتا ہے۔ گندھک (Sulfur) یعنی O بلڈ گروپ جگر یعنی AB بلڈ گروپ والے کے نمکیات کیلشیم (Calcium) کے اثرات کو روک دیتے ہیں اور پوٹاشیم (Potassium) یعنی A بلڈ گروپ کے نمکیات گندھک (Sulfur) یعنی O بلڈ گروپ کے نمکیات کے اثرات کو ختم کر دیتے ہیں۔

ہڈیاں	جگر	دل	دماغ
Carbonitrogen	Hydrogen	Carbon	Oxygen
AB	O	B	A
Calcium	Sulfur	Protein	Fats
	Carbohydrates		Potassium

1- پروٹین (Protein) یعنی B بلڈ گروپ + کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates)+ یعنی O بلڈ گروپ =Zero یعنی نتیجہ صفر ہے۔

2- چربی (Fats) یعنی A بلڈ گروپ + پروٹین (Protein) یعنی B بلڈ گروپ =Zero یعنی نتیجہ صفر ہے۔

3- کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) یعنی O بلڈ گروپ + چربی (Fats) یعنی A بلڈ گروپ =Zero یعنی نتیجہ

صفر ہے۔

4- کیلشیم (Calcium) یعنی AB بلڈ گروپ + پوٹاشیم (Potassium) یعنی A بلڈ گروپ = Zero یعنی نتیجہ صفر ہے۔

5- گندھک (Sulfur) یعنی O بلڈ گروپ + کیلشیم (Calcium) یعنی AB بلڈ گروپ = Zero یعنی نتیجہ صفر ہے۔

6- پوٹاشیم (Potassium) یعنی A بلڈ گروپ + گندھک (Sulfur) یعنی O بلڈ گروپ = Zero یعنی نتیجہ صفر ہے

اب رہا مسئلہ کہ نیگیٹو (Negative) اور پازیٹو (Positive) بلڈ گروپ کیا ہیں تو ہر خون کا گروپ اپنی خالص حیثیت میں نیگیٹو (Negative) کی حیثیت رکھتا ہے۔ یعنی اس کے ساتھ کوئی اور خلیات (Cells) کی آمیزش (Mixing) اور ملاوٹ نہیں ہے۔ اپنی صرافت اور خالص حیثیت میں ہے اور پازیٹو (Positive) یا مثبت یا جمع کی صورت میں اس کا مطلب ہوتا ہے خون کا رخ کسی اور گروپ سے مل کر اپنے اثرات دے رہا ہے اور کوئی دوسرے اثرات اس میں جمع ہیں۔ نقشہ کچھ اس طرح واقع ہوتا ہے۔

دماغ	دل	جگر	ہڈیاں
A	B	O	AB
A-ve خالص الکلی	B-ve خالص تیزابی	O-ve خالص نمکیات	AB-ve خالص کیلشیم
الکلی Mix	تیزابی Mix	نمکیات Mix	کیلشیم Mix

چونکہ جگر ہی میں پلازمہ (Plasma) خون میں شامل ہوتا ہے اور O نیگیٹو (-ve) خالص نمکیات (Pure Sodium) ہے۔ اس لیے اپنی خالص حالت میں ہر خون میں شامل ہو جاتا ہے۔ یاد رکھیں اگر مریض کے ماحول کو درست رکھیں اور مزاج کو مطمئن رکھیں اور ہومیو پیتھی دوا بالمثل سے قوتِ مدبرہ بدن کو بیدار کر دیں تا کہ مریض کی طبیعت صحت کی طرف دوڑتی رہے تو نصف مرض ختم ہو جاتا ہے اور نصف مرض صرف مریض کے خون کے گروپ کے مطابق اس کی غذا تجویز کر کے صحت مند خون جو کہ کیمیائی افعال واثرات رکھتا ہو پیدا کر کے مکمل علاج کی صورت پیدا کر سکتے ہیں۔

نہایت آسان ترکیب (Formula) ہے۔ آپ مریض کا بلڈ گروپ چیک کریں اور بلڈ گروپ کے مطابق غذا دیں۔ پھر ہومیو ادویہ اس گروپ کی دیکھ کر علامات کو نوٹ کر لیں اور مناسب مشورہءِ ماحول اور صفائی وغیرہ دیں تا کہ ماحول کے گندے اور برے اثرات نہ پڑیں۔ انشاء اللہ مریض تندرست ہو جائے گا۔

اس سلسلہ میں یاد رکھیں کہ انسان کو ہر قسم کی غذا کی ضرورت ہے، جس میں چربی (Fats) ہے تو پروٹین (Protein) بھی ہے اور کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates)، پوٹاشیم (Potassium)، نمک (Sodium) گندھک (Sulfur) اور کیلشیم (Calcium) ہر چیز کی ایک مناسب حد درکار ہے۔ کیونکہ ہر قسم کی بافتوں (Tissues) کی غذا خون میں شامل ہے اور ہمیں اہتمام رکھنا ہوتا ہے کہ ہر قسم کی غذا خون میں موجود ہو مگر جو غذا آپ کے خون کے خاص گروپ سے متعلق ہے اس پر زیادہ زور دیں اور بعض دفعہ مرض کی صورت میں باقی خوراک کو بند کر سکتے ہیں۔ مزید تفصیلات آگے درج ہیں۔

مثلاً پروٹین (Protein) کی زیادتی ہوگئی ہے اور خون کا گروپ B نیگیٹو (-ve) یا B پازیٹو (+ve) ہے تو پروٹین (Protein) کو بند کردیں۔ یعنی گوشت کھانا ترک کردیں۔ حیوانی غذاؤں کو روک دیں اور گندھک (Sulfur) یا کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) یعنی O بلڈ گروپ کی غذائیں کھانا شروع کردیں۔ لیکن اُصولی طور پر صحت کی حالت میں آپ B بلڈ گروپ والوں کو پروٹین (Protein) ہی تجویز کریں گے اور سائیکوسس گروپ میں تھوجا اور میڈھورائنم سے متعلقہ ادویہ کا گروپ بنے گا جو حسبِ علامات دیا جاسکتا ہے۔ غذاؤں میں یوں تو پوٹاشیم (Potassium)، چربی (Fats) یعنی A بلڈ گروپ بھی B بلڈ گروپ کے بڑھے ہوئے اثرات کو کم کرسکتا ہے۔ مگر یہ سب رفتہ رفتہ تجربات سے ممکن ہے اور علامات ہی بتائیں گی کہ B بلڈ گروپ میں اس وقت کس قسم کی علامات پیدا ہورہی ہیں؟ کیا ان کا تعلق خالص B بلڈ گروپ سے ہے؟ یا کسی دوسرے خون کے گروپ کے اجزاء زیادہ ہورہے ہیں؟ B بلڈ گروپ کا تعلق تیزاب (Acid) یعنی ترشی کے اثرات اور افعال سے ہے۔

اب B بلڈ گروپ والے میں ہم اگر کوئی مریض دیکھتے ہیں تو اولاً ہمیں علم ہوگیا کہ اس کا تعلق B بلڈ گروپ یعنی عضلات وقلب سے ہے۔ کاربن (Carbon) کے اجزاء سے اس کا مزاج بنتا ہے اور پروٹین (Protein) اس کی غذا ہے۔ اب اس کو دو طرح سے مرض لگ سکتا ہے۔ ایک تو یہ کہ اس کی غذا میں پروٹین کے اجزاء ضرورت سے زیادہ ہوگئے ہیں تو ہم اس کا علاج غذا کو متوازن کر کے اور مناسب دوا بالمثل دے کر کریں گے۔ دوسرا یہ کہ اس کو اپنے خون کے گروپ کے علاوہ کسی اور گروپ سے متعلقہ مرض لگ گیا ہے۔ مثلاً (A)، (O)، (AB) بلڈ گروپ سے متعلقہ امراض میں سے کسی خاص گروپ کا مرض لاحق ہوگیا ہے اور اس کی علامات اس میں پیدا ہورہی ہیں تو متعلقہ خون کے گروپ کے خلیات (Cells) اس گروپ یعنی B بلڈ گروپ میں بڑھ گئے ہیں۔ خواہ ان کی مقدار اس قدر قلیل ہی کیوں نہ ہو جو کہ ابھی لیبارٹری ٹیسٹ وغیرہ میں نہ آسکے۔ علامات تو اسی وقت شروع ہوجائیں گی، جب تک لیبارٹری ٹیسٹ میں یہ اجزاء ثابت ہوتے ہیں اس وقت تک تو مرض کافی بڑھ چکا ہوتا ہے۔ لہٰذا علامات ایک بہت بڑا فن ہے جسے ہانیمن نے ہمیں سکھایا ہے، جو شخص علامات کا انکار کرتا ہے وہ لاعلم ہے۔

ہر خون کے گروپ کا حامل فرد مخصوص علامات رکھتا ہے۔ جب یہ علامات کسی دوسرے فرد میں پیدا ہوں تو یقیناً خواہ نصف سی سی ہی کیوں نہ ہو اس کے خون میں دوسرے خون کے خلیات (Tissues) بننا شروع ہو چکے ہوتے ہیں۔ اس مثال سے آپ نے دیکھا کہ خون خواہ بہت قلیل مقدار میں ہی ہو کس قدر زبردست تبدیلیاں دوسرے جسم میں پیدا کرتا ہے۔ تو ہم شادی کرتے وقت یہ کیوں نہیں دیکھتے کہ جس شخص سے یا عورت سے ہمارا جسمانی بندھن ہو رہا ہے اور بدن کا تعلق قائم ہو رہا ہے تو اس کے خون کا گروپ کیا ہے؟ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ مخالف اثرات کی وجہ سے نطفہ کے جراثیم شکست و ریخت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور نتیجہ کے طور پر بانجھ پن اور معذور ذہن و جسم کی اولاد پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ خونِ مادر سے ہی اولاد کو خوراک ملتی ہے۔ اگر مادۂ حیات کی صورت میں باہم مخالف اور متضاد ماحول اس نطفہ کو ملے گا اور خوراک متضاد ہوگی تو اولاد یا تو نہ ہوگی اور اگر ہوگی تو اس میں خامی ضرور ہوگی۔

لیکن اگر ایسا ہو چکا ہے (یعنی شادی ہو چکی ہے) تو مناسب غذا وغیرہ سے کچھ نہ کچھ تبدیلیاں خود میں اور اپنی زوجہ میں پیدا کر کے اولاد کے قابل بنایا جا سکتا ہے۔ مثلاً اگر B نیگیٹو (-ve) بلڈ گروپ کی بیوی ہے اور O پازیٹو (+ve) بلڈ گروپ کا خاوند ہے اور دونوں نفی اور جمع کی متضاد کیفیات رکھتے ہیں تو اولاد تو ہو سکتی ہے، مگر عورت گندھک (Sulfur) اور کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) والی غذائیں شروع کر دے اور خاوند پروٹین (Protein) والی غذائیں۔ تاکہ خاوند کے خلیات (Cells) کا سفر B بلڈ گروپ کی طرف ہو جائے جس کی غذا پروٹین (Protein) ہے اور عورت جس کا بلڈ گروپ B نیگیٹو (-ve) ہے گندھک (Sulfur) اور کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) سے متعلقہ خلیات (Cells) پیدا کرے جس کا گروپ O ہے۔ اور عورت تھوجا، میڈھورائنم اور مرد گندھک (Sulfur) گروپ کی ادویہ بھی استعمال کرے۔ انشاء اللہ اولاد متوقع ہو جائے گی۔ اسی طرح آپ ذہن کو حاضر رکھ کر ہر قسم کے مرض کا علاج انتہائی آسانی سے کر سکتے ہیں۔

زمانہ قدیم میں لوگ اگرچہ خون کے گروہوں (Blood Groups) کو تو نہیں سمجھ سکے تھے مگر انہوں نے علامات کو نوٹ کر کے مردوں کی آٹھ اقسام اور عورت کی چار اقسام کی تھیں۔ مردوں کی آٹھ اقسام علمِ شاستر میں خون کے گروپ کے منفی اور مثبت گروہوں کو شمار کر کے اور عورت کی چار اقسام صرف خون کے چار گروہوں پر بغیر منفی اور مثبت چارج دیکھے منقسم کی گئی تھیں (وہ اس لیے کہ اس زمانے میں عورت کا کوئی خاص معاشرتی کردار نہیں تھا) جیسے:

1- پدمنی — عورتوں میں اول درجے کی خوبصورت اور نازک عورت۔

2- چترنی — عورتوں میں دوسرے درجے کی نازک اور سیدھی سادھی اور بھولی بھالی عورت۔

3- سنکھنی — عورتوں میں تیسرے درجے کی عورت، جس کے بال لمبے۔ مزاج چڑچڑا اور خواہشِ نفسانی بڑھی ہوتی ہے۔

4- ھستنی عورتوں میں چوتھے درجے کی عورت جو کہ ہتھنی کی سی جسامت رکھتی ہے اور حد سے زیادہ پُرشہوت ہوتی ہے۔

اب اگر ہم دیکھنا چاہیں کہ کس خون کی عورت کی عادات واطوار، شکل وصورت کیسی ہوتی ہے تو ہمیں علمِ شاستر کا سہارا لینا ہوگا۔ بہرحال یہاں سے علمِ شاستر کی ایک اور راہ نکلتی ہے، جو شخص شکل وصورت عادات واطوار اور طبیعتوں کا علم سیکھنا چاہے اس کے لیے ایک وسیع میدان ہے۔ آپ بجائے پامسٹری، علم حساب، نجوم اور رمل کے اگر اس میدان میں تحقیق کرلیں تو آپ کے ہاتھ ایک نیا علمی ذخیرہ لگے گا۔ بہرحال میرا موضوع چونکہ اس سے علیحدہ ہے اس لیے میں اس شعبے کو کسی دوسرے صاحبِ علم کے لیے چھوڑتا ہوں جو اس علم پر تحقیق کرکے ہر بلڈ گروپ والے کے مخصوص خصائل، اوصاف، عادات واقسام حاصل کرے اور ملاپ انسانی سے جو خواص پیدا ہوتے ہیں ان کو کھول سکے۔

اب اگر O پازیٹو (+ve) بلڈ گروپ کا مرد اور B نیگیٹو (-ve) بلڈ گروپ کی عورت ہے اور ان دونوں مخالف بلڈ گروپ کے مرد اور عورت کا بچہ پیدا ہوا ہے اور اس کا بلڈ گروپ O پازیٹو (+ve) یا O نیگیٹو (-ve) یا B پازیٹو (+ve) یا B نیگیٹو (-ve) ہے تو اس کی خامیوں کو نوٹ کرلیں۔ یہاں سے انسانوں کو پڑھنے کے لیے ایک نئے علم کا آغاز ہوگا۔ اگر کبھی وقت ملا تو اس پر تحقیقات کرکے ایک نئی جدت پیدا کریں گے، جس سے انسانوں کے ڈی۔این۔اے (DNA) کی خاصیت سمجھنے میں جنیاتی (Genetic) تحقیق (Research) کے بغیر ہی بڑی مدد ملے گی۔

امراض کی پیدائش

اللہ کے نور سے روح، نفس اور جسم بنتا ہے اور اپنے کمال کو پہنچتا ہے۔ جب انسان کے عقیدہ اور عملِ صالح میں ہم آہنگی اور ترتیب قائم نہیں رہتی تو مادی طور پہ خلیات میں انقباض واقع ہونا شروع ہو جاتا ہے، جس سے خوف، حسد، غصہ، غم اور فکر وغیرہ انسان کو گھیر لیتے ہیں اور ان کی وجہ سے مسرت، لذت اور خوشی وغیرہ رخصت ہو جاتی ہے اور انسانی خون میں خلیات کے سکیڑ کی وجہ سے مختلف اقسام کے زہر پیدا ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔

ڈاکٹر ہانیمن اعظم نے تحقیق کر کے ان زہروں کو درج ذیل نام دیئے ہیں۔

(1)۔سورا (2)۔سفلس (3)۔سائیکوسس

اس کے بعد مختلف محققین نے ایک اور زہر (ٹی بی) بھی دریافت کیا۔ تاہم ہمارا مقصد اس کتاب میں بحث نہیں ہے، ہم اس زہر کو تطبیق دیکر:

سفلس + سائیکوسس = ٹی بی مان لیتے ہیں۔

یہ زہر مادی طور پر خون میں تبدیلیاں پیدا کرتے ہیں اور اس کی خرابی اور فساد کا باعث بنتے ہیں۔ جو جسم میں تکلیف اور مرض کی صورت میں ظاہر ہوتا ہے یہ چاروں قسم کے زہر ہی ہیں جو انسان کے جسم میں عوارض پیدا کرتے ہیں۔ دراصل یہی وہ زہر ہیں جن کا مزاج مختلف خون کے گروپوں سے متعلق ہے۔ مثلاً خون کے گروپ O کے حامل اشخاص میں جب بھی زہر بنے گا تو سورا ہی ہوگا اگر اس کا درست علاج نہ کیا گیا تو پھر مختلف تبدیلیوں سے گزر کر یہ سائیکوسس اور سفلس اور ٹی بی میں تبدیل ہو سکتا ہے۔ ایسے ہی B بلڈ گروپ کے حامل افراد سائیکوسس زہر میں مبتلا ہوتے ہیں ان کا نقشہ دے رہا ہوں:

A	سفلس	سورا	سائیکوسس	ٹی بی
B	سائیکوسس	سفلس	سورا	ٹی بی
O	سورا	سائیکوسس	سفلس	ٹی بی
AB	ٹی بی	سورا	سائیکوسس	سفلس

تاہم یہ تحقیق ابھی قابلِ غور ہے کہ امراض اسی ترتیب سے ظاہر ہوتے ہیں۔ شائد اسی کتاب یا اس کے بعد کے کسی دوسرے ایڈیشن میں یہ تحقیق کریں گے۔ انسانی خون میں غذا کے ذریعے اور غم، غصہ، خوف، وہم وغیرہ اور ماحول کی تبدیلیوں کے باعث مختلف بافتیں (Tissues) بنتی ہیں اور ان میں انقباض اور انبساط کا عمل جاری رہتا ہے۔ ہر بافت (Tissue) اپنی زندگی کو قائم رکھنے کے لیے خود اپنی غذا خون سے حاصل کرتی ہے۔ خون میں ہر وقت ہر قسم کی بافتوں (Tissues) کے لیے غذا موجود نہ ہو تو ان بافتوں (Tissues) کی موت واقع ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اگر متوازن غذا ان بافتوں (Tissues) کی موجود ہو تو بافت (Tissue) اپنی غذا اور آکسیجن (Oxygen) جذب کرتی ہے۔ فضلات اور کاربن ڈائی آکسائیڈ (Carbon Dioxide) خارج کرتی ہے اور ایک مکمل زندگی رکھتا ہے۔ اگر اخلاط یعنی صفرا، سودا، بلغم اور خون میں اعتدال رہے اور ہر گروپ کے خون کی جو غذا ہو وہ خون میں پیدا ہو رہی ہے تو صحت قائم رہتی ہے، لیکن جیسے ہی غذا میں اور اخلاط میں افراط و تفریط ہوتی ہے اور A بلڈ گروپ اعصابی بافتوں (Tissues) کو B بلڈ گروپ عضلاتی بافتوں (Tissues) کی خوراک پہنچ جاتی ہے یا اسی طرح کوئی اور صورت آپ سمجھ لیں تو پھر چونکہ ان بافتوں (Tissues) کی وہ خوراک نہیں ہوتی اس لیے بہت معمولی تبدیلی سے بڑی علامات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ اگرچہ یہ تبدیلی ابھی لیبارٹری ٹیسٹ کے قابل نہیں ہوتی۔ لیبارٹری ٹیسٹ میں تو اس وقت ظاہر ہوتی ہے جب زہر بڑھ جاتا ہے اور خلیات (Cells) مرنا شروع ہو جاتے ہیں۔ مگر علامات بہت پہلے ہی شروع ہو جاتی ہیں۔ روح سے متعلق یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ روح خون میں موجود ہے اور نفس دل، دماغ، جگر اور ہڈیوں میں سرائیت کیے ہوئے ہے۔ اسی لیے نفسیاتی، روحانی اور جسمانی امراض کا ایک ربط ہے جس کو ہومیوپیتھی میں بیان کیا گیا ہے، جیسا کہ ہم سابقہ بیان میں بتا چکے ہیں کہ:

اعضاء	انقباض	انبساط
دماغ	خوف	لذت
جگر	غصہ	ندامت
دل	غم	خوشی

مندرجہ بالا نقشہ یہ علامات رکھتا ہے کہ اگر ان کو ہومیو پیتھی میں دیکھنا ہو تو ہم اس طرح دیکھیں کہ جس کو خوف کی علامات مختلف انداز میں حاصل ہوں گی اس کے ساتھ وہم وسواس وغیرہ بھی ہوگا۔ ہومیو پیتھی میں ان علامات کو مختلف انداز سے پڑھیں مگر ہمارے پاس کلید یہ ہے کہ ایسا شخص جس میں خوف کی علامات کی خاص ترتیب ہو خواہ اس کا انداز کچھ بھی کیوں نہ ہو اس کا تعلق دماغ سے ہے اعصابی خلیات میں انقباض ہے۔ دوسرے الفاظ میں جو خلیات گروپ A (جس کا تعلق دماغ سے ہے) بناتے ہیں ان میں توازن نہیں رہا۔ خون میں A گروپ بنانے والے اجزاء کم ہو گئے ہیں اس لیے ان میں بگاڑ پیدا ہو رہا ہے۔ کیونکہ انقباض سے موت واقع ہوتی ہے یا ایسے ہی اگر ہم غمگین بندے کی غمی کی علامات کو نوٹ کریں تو بظاہر بادی النظر میں اس کا تعلق دماغ سے ہے۔ مگر ایسا ہرگز نہیں۔ غم کی علامات جس مریض میں پائی جائیں گی اس کو ہم عضلاتی بافتوں (Tissues) سے ربط دیں گے۔ دراصل اس کے عضلات میں سکیڑ اور انقباض ہے اس لیے دل چونکہ عضلات سے متعلق ہے اور اس کا گروپ B ہے لہٰذا خون میں B گروپ کے خلیات کی کمی ہے اسی لیے ان میں سکیڑ اور انقباض ہو رہا ہے۔ مربہ جات، چٹنی اور ترشی وغیرہ اسی لیے طبیعت کو کھول دیتی ہے۔ لہٰذا علاج کرتے وقت دیکھیں کہ B بلڈ گروپ کی غذا اور دوا کیا ہے۔ وٹامن (Vitamins) اور بائیو کیمک ٹشو سالٹ (Bio Chemic Tissue Salt) کون کون سے ہیں؟ ان کا نقشہ ہم ذیل میں دے رہے ہیں:

خون کا گروپ	افعال اعضاء	ورمی کیفیات	ساخت اعضاء	حیاتی اعضاء
A	میگ فاس	فیرم فاس	سلیشیاء	دماغ
B	نیٹرم سلف	کالی سلف	کلکیر یا سلف	دل
O	نیٹرم میور	کالی میور	کلکیر یا فلور	جگر
AB	نیٹرم فاس	کالی فاس	کلکیر یا فاس	ہڈیاں اور بنیادی اعضاء

یہ تضاد اور اشتراک معلوم کرنے کا فن ہی تحقیق کی بنیاد ہے۔ ہم اس قدر جدید دور میں رہتے ہوئے تضاد اور اشتراک سے یہ کیوں ابھی تک معلوم نہیں کر پائے کہ امراض و علامات میں کیا ربط ہے؟ اور علاج کا اصول کیا ہونا چاہیے؟ ہم کیوں امریکہ اور یورپ کے محتاج بنے بیٹھے ہیں؟ اور کیوں یہ چاہتے ہیں کہ وہ جنیات (Genes) پر تحقیق کر کے مہنگی ادویہ جن کی قیمت لاکھوں روپوں میں ہوگی ہمیں بیچیں؟ اور دوبارہ لوٹنا شروع کر دیں جیسا کہ اس سے قبل ہو چکا ہے۔ نوعِ انسانی میں امراض در امراض کا سلسلہ پھیلا دیا ہے۔ بہرحال بات دور جا نکلے گی۔ ہر دوا میں دو طرح سے اثر کرنے کی صلاحیت ہے ایک دوا کی مادی حیثیت دوسری تحریکی یا روحانی حیثیت۔ حکیم صابر ملتانی لکھتے ہیں کہ:

☆عضلاتی اعصابی ☆عضلاتی غدی ☆غدی اعصابی

☆اعصابی عضلاتی ☆غدی عضلاتی ☆اعصابی غدی

اس طرح در حقیقت تین حیثیتیں بیان کی گئی ہیں اور کچھ علامات و امراض کی حقیقی صورت سامنے آئی ہے۔مگر ان کو نافذ کرنے والے اصول وہی قارورہ، امراض کا پوچھنا، نبض، تھوک، پیشاب وغیرہ رکھے ہیں۔

اب اصل تحریکیں چار ہیں۔اعصابی، عضلاتی، غدی، الحاقی۔ان کے آگے جو تحریک لکھی ہے وہ کیمیائی تحریک ہے اور پہلی تحریک عضوی یا مشینی تحریک ہے۔ہر دوا یا غذا یا وٹامن ہومیو دوا 12x طاقت میں یا بائیو کیمک ٹشو سالٹ (Bio Chemic Tissue Salt) ادویہ مشینی یا عضوی تحریک رکھتی ہیں اور ہومیو ادویہ جو کہ 30 سے اوپر 200 یا 1m، 1000، یا cm طاقت میں ہیں کیمیائی تحریک رکھتی ہیں۔

اب ہم نے علاج کا اصول یہ رکھنا ہے کہ مریض جس میں اعصابی تحریک عضوی پائی جاتی ہے اس کا علاج اعصابی ہومیو ادویہ سے ہی کیا جائے گا۔جو کہ سفلس گروپ یعنی خون کے A گروپ سے تعلق رکھتی ہے اور غذا، دوا، خوراک، وٹامن ٹشو سالٹ اس کو عضلاتی تحریک سے متعلق دیں گے تاکہ عضلات میں تحریک پیدا ہو۔اگر مرض شدید نوعیت کا ہو تو حکیم صابر ملتانیؒ کے مطابق عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی اکسیر و مُلیّن و مُسہّل دے سکتے ہیں یا اس صورت میں فوری نوعیت کی ایلو پیتھک (Allopathic) ادویہ بھی دے سکتے ہیں۔تاہم ہومیو ادویہ کے ہوتے ہوئے شائد ہی شدید عضوی تحریک والی ادویہ دینے کی ضرورت پیش آسکے۔

ہمیشہ جس شخص کی اعصابی علامات ہوں اور اس کا تعلق A بلڈ گروپ سے ہو اب خواہ اس میں سردی کی علامات ہوں یا خشکی یا گرمی کی علامات ہوں۔ہومیو دوا بالمثل اُسے اعصابی ہی دی جائے گی۔کیونکہ اس دوا میں یہ خاصیت ہے کہ یہ علامات کو جس طرح پیدا کرنے کی خاصیت رکھتی ہے اسی طرح ختم کرنے کی خاصیت بھی رکھتی ہے۔البتہ جو ادویہ ہم اعصاب (Nervous Tissues) اور سفلس A گروپ سے رکھیں گے ان میں اگر آپ مناسب سمجھیں تو سردی B، گرمی O اور خشکی AB کی علامات کو دیکھتے ہوئے دوا منتخب کر کے نوعِ انسانیت کی خدمت کر سکتے ہیں۔

اسی طرح B بلڈ گروپ عضلاتی (Muscular Tissues) علامات والے شخص کو سائیکوسس B گروپ والی ادویہ دینی ہیں مگر ادویہ مادی اور اغذیہ، خوراک، وٹامن، ٹشو سالٹ اس کو غدی، جگر (Epithelial Tissues) O گروپ والی دینی ہیں اور اگر عضوی تحریک جگر (Epithelial Tissues) گروپ (O) میں ہو تو ادویہ ہومیو بالمثل اسی سے متعلق دینا ہوں گی۔مگر غذا اور دوا مادی اثرات والی اعصاب سے متعلق دیں گے۔یاد رکھیں:

گروپ (A) کا رجحان آتشکی مادہ کی طرف ہے۔

گروپ(B) کا میلان سائیکوسس بواسیری مادہ کی طرف ہے۔
گروپ(O) کا میلان سورا یعنی سوزا کی مادہ کی طرف ہے۔
گروپ(AB) کا رحجان دقی مادہ تپ دق جو کہ بواسیر اور آتشک کے ملنے سے بنتا ہے کی طرف ہے۔
اب ہم ان سب کی الگ الگ علامات لکھ رہے ہیں۔تا کہ پہچان ہو کہ A‘B‘O اور AB بلڈ گروپ میں زہریں پیدا ہو رہی ہیں ان کو ایک دوسرے سے الگ الگ کیسے شناخت کیا جا سکتا ہے۔تصاویر اگلے صفحے پر ملاحظہ کیجئے۔
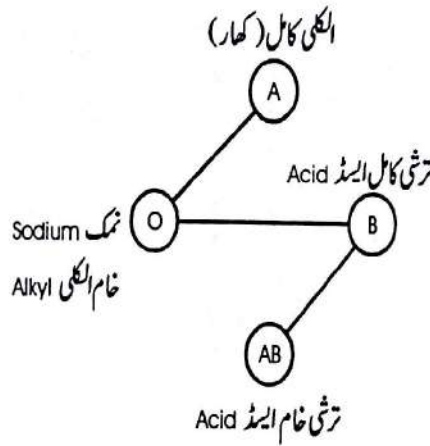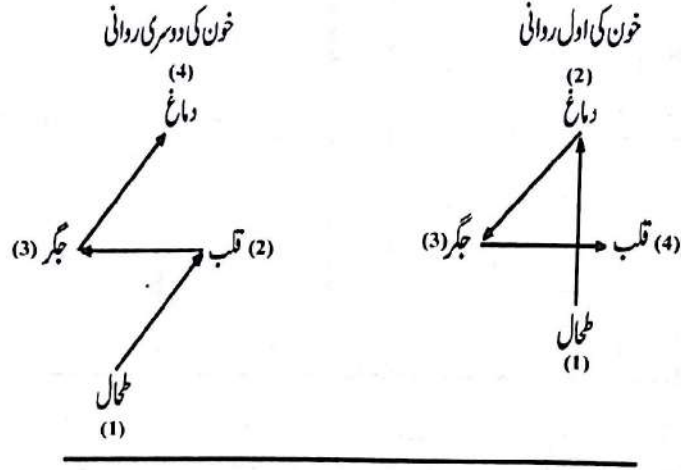
دائیں طرف B اور AB کے امراض ترشی اور تیزاب (Acid) کی زیادتی کی وجہ سے ہوتے ہیں۔دائیں طرف A اور O کے امراض نمکیات اور الکلی یعنی کھار کی زیادتی کی وجہ سے پیدا ہوتے ہیں۔AB گروپ طحال‘ سودا‘ خام تیزاب (Acid) ہے یا ایسا مرکز ہے جہاں ابتدا ہوتی ہے ترشی کی۔اور قلب میں کامل اور شفاف ہو کر خون پہنچتا ہے جس کا مزاج ترشی پر ہوتا ہے۔پھر جگر کا صفرا شامل ہو کر نمکین ہو جاتا ہے اور الکلی کی ابتداء ہوتی ہے۔پھر یہ الکلی کامل ہو کر اعصاب اور دماغ پر جاری ہو جاتی ہے۔

بڑھاپے پر کیسے قابو پایا جائے

انسانی خون میں حرارت اور سردی یعنی سودا اور صفرا ہی تغیرات پیدا کرنے کا باعث ہیں O اور B گروپ اس جگہ AB گروپ کی تکمیل یافتہ صورت B گروپ سودا کاملہ کا درجہ رکھتا ہے۔ان کا اعتدال جوانی کا دوسرا نام ہے۔شوگر (ذیابطیس) وغیرہ میں یہی تناسب بگڑ جاتا ہے اسی لیے بڑھاپا جلد آ جاتا ہے۔
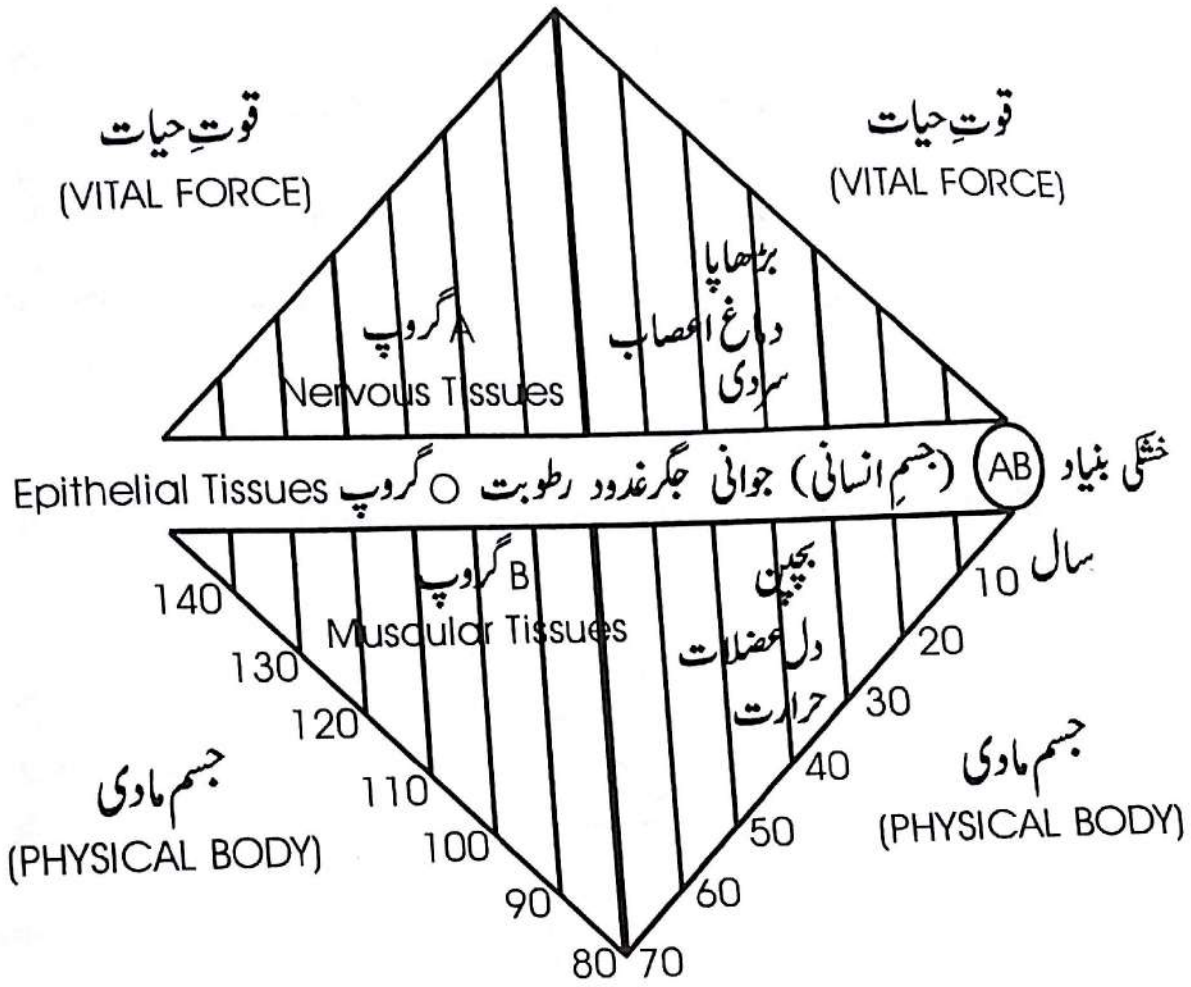
نقشہ میں سردی اور گرمی الحاقی مادہ یعنی AB بلڈ گروپ کو مسلسل پھیلا رہی ہے مگر رطوبات سے مادہ معتدل رہتا ہے۔اگر سردی گرمی کو قابو کر کے رطوبات کا اعتدال رکھا جائے تو جوانی قائم رہتی ہے۔اعصاب میں لچک ہی جوانی کا دوسرا نام ہے، جیسے ہی الحاقی مادہ سے اعصاب میں سختی شروع ہوتی ہے جوانی ختم ہوجاتی ہے۔الحاقی مادہ اول جگر کے خلیات کی جگہ لیتا ہے پھر اعصاب اور آخر میں عضلاتی خلیات کی جگہ لیتا ہے جب قلب میں سختی آ جاتی ہے تو انسان مر جاتا ہے۔

عالم اکبر اور عالم اصغر

انسان جہانِ اصغر ہے، جو کچھ عالمِ اکبر میں تفصیلاً ہے وہ عالمِ اصغر میں اجمالاً ہے۔ انسان میں سب کچھ موجود ہے۔ جو مزاج جہان کا ہے وہی انسان کا ہے۔ جہان میں چار موسم آتے ہیں۔ موسمِ گرما، موسمِ سرما موسمِ خزاں اور موسمِ بہار۔ قدرت نے جہانِ اکبر کو یہی مزاج دیا ہے۔ انسان میں بھی ان چاروں موسموں کے مزاج موجود ہیں۔ مگر قدرت چاہتی ہے کہ جیسا موسم جہانِ اکبر یعنی آفاق کا ہو ویسا ہی موسم جہانِ اصغر کے نفس کا ہو۔ اسی لیے موسمِ گرما میں گرم خشک اشیاء پیدا کیں۔ بعد میں خزاں آ گیا تو سرد خشک پھل اور سبزیاں پیدا ہوئیں۔ پھر سرما آ گیا تو سرد تر اجناس پھل و سبزیاں اگائیں۔ پھر موسم بہار آ گیا تو گرم تر چیزیں پیدا فرمائیں۔ جب انسان اس دورہ کے علاوہ اپنا مزاج بناتا ہے تو بیماریاں پیدا ہوتیں ہیں۔ انسان موسم کے ساتھ اپنے مزاج کو بھی ہر قسم کی تحریک دے اور ہر قسم کے خون کے گروپ (Blood Group) کو تقویت دے تا کہ بیماریوں پر قابو پایا جا سکے۔

بائیوکیمک اور بلڈ گروپ

فاسفیٹ

بلڈ گروپ	بائیوکیمک دوا
AB	کلکیر یا فاس
O	نیٹرم فاس
A	کالی فاس
B	میگ فاس

سلفیٹ

بلڈ گروپ	بائیوکیمک دوا
AB	کلکیر یا سلف
O	نیٹرم سلف

A	کالی سلف
B	فیرم فاس

کلورائڈ

بلڈ گروپ	بائیو کیمک دوا
O	نیٹرم میور
A	کالی میور

جگر، دماغ، اعصاب و غدد

بائیو کیمک اور بلڈ گروپ (اطراف جسم اور کیمیائی ترکیب)
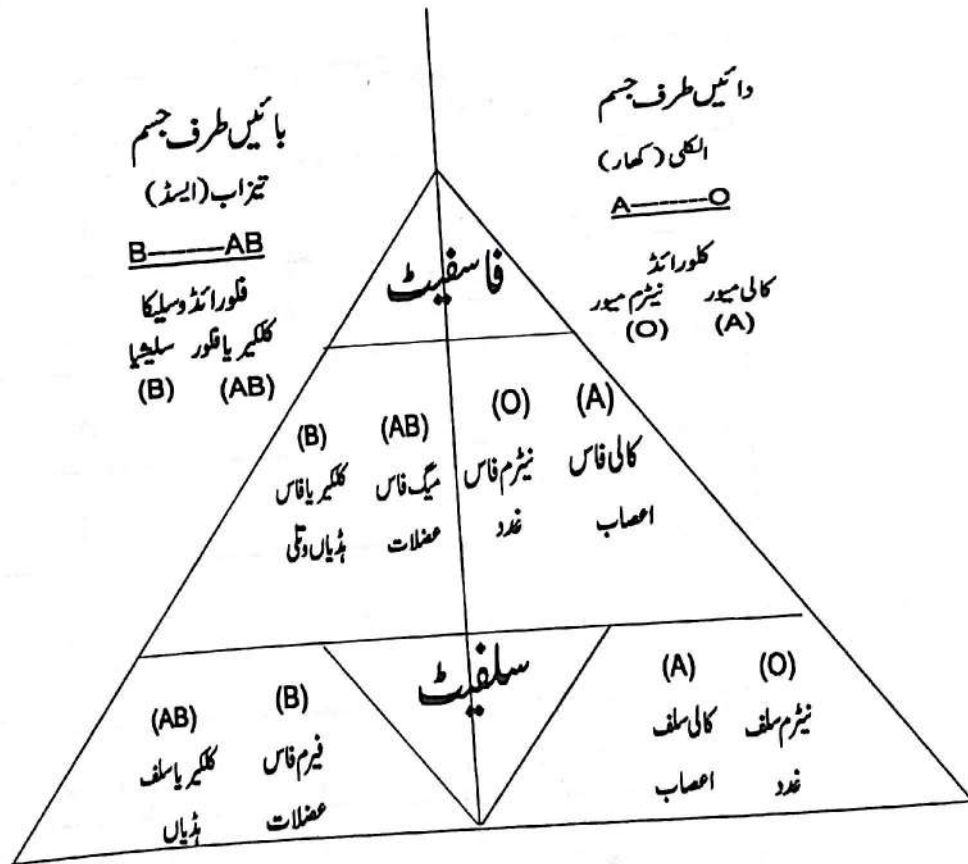
اس میں الکلی ادویہ A اور O بلڈ گروپ ہے۔اور ایسڈ ادویہ B اور AB بلڈ گروپ ہے۔دائیں طرف کالی میور اور نیٹرم میور A اور O بلڈ گروپ والوں کو مزاج درست کرنے کے لیے دیں۔بعد میں فاسفیٹ یا سلفیٹ گروہ میں سے جو تبدیلی پیدا کرنا مقصود ہو وہ دوالیں۔تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

O بلڈ گروپ کی ادویہ اور علامات

صفراوی مادہ

O Positive	O Negative
سورائنم	سلفر
کمزوری۔ حرارت اور توانائی کمزور۔ کسی حار مرض کے رفع ہونے کے بعد صحت بحال نہ رہے۔ جسم سے بد بو آئے باجود غسل۔ سردی کا اثر بہت جلد اور آسانی سے ہو جائے۔ موسمِ سرما میں جلدی اور نزلاوی تکالیف عود آئیں۔ تمام اخراج متعفن۔ مذہبی جنون۔ خوفزدہ رہے۔ پرانا سوزاک۔ سیلان الرحم نہایت متعفن جو کسی دوا سے ٹھیک نہ ہو رہا ہو۔ حار امراض کے بعد زیادہ پسینہ آئے جس سے دمہ میں زیادتی ہو اور کھلی ہوا اور بیٹھنے سے زیادتی ہو۔ کمی لیٹ کر بازو پھیلانے سے ہو۔	عصبی مزاج۔ جلد باز۔ غلیظ رہنے والے۔ مریض کی جلد خنازیری۔ ہر بدلتی فضا سے متاثر۔ نہانے دھونے سے گریز۔ نہانے سے زیادتی۔ فلسفیانہ طبیعت۔ سستی غالب اور جینا محال۔ عوارضات کا حملہ بار بار۔ جلدی ابھار دب جانے سے عوارضات۔ جلن کا احساس نمایاں۔ صبح اسہال۔ قبض۔
جلدی ابھار دب جانے سے تمام امراض نوٹ: اگر ve-- اور ve+ کا خیال نہ بھی رکھیں تو حرج نہیں	ساختِ اجابت گانٹھ کی طرح خشک اور جمی ہوئی اور حجم میں بڑی جو مقعد میں درد سے خارج ہو۔

AB گروپ کی ادویہ اور علامات

الحاقی مادہ

AB +ve	AB --ve
کلکیریا کارب	ٹیوبر کلینیم
مٹاپے کی طرف رغبت مراد پیٹ بڑا ہڈیاں کمزور اور پرورش ناقص۔ ہڈیاں ٹیڑھی۔ سر پر پسینہ زیادہ نیند کے دوران خصوصاً بچوں میں۔ حیض وقت سے پہلے مقدار میں زیادہ دیر تک۔ اسی وجہ سے بھس حیض میں کمی یا دب جائے۔ ٹھنڈک برداشت نہ ہو متاثر جلد ہوں۔ بالائی دھڑ کے جزوی پسینے۔ علامات میں زیادتی سرد ہوا' مرطوب موسم' ٹھنڈے پانی سے نہانے دھونے سے۔	ذہنی طور پر ہوشیار۔ جسمانی طور پر کمزور۔ علامات ہمیشہ بدلتی رہیں۔ اچانک ظاہر ہوں اور اچانک ختم ہو جائیں۔ کسی ایک مرض کا بار بار حملہ ہو۔ سردی کا اثر با آسانی ہو جائے۔ زکام نزلہ کھانسی یا نمونیہ کی شکایت ہو جائے باوجود اچھی غذا کے بدن سوکھتا جائے۔ مالیخولیا' چڑچڑا بدمزاج' خاموش' بیزار۔ طالب علموں کا سر درد۔ زیادتی ذہنی مشقت۔ حیض دن گھٹ کر مقدار زیادہ' درد کے ساتھ۔ جلدی ابھار' خارش' داد' ایگزیما۔ بایاں پھیپھڑا متاثر۔ بچوں کا سوکھا باجود اچھی غذا کے۔

نوٹ: اگر ve-- اور ve+ کا خیال نہ بھی رکھیں تو حرج نہیں۔

A گروپ کی ادویہ اور علامات

سفلس

A --ve	A +ve
مرک سال	سفلینیم
آتشکی مزاج۔	علامات میں زیادتی غروبِ آفتاب سے طلوعِ آفتاب تک۔
آتشک دب جانے کے بداثرات۔	رات کے وقت سوکھا تمام بدن کا۔
پسینہ بہت زیادہ جس سے علامات میں زیادتی۔	نسیان۔
تمام ورمی کیفیات درجۂ دوم میں۔	سیلان الرحم مقدار میں بہت زیادہ۔
پُرتعفن نزلہ ہو یا کان بہنا یا زخم کا مؤاد۔	بال گریں۔
دانتوں کی بوسیدگی۔کیڑا لگ جائے۔	پائیوریا۔
مسوڑھوں سے خون بہے۔	شراب کی خواہش۔
پائیوریا۔	قبضِ مزمن۔
منہ کی سوزش۔زخم۔تعفن۔رال بہے۔	مقعد میں شگاف۔
حلق کے غدود کا ورم۔	خروج مقعد۔
خونی پیچش۔	جوڑوں کے درد۔
سیلان الرحم خراش دار۔متعفن۔زیادتی رات کو مرطوب موسم میں خزاں میں۔دائیں طرف لیٹنے سے پسینے سے۔	گھنٹیا۔
	آتشک دب جانے کے اثرات۔
	آتشک مؤروثی ہونے کے بداثرات۔

نوٹ: اگر ve-- اور ve+ کا خیال رکھنا چاہئے۔

B گروپ کی ادویہ اور علامات

سائیکوسس

B +ve	B --ve
میڈھورائنم	تھوجا
سائکوسس سوزاک دب جانے یا وراثت میں ملے ہوئے اس مادہ کے سبب بداثرات۔مزمن امراض۔ نظامِ حرکت اور نظامِ اعصاب کی خرابیاں مثلاً ریاحی درد، گھنٹیا اور فالج وغیرہ نسوانی عوارضات۔ مہاسے گومڑ اور سرطان وغیرہ۔ بچے کی پرورش ناقص، بڑھ نہ رہا ہو، ذہنی طور کمزور پر ہو دماغی ضعیف۔ نسیان۔ چڑچڑا اور جلد باز، بے صبر، عصبی اور حساس۔ اکثر علامات کی طرف دھیان دینے سے زیادتی۔ قبض۔ بواسیر۔ بول الفراش۔ حیض بہت زیادہ، رحم کے خبیث امراض، شرم گاہ کی خارش دمہ۔ ہاتھ پاؤں میں جلن۔ زیادتی صبح سے شام تک	اینٹی سائکوٹک دوا ہے۔ پاکیزگی کا جنون۔انتہا حد تک کہ چھوا جانا بھی برداشت نہ کرے۔ احساس کہ جسم وروح جدا ہیں۔ احساس کہ اعضاء شیشے کے بنے ہیں اور ٹوٹ جائیں گے۔ پیٹ میں کسی زندہ شئے ہونے کا احساس جو حرکت کرتی محسوس ہو۔ دانتوں کی جڑیں بوسیدہ ہوں۔ نکسیر کی عادت۔ ادرارخون کی عادت۔ مسے اور مہاسے نمایاں علامات۔ بواسیر۔ جسم پر بال بہت زیادہ۔ عورتوں کہ چہرے اور بدن پر بال غیر فطری ناخن بدنما بھربھرے۔ زیادتی رات۔ بستر کی گرمی۔ سردی مرطوب

نوٹ: اگر ve-- اور ve+ کا خیال نہ بھی رکھیں تو حرج نہیں۔مگر ادویہ میں B گروپ ملحوظ رکھنا کافی ہے۔

کلورائیڈز The Chlorides

فاسفیٹ سے کم اعصابی اور سلفیٹ گروپ سے کم تیز۔ان کے جسم کی بھاپ اور ریشے کم کھردرے ہوتے ہیں۔جسم سڈول ہوتا ہے۔چہرہ بیماروں جیسا۔متورم پھنسیاں۔

کالی میورA، نیٹرم میورO، کلکیر یا فلورAB، سلیشیاB۔

فاسفیٹس The Phosphates

عام طور پر فاسفیٹ کا مریض چڑچڑا، اعصابی کمزور، قوتِ حیات والا پریشان، اداس اور حالات کے مطابق جلد جوش میں آنے والا ہوتا ہے۔

کالی فاسA، نیٹرم فاسO، میگ فاسAB، کلکیر یا فاسB۔

سلفیٹس The Sulfates

ان مریضوں کے جسم بھدے ہوتے ہیں۔فاسفیٹ اور سوڈیم کی بہ نسبت جسم سے نکلنے والی تبخیرات نامرغوب ہوتی ہیں۔چہرہ پیلا ہونٹ کان وغیرہ سرخ ہوتے ہیں اور گردن کمزور۔

کالی فاسA، نیٹرم سلفO، کلکیر یا سلفAB، فیرم فاسB۔

Medicines for A Blood Group

کلورائیڈ سوڈیم	فاسفیٹ	سلفیٹ
کالی میور	کالی فاس	کالی سلف
غدود متورم۔سخت متورم سرخ۔نرم چھوٹے چھوٹے چھالے، زخم۔نیٹرم میور سے زیادہ گہرے لیکن کلکیر یا فاس سے کم گہرے ہوتے ہیں۔ چہرے سے پریشانی معلوم ہوتی ہے۔ حرکت سے تکلیف بڑھتی ہے، لیکن اپنے آپ کو مشغول رکھنا چاہتا ہے اسی لیے اپنی انگلیوں سے کھیلتا ہے۔ سبھی کلورائیڈز کے اخراجات لیس دار لیکن گاڑھے ہوتے ہیں۔نیٹرم میور سے زیادہ گاڑھے ہوتے ہیں۔ رخسار متورم پھولے ہوئے سخت۔	آنکھیں ادھ کھلی یا چمکدار۔ مریض سست، مدہوش، بیوقوف سا دکھائی دیتا ہے۔ چہرہ سوکھا ہوا لاغر۔ آنکھیں دھنسی ہوئی۔ جلد بدرنگ سیاہی مائل نیلگوں	مریض ایسا دکھائی دیتا ہے جیسے اس میں حوصلہ نہ ہو یا بیماری سے مقابلہ کرنے کی طاقت ہی نہ ہو۔ چہرہ پھولا ہوا۔ بائیں طرف آنکھ کے قریب زیادہ ہو۔ کم و بیش اور چہرے کا رنگ زردی مائل ہونٹ سکڑے ہوئے۔ زبان سرخ نکلی ہوئی۔ گردن آسانی سے نہ گھمائی جا سکے۔

Medicines of B Blood Group

کلورائیڈ	فاسفیٹ	سلفیٹ
سلیشیا	میگ فاس	فیرم فاس
چہرہ پیلا زرد۔ جلد آسانی سے پھٹ جائے۔ ٹھوڑی پر دانے۔ خنازیری چہرہ۔ کالی میور سے زیادہ سست لیکن جب اٹھایا جائے تو سخت۔	چہرہ علیل پریشان دکھائی دے۔ چہرے پر ہوائیاں سی اُڑیں چہرے کی کھال کھنچی ہوئی۔ مریض لاغر دبلا دکھائی دیتا ہے۔ امنگ سے بھرا ہوا ہوتا ہے لیکن آسانی سے تھک جاتا ہے۔ کام میں جلد باز لیکن سوچنے میں سست۔ زور سے بولتا ہے۔ کمزور قوتِ حیات۔ درد برداشت نہ کر سکے۔ آسانی سے دوسروں کی بات ماننے والا۔	چہرہ ارغوانی اور خون کی کمی والا۔ آنکھیں سرخ۔ بلغمی جھلی سفید۔ شریانیں ابھری ہوئی اور حرکت کریں۔ تنفس جلد جلد اور دقت سے ناک کے نتھنے جلد جلد حرکت کریں۔ پیشانی اور ٹھوڑی پر دانے کیل مہاسے۔ دن کی مشغولیت سے چہرے پر تھکاوٹ کی نمود۔

Medicines of O Blood Group

کلورائیڈ	فاسفیٹ	سلفیٹ
نیٹرم میور	نیٹرم فاس	نیٹرم سلف
چہرہ ارغوانی متورم۔ جلد چمکدار۔ چکنی اکثر زردی مائل۔ دانہ دار ابھار۔ زخم سرخ ہموار جس پر سفید دھبے۔ چہرے کی جلد ذکی الحس۔ آنکھوں میں آنسو۔ سر پر بالوں میں پھنسیاں خراش دار۔ منہ اور ہونٹوں کے گرد چھوٹے چھالے۔ دانے اخراجات صاف پتلے خراش دار جسم پتلا کمزور۔ غمگین خاموش رہنے والا۔	مریض ایسا جیسے ہڈیوں کا ڈھانچہ، مدہوش۔ دہشت زدہ۔ بے چین اور پریشان سا دکھائی دیتا ہے۔ ناک اور کان مسلسل کھجلاتا اور رگڑتا رہتا ہے۔	صفراوی پت کی رغبت۔ صبح کے وقت چہرے پر دائیں طرف ورم۔ چہرہ پیلا اداس۔ مریض ایسا دکھائی دیتا ہے جیسا رات بھر سویا نہ ہو۔ آنکھیں دھندلی۔ ہونٹوں سے چھلکے سے اترتے رہیں اور رال آئے۔

Medicines of AB Blood Group

کلورائیڈ	فاسفیٹ	سلفیٹ
کلکیریافلور	کلکیریافاس	کلکیریاسلف
چہرہ سفید نرم۔ چہرہ اورتمام جسم پر نیلی نیلی وریدوں کا جال سا دکھائی دے۔ جلد سخت وخشک جبڑے کے نیچے غدود بڑھے ہوئے سخت	جلد ملائم۔بال نرم چھوٹے نیلگوں زردی مائل یامٹی کی مانندصورت۔جوش میں چہرہ تمتما جائے۔جلد لاغری چہرہ پھولا ہوا۔آنکھیں دھنسی ہوئی اور ان کے چاروں طرف نیلا گھیرا۔چہرہ بوڑھوں جیسا چہرے کی کھال لٹکی ہوئی ناک کان وغیرہ ٹھنڈے۔چہرے پر پھوڑے پھنسیاں کیل خصوصاً لڑکیوں اور عورتوں میں۔ منہ کے کونے دکھیں۔اوپر کا ہونٹ بڑھا ہوا۔ سَر بڑا۔گردن کمزور پتلی۔پیٹ بڑھا ہوا' پھولا ہوا۔جب کہ ہاتھ پاؤں لاغر' جوڑ بے ڈھنگے۔معمولی سی حرکت سے پسینہ ٹھنڈا۔ بے چینی۔ ایک جگہ سے دوسری جگہ جائے کمزوری کی وجہ سے اس میں بھی دقت۔ وریدیں بے ڈھنگی اورمتورم۔	عام طور پر چہرے پر پھنسیاں اور چھالے ہوتے ہیں۔ چہرے سے بیماری ٹپکتی ہے' ہونٹ کے نیچے چھالے۔ جسم اور چہرے پر کم و بیش مزمن قسم کا اگیزیما۔

تحقیقات

ہر بلڈ گروپ میں 3 طرح کے اشخاص پائے جاتے ہیں (اس پر مزید تحقیقات جاری ہیں) حلیہ وشکل تک معلوم کی جاسکتی ہے آپ شکل دیکھ کر بلڈ گروپ بتا سکتے ہیں۔

اگر اس فن پر عبور حاصل ہو تو شکل دیکھ کر مرض اور علامات دوا اور بلڈ گروپ سب بتایا جاسکتا ہے۔

مزید تحقیقات آگے ملاحظہ کریں۔

طبِ جدید نظریۂ مفرد اعضاء	قدیم طب	جدید تحقیق یعنی Blood Groups	مزاج طبِ قدیم	ہومیو مزاج
غدی عضلاتی	صفرا	B	گرم خشک	سودا
غدی اعصابی	خون	O	گرم تر	سائیکوسس
اعصابی عضلاتی	بلغم	A	سرد تر	سفلس
عضلاتی اعصابی	سودا	AB	سرد خشک	مادۂ دِق

زمانہ قدیم میں قارورہ، نبض، بول، وغیرہ سے تشخیص کی جاتی تھی مگر اب Blood Groups کو دیکھ کر مزاج معلوم کرلیں اور اسی میں کیفیات کے تغیر و تبدل کو نوٹ کر کے Blood Groups کے مطابق کردیں یہی علاج ہے۔

مثلاً A گروپ کی دو صورتیں (AA) یعنی خالص سرد تر یا اعصابی عضلاتی یا پھر (AO) اعصابی غدی یعنی تر گرم۔ ایسے ہی B گروپ کی دو صورتیں ہی ممکن ہیں جیسے (BB) یعنی خالص خشک گرم (یعنی) دموی گروہِ خون کا مزاج یا (BO) گرم خشک لیکن (AB) گروپ سرد خشک اور (O) گرم تر ہی ہیں اور اظہار میں مفرد رہیں گے۔

نقشہ مندرجہ ذیل ہے۔

AB Group	ہمارے جسم میں لچک وسختی پیدا کرنا' خون میں کمی بیشی' کمزوری اور قوت۔ اعضاء کے مادے کو اسی Blood Group نے اعتدال پر رکھنا ہوتا ہے۔ ہڈیوں اور طحال کی خرابی اور صحت۔ خون کے اجزاء۔
O Group	خون میں کیمیائی تبدیلیاں اسی گروپ کا خاصہ ہے۔ تمام جسم کے غدود' لبلبہ ' پچوٹری' پراسٹیٹ' جگر اور رطوباتِ جسم کا اعتدال افراط وتفریط' آنسو' لعابِ دہن' پیشاب' پسینہ وغیرہ کے افعال میں خرابی' اندرونی رطوبات مثلاً معدہ جسم کی رطوبات' پیشاب کا کم وبیش ہونا' صفرا کا بگاڑ' جگر کی خرابی۔
A Group	بدن میں احساسات کے نظام میں خلل' حواسِ خمسہ یعنی دیکھنا' سونگھنا' چکھنا چھونا' سننا میں فتور یا قوتِ فکر وتخیل' غم وتشویش مایوسی ونفرت ومحبت اور اسی طرح کے اندرونی احساسات سے متعلق تکالیف۔
B Group	جسم کی تحریک یا نظامِ حرکت کا فتور' افراط وتفریط' چلنا پھرنا' بولنا' حرکاتِ اعضاء' حرکتِ قلب' حرکت معدہ آنتیں' حرکاتِ نبض کمی بیشی' ہر قسم کی حرکات میں افراط وتفریط اور کسی بھی عضو کی حرکت میں کمی بیشی اسی گروپ سے متعلق ہے۔

جدید ریسرچ موافقتِ مزاج

خلط	Blood Group	مزاج	کیفیات
بلغم	AA AO	تر سرد گرم تر	بیماری اور علاج کی دو ہی صورتیں ہیں تیسری صورت نہیں ہے۔ علاج میں AB گروپ کی غذائیں اور دوائیں بہتر ہیں۔
سودا صفرا	BB BO	خشک گرم گرم خشک	بیماری اور علاج میں یہی دو صورتیں بدل کر بن سکتی ہیں۔ یا پھر O گروپ علاج ہے۔
خون	AB	سرد خشک	چونکہ A اور B کا مجموعہ ہے۔ لہٰذا گرمی تری اور سردی تری علاج ہے۔ مفرد ہے۔ خشکی غالب ہوگی۔ علاج میں BB بہتر ہے۔
خون	. O	گرم تر	یہ بھی اگرچہ مفرد مزاج ہے اپنے مزاج پر رکھ کر علاج کریں۔ علاج میں AO بہتر ہے۔

اس کے سوا اگر کوئی صورت Blood Group کی بنے گی تو اس کو مرض کہیں گے اور وہ مرض اس طرح کی موافقت کو درست کر کے دور کر دیا جائے۔

(AA) اور (AO) کی صورت میں مزاج درست رہے گا۔ اگر اس میں (BO) یا (BB) یا (O) کے چند Tissues زیادہ بنیں گے تو علامات نوٹ کر لیں۔

(AB) کے خلیات کا اضافہ (AO) یا (AA) یعنی بلڈ گروپ (A) میں کیا تبدیلیاں لا سکتا ہے وہ مرض ہو گا اور (BO) یا (BB) یا (OO) گروپ (A) گروپ میں کیا علامات پیدا کرے گا۔ یہی وہ ریسرچ ہے جس کے ذریعے ہم علامات اور امراض کو ایک خاص لڑی میں پرو سکتے ہیں۔

اب امراض و علامات کا سلسلہ چونکہ دراز ہے ہم اس کو ایک لائن دے کر مختصراً گروہ بندی کر کے جلد از جلد پیچیدہ امراض کا علاج کر سکتے ہیں۔ دراصل ابھی تک اس ضمن میں تحقیقات اس لیے نہیں ہو سکیں کہ مثلاً (A) گروپ میں (BB) یعنی (B) گروپ کو شامل کر کے علامات نوٹ نہیں کی گئی ہیں خواہ یہ انتقال انتہائی قلیل ترین کیوں نہ ہوتا جس سے موت تو واقع نہ ہوتی مگر ایک خاص تبدیلی علامات و امراض کی ایک سلسل وار تشریح اور جدید تحقیق ہمارے ہاتھ لگتی۔ تاہم ہم نے اپنے محدود وسائل کے ہوتے ہوئے اس کی تشریح کر دی ہے۔

حکیم صابر ملتانیؒ کی تحقیقات کو سامنے رکھ کر علاج کرنے والے Blood Groups کو اسطرح تطبیق دیکر علاج معالجہ کر سکتے ہیں۔

نظریہ مفرد اعضاء	Blood Groups
اعصابی عضلاتی اعصابی غدی	AA AO
عضلاتی غدی غدی عضلاتی	BB BO
عضلاتی اعصابی سرد خشک	AB
غدی اعصابی گرم تر	OO

مکمل علاج کیلئے تحریکات

2 اعصابی غدی A بلڈگروپ کا علاج	1 اعصاب	3 غدد	5 عضلات
3 غدی اعصابی O بلڈگروپ کا علاج	2 اعصاب	4 غدد	6 عضلات
4 غدی عضلاتی B بلڈگروپ کا علاج	3 غدد	5 عضلات	1 اعصاب
5 عضلاتی غدی B بلڈگروپ کا علاج	4 غدد	6 عضلات	2 اعصاب
6 عضلاتی اعصابی AB بلڈگروپ کا علاج	5 عضلات	1 اعصاب	3 غدد
1 اعصابی عضلاتی A بلڈگروپ کا علاج	6 عضلات	2 اعصاب	4 غدد
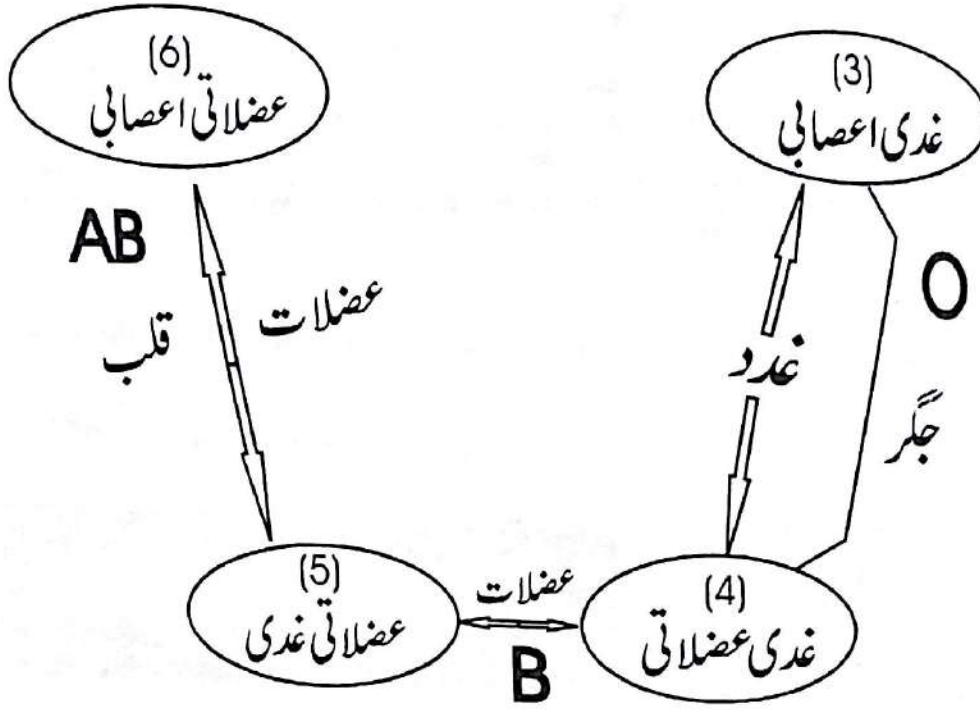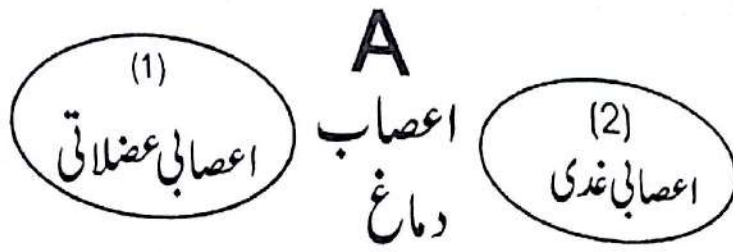
تشریح

اس طرح ہمارے سامنے تمام تحریکات کی حقیقت کھل کر سامنے آ گئی۔ غدی تحریکات غدی اعصابی میڈیم ہے یعنی اصل ہے O بلڈ گروپ کی۔ اب O بلڈ گروپ ایک طرف (AO) کی شکل میں موجود ہے اور اس سے اعصابی غدی یعنی (AO) بلڈ گروپ بنا رہا ہے۔ دوسری طرف B بلڈ گروپ میں (BO) کی شکل میں غدی عضلاتی مزاج بنا رہا ہے اور خود خالص حالت میں یعنی غدی اعصابی تحریک کی شکل میں موجود ہے۔ اسی طرح دوسرا میڈیم عضلاتی اعصابی (AB) بلڈ گروپ ہے۔ ایک طرف یہ عضلاتی غدی (B) بلڈ گروپ میں ہے۔ تو دوسری طرف اعصابی عضلاتی (A) بلڈ گروپ کی شکل میں موجود ہے اور خود ان دونوں کے مجموعہ کی شکل میں یعنی خالص عضلاتی اعصابی

(AB) کی صورت میں موجود ہے۔اب تین تحریکات (O) بلڈ گروپ کے تحت ہیں اور تین تحریکات (AB) بلڈ گروپ کے تحت ہیں۔

اصولِ علاج میں آپ خاندان کا پسِ منظر (History) دیکھتے ہوئے بھی اصل مزاج کا اندازہ لگا سکتے ہیں۔مثلاً جس بچے کے باپ کا بلڈ گروپ (A) ہو اور ماں کا (B) ہو اور انکے بچوں کا (AB) تو ایسے ماں باپ AB بلڈ گروپ کے گروہ سے ہوں گے۔یعنی باپ (A) بلڈ گروپ میں اعصابی عضلاتی تھا اور ماں عضلاتی غدی' اسی لئے اولاد AB پیدا ہوئی اور اگر اولاد کا بھی A اور B الگ الگ مزاج ہوتے تو یہ درجہ بندی ہمیں یہ بتاتی کہ یہ O گروہ کی درجہ بندی میں سے ہے یعنی اعصابی غدی' غدی اعصابی' غدی عضلاتی۔یعنی اگر باپ A گروپ ہوتا تو اس کا مزاج اعصابی غدی ہے اور ماں B مزاج ہے تو غدی عضلاتی اس گروہ میں اولاد O بلڈ گروپ بھی رکھتی ہے۔

یہ وہ درجہ بندی ہے جو مزاج کے حساب سے دیکھ کر کی گئی ہے۔آپ یقین کریں کہ یورپ کے سائنسدان ابھی اس درجہ بندی سے بالکل ناآشنا ہیں۔

Ions اور بلڈ گروپ

دراصل یہ خلیات کے چارج ہوتے ہیں ان ہی Ions کی بناء پر خلیہ زندہ ہوتا ہے اور ان ہی کے ڈسچارج ہونے سے خلیہ کی موت واقع ہو جاتی ہے بلڈ گروپ کو شناخت کرنے میں بھی یہی Ions کلیدی کردار ادا کرتے ہیں دراصل ہر شخص کے بلڈ کی ایک کیمیائی خاصیت (Chemical Nature) ہے جب ہم اس خاصیت کو شناخت کر لیتے ہیں تو پھر اس کے لوازمات کو بھی شناخت کر لیتے ہیں۔

بلڈ گروپ چار اقسام پر منقسم ہیں۔ اسی طرح Ions کی بھی چار قسمیں ہیں:

S #	Blood Group	Ions	Nature of Ions
1	A	An-Ionic	(Negative Charge) _ve
2	B	Cat-Ionic	(Positive Charge) +ve
3	O	Non-Ionic	Free of Charge
4	AB	Amphotaric	An-Ionic+Cat-Ionic(_ve+ve)

دراصل (+'-) دونوں چارجز کی خاصیت AB گروپ میں موجود ہے اسی سے ترقی کر کے ve- اور ve+ گروپ علیحدہ علیحدہ ہوئے ہیں اور خلیہ میں ایک خاص تناسب پیدا کر کے اس کی حیات کا باعث بنے ہوئے ہیں جیسے ہی یہ چارج ڈسچارج ہوتا ہے تو خلیہ کی موت واقع ہو جاتی ہے جو مختلف امراض کی شکل میں ہمیں نظر آتی ہے اور مختلف علامات بن کر جسم پر ظاہر ہوتی ہے۔

ہر خلیہ کا پروٹین والا حصہ ve+ ہے جہاں جنیات کی تالیف ہو رہی ہے اور خلیہ کی سطح جس کو غشائی جھلی کہتے ہیں ve_ چارج بناتی ہے اسی تناسب کا نام حیات ہے اور جب شحمیات (Lipids Fats) کی مقدار کم یا ختم ہوتی ہے تو بجلی ڈسچارج ہو جاتی ہے اور خلیہ تباہ ہو جاتا ہے O گروپ دراصل اسی درمیان کی شحمیاتی سطح کا کام ادا کرتا ہے کیونکہ Ion فری ہوتا ہے اسی لیے خلیہ میں A گروپ یعنی ve_ چارج ہوتا ہے جس کا تعلق اعصاب سے ہے اور B گروپ یعنی ve+ چارج جس کا تعلق پروٹین سے ہے کا تناسب برقرار رکھتا ہے O گروپ دراصل غدد سے متعلق ہے اور تمام جسم کے غدد بالخصوص جگر اس کے تحت ہے اور تمام جسم کے Fats ان ہی غدد (گلینڈز) کے تحت ہیں یہی شحمیات چربی یعنی Lipids ہی جسم کے A' B اور AB گروپ کے خلیات کے ve_ اور ve+ چارج کو اعتدال پر رکھتا ہے اور جسم کا احساساتی نظام اور جسمانی نظام چلتا رہتا ہے جسم کی دائیں طرف علامات کا ظاہر ہونا دراصل اعصابی نظام یعنی A گروپ اور O گروپ میں تناسب کے بگڑنے سے ہوتا ہے اور جسم کے بائیں طرف علامات کا ظاہر ہونا B اور AB گروپ کے تناسب کے بگڑنے سے ہوتا ہے دراصل دائیں طرف ve_ چارج خراب ہونے سے علامات پیدا ہوتی ہیں اور بائیں طرف ve+ چارج کے خراب ہونے سے علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

چارج (+ve) بائیں طرف	چارج (_ve) دائیں طرف
B Group	A Group
عضلاتی پروٹین جنیاتی خرابی	اعصابی نظام میں خلل
AB Group	O Group
خون، ہڈیاں، تلی کی کیمیائی خرابیاں	غدد (گلینڈز) کے نظام کا خلل

تشخیص امراض کا انداز اور علامات

مثلاً ایک شخص O گروپ رکھتا ہے تو یقیناً ایسے شخص میں صفراوی مادہ زیادہ ہوتا ہے جس سے جگر میں سوزش پیدا ہوتی ہے اور ساتھ ساتھ تمام نظامِ غدد میں اس کا اثر ہوتا ہے غدد امعاء پر بالخصوص اثرات نمودار ہوتے ہیں اور جسم میں سَر سے لے کر پاؤں تک تمام غشائے مخاطی خصوصاً پھیپھڑے، معدہ اور دماغی غشائے مخاطی متاثر ہوتے ہیں اور صفرا کی زیادتی سے آنتوں میں جلن، مروڑ، پیٹ میں تناؤ، پھیپھڑوں کی جھلی میں سوزش اور دماغی غشائے مخاطی میں نزلہ کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے جب O گروپ والے کے یہ اعضاء متاثر ہوتے ہیں تو لازماً ان کا اعتدال قائم نہیں رہتا ہے۔ لامحالہ تحریک جب O گروپ والے کے ان مقامات پر ہوگی تو اسی شخص کے AB گروپ یا A گروپ میں

تحلیل ہوگی اور B گروپ میں تسکین۔تو امراض کا تعین کرتے وقت باقی بلڈ گروپ جو متاثر ہو چکے ہیں'ان کے بلڈ گروپ کو بھی ملحوظ رکھیں اگر چہ O گروپ والے شخص کی تحریکات کا دائرہ اسی تک محدود رہتا ہے مگر جیسے ہی O گروپ والے میں A'B'AB گروپ کے ٹشوز معدودے چند ایک سی سی سے ۱۰سی سی تک ہی مزید اضافہ ہوتا ہے تو موت واقع ہو جاتی ہے۔ہر شخص میں ہر قسم کے بلڈ گروپ کا ذخیرہ رہتا ہے ہر شخص کا ایک اپنا تناسب ہے۔جس نے اس شخص کو حیات عطا کی ہے۔اس تناسب میں یہی شخص زندہ رہ سکتا ہے اگر یہی تناسب کسی دوسرے تناسب والے شخص میں داخل کر دیا جائے تو اس کا تناسب بگڑ جائے گا چندسی سی خون اگر A تناسب والے کا B تناسب والے میں داخل ہوگا تو خوفناک تغیرات رونما ہوں گے اور الزاقیت سے تمام ٹشوز تباہ ہو جائیں گے۔

جسم انسانی

بائیں طرف جسم	دائیں طرف جسم
B Group ایسڈ یا ترشی سر کا بایاں حصہ'بائیں آنکھ'بائیں ناک'بایاں چہرہ'بائیں طرف کے دانت'مسوڑھے'زبان'بائیں گردن' شانہ طحال تک لیکن اس میں طحال شریک نہیں ہے۔	**A Group** الکلی یا کھار سر کا دایاں حصہ کان ناک نتھنا دایاں۔دائیں آنکھ چہرہ دائیں طرف'دانت'مسوڑھے'زبان' گردن دائیں طرف
	AB Group شانہ دایاں باز و'دایاں سینہ و پھیپھڑہ' دایاں معدہ جگر تک مگر جگر شریک نہیں ہے
	O Group جگر۔دائیں طرف کی آنتیں'مثانہ دائیں طرف کا دایاں خصیہ'مقعد'ساری ٹانگ کولہے تک'پاؤں کی انگلیاں

Blood Groups	اعضاء وعلامات
A Group	دماغ۔ناک۔مثانہ میں رطوبت کی زیادتی۔بے چینی۔خارش کبھی بڑھ کر درد۔
O Group	حلق۔گلے۔آنتوں اور پیشاب میں جلن شدید صورت میں درد۔
B Group	قلب وشش پھیپھڑے اور معدہ میں خشکی۔جوڑوں میں ہلکا درد۔
AB Group	اعضاء میں سختی کھنچاؤ دباؤ۔جوڑوں کا درد اور حرکات جسم میں رکاوٹ۔
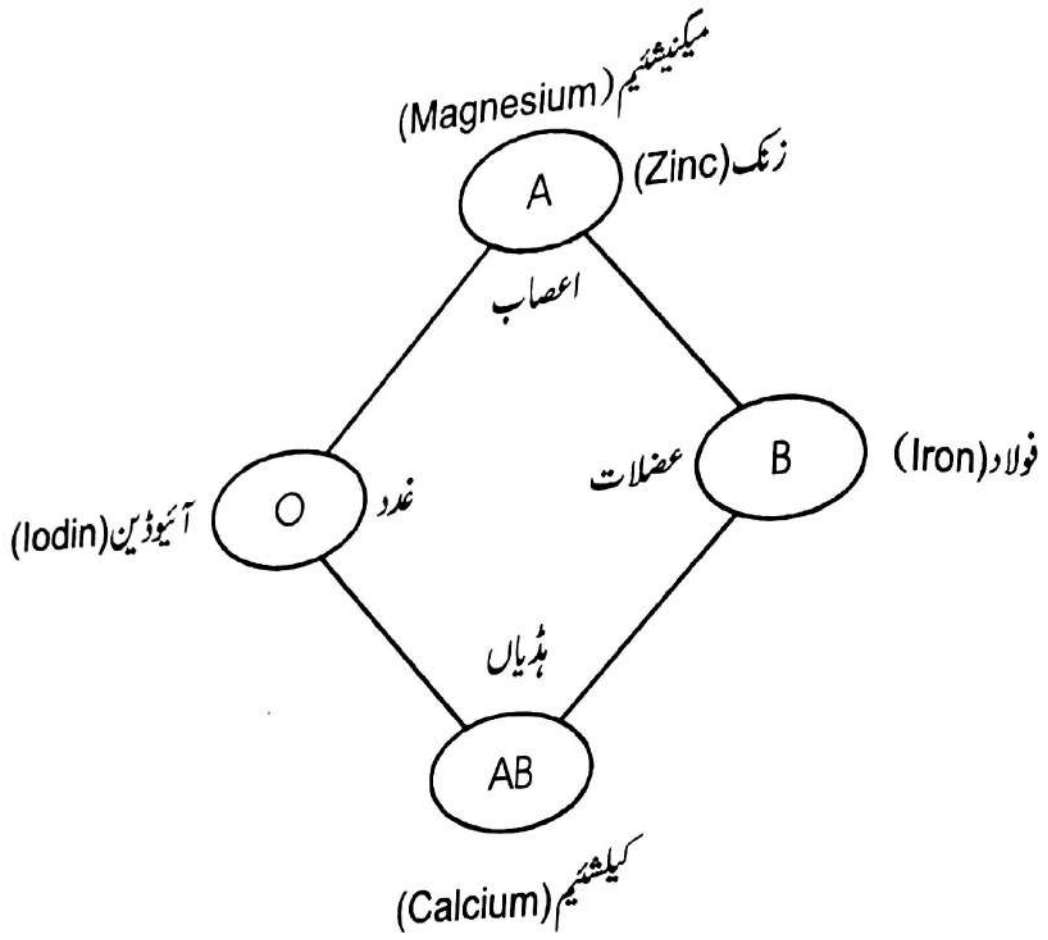
موسم اور بلڈ گروپ

موسم کا بلڈ گروپ کے بگاڑ اور بنانے میں اہم کردار ہے وبائی امراض کی پیدائش کی وجہ بھی یہی تبدیلیاں ہوتی ہیں:

(گرم خشک) موسم گرما **B** گروپ سے متعلق ہے۔
(سرد خشک) موسم خزاں **AB** گروپ سے متعلق ہے۔
(سرد تر) موسم سرما **A** گروپ سے متعلق ہے۔
(گرم تر) موسم بہار **O** گروپ سے متعلق ہے۔

جب کبھی اس ترتیب سے ہٹ کر موسم آتے ہیں تو بلڈ گروپ میں ایک دم تبدیلی سے جراثیم بن جاتے ہیں اور وبائی امراض اسی افراط و تفریط کا نتیجہ ہوتے ہیں۔

فطرت کا نظام

قلب وعضلات	=	گرم خشک	=	B گروپ
صفرا (جگر) خون	=	گرم تر	=	O گروپ
بلغم	=	سرد تر	=	A گروپ
سودا	=	سرد خشک	=	AB گروپ

فطرت صفرا کی گرمی خشکی کو خون کی گرمی تری سے ختم کرتی ہے اور گرمی تری کو بلغم کی سردی تری سے دور کرتی ہے اور سردی تری کو سودا کی سردی خشکی سے اور پھر سردی خشکی کو صفرا کی گرمی خشکی سے ختم کرتی ہے۔
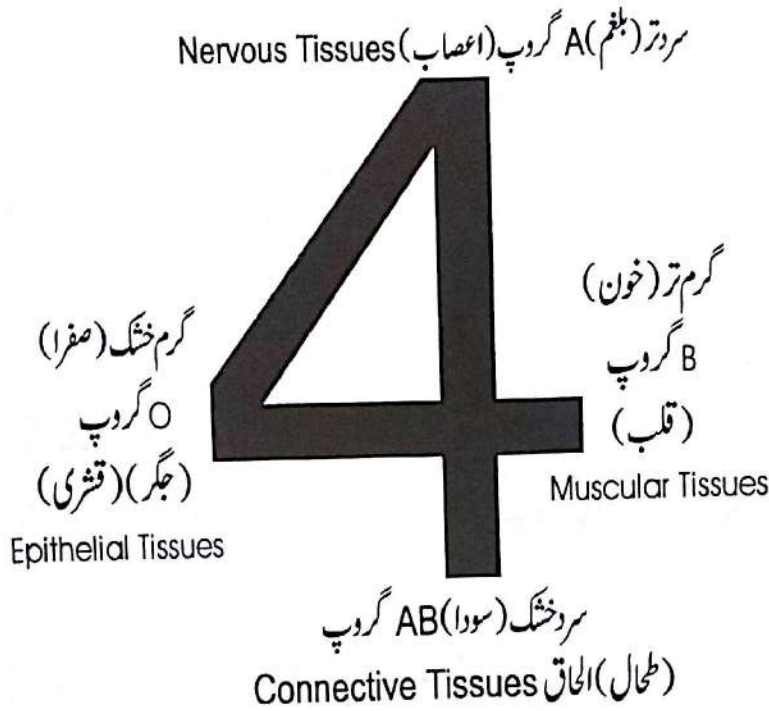
خیر وشر اور طبیعتِ انسانیہ

خیر اور شر قدرت نے بنائے ہیں۔ مگر انسان ان کے تابع نہیں ہے انسان خدا کے تابع ہے اور خیر وشر پر مکمل قبضہ رکھتا ہے۔ مگر ہم طبیعت کے اس قدر غلام بن چکے ہیں کہ گناہ پر گناہ کیئے جا رہے ہیں۔ ہماری فطرت میں گندی عادات اس قدر راسخ ہو چکی ہیں کہ ہم نے ان کو اپنی جبلت سمجھ کر دل کے نہاں خانوں میں اپنا آپ سمجھ کر چھپا لیا ہے اور اپنے گناہوں کو عین ثواب سمجھ کر اس کا ساتھ دینا ضروری سمجھ رکھا ہے۔ دراصل گناہ گار طبیعت ہونا ایک مرض ہے۔ اگر چہ اس موضوع پر ایک کتاب لکھنے کا پروگرام ہے اسی لیے تمہید و تفصیل تو ہم کتاب میں ہی لکھیں گے۔ دراصل غصہ، خوف، لذت، غم، حسد، بغض، کینہ، نفرت، عشق یہ ایسی کیفیات ہیں جو انسان کے خیالات میں تبدیلی سے پیدا ہوتی ہیں اور مزاج میں بگاڑ سے ہی انسان ناعاقبت اندیش بن جاتا ہے اور نتائج کی پرواہ کیے بغیر بڑے بڑے جرائم کر کے مجرم بن جاتا ہے۔ آگے الا ماشاء اللہ ہمارے انسداد جرائم کے ادارے ہیں جو سزائیں دیتے ہیں مگر مجرموں کے مزاج درست کرنے کے لیے ان کو دوائیں اور غذائیں نہیں دیتے۔ ہر مجرم دراصل خلیات میں خرابی کی وجہ سے بنتا ہے۔ بہت کم ایسے مجرم ہونگے کہ جن سے جرم سہواً صادر ہو گیا ہو ان کے مزاج کے فساد کی وجہ سے نہ ہو مگر کثرت ان ہی لوگوں کی ہے جو فسادِ مزاج سے مجرم بنتے ہیں۔ بظاہر آغاز چھوٹی سی خواہش سے ہوتا ہے کہ بیٹا کہتا ہے اماں میں نے روز انڈہ کھانا ہے اور برائلر (فارمی) مجھے بوٹی بہت اچھی لگتی ہے۔ ماں باپ بیٹے کی خواہش پوری کرنا شروع کر دیتے ہیں اور بچے کا مزاج گرم خشک اور خشک گرم اشیاء کا رسیا بن جاتا ہے۔ پھر وہ ہر چیز کھاتا ہے جس کا تقاضا اس کی طبیعت کرتی ہے۔ اس کی طبیعت میں گرمی خشکی اور خشکی گرمی سے چڑ چڑا پن اور غصہ پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ لحمیات کے کثرتِ استعمال سے قویٰ میں قوت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ مگر چونکہ خوراک اور غذا اس بچے کو کسی اصول سے نہیں دی گئی تھی، اس طرح دیگر غذاؤں اور خوراکوں کے تناسب جب بگڑ جاتے ہیں تو مزاج میں فساد اور بگاڑ پیدا ہوتا ہے اور غصہ، خوف، غم، حسد، نفرت، بغض، کینہ، شہوت، حرص، لالچ وغیرہ جیسی عادات وخصائل کا نشو و ارتقاء شروع ہو جاتا ہے جو

بعد میں قتل، لڑائی، چوری، زنا وغیرہ جیسے جرائم بن جاتے ہیں۔

اسلام میں ایک لفظ طہارت بیان فرمایا ہے۔ طہارت ذہن میں آتے ہی پانی کا تصور بیدار ہو جاتا ہے اور انسان غسل و وضو کرنے دوڑتا ہے، جس سے طبیعت میں انشراح، نور، طہارت اور پاکیزگی کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ پانی سے طہارت کا ایک خاص ربط ہے پانی کا فارمولہ H2O ہے یعنی ہائیڈروجن دو حصے اور آکسیجن ایک حصہ۔ دونوں اپنی اپنی جگہ آگ کا درجہ رکھتے ہیں مگر اکٹھے ہو کر پانی بن جاتا ہے۔ پانی میں آبِ حیات پوشیدہ ہے۔ فارمولہ اگر انسانی طبیعت کے اندر استعمال کیا جائے تو انسان ابدی دائمی زندہ ہو جاتا ہے۔ دراصل آبِ حیات اسی لیے ہے کہ سب ہی انسانوں کو حیات پانی ہی سے عطا ہوئی ہے۔ اگر ہم پانی کو فارمولہ کے حساب سے دیکھیں تو تری پائی جاتی ہے۔ H2O غدی اعصابی، مگر اس کو بدل کر دیکھیں اعصابی غدی مزاج بن جاتا ہے۔ رطوبت دراصل اعصاب بناتے ہیں۔ جیسے ہی ہم تر سرد یا تر گرم مزاج بناتے ہیں اور ایک جاندار کی پرورش تر گرم یا تر سرد ماحول، خوراک میں کی جائے تو اس میں شر اور گناہ دب جائے گا۔ اس لیے آقا ﷺ نے فرمایا کہ دودھ علم ہے اور کھیر کدو میں جسمانی اور روحانی بیماریوں کا علاج ہے، جب ہم مزاج دیکھتے ہیں تو تر سرد، تر گرم چیزوں کو آقا ﷺ نے بہت پسند فرمایا ہے۔ دراصل گرم خشک اور خشک گرم اشیاء سے ہی خون میں فساد اور تیزی پیدا ہوتی ہے، جس سے غصہ، بغض، حسد اور شر انسان میں پیدا ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ طبیعت میں تری پیدا ہونا ہی دراصل آبِ حیات ہے۔ آبِ حیات کیا ہے؟ جب اسی تری سے طبیعت میں غدد کی آگ اور عضلات کی آگ ٹھنڈی ہو جاتی ہے تو طبیعت سے خشکی دور ہو کر مثبت سوچ پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ انسان فلاحِ انسانیت کے کام کرتا ہے۔ حسن اخلاق عبادات و طاعات، علم و حکمت اور آخر کار ایک عارف کامل اور ولی اللہ بن جاتا ہے۔ جس کو دائمی ابدی سرور وانس قرب و وصل اور ذاتِ باری تعالیٰ سے تعلق کا رتبہ مل جاتا ہے۔ اللہ کریم قرآنِ کریم میں فرماتے ہیں "الا ان اولیاء اللّٰہ لا خوف علیھم و لاھم یحزنون." "خبردار ہو جا کہ اللہ کے دوست وہ ہیں نہ انہیں خوف ہے نہ غم۔

دراصل خوف اعصاب میں سکیڑ سے پیدا ہوتا ہے اور غم عضلات میں انقباض سے لاحق ہوتا ہے۔ اس کے ظاہری اسباب کے علاوہ خوراک و طرزِ معاشرت کا بھی اثر ہے۔ اگر خوراک مسلسل اعصاب میں انقباض پیدا کرے گی تو دبے ہوئے خوف سے نفسیاتی امراض جنم لیں گے اور غم قبول کرنے کی صلاحیت عضلات میں پیدا ہو جائے گی پھر معمولی سا مہمیز ہی غم کو ابھارے گا اور بندہ غم کے امراض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اللہ کریم اپنے دوستوں کے خواص میں بیان کر رہے ہیں کہ ان کے اعصاب اور عضلات میں انقباض نہیں ہوتا لہٰذا اعصاب و عضلات میں انبساط پیدا کرنے والی غذاؤں اور دواؤں کا استعمال طبیعت میں مسرت و لذت پیدا کرتا ہے تو کل و شکر جیسے جذبات پیدا ہو جاتے ہیں اور بندہ اللہ کے قریب ہو جاتا ہے بصورتِ دیگر مزاج کے فساد سے دور ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

بلڈگروپ اور تحقیقاتِ صابر ملتانی

حکیم صابر ملتانی مرحوم نے نظریہ تحریکات ستہ پیش کیا تھا۔ اگر چہ بہت ہی انقلابی کام کیا ہے مگر اس کے فوائد محدود ہو کر اس لیے رہ گئے کہ وہ انسانی بلڈگروپ سے ان تحریکات کو تطبیق نہیں دے پائے۔ بلکہ اپنی کتب میں انسانی بلڈ گروپ کا تذکرہ تک نہیں کیا۔ انسانی مزاج کے بنانے میں انسانی بلڈگروپ کا بہت بڑا دخل ہوتا ہے بلکہ بلڈگروپ سے ہی مزاج بنتا ہے۔ جیسا کہ ہم سابقہ صفحات میں قدر تطبیق دے چکے ہیں اب ذرا وضاحت کے ساتھ بیان کرتے ہیں۔
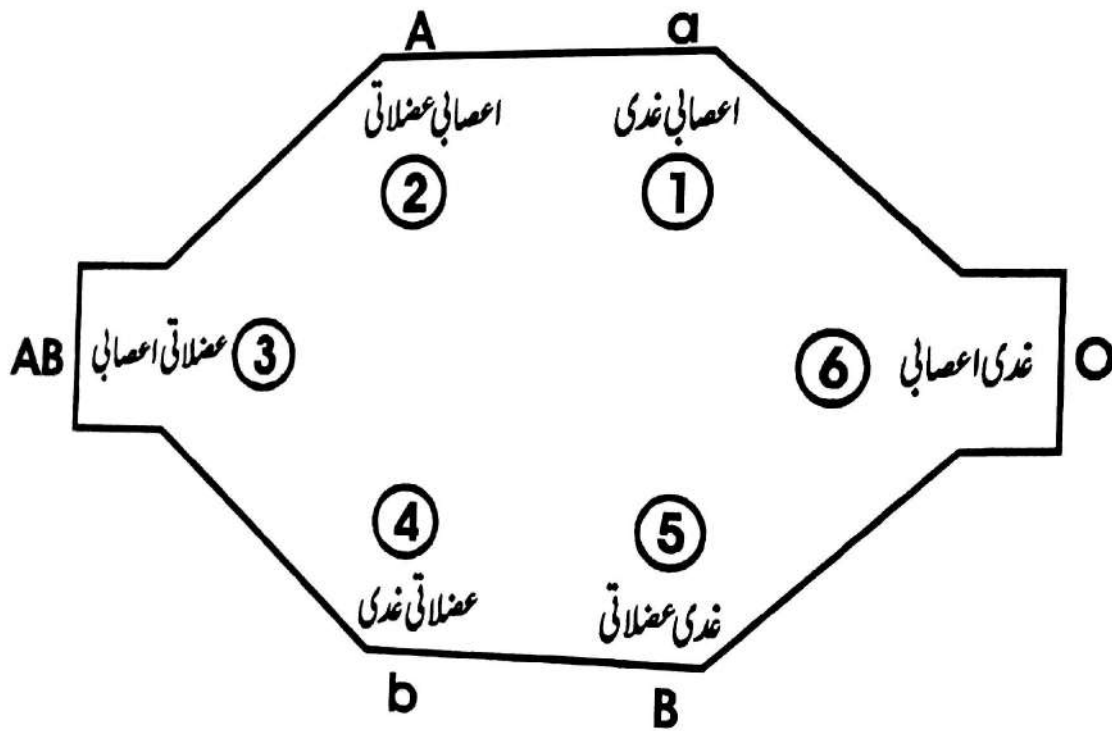
اس طرح بلڈگروپ کے حساب سے تحریکات ستہ بلحاظِ مزاجِ انسانیہ واضح ہو کر سامنے آگئی ہیں اور ہمارے مشاہدات و تجربات نے اس تطبیق کو ہی جاری وساری دیکھا ہے۔ علاج کے سلسلہ میں اسی تطبیق کو ملحوظ رکھ کر علاج کرنا

چاہیے نتائج 100% رہیں گے۔ اب ہم دائرۃ الامراض بلحاظِ حکیم صابر ملتانی اور جدید ریسرچ جو ہم نے کی ہے درج کرتے ہیں۔
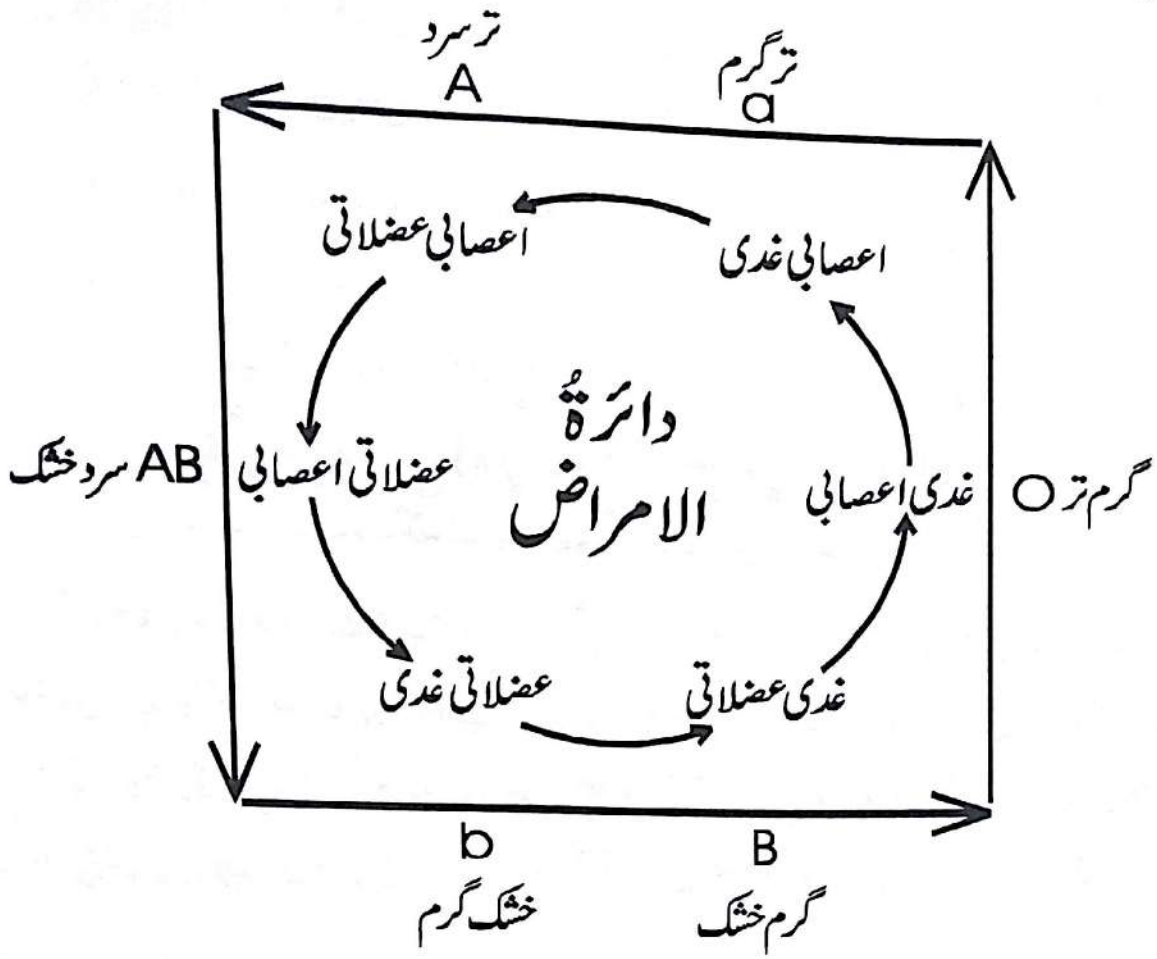
یہ ترتیب امراض لگنے کی صورت میں پیدا ہوتی ہے۔ یہ دراصل گھڑی کی الٹی چال ہے ہم اس کی قدرِ تشریح کرتے ہیں۔ جیسا کہ گزشتہ صفحہ کے نقشہ سے ظاہر ہے کہ O بلڈ گروپ کے اشخاص کا اصل مزاج تر گرم یعنی غدی اعصابی ہوتا ہے اور یہی خون کا اصل مزاج ہوتا ہے۔ چونکہ اس بلڈ گروپ میں اینٹی جن (Antigen) نہیں ہوتے اس لیے O بلڈ گروپ والے ہر طرح کے کیمیکلی اثرات کو جلد قبول کر لیتے ہیں اور جلد متاثر ہو کر امراض مہلکہ کا شکار سب سے زیادہ ہوتے ہیں۔ 40% لوگ ذیابیطس (Sugar)، کالا یرقان (Hepatitis) اور کینسر (Carcinoma) وغیرہ کا شکار ہوتے ہیں۔ دراصل ان لوگوں کو غدی اعصابی امراض لگتے ہیں مگر خرابی کی صورت میں bB بلڈ گروپ تیزاب (Acid) یعنی گرم خشک اور خشک گرم مزاج O بلڈ گروپ میں شامل ہوتا ہے تو امراض پیدا کرتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ غدی اعصابی یعنی خود O گروپ کا اپنا مزاج بگڑ جاتا ہے۔ O گروپ والوں میں اکثر امراض غدی عضلاتی یا عضلاتی غدی ہی پیدا ہوتے ہیں اس لیے کہ یہی مزاج bB بلڈ گروپ والوں کا ہوتا ہے اس کا علاج پھر اسی دائرۃُ العلاج کے مطابق کیا جاتا ہے۔
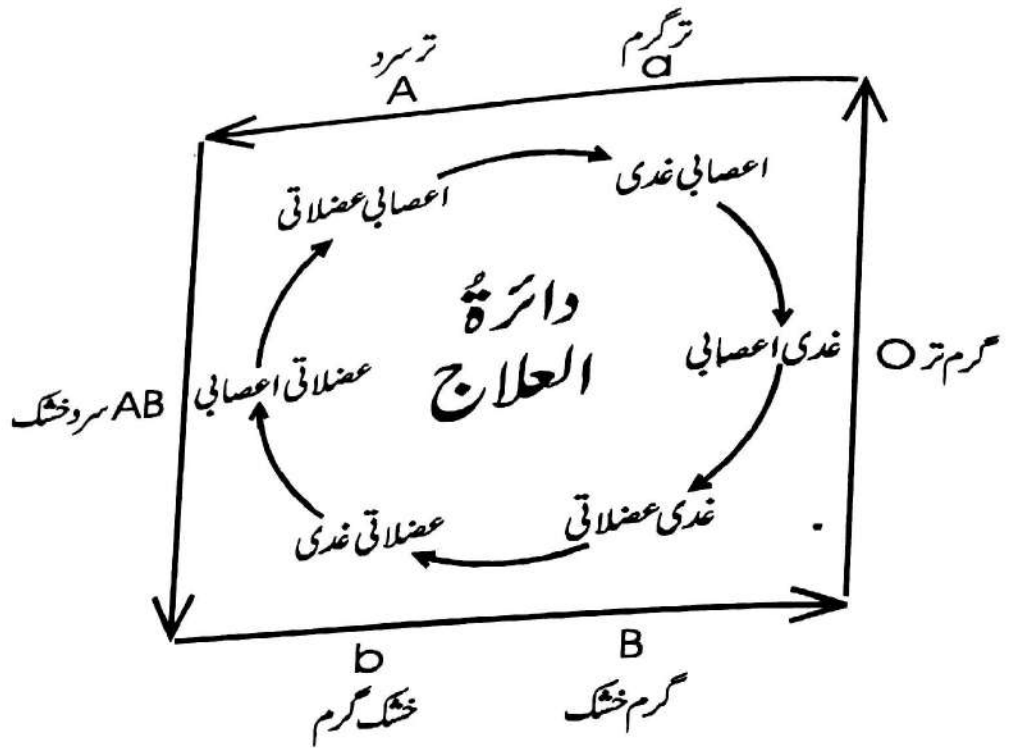
یعنی O بلڈ گروپ والے کو غدی اعصابی غذائیں اور دوائیں دیں۔ بلکہ بہتر یہ ہے غدی اعصابی یعنی جو اس کا مزاج ہے کی غذائیں دیں اور جو اعصابی غدی یعنی A گروپ کا مزاج پیدا کرنے والی دوائیں محرک مُلیّن مسہل وغیرہ ہیں دیں۔ تاکہ جو B گروپ کے اجزاء وعناصر O گروپ میں گرمی خشکی یا خشکی گرمی پیدا کر چکے ہیں اور تیزاب (Acid) بڑھ چکا ہے وہ A بلڈ گروپ کے الکلائن (Alkaline) مادوں سے نیوٹرل (Neutral) ہو جائے۔ کیونکہ تر گرم a بلڈ گروپ تر سرد A بلڈ گروپ دراصل B بلڈ گروپ کے گرم خشک اور B بلڈ گروپ کے خشک گرم مادوں کو نیوٹرل (Neutral) کر دیتے ہیں۔ اس طرح غدی اعصابی O بلڈ گروپ کا بندہ تندرست ہو جاتا ہے۔ جن لوگوں کا تعلق O گروپ سے ہوتا ہے وہ اپیتھیلیئل ٹشوز (Epithelial Tissues) سے متعلق ہوتے ہیں اور جسم کے غدود (Glands) وغیرہ کی خرابیوں کی وجہ سے بیمار ہوتے ہیں۔

A بلڈ گروپ اور علاج بلحاظِ مفرد اعضاء

A بلڈ گروپ میں دو مزاج پائے جاتے ہیں۔ یہ لوگ اعصاب سے تعلق رکھتے ہیں اور اعصاب کا مزاج تر ہوتا ہے۔ اس میں یا تو تری کے ساتھ گرمی پائی جاتی ہے یا تری کے ساتھ سردی کا اثر نمایاں ہوتا ہے جس کا دیکھنا بہت سہل ہے۔ A گروپ کا بندہ اگر گرمی محسوس کرتا ہے اور گرمی سے زیادہ حساس ہے تو اس کا مزاج اعصابی غدی تر گرم ہے اور اگر سردی سے زیادہ حساس ہے اور سردی محسوس کرتا ہے تو اس کا مزاج اعصابی عضلاتی یعنی تر سرد ہے۔ اب مثلاً

A گروپ میں اعصابی غدی مزاج کا شخص بیمار ہوتا ہے تو اگر اسے اعصابی غدی امراض لگ جائیں تو ایسی صورت میں A بلڈ گروپ کا مریض اپنے مزاج کے بگاڑ سے بیمار ہوا ہے۔ یا پھر اس کے مزاج میں غدی اعصابی اثرات سے بیماری مؤثر ہوتی ہے۔ غدی اعصابی A بلڈ گروپ کے حامل دونوں افراد یعنی جو تر گرم یا تر سرد مزاج رکھتے ہیں کے خون میں O بلڈ گروپ کا صفراوی نظام بگاڑ پیدا کر دیتا ہے' اعصابی غدی میں بھی اور اعصابی عضلاتی میں بھی۔ مگر اعصابی عضلاتی A گروپ کے اشخاص میں اعصابی غدی علامات بھی آسکتی ہیں۔

اس طرح A گروپ والوں کے مزاج میں جو ممکنہ صورت متاثر کر سکتی ہیں وہ سامنے آ گئی ہیں۔ اب علاج کی صورت بھی نوٹ فرما لیں۔ A اعصابی غدی کی صورت میں تو صرف A اعصابی عضلاتی سے ہی درست ہو جائے گا۔ مگر A اعصابی عضلاتی کی صورت میں عضلاتی اعصابی AB گروپ کی ادویہ وغذاؤں سے ہی درست ہوگا۔

AB بلڈ گروپ اور علاج بلحاظِ صابر ملتانیؒ

AB بلڈ گروپ کے لوگ سرد خشک مزاج رکھتے ہیں اور ان میں امراض لگنے کی شرح صرف 10% ہے اور مہلک امراض انھیں بہت کم لگتے ہیں۔ ان کا تعلق کنیکٹو ٹشوز (Connective Tissues) سے ہے جو جسم میں بھرتی کا کام کرتے ہیں۔ ہڈیاں تلی وغیرہ اسی گروپ سے متعلق ہیں۔ ایسے اشخاص اکثر اپنے مزاج میں بگاڑ سے ہی بیمار ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی A گروپ کے اثرات اگر بڑھ جائیں تو بیمار ہو جاتے ہیں یعنی انہیں اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی امراض لگ جاتے ہیں۔ مگر ان میں اتنی شدت نہیں ہوتی کیونکہ ان میں A اور B دونوں اقسام کے ضد زا (Antigen) موجود ہوتے ہیں تاہم جب AB گروپ والے بیمار ہوں تو اولاً ان کے مزاج یعنی عضلاتی اعصابی غذاؤں سے ہی علاج ہو جاتا ہے۔ یا پھر چونکہ A بلڈ گروپ کے ضد زا (Antigen) ان میں زیادہ ہوتے ہیں جنہیں آپ عضلاتی غدی B گروپ کی ادویہ دے کر تندرست کر سکتے ہیں۔ چونکہ AB گروپ والوں کا تعلق کافی حد تک

عضلات سے ہوتا ہے اس طرح عضلاتی اعصابی کو عضلاتی غدی سے ہی تندرست کیا جا سکتا ہے۔

Bبلڈ گروپ اور علاج بلحاظِ صابر ملتانی

Bبلڈ گروپ والوں کا مزاج خشک گرم اور گرم خشک ہوتا ہے۔

ان لوگوں کے مزاج میں بگاڑ کی اولاً تو یہ صورت ہوتی ہے کہ عضلاتی غدی (خشک گرم) Bبلڈ گروپ کا شخص عضلاتی اعصابی (سرد خشک) یعنی AB بلڈ گروپ کے اثرات کو قبول کر لیتا ہے۔اس طرح AB گروپ کے ضد زا (Antigen) شامل ہو جاتے ہیں۔ایسے شخص کے امراض آپ عضلاتی اعصابی اور عضلاتی غدی میں دیکھیں۔اور اگر Bبلڈ گروپ کا بندہ گرم خشک غدی عضلاتی مزاج کا ہے تو اس میں خشک گرم یعنی عضلاتی غدی کو نوٹ کریں یا پھر زیادہ سے زیادہ ان دونوں B گروپ والے آپس میں اشخاص میں AB گروپ یعنی عضلاتی اعصابی علامات کو نوٹ کرنے سے آپ مرض کی تہہ تک پہنچ جائیں گے۔یہ لوگ (Muscular Tissues) سے متعلق ہوتے ہیں۔ان میں مشینی طور پر جگر اور دل کی تحریکات خراب ہوتی ہیں اور کیمیکلی (Chemically) بھی یہی خرابیاں واقع ہوتی ہیں اور عضلات و معدہ زیادہ متاثر ہوتا ہے۔

غذا اور انسانی بلڈ گروپ

O بلڈ گروپ

O بلڈ گروپ اور غذا بلحاظِ نظریہ مفرد اعضاء ان لوگوں کا جگر کے ساتھ تعلق ہوتا ہے مگر کیمیائی لحاظ سے اعصاب کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔اس لیے ان لوگوں کی اصل غذائیں جَو' مونگرے' بکرے کا گوشت' نمک' کالی مرچ' شہد' دال مونگ' گندم' پودینہ سبز' ادرک' پپیتہ تازہ یا خشک' بادام' اونٹنی کا دودھ' ملک شیک' آم کا مربہ' ادرک' دلیہ گندم دیسی گھی والا' دیسی گھی کا پراٹھا اور دیسی گھی۔

مگر چونکہ امراض کے لحاظ سے ان لوگوں کو گرمی خشکی اور خشکی گرمی ہو سکتی ہے تو امراض کی صورت میں اعصابی غدی غذائیں یعنی کدو' ٹینڈا' ، گھیا توری' پیٹھا' گاجر' شلجم' دال ارہر' دال موٹھ' زیرہ سفید' الائچی کلاں سونف' ناشپاتی ' خربوزہ' مولی' مربہ گاجر' دلیہ' گندم' دودھ' مکھن' سوجی کا حلوہ' گاجر کا حلوہ' دودھ جلیبی' مٹھائیاں۔

مندرجہ بالا غذائیں تو ہم نے اصولِ صابر ملتانی کے لحاظ سے جدید تحقیق کر کے لکھ دی ہیں۔ہم مزید انشاءاللہ تفصیل سے لکھیں گے۔اب ہم O بلڈ گروپ والوں کے لیے وہ غذائیں لکھ رہے ہیں جو امریکی ڈاکٹر (Dr. D. Ademo) نے لکھی ہیں۔

آڑو' اروی' جَو' آلو بخارا' امرود' شلجم' ٹماٹر' موصلی سفید' میتھی' ادرک' شہتوت' اجوائن خراسانی ' ست پودینہ گلاب' عشبہ' کالن سونیا(Calansonia) ' سنا' سدابہار' آم' گوشت بکرا اور بڑا گوشت' تیتر' بٹیرا' بطخ' چکن' دل' کلیجی' گوشت ہرن' خرگوش' بچھڑا' سونف' گھی' دیسی' نمک' سبز چائے' تیز پات' زیرہ رومی' لونگ' دھنیہ' کری' پودینہ' رائی' املی' ہلدی' بادام' السی' تخم' کدو' تِل' اخروٹ' مٹر' مکھن' انار' اناناس' ناشپاتی' پپیتہ' شفتالو' دھی' سوڈا بوتل سادہ' رس بھری' سیب' کیلا' کھجور' انجیر' انگور' گریپ لیموں' کینولہ آئل' روغنِ السی' زیتون روغنِ تِل' کیلشیم جوہرِ ہلدی' انسولین' وٹامن C۔'

وٹامن K-، جو کا Salt، شہد، موصلی سفید، چقندر، سلاد، گاجر، کھیرا، کاسنی، لہسن، کھمبی، سبز مرچ، سرخ مرچ، شکر قندی، کدو، مولی، پالک، خوبانی وغیرہ۔

آپ خود اندازہ کریں کہ اس نے فقط Lactin Protein کے ذریعے جانچ (Test) کر کے غذائیں منتخب کی ہیں۔ اس کے پاس اصولِ مزاج اور نظریہ کوئی نہیں ہے اسی بناء پر اتنی غلطیاں کر رہا ہے اور ہم ان غذاؤں تک مزاج کے ذریعے پہنچے ہیں اس لیے الجھے نہیں۔ جب کہ وہ حکیم صابر ملتانی کے نظریہ مفرد اعضاء سے ناواقف ہے۔ وہ غذائیں جو ڈاکٹر (Dr. D.Ademo) نے O بلڈ گروپ والے کے لیے ممنوعہ قرار دی ہیں ان کو لکھا جاتا ہے O بلڈ گروپ والے پرہیز کریں۔

الفلفا، اکنیشیاء، کارن سلک (Corn silk)، لونگ، سرخ ریوند چینی، دارچینی، جلوتری، جائفل، وینیلا، کاجو، الائچی، مونگ پھلی، پستہ، خشخاش، کیسٹر آئل (Castor Oil)، تیل گری (Coconut Oil)، مکئی کا تیل (Corn Oil)، بنولہ کا تیل، جوہر شہد Vitamin اور Vitamin B، زنک، منصوبہ بندی، کارن سیرپ، فرکٹوز (Fructose)، چینی، گوند کیکر، گھیکوار، بند گوبھی، پھول گوبھی، سرسوں، اچار، آلو، مکئی، گندم، گندم سے بنی اشیاء، ناریل، مالٹا، لسی، آئس کریم، دودھ، ہر قسم کی کیچپ، سرکہ، کافی (Coffee)، بوتلیں، چائے وغیرہ ممنوع اشیاء ہیں۔ O بلڈ گروپ بلحاظ مفرد اعضاء ہمارے پاس چونکہ مزاج کا طریق کار ہے اس لیے ہمیں معلوم ہے کہ غدی اعصابی یعنی O گروپ اشخاص کو غدی عضلاتی یا عضلاتی غدی یعنی B گروپ کی غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے مثلاً ساگ سرسوں، میتھی، مرغ، پرندے کا گوشت ہر قسم، پیاز، لہسن، اجوائن دیسی، میٹھی خوبانی، میٹھا شہتوت، میٹھا انگور، میٹھا آم، انجیر، کھجور، پستہ، چلغوزہ، کاجو، یخنی، آم کا مربہ، آم کا اچار، سہانجنا، انڈے والے توس، چنے کی دال کا حلوہ، کریلے، جو ہنگاں، کچنال، انڈہ، بڑا گوشت، مچھلی، چنے کی دال، مسور کی دال، مکئی، سرخ مرچ، لونگ، دارچینی، ترش انگور، ترش آم، چوہارے، اخروٹ، کافی، چائے، مربہ آم، آم کا اچار، بیسنی روٹی، حلیم، کباب، شامی کباب وغیرہ وغیرہ۔

چونکہ ڈاکٹر (D.A. Demo) نے فقط ایک بات کو ملحوظ رکھا ہے اور ہم نے مزاج اور امراض لگنے کی ترتیب کو بھی سامنے رکھا ہے۔ صرف ایک مزاج دیکھ کر اور گروپ بندی کر کے ان غذاؤں کو لکھنا ہی کمال نہیں ہے بلکہ امراض لگنے کی ترتیب کو نوٹ کرنا ازبس ضروری ہے۔

A بلڈ گروپ اور غذائیں بلحاظِ مفرد اعضاء

جیسا کہ ہم اس سے پہلے بتا چکے ہیں کہ A گروپ میں دو قسم کے لوگ بلحاظِ مزاج پائے جاتے ہیں جنھیں ہم A اور A2 کہہ سکتے ہیں یعنی اعصابی غدی تر گرم A اور اعصابی عضلاتی تر سرد A2۔ اعصابی غدی A اور اعصابی

عضلاتی A2 کے لوگ مندرجہ ذیل غذائیں لے سکتے ہیں۔

کدو' ٹینڈے' گھیا' توری' پیٹھا' گاجر' شلجم' ارھر کی دال' موٹھ کی دال' زیرہ سفید' بڑی الائچی' سونف' ناشپاتی' مولی' خربوزہ' گاجر کا مربہ' دلیہ' گندم' دودھ والا مکھن' سوجی' گاجر کا حلوہ' دودھ جلیبی' مٹھائیاں' چقندر' بھنڈی توری' مٹر' اروی' گوبھی' ساگودانہ' جو' چاول' ماش کی دال' دھنیا سبز و خشک' کھیرا تر' موسمی فروٹ' سفید انار بہہ دانہ' سیب شیریں' امرود شیریں' کیلا' انناس' تربوز' شکر قندی' سنگھاڑا' گرما' سردا' دودھ' گنے کا رس' سیب کا جوس' کیلے اور سیب کا ملک شیک' ستو' مربہ بہی' جو کا دلیہ'' کھیر' فرنی' کسٹرڈ' مغز چھوٹا بڑا' آئس کریم وغیرہ۔

گروپ اور غذائیں بلحاظِ (Dr. D.Ademo)

شفتالو' ناشپاتی' آڑو' امرود' انار' آم' گریپ فروٹ' انناس' سیب' آلو بخارا' گوبھی' رس بھری' دیسی گھی' دودھ' دہی' سویا ساس' نمک' سبز چائے' ماش کالے' بربیرس' الفلفا' کیومیلا' CalAnsonia' ایکنیشیا' گرینڈیلیا' میتھی' ادرک' شہتوت' اجوائن خراسانی' ست پودینہ' گلاب' عشبہ' اسٹابری' سدابہار' چکن' تیتر' بکرا' سونف' تیزپات' زیرہ رومی' الائچی' دارچینی' لونگ' دھنیا' کری' جلوتری' پودینہ' رائی' جائفل' املی' ہلدی' وینیلا' بادام' السی' مونگ پھلی' خشخاش' تخم کدو' اخروٹ' کینولہ آئل' روغنِ السی' زیتون' وٹامن H' فولک ایسڈ' کیلشیم' جوہر ہلدی' وٹامن B5 وٹامن C وٹامن E' زنک' جو کا نمک' کارن سوپ' شہد' گھیکوار' موصلی سفید' چقندر' سلاد' لیموں' گاجر' کھیرا' کاسنی' لہسن' کھمبی' مٹر' اچار' کدو' مولی' پالک' شلجم' مکئی' خوبانی' کھجور' انجیر' انگور۔

اب آپ خود ملاحظہ فرمائیں کہ ہم نے تو اپنے مزاجوں کے حساب سے غذائیں نکالی ہیں اور انہوں نے صرف ایک لیکٹین پروٹین (Lactin Protein) کو سامنے رکھا اسی لیے چوں چوں کا مربہ نظر آرہا ہے۔ اگرچہ ہماری مزاجی غذاؤں میں اور ان غذاؤں میں بہت سی غذائیں مشترک نکل آئی ہیں۔ مگر ہمارے پاس یقینی صورت حال ہے اور وہ ایک ہی قسم کی غذاؤں کو ہر بلڈ گروپ کے تحت لکھنے پر مجبور ہیں۔

A Blood Group کے لیے جن غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔

بلحاظِ ڈاکٹر (D.A. Demo)

کارن سلک' لونگ' سرخ ریوند چینی' سنا' بڑا گوشت بھینس کٹا گائے' گائے کا بچھڑا' بطخ' بکرا' خرگوش' ہرن' کاجو' پستہ' تیل گری (Coconut oil)' تیل مکئی (Corn Oil)' تیل بنولہ' روغنِ تل' وٹامن A منصوبہ بندی' چینی' گوبھی' گوند کیکر' بند گوبھی' سبز مرچ' سرخ مرچ' شکر قندی' آلو' ٹماٹر' اروی' گندم' امرود' سوجی' کیلا' ناریل' مالٹا' پپیتہ'

مکھن، لسی، آئس کریم، کیچپ، مائینیز، سرکہ، بوتلیں، چائے۔

A Blood Group کیلئے جن غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔ بلحاظِ نظریہ مفرد اعضاء

اگر A2 گروپ یعنی اعصابی عضلاتی والے بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں وہ اپنی مزاجی غذاؤں یعنی A1 اعصابی غدی کا بھی کثرت سے استعمال نہ کریں کیونکہ بیماری کا باعث بن جائے گا مگر غدی اعصابی غذائیں انہیں مفید نہیں ہیں۔ اس لیے وہ ان غذاؤں کا کثرت سے استعمال نہ کریں مثلاً مونگرے، گوشت بکرا، گندم، مونگ کی دال، سبز پودینہ، کالی مرچ، نمک، ادرک، پستہ تازہ یا خشک، بادام، شہد، اونٹنی کا دودھ، میٹھے آم کا ملک شیک، ادرک کا مربہ، دلیہ گندم بغیر دودھ کا دیسی گھی والا، دیسی گھی اور دیسی گھی والا پراٹھا وغیرہ۔

AB گروپ اور غذائیں بلحاظِ نظریہ مفرد اعضاء

AB بلڈ گروپ دراصل عضلاتی اعصابی سرد خشک ہوتا ہے۔ اس کو امراض یا تو خود اسی کے اپنے مزاج کے فساد سے ہوتے ہیں یا پھر A بلڈ گروپ کے اعصابی عضلاتی یا اعصابی غدی نظام کے امراض لگتے ہیں۔ تاہم ان کا علاج ایک تو اسی مزاج یعنی عضلاتی اعصابی غذاؤں اور دواؤں سے کریں یا پھر عضلاتی غدی B بلڈ گروپ کی دواؤں اور غذاؤں سے کریں۔ AB بلڈ گروپ کی اور B بلڈ گروپ عضلاتی غدی کی غذائیں جو AB بلڈ گروپ کے لیے مفید ہیں لکھی جاتی ہیں۔ وہ غذائیں جو AB بلڈ گروپ کو بڑھاتی ہیں اور الحاقی ٹشوز کو تقویت دیتی ہیں درج ذیل ہیں۔

چھولے، بینگن، لوبیا، پالک، پھلی دار سبزیاں، اوجڑی، سبز مرچ، ٹماٹر، انار دانہ، سلاد، لیموں، لیچی، آلو بخارا، قندھاری انار، لوکاٹ، جامن، کینو، مالٹا، چکوترا، بیر، املی، مونگ پھلی، ناریل، کشمش، دودھ والی چائے، بوتلیں، شکنجبین، کانجی، ترش لسی، کینو کا جوس، مربہ ہرڑ، مربہ آملہ، دہی بھلے، فروٹ چاٹ، آلو چھولے، ہر قسم کے جام، کریلے، چنگاں، کچنار، انڈہ، بڑا گوشت، مچھلی، دال چنا، دال مسور، مکئی، سرخ مرچ، لونگ، دارچینی، انگور ترش، ترش آم، چھوہارے، اخروٹ، کافی، چائے کا قہوہ (چائے بغیر دودھ) آم کا مربہ، آم کا اچار، بھنے ہوئے چنے، بیسنی روٹی، شامی کباب، حلیم، پکوڑے وغیرہ۔

AB Blood Group پرہیز کریں A2 گروپ میں اعصابی عضلاتی غذاؤں سے۔ بلحاظِ نظریہ مفرد اعضاء

چقندر، بھنڈی توری، اروی، مٹر، گوبھی، ساگودانہ، جو، چاول، ماش کی دال، زیرہ سفید، دھنیہ سبز و خشک، بڑی الائچی، کھیرہ، تر (ککڑی)، موسمی، فروٹر، مالٹا، سفید انار، بہدانہ، سیب شیریں، امرود شیریں، کیلا، انناس، تربوز، شکر قندی، سنگھاڑا،

گرما، سردہ، دودھ، گنے کا رس، سیب کا جوس، کیلے اور سیب کا ملک شیک، ستو، مربہ، بہی، رس، بسکٹ، ڈبل روٹی، جو کا دلیہ، گجریلا، کھیر، فیرنی، کسٹرڈ، آئس کریم، چھوٹا و بڑا مغز وغیرہ۔

AB Blood Group بلحاظِ (Dr. D.Ademo)

الفلفا، کالن سونیا (Cal Ansonia)، ایکنیشیا، ادرک، شہتوت، اجوائن خراسانی، ست پودینہ، گلاب، عشبہ، اسٹابری، سدا بہار، گوشت بکرا، خرگوش، تیز پات، زیرہ رومی، الائچی، دار چینی، لونگ، دھنیا، کری، جاوتری، پودینہ، رائی، جائفل، املی، ہلدی، ونیلا، بادام، کاجو، السی، مونگ پھلی، پستہ، اخروٹ، کینولہ آئل، روغنِ السی، روغن زیتون، وٹامن C، وٹامن E، زنک، فریکٹوز، شہد، موصلی سفید، چقندر، بند گوبھی، سلاد، پھول گوبھی، گاجر، آلو، کھیرا، کاسنی، لہسن، کھمبی، مٹر، شکرقندی، کدو، پالک، ٹماٹر، شلجم، اروی، گندم، سیب، خوبانی، کھجور، انجیر، انگور، گریپ لیموں، آم، پپیتہ، آڑو، ناشپاتی، اناس، آلو بخارا، شفتالو، رس بھری، گھی دیسی، دودھ، بکری، دہی، سویا ساس، سبز چائے، نمک، سوڈا بوتل سادہ وغیرہ۔

AB Blood Group کے لیے جن غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔

بلحاظِ (Dr. D.Ademo)

Corn silk، لونگ، سرخ ریوند چینی، سنا، بڑا گوشت، بھینس گائے کا بچھڑا، مرغی، بطخ، بٹیرا، تیتر، ہرن کا گوشت۔ تخم کدو، تل، تیل گری (Coconut Oil)، کارن آئل، بنولہ آئل، روغنِ تل، سن فلاور، جو کا سالٹ، کارن سیرپ، چینی، گوند کیکر، گھیکوار، اچار، سبز مرچ، سرخ مرچ، مولی، جو، مکئی، کیلا، ناریل، امرود، مالٹا، انار، مکھن، لسی، آئسکریم، گائے کا دودھ، کیچپ، سرکہ، مشروبات (بوتلیں)، چائے، ثابت ماش (کالے) یا ماش کی دال۔

B گروپ اور غذائیں بلحاظِ نظریۂ مفرد اعضاء

B گروپ میں بھی گرم خشک غدی عضلاتی اور خشک گرم عضلاتی غدی مزاج کے لوگ ملتے ہیں۔ جنہیں ہم B1 اور B2 کہہ سکتے ہیں۔ خشک گرم مزاج کا بندہ گرم خشک اشیاء بھی استعمال کر سکتا ہے مگر گرم خشک مزاج کا بندہ خشک گرم اشیاء سے بیمار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس طرح ہماری ترتیب کے لحاظ سے بھی Anti Clock Wise سرکل بن جاتا ہے البتہ عضلاتی غدی خشک گرم مزاج کے اشخاص کو غدی عضلاتی گرم خشک غذائیں مفید رہ سکتی ہیں۔ مگر گرم خشک مزاج والے کو زیادہ تر گرم تر غدی اعصابی O بلڈ گروپ کی غذائیں صحت دیتی ہیں۔ ویسے تو B بلڈ گروپ تمام کے لیے ہی گرم تر O بلڈ گروپ مفید ہے۔ اب ذیل میں B بلڈ گروپ کی غذائیں بلحاظِ نظریہ مفرد اعضاء خشک گرم مزاج

والوں کے لیے لکھ رہا ہوں۔

کریلے، چوہنگاں، کچنال، انڈہ، بڑا گوشت، مچھلی، چنے کی دال، مسور کی دال، مکئی، سرخ مرچ، لونگ، دارچینی، ترش انگور، ترش آم، چوہارے، اخروٹ، کافی، چائے کا قہوہ، مربہ آم، آم کا اچار، بھنے ہوئے چنے، بیسنی روٹی، حلیم، شامی کباب، پکوڑے، سرسوں کا ساگ، میتھی، مرغ، ہر قسم کے پرندے کا گوشت، پیاز، لہسن، اجوائن دیسی، میٹھی خوبانی، میٹھا شہتوت، میٹھا انگور، میٹھا آم، انجیر، کھجور، پستہ، چلغوزہ، کاجو، یخنی، آم کا مربہ، اچار، سہانجنا، انڈے والے توس، میٹھا انڈہ دیسی گھی میں فرائی کیا ہوا، چنے کی دال کا حلوہ وغیرہ۔

اب بعض خوراکیں جو فقط B2 والے یعنی گرم خشک مزاج کے حامل اشخاص کو مفید ہیں O بلڈ گروپ کی گرم تر غدی اعصابی غذائیں مندرجہ ذیل ہیں۔

گندم، دیسی گھی، مونگرے، بکرے کا گوشت، دال مونگ، پودینہ سبز، کالی مرچ، نمک، پستہ، بادام، شہد، ادرک، اونٹنی کا دودھ، میٹھے آم کا ملک شیک، ادرک کا مربہ، دلیہ گندم بغیر دودھ دیسی گھی والا، دیسی گھی کا پراٹھا وغیرہ۔ ان غذاؤں سے B گروپ والوں کا مزاج اعتدال پر آجاتا ہے۔

B گروپ اور غذائیں بلحاظِ (Dr. D.Ademo)

گائے کا دودھ، بکری، سرکہ، دیسی گھی، رس بھری، شفتالو، آڑو، امرود، انجیر، سبز چائے، الفلفا، ایکنیشیا، ادرک، شہتوت، اجوائن خراسانی، پودینہ، گلاب، عشبہ، اسٹابری، سدا بہار، بڑا گوشت، بکرا، کلیجی، خرگوش، ہرن کا گوشت، سونف، تیزپات، زیرہ رومی، الائچی، لونگ، دھنیا، سویا ساس، کری، جاوتری، رائی، جائفل، املی، ہلدی، وینیلا، بادام، السی، اخروٹ، روغنِ السی، زیتون، وٹامن A، فولک ایسڈ، تخم منقی، وٹامن E، شہد، موصلی سفید، چقندر، بند گوبھی، پھول گوبھی، سلاد، گاجر، کھیرا، مٹر، کاسنی، لہسن، کھمبی، سرسوں، اچار، سبز مرچ، سرخ مرچ، آلو، شکرقندی، پالک، شلجم، اروی، سیب، خوبانی، گریپ، لیموں، آم، مالٹا، پپیتہ، آڑو، ناشپاتی، اناس، آلو بخارا، مکھن، انگور، کھجور، لسی، کیلا وغیرہ۔

B گروپ کیلئے جن غذاؤں سے پرہیز ضروری ہے۔ بلحاظِ (Dr. D.Ademo)

کارن سلک (Corn silk)، میتھی، بچھو بوٹی، لونگ، سرخ ریوند چینی، سنا، چکن، بٹیرا، بطخ، تیتر، بچھڑے، دارچینی، کاجو، مونگ پھلی، پستہ، خشخاش، تخم کدو، تِل، تیل گری (Coconut Oil)، کارن آئل (Corn Oil)، بنولہ کا تیل، روغن تِل، سورج مُکھی (Sun Flower)، Vitamin-C، زنک، جو کا سالٹ، کارن سیرپ، چینی، گوند کیکر، گھیکوار، مولی، ٹماٹر، مکئی، گندم، سوجی، ناریل، انار، آئس کریم، کیچپ، بوتلیں، دال ماش، کالے ماش وغیرہ۔
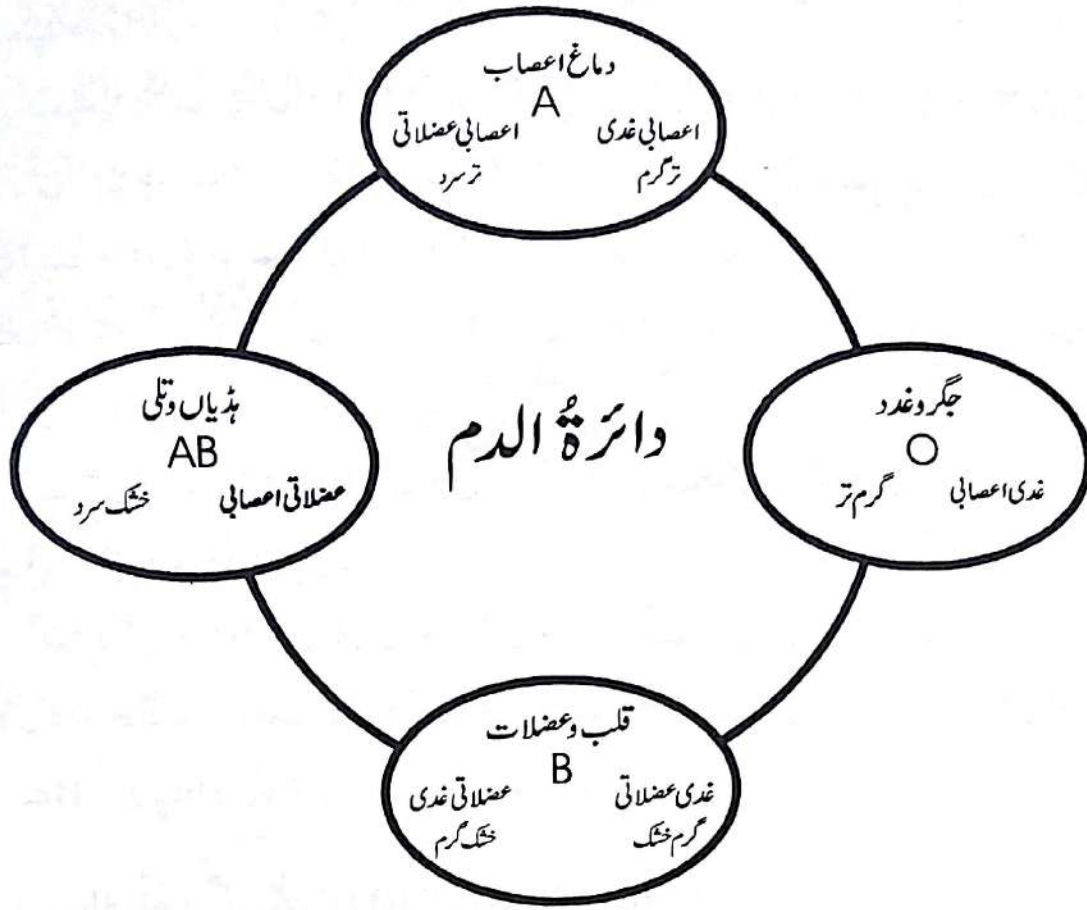
O بلڈگروپ اورامراض

O بلڈ گروپ والوں کو غدی اعصابی' غدی عضلاتی اور عضلاتی غدی امراض زندگی میں لگتے ہیں یعنی یا تو خود غدی اعصابی O بلڈ گروپ میں فساد پیدا ہو جاتا ہے افراط وتفریط غذائی سے یا پھر اس میں B بلڈ گروپ کے عناصر شامل ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ جو اولاً غدی عضلاتی بعد از اں عضلاتی غدی تغیرات پیدا کر دیتے ہیں۔ اور اصل مزاج یعنی غدی اعصابی پر حاوی ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں O بلڈ گروپ والوں کو گرم خشک بعد از اں خشک گرم امراض کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ یہی وجہ ہے ان لوگوں میں امراض مہلکہ لگنے کی شرح تناسب سے زیادہ ہے۔ اب ہم ان امراض کی تفصیل لکھتے ہیں جو O بلڈ گروپ کے حامل افراد کو زیادہ تر لگتے ہیں۔

ان لوگوں میں اولاً جو علامات پیدا ہوتی ہیں وہ بایاں شانہ' بایاں بازو' بایاں سینہ' بایاں پھیپھڑہ' لبلبہ' بایاں امعاءِ معدہ شریک ہیں۔ گردہ طحال تک کے تمام اعضاء لیکن طحال اسمیں شامل نہیں۔ بعد میں علامات غدی عضلاتی اعضاء یعنی بایاں نصف حصہ سر' بایاں کان' بائیں آنکھ' بایاں نتھنا اور چہرہ ہے بائیں طرف کے دانت' مسوڑھے' زبان' گردن کی بائیں سمت وغیرہ۔ بعد از اں یہی تحریک عضلاتی غدی میں بھی بدل جاتی ہے۔ پھر اس مقام میں جگر' دائیں

طرف کی آنتیں، دائیں طرف کا خصیہ، مثانہ ومقعد اور دائیں ٹانگ کو لہے سے لے کر پاؤں کی انگلیوں تک۔ ان جگہوں سے O بلڈ گروپ کی علامات شروع ہو جاتی ہیں۔

قدیم طب اور بلڈ گروپ

مزاج طب قدیم	طب جدید نظریہ مفرد اعضاء	مزاج	بلڈ گروپ بمطابق جدید تحقیق
گرم خشک	غدی عضلاتی	صفرا	B
گرم تر	غدی اعصابی	خون	O
سرد تر	اعصابی عضلاتی	بلغم	A
سرد خشک	عضلاتی اعصابی	سودا	AB

ان لوگوں کا چونکہ خون کا مزاج ہوتا ہے۔ اس لیے انہیں ہائی بلڈ پریشر ہو جاتا ہے اور لبلبہ متاثر ہو کر شوگر کا مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ ان لوگوں کے دل، بایاں پھیپھڑہ، معدہ وامعاء کے غدی پردوں اور بایاں گردہ اور لبلبہ پر بہت شدت سے اثرات ہوتے ہیں۔ خون میں جوش بہت ہوتا ہے اس لیے انتہائی ضعفِ قلب، غدی دمہ، معدہ میں شدید سوزش وورم اور آنتوں میں شدید قسم کی سوزش ہو جاتی ہے۔ جس سے پیچش اور خون آنے لگتا ہے۔ بائیں طرف کے گردے کی تکلیف، بائیں ٹانگ کے پاؤں کی انگلیوں تک عرق النساء، لنگڑی کا درد، کبھی اس کی شدت بائیں بازو پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ مردوں میں بائیں خصیئے کے اثر سے سرعت انزال کی شدت اور عورتوں میں خصیہ الرحم کی سوزش سے ماہواری میں تنگی اور درد میں شدت ہوتی ہیں۔ کولہوں میں درد اور قولنج، مقعد میں کدو دانے، کینچوے اور چنونے پیدا ہونا، گردوں اور مثانہ میں پتھری اور سوزش و ورم ہو کر پیشاب میں رطوبت، بیضہ اور خون آنا شروع ہو جاتا ہے۔ خونی پیچش اور ورم، سوزشِ معدہ، خونی بواسیر کی شدت اور سوزاک بھی ہو جاتا ہے۔ پیشاب بار بار اور جل کر آتا ہے۔ یہ دراصل سوزاک کے مریض ہوتے ہیں جس کا تذکرہ ہم ہومیو پیتھی کے باب میں کریں گے۔

اس کے بعد علامات دوسرے درجے میں O بلڈ گروپ والوں کی بائیں نصف سر سے لے کر شانہ تک آ جاتی ہیں جسے ہم غدی عضلاتی تحریک کہتے ہیں۔ یہ خالص جگر وغدد کی تحریک ہے مگر اس کو ہم نے B بلڈ گروپ والوں میں مشاہدہ کیا ہے۔ یہاں آ کر یہ خالص صفرا میں بدل جاتی ہے جب کہ غدی اعصابی کی صورت میں یہ خالص خون کی تحریک ومزاج تھا۔ جب اس کا تعلق عضلات سے کیمیائی طور پر جڑا ہو تو اگرچہ اس کا تعلق تو O بلڈ گروپ سے ہی رہا مگر امراض کا سلسلہ غدی عضلاتی ہو گیا۔ اس سے تمام جسم میں صفرا اور حرارت کی زیادتی شروع ہو جاتی ہے اور تمام جسم

کے غدد سکڑ نا شروع ہو جاتے ہیں اور عضلات پھیلنا اور اعصاب میں تسکین کی علامات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ عضلات کے پھیلنے کو خاص طور پر ذہن میں رکھیں کیونکہ جب عضلات مین تسکین ہوتی ہے تو وہ گیند کی طرح پھول جاتے ہیں۔شک پڑتا ہے کہ پھولنا ورم کی وجہ سے ہے۔ورم میں سوزش ہوتی ہے۔اس میں عضلات سکڑ جاتے ہیں اور بخار لازم ہوتا ہے۔یاد رکھیں کوئی حصہ جسم کا پھول جائے مثلاً گلے پڑنا' زبان کا موٹا ہونا' دل کا بڑھ جانا یا عظمِ جگر اور عظمِ طحال وغیرہ یا خصیوں کا بڑھ جانا' سر اور پیٹ کا بڑھ جانا یہ سب عضلات میں رطوبت کی زیادتی ہوتی ہے' لیکن کسی عضو کا پھیلنا ایسا ہے جیسے پانی میں کچھ عرصہ تک گوشت کی بوٹی رکھ دی جائے تو وہ پانی کی تری سے پھیل جاتی ہے۔بالکل اسی طرح O بلڈ گروپ والوں کے عضلات میں تحلیل ہو کر وہ پھیل جاتے ہیں۔

صفراوی سر درد' ضعف دماغ' ورم وسوزشِ دماغ نخاعی' ورم چہرہ' جنون استرخاء' سر چکرانا' فالج' بائیں آنکھ' ناک اور کان کے وہ امراض جو گرمی خشکی سے ہوں اور جن کی وجہ سے صفرا ہو سکتا ہے۔سر سے شانے تک کی جلد پر ورم' سوزش' پھنسیاں' زخم' جن کا سبب صفرا ہوتا ہے۔خفقان قلب' ضعف قلب' ضعفِ ششں معدہ وامعاء اور مثانہ یا ذات الجنب' پھیپھڑوں کے پردوں میں سوزش' آنتوں کے غدود میں سوزش وورم پلورسی' دائیں طرف سے شروع ہوتی ہے اور ذات الریہ غونیہ ہمیشہ دائیں طرف سے شروع ہوتا ہے۔تپ دق دائیں پھیپھڑے سے شروع ہوتی ہے اور سِل بائیں پھیپھڑے سے۔آنتوں اور ہڈیوں کی دق وسِل' سوالقینہ استسقاً اور یرقان۔

O بلڈ گروپ والوں پر آخری حملہ عضلاتی غدی امراض کا ہوتا ہے' جو مندرجہ ذیل ہیں

اس تحریک میں حرارت کم اور ریاح زیادہ ہوتی ہے۔اثرات جگر سے شروع ہو کر دائیں طرف کے پاؤں کی انگلیوں تک جاتے ہیں۔اس میں معدہ اور آنتوں کا دائیاں حصہ' دایاں گردہ' دایاں خصیہ' سرین کی دائیں طرف اور دائیں ٹانگ پاؤں تک شامل ہے۔صفرا کیمیاوی طور زیادہ ہوتا ہے تو O بلڈ گروپ والوں کے اعصاب میں حرارت کے اثرات سے تحلیل شدید ہو جاتی ہے۔جس سے ضعفِ اعصاب بڑھ جاتا ہے۔اس لیے ایسے لوگوں میں بائیں طرف خدر فالج جیسی خوفناک علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔اگر چہ یہ تحریک جب اولاً پیدا ہوتی ہے اور اس گروپ یعنی O بلڈ گروپ میں عضلاتی غدی علامات پیدا ہوتی ہیں تو بھوک بڑھ جاتی ہے اور قوت باہ میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔لیکن جب یہی کیمیائی مادے (Chemicals) خون میں زیادہ بڑھ جاتے ہیں تو دماغ اور اعصاب میں ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔بینائی' شنوائی' شامہ اور ذائقہ میں خرابی کے بعد خدر فالج کے آثار دائیں طرف پیدا ہو جاتے ہیں۔عضلات خصوصاً قلب میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس سے جسم پر پھوڑے پھنسیاں اور اورام پیدا ہو جاتے ہیں۔جس کے ساتھ آنتوں میں اورام' گردوں میں پتھری اور دائیں طرف کی ٹانگ اور بازو میں درد خصوصاً عرق

النساء پیدا ہوجاتا ہے۔ کیونکہ سائیکوسس کا مادہ پیدا ہوجاتا ہے۔ بواسیر بادی ہوجاتی ہے' دائیں خصیہ میں سکیڑ اور مرض فتق پیدا ہوجاتا ہے۔

A بلڈ گروپ اور امراض کی تفصیل

A بلڈ گروپ اعصاب میں تحریک رکھتے ہیں۔ ان کے مزاج اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی ہوتے ہیں۔ اعصابی عضلاتی لوگوں کو زیادہ سے زیادہ اعصابی غدی امراض یا غدی اعصابی امراض لاحق ہوتے ہیں اور اعصابی غدی A بلڈ گروپ کے لوگوں کو غدی اعصابی امراض ہی لاحق ہوتے ہیں۔ علاج کی صورت میں اعصابی عضلاتی لوگوں کو عضلاتی اعصابی AB بلڈ گروپ کی غذائیں اور دوائیں دے سکتے ہیں اور اعصابی غدی A بلڈ گروپ کے لوگوں کو اعصابی عضلاتی اور عضلاتی اعصابی غذائیں اور دوائیں بھی دے سکتے ہیں۔

(AO) اعصابی غدی یعنی تر گرم مزاج

A گروپ میں جن اشخاص کا مزاج اعصابی غدی ہے' ان کو طحال سے شروع ہوکر بائیں ٹانگ کے پاؤں کی انگلیوں تک پہنچتی ہے۔ اس میں طحال' لبلبلہ ' بایاں شانہ' بایاں کولہا' بایاں خصیہ اور عضو مخصوص کی بائیں طرف اور بائیں ٹانگ سے پیدا ہونے والے امراض اور علامات شامل ہیں۔ ان لوگوں میں غدد کی انتہائی کیمیائی تحریک وہاں سے بدل کر یعنی O بلڈ گروپ کے اجزاء و عناصر' اعصاب یعنی A بلڈ گروپ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ جس سے O بلڈ گروپ کی بجائے A بلڈ گروپ کے اجزاء زیادہ ہوکر اعصاب میں تحریک شروع ہو جاتی ہے۔ اگرچہ O بلڈ گروپ والوں کی تحریک خالص خون کی تحریک ہے کیونکہ اس میں ریاح ختم ہو چکے ہوتے ہیں۔ لیکن اس سے خون میں رقت (رطوبت کی گرمی سے زیادتی ہو جاتی ہے) اور ایسے علامات و امراض ظاہر ہوتے ہیں جن سے خون میں رقت بڑھ جاتی ہے۔ کیونکہ A بلڈ گروپ والے لوگوں کے اعصاب میں سوزش بڑھ جاتی ہے اور روز بروز اس وقت تک بڑھتی رہتی ہے جب تک رطوبات اس قدر نہ بڑھ جائیں کہ جن سے وہ حرارت ختم کر کے پھر A2 بلڈ گروپ کے دوسرے مزاج اعصابی عضلاتی کے امراض شروع ہوجاتے ہیں جن کی تفصیل آگے آئے گی۔ فی الحال اعصابی غدی تر گرم A بلڈ گروپ والوں کے امراض کی تفصیل بیان کررہے ہیں۔

ان لوگوں کا دماغ و نخاع اعصاب سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ مگر کیمیائی طور پر ان لوگوں کا تعلق یا اعصابی غدی کی صورت میں دماغ و نخاع کا تعلق غددِ دماغ سے ہوجاتا ہے۔ یا پھر اعصابی عضلاتی کی صورت میں عضلاتی انسجہ (Muscular Tissues) سے ہوجاتا ہے۔ اس میں سر کے امراض صداعِ دموی' صداع جماعی' سرسامِ دموی' کہتے

کاٹے کا جنون، مرگی، امُ الصبیان، فالج، جسمِ اسفل، استرخاء اسفل خناز یر، ضعفِ گردہ و مثانہ اور ضعفِ طحال وجگر کے علاوہ ضعفِ باہ خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ جس طرح دیگر رطوبات میں رقت اور بہاؤ بڑھ جاتا ہے اسی طرح جریان منی میں بھی رقت اور اخراج زیادہ ہوجاتا ہے۔ جریانِ منی کے ساتھ ضعفِ باہ کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ ضعفِ باہ سے متعلق یہ بات ذہن نشین رکھیں کہ اس کا تعلق کسی خاص گروپ سے نہیں کیونکہ قوتِ باہ ہر بلڈ گروپ میں اپنے اپنے مزاج کے حساب اور تناسب سے ہوتی ہے۔ اسی گروپ کا تناسب بگڑنے سے ضعف ہوجاتا ہے۔ ہر بلڈ گروپ والوں کو ضعف باہ اور امراض جنسی الگ الگ اقسام کے ہوتے ہیں۔ جس کا تذکرہ انشاء اللہ ساتھ ساتھ ہوتا رہے گا۔ مثلاً A بلڈ گروپ اعصابی غدی میں جریان منی کے مرض میں منی پانی کی طرح پتلا مادہ ہوکر اکثر بہہ جاتی ہے۔ O بلڈ گروپ غدی اعصابی صرف لذت کے وقت ذراسی لذت ملتے ہی مادہ بہہ نکلتا ہے جسے سرعت انزال کہتے ہیں، غدی اعصابی گروپ سے متعلق ہے۔ B بلڈ گروپ عضلاتی غدی منی کا اخراج نیند کی حالت میں کثرت سے ہویا گاہے گاہے، تو اس کو احتلام کہتے ہیں۔ یہ تحریک عضلاتی غدی ہوتی ہے۔ یہ اور اسی طرح کی مختلف علامات کو ہم نے تحقیق کرکے الگ الگ کیا ہے اور ہر بلڈ گروپ والے کے امراض کو مزید درمزید تحقیق کرکے نوٹ کیا ہے اور ادویہ تیار کی ہیں۔ تاکہ ہر بلڈ گروپ والے کو اس کی مخصوص دوا ہی قوت باہ سے متعلق دی جائے جس کے مضر اثرات نہ ہوں۔

ذیابیطس

ذیابیطس (Sugar) اعصابی غدی A بلڈ گروپ والے اشخاص کو ہوجاتی ہے۔ کیونکہ ذیابیطس والوں کے اعصاب میں سوزش ہوتی ہے اور A بلڈ گروپ والوں کا تعلق ہی اعصاب سے ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے طحال، لبلبہ اور جگر میں ضعف واقع ہوجاتا ہے اور وہ اپنے افعال پورے طور پر انجام نہیں دے سکتے۔ یعنی وہ اپنے خمیر پورے طور پر تیار کرکے خون میں شامل نہیں کرسکتے جن سے خون میں طاقت پیدا ہوکر قلب وعضلات B بلڈ گروپ میں تحریک پیدا ہو۔ دوسرے یہ کہ غددِ جاذبہ رطوبات کو جذب کرنے کے قابل نہیں رہتے جو خون سے جدا ہونے والی رطوبت کو فوراً جذب کرکے شامل خون کردیں۔ ان کے ساتھ نظام ہائے جسم تیزی کے ساتھ بگڑ جاتے ہیں، مریض پریشان ہوجاتا ہے اور فوری شفاء چاہتا ہے۔ خشک اور قابض ادویات اور اغذیہ استعمال کرتا ہے۔ اعصاب تمام جسم میں پھیلے ہوئے ہیں، جب جسم کے کسی مقام پر ان میں تحریک یا سوزش ہوگی تو ان کا اثر تمام جسم میں کم وبیش ضرور ظاہر ہوگا بلکہ مرکز تک پہنچ جائے گا۔ اسی طرح مرکز سے جسم میں ظاہر ہوجاتا ہے۔ مثلاً جسم میں کہیں اعصاب میں سوزش ہوگی تو اس کا اثر تمام جسم کے اعصاب خصوصاً دائیں بائیں کے حصوں میں ظاہر ہوگا۔ یہی دراصل علامات ہوتی ہیں جو بعض مقامات پر شدت سے ظاہر ہوجاتی ہیں۔ ان کو ناسمجھ لوگ امراض کا نام دینے بیٹھ جاتے ہیں۔ اعصابی غدی علامات بائیں طرف

ظاہر ہوتی ہیں یعنی جسم کے بائیں طرف کے اعصاب میں نقص واقع ہو تو اعصابی غدی تر گرم A بلڈ گروپ کا شخص ہے۔ اور اگر دائیں طرف کے اعصاب میں نقص واقع ہو تو اعصابی عضلاتی تر سرد A بلڈ گروپ کا شخص ہے۔ اس طرح اس کا مزاج نکالنا بھی آسان ہے۔ اگر آپ غور کریں گے اور مشاہدہ کریں گے تو معلوم ہوگا کہ ہر شخص اپنا ایک مزاج رکھتا ہے۔ یہ مزاج دراصل اس کے خاص خون کے گروپ سے ہی بنتا ہے۔ کیونکہ بچے کا پہلے خون متعین ہوتا ہے کہ اس کو کس قسم کے بلڈ گروپ سے رحم مادر میں تخلیق کیا جائے۔ پھر اعضاء بنتے ہیں۔ یہ اعضاء اسی مخصوص خون کے گروپ سے ترکیب پا کر بنے ہیں۔ اسی لحاظ سے ہم نے فقط چار گروپ سے لوگوں کو متعلق کیا ہے۔ ان میں علامات کو تفصیلاً تو ہم بیان کر رہے ہیں مگر اجمالاً یہ یاد رکھیں کہ A بلڈ گروپ اعصاب سے تعلق رکھتا ہے۔ خواہ مزاج اعصابی غدی ہو یا اعصابی عضلاتی۔ اعصابی امراض مثلاً دماغ، ناک، اور مثانہ میں رطوبت کی زیادتی کے ساتھ بے چینی، خارش جو بڑھ کر درد بن جاتی ہے جیسی علامات ظاہر ہوتی ہیں۔

O بلڈ گروپ غدد سے متعلق ہوتا ہے۔ غدی امراض میں حلق، گلے، آنتوں اور پیشاب میں جلن جو شدید صورتوں میں درد تک پہنچ جاتی ہے، وغیرہ شامل ہیں۔ B بلڈ گروپ عضلاتی امراض میں قلب وشش ومعدہ، خشکی ورِیاح، جوڑ درد وغیرہ شامل ہیں۔ AB بلڈ گروپ والوں میں الحاقی امراض واقع ہوتے ہیں۔ اگرچہ ان لوگوں میں مدافعت زیادہ ہوتی ہے مگر پھر بھی طحال کی خرابی کی وجہ سے ہڈیوں وغیرہ اور جوڑوں پر مضر اثرات سے خشک مزاج بن جاتا ہے۔ جسم کے کسی بھی حصہ میں سردی خشکی کا غلبہ اور علامات کی شدت وغیرہ شامل ہیں۔

اعصابی غدی لوگوں میں امراض کی حالت پیدا کرنے والے نقشہ میں اگر ہم دیکھیں تو ہمیں علم ہوگا کہ A بلڈ گروپ کے اعصابی غدی اشخاص میں O بلڈ گروپ کی غدی اعصابی تحریک بھی اپنی علامات اور امراض پیدا کر دیتی ہے، جن کی تفصیل بیان کر دی جاتی ہے۔ کیونکہ بعض دفعہ اعصابی غدی تر گرم A بلڈ گروپ کے لوگوں میں گرم تر O گروپ کا خون بننا شروع ہو جاتا ہے۔ جس سے A بلڈ گروپ والوں میں بائیں شانہ کی ہڈی سے شروع ہو کر گردن تک جاتی ہے۔ لبلبہ اور امعاء، آنتیں بائیں طرف کی شامل ہیں۔ اس میں جو علامات اور امراض شامل ہیں ان میں ریاح کا اثر داخل نہیں ہوتا البتہ خون میں جوش وحرارت زیادہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر ہائی بلڈ پریشر خون کے دباؤ میں تیزی آ جاتی ہے۔ اس کا اثر غدد پر شدت سے ہوتا ہے۔ دل، پھیپھڑے، معدہ اور امعاء کے غدی پردوں اور گردوں و لبلبہ پر بہت شدت سے اثر ہوتا ہے۔ اس لئے انتہائی ضعفِ قلب، غدی دمہ، معدہ میں شدید سوزش و وَرم، آنتوں میں شدید قسم کی پیچش ہو جاتی ہے اور بائیں گردہ کی تکلیف میں بائیں کولہے سے بائیں ٹانگ کے پاؤں کی انگلیوں تک عرق النساء، لنگڑی کا درد بھی ہو جاتا ہے۔ اس کی شدت بائیں بازو پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ مردوں میں بائیں خصیے کے اثر کے ساتھ سرعتِ انزال کی شدت، عورتوں میں خصیۃ الرحم کی سوزش سے ماہواری میں تنگی اور درد میں شدت ہوتی

ہے۔کولہوں میں درد، درد قولنج، بواسیر، کانچ نکلنا، آنتوں کے کیڑے، کیچوے، کدو دانے، چنونے، گردہ ومثانہ کی پتھری اور سوزش وورم ہو کر پیشاب میں رطوبتِ بیضہ اور خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ اور آنتوں میں خونی پیچش اور زخم ہو جاتے ہیں۔ خونی بواسیر کی شدت، پیشاب بار بار اور جل کر آتا ہے۔ سوزاک ہو جاتا ہے۔ اب آگے آتے ہیں A بلڈ گروپ میں اعصابی عضلاتی یعنی تر سرد مزاج کے حامل اشخاص جن میں سردی تری کی علامات پائی جاتی ہیں۔ ان لوگوں کے لیے اولاً تو وہی علامات جو ہم غدی اعصابی یعنی O بلڈ گروپ کی گرمی تری میں بیان کر چکے ہیں پیدا ہوتی ہیں، مگر ایک لحاظ سے ان لوگوں میں عضلات کی کیمیائی تحریک پائی جاتی ہے یعنی عضلاتی اعصابی۔ گویا کہ AB بلڈ گروپ سے تعلق قائم ہو رہا ہوتا ہے اس لیے A بلڈ گروپ کے لوگ اعصابی غدی علامات کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اگر چہ ان کا علاج انہی کے گروپ میں موجود ہوتا ہے یعنی اعصابی غدی تر گرم مگر چونکہ کھار یعنی الکلائن مادہ دو ہی طرح کا ہوتا ہے گرم اور سرد اسی لیے A بلڈ گروپ میں بھی دو ہی طرح کے لوگ پائے جاتے ہیں۔

پھیکا ذائقہ دراصل کھارا پن ہے جو ترشی یعنی B بلڈ گروپ کے بالمقابل ہے۔ B بلڈ گروپ میں ایسڈ بن رہا ہوتا ہے جس کا ذائقہ ترش ہے۔ اگر B بلڈ گروپ کے خون میں جوش ہوتا ہے تو A بلڈ گروپ خون کے جوش میں کمی پیدا کرتا ہے۔ سوائے اس کے کہ اس میں O بلڈ گروپ کا دباؤ نہ پیدا ہو رہا ہو۔ ہر قسم کی کھار جسم کو کمزور اور خون کو پتلا کرنے والی، روغنیات کو ختم کرنے والی اور رنگوں کو اڑانے والی ہیں۔ تیز کھاریں الکلائن A گروپ سے تعلق رکھتی ہیں جیسے سجی، جو کھار، نوشادر، قلمی شورہ اور پوٹاشیم وغیرہ۔ ویسے تو سوڈیم اور میگنیشیم بھی کھاریں ہیں مگر ان کو ہم نمکیات میں شمار کریں گے کیونکہ یہ نیوٹرل ہیں اور ان کا تعلق O بلڈ گروپ سے ہے۔ بعض کھاریں ہلکی ہوتی ہیں جیسے چونا (کیلشیم)، سنگِ جراحت، جواہرات، سنگِ مرمر، سنگِ سرماہی، عقیق اور مرجان وغیرہ۔ سونا، چاندی، تانبا، لوہا، جست، قلعی، سیسہ، سونا مکھی، روپا مکھی، سرمہ وغیرہ وغیرہ۔ یہ سب AB بلڈ گروپ والے لوگوں میں پائی جاتی ہیں۔ مختلف رنگوں کے حساب سے یہ ان بلڈ گروپس سے نسبت کھا جاتی ہیں مگر اصولاً یہ کھارا اور الکلیاں ہیں جن کا تعلق AB بلڈ گروپ سے ہی ہے۔ اسی لیے AB بلڈ گروپ میں مدافعتی نظام سب سے طاقتور ہوتا ہے۔

AB بلڈ گروپ اور امراض

AB بلڈ گروپ کے لوگ عضلاتی اعصابی سرد خشک مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کو امراض اکثر (تر سرد) یعنی اعصابی عضلاتی ہی لگتے ہیں یا خود اپنے مزاج عضلاتی اعصابی میں افراط تفریط سے صرف عضلاتی اعصابی امراض ہی لگتے ہیں۔ جن کا علاج B بلڈ گروپ میں ہے یعنی عضلاتی غدی تحریک کا پیدا کرنا ہے AB بلڈ گروپ میں۔ A بلڈ گروپ آنے سے امراض لگیں گے اور B بلڈ گروپ کے داخل کرنے سے علامات رفع ہوں گی AB بلڈ گروپ

میں جب A بلڈ گروپ بڑھ جاتا ہے یعنی الکلیز بڑھ جاتی ہیں تو ان لوگوں میں سردی تری یعنی رطوبات وبلغم کی زیادتی کیمیائی طور پر پیدا ہوجاتی ہے۔نظامِ اعصاب' دماغ ونخاع متاثر ہوتے ہیں۔سر کے دائیں نصف حصے سے لے کر شانہ کی ہڈی کے اوپر تک گویا گردن کے تمام مہروں سے دائیں طرف' دایاں ماتھا' دایاں کان' ناک کا دایاں حصہ' دائیں آنکھ' دایاں جبڑا ودانت' زبان کی دائیں طرف' گردن کی دائیں طرف اور دائیں طرف سے شانہ کی ہڈی تک کے امراض پیدا ہوتے ہیں۔جسم میں حرارت کم ہوجاتی ہے جس کی وجہ سے امراض اکثر پیچیدہ ہوجاتے ہیں۔بلغم' رطوبات اور سردی تری کی وجہ سے دائیں طرف سر درد بعدازاں پورا سر بھی ہوسکتا ہے۔دائیں ابرو تک درد آتا ہے' بعض دفع شدت کے باعث بائیں ابرو تک' بعض دفع شدت کے باعث پورے سر کے اردگرد گویا ماتھے کے گرد پٹی لپٹی ہے اور رات کو بوجھل رہتا ہے مگر رات کو تکلیف کم ہوجاتی ہے۔صبح تک جیسے جیسے موسم سرد ہو درد زیادہ ہوجاتا ہے۔مگر سورج نکلنے پر اور دھوپ اچھی طرح جب نکل آتی ہے تو گرمی کے اثر سے درد کم سے کم ہوجاتا ہے۔اس بلڈ گروپ میں نسیان بہت ہونے لگتا ہے' قوت حافظہ کم ہوجاتی ہے' قوتِ فکر وتخیل زائل ہوجاتی ہے اور بعض دفعہ تو خود کو بھی بھول جاتا ہے۔غفلت کی نیند آنے لگتی ہے' جمود وسکتہ ہوجاتا ہے' مثل مردہ پڑا رہتا ہے اور سردی سے سرسام بھی ہوجاتا ہے۔سر چکرانا' صرع ومرگی' آنکھ دکھنا' اندھیرے میں نہ دیکھ سکنا' سردی سے کان درد' سردی سے ناک بہنا جسے زکام کہتے ہیں' منہ کے چھالے وغیرہ جیسی علامات شامل ہیں۔

اگر یہی علامات آپ A بلڈ گروپ میں بھی دیکھیں تو یہ ممکن ہے۔کیونکہ یہ علامات اعصابی عضلاتی ہی ہیں جو خود A بلڈ گروپ میں بھی ظاہر ہوسکتی ہیں۔اس وقت ان کا علاج AB بلڈ گروپ کی غذائیں ودوائیں ہی ہیں یعنی عضلاتی اعصابی فارما کو پیا دیکھیں۔AB بلڈ گروپ پیدا کرنے کے لیے عضلاتی اعصابی فارما کو پیا کافی ہے یا AB بلڈ گروپ کی غذائیں استعمال کریں۔اور اگر آپ AB بلڈ گروپ ہی رکھتے ہیں تو اپنے گروپ کی غذاؤں اور دواؤں پر توجہ دیں۔لیکن اگر آپ AB بلڈ گروپ رکھتے ہوں اور آپ میں AB بلڈ گروپ (عضلاتی اعصابی) کی علامات پیدا ہوجائیں تو یا خود آپ کے اپنے بلڈ گروپ کے چارج میں خرابی ہو کہ AB میں تضادات واقع ہو رہے ہیں۔اس مقصد کے لیے آپ صرف B بلڈ گروپ کے عضلاتی غدی خشک گرم مزاج کو پیدا کریں۔غذائیں اور دوائیں عضلاتی غدی فارما کو پیا میں دیکھ لیں۔AB بلڈ گروپ کے بگاڑ سے جو علامات پیدا ہوتی ہیں ان کا اثر دائیں شانہ سے معدہ تک ہے۔اس وقت AB بلڈ گروپ کے لوگوں میں سردی خشکی ضرورت سے زیادہ تجاوز کرجاتی ہے۔الحاقی مادے فاسد خلط سودا جسم میں سیاہی اور ریاح غالب کردیتے ہیں۔رطوبت وبلغم اور ریشہ خشک ہونا شروع ہوجاتا ہے اور جسم میں ہر طرف خشکی ہی خشکی نظر آتی ہے۔رطوبت خشک ہونا شروع ہوجاتی ہے اور ریاح بڑھ جاتی ہے اور خون میں AB بلڈ گروپ کے اجزاء جسے طب کی زبان میں سودا کہتے ہیں بڑھ جاتے ہیں۔قلب' پھیپھڑے' معدہ اور مثانہ

متاثر ہوتے ہیں۔لقوہ دائیں طرف، تشنج، بھینگا پن، دن کے وقت نظر نہ آنا، آنکھ کی جھلی میں خون جمع ہوجانا یا قرنیہ کے نیچے سیاہی مائل نقطہ کا پڑ جانا، اختلاج قلب، دمہ، ورمِ پستان، دردِ معدہ، ضعفِ جگر وغیرہ شامل ہیں۔

B بلڈ گروپ اور امراض

B بلڈ گروپ میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ان دونوں کا مزاج اگر چہ تیزاب (Acid) پر ہے۔ مگر ایک میں عضلاتی غدی (خشک گرم) تحریک پائی جاتی ہے اور دوسرے B بلڈ گروپ کے لوگوں میں غدی عضلاتی (گرم خشک) تحریک کا مشاہدہ کیا گیا ہے۔B بلڈ گروپ کے وہ لوگ جن میں عضلاتی غدی مزاج پایا جاتا ہے، ان میں صفراوی مادہ ہوتا ہے مگر حرارت کم اور ریاح زیادہ ہوتی ہے۔ کیونکہ خشکی غالب ہوتی ہے ان لوگوں کا تعلق جگر سے لے کر دائیں طرف پاؤں کی انگلی تک ہے اس میں معدہ کا دائیاں حصہ، دائیں آنتیں، دایاں گردہ، دایاں خصیہ، سرین کا دائیاں حصہ اور دائیں ٹانگ پاؤں تک شامل ہے۔ان لوگوں میں AB بلڈ گروپ سے متعلقہ امراض جن کا تذکرہ ہم AB بلڈ گروپ کے ضمن میں کر چکے ہیں بھی لاحق ہوجاتے ہیں۔اس وقت ان امراض کا غلبہ AB بلڈ گروپ سے متعلقہ اعضاء میں ظاہر ہوگا۔اس کا علاج B بلڈ گروپ میں عضلاتی غدی غذاؤں اور دواؤں ہی کا استعمال ہے۔لیکن اگر خود عضلاتی غدی ہی علامات B بلڈ گروپ والوں میں ظاہر ہوجائیں تو ان کا علاج غدی عضلاتی B بلڈ گروپ کے اجزاء دوا اور غذا کا استعمال ہے۔

اب ہم B بلڈ گروپ میں عضلاتی غدی (خشک گرم) مزاج والوں کی علامات کا ذکر کرتے ہیں اگر یہ تحریک B بلڈ گروپ اعتدال پر رہے تو قلب میں قوت، معدہ میں بھوک کی زیادتی اور قوت باہ میں تیزی ہوتی ہے۔عموماً مصنوعی طور پر قوت باہ پیدا کرنے کی ادویہ اسی گروپ کے اجزاء رکھتی ہیں جو بغیر کسی تخصیصِ بلڈ گروپ کے ہر شخص کو دی جاتی ہیں۔مگر ضعف کی صورت میں اس بلڈ گروپ کے لوگوں میں اعصاب میں ضعف، دماغ، بینائی، شنوائی اور ذائقہ میں خرابی، دائیں طرف خدر اور فالج کا حملہ وغیرہ جیسی علامات شامل ہیں۔اس B بلڈ گروپ میں ضعفِ دماغ بڑھ جاتا ہے اور قلب میں تیزی پیدا ہوجاتی ہے۔جس سے جسم میں پھوڑے پھنسیاں اور سوزش و اورام ظاہر ہوجاتے ہیں۔ جس کے ساتھ آنتوں میں اورام، گردوں میں پتھری، دائیں طرف کی ٹانگ اور بازو میں درد خصوصاً عرق النساء پیدا ہوجاتا ہے۔مادہ سائکوسس اپنے پورے زوروں پر ہوتا ہے اور بواسیرِ بادی ظاہر ہوتی ہے۔دائیں خصیہ میں سکیڑ اور مرض فتق بھی پیدا ہوجاتا ہے۔اگر اس قسم کی علامات ظاہر ہوں تو اپنے مزاج سے باہر جانے کی ضرورت نہیں ہے۔بس اسی B بلڈ گروپ کے تحت غدی عضلاتی مزاج کر لیں علامات خود بخود رفع ہوجائیں گی۔یعنی اگر B بلڈ گروپ والے میں یہ علامات ظاہر ہوں تو وہ خود ہی سمجھ لے کہ اس کا مزاج عضلاتی غدی ہے اور اب B بلڈ گروپ ہی کے دوسرے مزاج

غدی عضلاتی کو پیدا کرے۔اس مقصد کے لیے غذائیں اور دوائیں درج کردی گئی ہیں۔

B بلڈ گروپ اور مزاج غدی عضلاتی

اس صورت میں غدی عضلاتی علامات تو ہم بیان کردیں گے مگر اولاً یہ بات ذہن نشین کرلیں کہ ان لوگوں میں B بلڈ گروپ کی عضلاتی غدی علامات اگر پیدا ہو جائیں تو وہی امراض پیدا ہو سکتے ہیں اور ان ہی اعضاء میں ظاہر ہو سکتے ہیں جو ہم عضلاتی غدی B بلڈ گروپ کے ضمن میں بیان کر چکے ہیں' لیکن اگر B بلڈ گروپ والوں میں مندرجہ ذیل مقامات پر درج ذیل امراض و علامات ظاہر ہوں تو ان کا علاج غدی اعصابی O بلڈ گروپ کی غذائیں اور دوائیں ہیں۔

غدی عضلاتی B بلڈ گروپ کے حامل اشخاص میں اگر بائیں نصف سر سے لے کر بائیں طرف کے شانہ تک جسم میں بائیں آنکھ' نتھنا' کان' گردن' زبان' مسوڑھے' جبڑا' گال' دانت' بائیں طرف کی علامات ہوں تو یقین کرلیں کہ تمام جسم میں صفرا اور حرارت کی زیادتی ہونا شروع ہو چکی ہے۔غدد سکڑنا شروع ہو گئے ہیں' عضلات پھیل رہے ہیں' اعصاب میں تسکین کی علامات پیدا ہو رہی ہیں سر درد صفراوی' ضعفِ دماغ' ورم اور سوزش' دماغ و نخاع' ورمِ چہرہ' سر چکرانا' جنون استرخاء' فالج بائیں طرف' آنکھ' ناک' کان اور منہ کے وہ امراض جن کی وجہ صفرا یعنی گرمی خشکی ہو۔ ایسے ہی سر سے شانہ تک کی بیرونی جلد پر سوزش و ورم' زخم' پھنسیاں' خفقان قلب' ضعفِ قلب' شش (انتڑیاں) و معدہ امعاء شامل ہیں۔ذات الجنب' پھیپھڑوں کے پردوں میں سوزش آنتوں کے غدد میں سوزش اور ورم داخل ہیں۔شدت سے استسقاء اور یرقان ہو جاتا ہے۔ان سب امراض کا علاج غدی عضلاتی B بلڈ گروپ والوں میں غدی اعصابی O بلڈ گروپ کے عناصر و اجزاء کا بذیعہ خوراک و دوا پیدا کرنا ہے۔

بلڈ گروپ سسٹم کا فارما کوپیا (Blood Group Pharmacopoeia)

یہ عرض کرتا چلوں کہ میں جو بات بیان کر رہا ہوں ایک حساب سے تو یہ جدید ترین تحقیق ہے۔مگر دوسرے حساب سے یہ ایک قدیم بات ہے جو طبِ قدیم' ہومیوپیتھی اور غذا میں چلی آ رہی ہے۔جس کو حکیمِ انقلاب جناب دوست محمد صابر ملتانیؒ نے ایک اصول کے تحت بیان فرمایا اور فارما کوپیا تک مرتب فرمایا۔مگر چونکہ اس میں بلڈ گروپ سسٹم کا ذکر تک نہ تھا اس لیے تشنۂ تکمیل رہا اور بہت سے معالج صرف غلط تشخیص کی بنا پر اتنے اچھے فارما کوپیا سے بھی وہ فوائد حاصل نہ کر پائے جو کہ اتنی بڑی تحقیق کے بعد حاصل کرنا ضروری تھے۔

جیسا کہ ہم سابقہ اوراق میں تفصیل کے ساتھ بیان کر چکے ہیں کہ ہمارے نظریہ میں مرض کسی عضو کے بگاڑ

سے نہیں ہوتا ہے بلکہ خون میں بہت قلیل در قلیل تبدیلی سے رونما ہوتا ہے، جس کی مقدار اس قدر قلیل ہوتی ہے کہ فی زمانہ دنیا کی کوئی لیبارٹری اس کا تجزیہ نہیں کر پائی۔ ضد زا (Antigen) پیدا ہو جاتے ہیں۔ جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ وہ کس قدر قلیل مقدار کے کروموسوم کا مجموعہ ہے۔ جب مادر رحم میں نطفہ قرار پاتا ہے تو قلیل در قلیل مقدار ہی ہوتی ہے۔ بلکہ انسانی آنکھ اس جرم کو جو بیضہ میں قرار پاتا ہے دیکھ بھی نہیں سکتی مگر بعد میں یہی خرد ترین جرم کتنا کتنا قوی ہیکل انسان بن کر دنیا میں کتنی بڑی بڑی تبدیلیوں کا باعث بنتا ہے اور یقیناً آپ جان سکتے ہیں اور تجربات کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ ایک شخص میں متضاد اینٹی جن (Antigen) داخل کر دیں اور پھر علامات دیکھیں کہ کس قدر شدید ظاہر ہوتی ہیں اور جسم میں کتنی بڑی بڑی کیمیائی تبدیلیوں کا باعث بن جاتی ہیں۔ اسی طرح ہومیوپیتھی کی دوائیں کس قدر قلیل در قلیل اجزاء و عناصر رکھتی ہے مگر کتنی شدید تبدیلیاں جسم میں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتی ہیں اس کا تذکرہ ہم ہومیو فارما کوپیا میں کریں گے۔ فی الوقت طبی فارما کوپیا کا تذکرہ کرنے سے قبل تمہید اس لیے باندھی ہے کہ اثرات دو قسم کے ہوتے ہیں۔

اولاً اثر بالفعل یعنی عضوی اثرات جن کو مشینی اثرات بھی کہتے ہیں یعنی دوا کا براہِ راست اعضاء پر اثرات کرنا۔ دوئم اثر بالقویٰ: خلطی اثرات جن کو کیمیاوی اثرات بھی کہتے ہیں یعنی خون میں اشیاء و ادویہ کے شریک ہونے کے بعد اپنے اثرات کا ظاہر کرنا۔ اب خون میں ادویہ اپنی مادی حالت سے کسی مخصوص اینٹی جن اے (Antigen A) یا اینٹی جن بی (Antigen B) ٹائپ کو یا اخلاط و عناصر و اجزاء کی تبدیلی کا باعث بن کر مخصوص اینٹی جن (Antigen) میں ردوبدل معمولی سے علامت متکثرہ کا ظاہر کرنا۔ یا پھر قلیل ترین عمل ڈائنامائی زیشن یعنی ڈائنامک سسٹم (System Dynamic) ہومیو پوٹینٹائزڈ Potentised (یعنی Potency والی دوا کو) اینٹی جن (Antigen) میں تحریک پیدا کرنے کیلئے دینا زیادہ مفید ہے۔ تاہم اس بات سے تو انکار نہیں ہے کہ جس شخص کے خون میں اینٹی جن (Antigen) کی معمولی تبدیلی کے بعد خون میں عناصر کے بڑے بڑے تغیرات جو کہ لیبارٹری ٹیسٹ کے بعد سامنے آ رہے ہوتے ہیں۔ یہ تغیرات بعد میں اعضائے بدن کو بھی متاثر کر چکے ہوتے ہیں تو ظاہر ہے ان اعضاء پہ جو تاثرات مرتب ہو چکے ہیں ان کو جلد از جلد رفع کرنے کے لیے ایسی ہی شدید ادویہ کی بھی ضرورت ہے۔ اگر Antigen کا Reaction ختم کرنے کیلئے سب سے موزوں دوا ہومیوپیتھی ہی ہے۔ ہم آگے چل کر ہومیوپیتھی بلڈ گروپ کا فارما کوپیا لکھیں گے۔

عام امراض کے لیے بھوک ایک زبردست علاج ہے۔ جب تک کہ ابھی عضویاتی بڑی تبدیلیاں رونما نہ ہوئیں ہوں۔ اگر بھوک دے لیں تو اینٹی جن (Antigen) خود بخود اعتدال پر آ جاتے ہیں۔ کیونکہ مخالف اینٹی جن (Antigen) صرف ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ روزہ کا قانون کسی زبردست بنیاد پر ہے لیکن اگر اینٹی جن (Antigen) کی بڑی تبدیلیاں خون میں پیدا ہو چکی ہوں تو آپ کو ادویہ اور غذاؤں کا سہارا لینا پڑے گا۔

A بلڈ گروپ کا طبی فارما کو پیا

اگر جسم میں A بلڈ گروپ اعصابی غدی مزاج (یعنی تری گرمی) پیدا کرنا مقصود ہو' یہ اس وقت ہوتا ہے جب A بلڈ گروپ والے کا مزاج ضعیف ہو گیا ہو اور غدی اعصابی علامات پیدا ہو رہی ہوں۔ اور A بلڈ گروپ والے میں O بلڈ گروپ کے اجزاء وعناصر پیدا ہو رہے ہوں۔ اس سے A بلڈ گروپ والے میں غدی اعصابی علامات پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں۔ بلکہ جب O بلڈ گروپ والوں میں بھی اعتدال قائم نہ رہے اور O بلڈ گروپ کا نظام بگڑ رہا ہو تو A بلڈ گروپ کے اعصابی غدی فارما کو پیا سے ہی علاج کریں گے۔ کیونکہ یہ ادویہ A بلڈ گروپ کے اینٹی جن (Antitgen) یعنی کھار خون میں پوٹاشیم پیدا کرتی ہیں جو کہ سرد کھار ہے اور نمکیات یعنی سوڈیم میگنیشیم جگر یعنی O گروپ والی کھار کا علاج ہیں۔ A بلڈ گروپ میں یہ علامات اسی وقت پیدا ہو سکتی ہیں جب A بلڈ گروپ اپنی غذاؤں سے دور ہو جائے اور اس کو جس کھار سے شفا مل سکتی تھی اس سے دور ہو جائے اور نمکیات وسوڈیم کا غلبہ زیادہ ہو جائے۔

ایسے میں محرک کے طور پر سہاگہ اور ملیٹھی برابر وزن سات سات تولہ (ہر ایک) ملا کر ایک ماشہ سے چھ ماشہ تک دیں اور بار بار دیں۔ اگر شدید تحریک A بلڈ گروپ کے اینٹی جن میں (Antigen) پیدا کرنا مقصود ہو تو سہاگہ' ملیٹھی والے نسخے میں آک (مدار) کا دودھ جو کہ ایک خاص قسم کی کھار ہے کا اضافہ کر دیں بقدر نصف تولہ اور خوراک 1/2 رتی سے 1/2 ماشہ تک دیں اور اگر آپ شدید تحریک کے ساتھ A بلڈ گروپ والوں میں مُلَیِّن اثرات پیدا کرنا چاہتے ہوں تو سابقہ نسخہ میں ریوند چینی چار تولہ زیادہ کر دیں اور خوراک ایک رتی سے ایک ماشہ تک دیں اور اگر مُلَیِّن سے آگے آپ اس کو مُسَہِّل کرنا چاہتے ہیں تو اس میں سقمونیا پانچ تولہ اضافہ کر دیں اور خوراک 2 رتی سے 2 ماشہ تک دیں۔

A بلڈ گروپ کے لیے اکسیر

حجر الیہود (6 ماشہ)' کہربا (6 ماشہ)' نوشادر (6 ماشہ)' الائچی خورد (6 ماشہ)' قند سفید (2 تولہ)۔ ایک گھنٹہ کھرل کر کے ایک ماشہ سے تین ماشہ تک ہمراہ شہد سردیوں میں لیں۔ گرمیوں میں شربت کے ساتھ لیں۔

A گروپ تریاق

شیرمدار ایک حصہ' ہلدی سرخی مائل 15 حصے ملا لیں' کھرل کریں دو چاول تا ایک ماشہ خوراک ہمراہ آب نیم گرم لیں۔

مقویات A بلڈ گروپ

حلوہ' میدہ' گندم' تخم کدو' مقشر تخم کدو' مقشر گوند کیکر ہر ایک 2 چھٹانک' خالص گائے کے دیسی گھی میں 4

چھٹانک، گائے کا خالص دودھ 2 سیر۔
ترکیب: میدہ بھون لیں، گھی میں سرخ ہو جائے تو دودھ ڈال دیں۔ بعد ازاں کوٹ کر تخم ڈالیں، جب دودھ خشک ہو گا تو گھی نظر آنے لگے گا۔ پس تیار ہے۔

یہ تمام ادویہ مع اکسیر و تریاق اور مقویات A گروپ اعصابی غدی مزاج والوں کے لیے تو مفید ہے اور ان کے خون کے اینٹی جن (Antigen) ان ہی ادویہ سے تقویت پاتے ہیں۔ اگر A بلڈ گروپ میں غدی اعصابی علامات پیدا ہوں تب بھی یہی غذائیں اور دوائیں کارآمد ہیں حتیٰ کہ اگر A بلڈ گروپ میں B بلڈ گروپ تک کے مہلک اینٹی جن (Antigen) 5cc تک بھی پیدا ہو چکے ہوں یعنی ابھی موت کی علامات پیدا نہ ہوئیں ہوں تو یہی ادویہ مفید ترین رہیں گی۔ یا ہومیوپیتھی میں سفلس (مزاج) کی مرک سال، سفلینیم گروپ علامات کو واپس کر دے گا اور اس صورت میں بھی دی جا سکتی ہیں جب غدی اعصابی یعنی O بلڈ گروپ میں B بلڈ گروپ غدی عضلاتی یا عضلاتی غدی علامات O بلڈ گروپ میں پیدا ہو رہی ہوں۔ اس صورت میں ایک تو ہم O بلڈ گروپ والے کو اس کی غذائیں یعنی دیسی گھی وغیرہ غدی اعصابی دیں گے۔ دوسرا اعصابی غدی ادویہ و غذائیں۔ یہ یاد رکھیں اگر A گروپ والے اشخاص میں ہی اعصابی غدی یعنی A بلڈ گروپ کی علامات انہیں ادویہ و اغذیہ کے کثرت استعمال سے بڑھ جائیں یا پھر غدی اعصابی علامات پیدا ہو جائیں تو A بلڈ گروپ میں یہی دوسری قسم کی کھار جس کو ہم سرد کھار کہیں گے دیں گے۔ حکمت کی زبان میں اس کو اعصابی عضلاتی کھار کہیں گے۔ دراصل یہ کھار بھی خون میں کیمیائی طور پر A گروپ ہی بناتا ہے۔ مگر یہ اعصابی غدی مزاج کے حامل اشخاص کے لیے علاج کا باعث بن جاتی ہے۔ مثلاً اعصابی غدی علامات A بلڈ گروپ والے میں پیدا ہوں تو آپ اس کو تحریک دیں۔ شورہ قلمی 3 تولہ، تخم کاسنی 5 تولہ۔ سفوف بنا کر خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ دیں۔ اگر تحریک شدید دینا منظور ہو تو اس میں جوکھار 4 تولہ شامل کر کے خوراک ایک ماشہ سے تین ماشہ تک دیں اور اگر اس کو مُلَیّن کرنا مقصود ہو تو گل سرخ 8 تولہ اضافہ کریں۔ خوراک ایک تا چار ماشہ تک لے سکتے ہیں اور مُسَہِّل بنانے کے لیے اس میں کالا دانہ 20 تولہ شامل کر کے خوراک ایک تا تین ماشہ دیں۔

A گروپ اعصابی عضلاتی مقوی

(خمیرہ) گاؤزبان ابریشم کشنیز ہر ایک دس دس تولہ، برادہ صندل سفید ۵ تولہ، الائچی خورد ایک تولہ، عرق گلاب سیر، آب انار شیریں نصف سیر، قند سفید 2 سیر۔
ترکیب: اول گاؤزبان، ابریشم، کشنیز، صندل کو عرق گلاب میں بھگو کر رات بھر رکھیں۔ صبح آگ پر رکھیں جب ایک چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو اس کو چھان لیں پھر اس میں آبِ انار شیریں ملا کر قند سفید ملا کر آگ پر رکھ کر

خمیرے کا قوام بنالیں۔ پھر اس کو اس قدر گھوٹیں کہ سفید ہو جائے۔ مقدار خوراک 5 ماشہ سے 9 ماشہ۔

A گروپ اعصابی عضلاتی اکسیر

کشتہ قلعی، طباشیر، الائچی کلاں ہر سہ اشیاء ایک ایک تولہ، ورق نقرہ 3 ماشہ کھرل کر لیں ایک ایک ورق ڈال کر مقدار خوراک چار رتی تا ایک ماشہ ہمراہ مکھن یا گل قند لیں۔

A گروپ کے لیے تریاق اعصابی عضلاتی

افیون 1 ماشہ، لوبان گوڑیا 1 تولہ، قند سفید 1 تولہ۔ سفوف تیار کر لیں۔ مقدار خوراک، نصف رتی سے 1 ماشہ تک ہمراہ آب تازہ۔

O بلڈ گروپ کا طبی فارماکوپیا

اگر O بلڈ گروپ میں تبدیلی خلط سے B بلڈ گروپ یعنی غدی عضلاتی (گرم خشک) علامات یا عضلاتی غدی (خشک گرم) علامات پیدا ہو جائیں تو چونکہ اولاً گرم خشک علامات ہی پیدا ہونگی۔ کیونکہ گرم تر مزاج تو خود O بلڈ گروپ کے حامل افراد کا ہوتا ہی ہے لہٰذا گرمی برقرار رہے گی۔ مگر کیمیائی طور پر تری ہی خشکی میں تبدیل ہوگی۔ لہٰذا ہم O بلڈ گروپ پیدا کرنے کیلئے مندرجہ ذیل دوائیں اور اکسیرات و تریاق دیں گے۔ مگر یہ یاد رکھیں کہ چونکہ B بلڈ گروپ میں خالص ایسڈ کی علامات ظاہر ہوتی ہیں اور اس کے متضاد جو گروپ ہے وہ صرف A بلڈ گروپ ہی ہے۔ A گروپ کی پہلی الکلی یعنی اعصابی غدی تر گرم جو ہے وہ B بلڈ گروپ کے پہلے تیزاب یعنی غدی عضلاتی گرم خشک کے لیے نیوٹرل کرنے کا ذریعہ ہے۔ لہٰذا اگرچہ ہم O بلڈ گروپ یعنی گرم تر غدی اعصابی فارماکوپیا کو ہی استعمال کریں گے مگر A بلڈ گروپ کے ضدزا (Antigen) بنانے والی غذاؤں اور دواؤں کو بھی استعمال کریں گے تاکہ شفایابی جلد ظہور میں آئے۔

O بلڈ گروپ تحریک پیدا کر کے خون کو ضدزا (Antigen) سے پاک کرنے والی ادویہ یہ ہیں

زنجبیل 5 تولہ، نوشادر 2 تولہ۔ مقدارِ خوراک 2 رتی سے 2 ماشہ تک ہے اور اگر آپ اس میں شدید تحریک چاہتے ہوں تو مرچ سیاہ 1 تولہ ملالیں۔ مقدار خوراک 2 رتی تا 2 ماشہ ہی رہے گی اور اس کو مُلَیِّن بنانے کے لیے 8 تولہ سنا مکی ملالیں۔ خوراک 3 رتی سے 3 ماشہ تک اور اگر مُسَہِّل کرنا ہو تو ریوند عصارہ شامل کر لیں۔

O بلڈ گروپ کے لیے مقویات

مغز چلغوزہ، پستہ، مغز اخروٹ، فندق کنجد مقشر، مغز تخم خربوزہ، مغز تخم خیارین، مغز تخم پنپبہ دانہ، ثعلب مصری، بادام شیریں، تخم گزر، تخم پیاز دو دو تولہ لے لیں۔

ترکیب: تمام ادویہ کا سفوف تیار کر کے 3 گُنا شہد ملا کر لبوب تیار کر لیں۔ خوراک 6 ماشے سے 9 ماشے تک صبح شام لیں۔

O بلڈ گروپ کے لیے اکسیر

ہڑتال 1 تولہ، زنجبیل 4 تولہ، فلفل سیاہ 3 تولہ۔ 3 گھنٹے کھرل کریں۔ خوراک: 1 رتی سے 1 ماشہ تک۔

O بلڈ گروپ کے لیے تریاق

نیلا تھوتھا 1 تولہ، جمالگھوٹا 1 تولہ اور شیر مدار 1 تولہ، رائی 15 تولہ، سہاگہ 7 تولہ۔

ترکیب: اوّل نیلا تھوتھا اور جمال گھوٹا کو ملا کر پیس لیں۔ پھر شیرِ مدار ڈال کر ایک گھنٹے تک کھرل کریں۔ اس کے بعد سہاگہ ملائیں اور آخر میں رائی کا سفوف ملا لیں۔

مقدار خوراک: دو چاول سے ایک ماشہ تک ہمراہ آب نیم گرم لیں۔

B بلڈ گروپ کا طبی فارماکوپیا

B بلڈ گروپ میں دو قسم کی ہی مزاج گرم خشک اور خشک گرم پائے جاتے ہیں۔ اولاً ہم گرم خشک یعنی غدی عضلاتی B بلڈ گروپ کے حامل اشخاص جن میں گرمی کا غلبہ ہوتا ہے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ امراض وعلامات کے باب کے بیان میں B بلڈ گروپ والوں میں دیکھیں۔ دراصل اس گروپ کے حامل افراد میں زیادہ تر غدی عضلاتی امراض ہی لگتے ہیں یا عضلاتی غدی۔ یا پھر جب بہت زیادہ حالت خراب ہو تو عضلاتی اعصابی مزاج بن جاتا ہے۔ ان لوگوں کا علاج دراصل O بلڈ گروپ کا پیدا کرنا ہی ہے، لیکن اگر B بلڈ گروپ میں آپ عضلاتی غدی خشک گرم امراض و علامات دیکھیں تو B بلڈ گروپ کی ہی غدی عضلاتی ادویہ دیں۔ ان کے دیتے ہی انشاء اللہ تعالیٰ علاماتِ عضلاتی غدی ختم ہو جائیں گی۔ اور اگر علامات عضلاتی اعصابی AB بلڈ گروپ پیدا ہو جائیں تو پھر ان کا اپنا مزاج یعنی B بلڈ گروپ ہی مضبوط کرنا چاہیے۔ یعنی غذائیں اور دوائیں غدی عضلاتی اور عضلاتی غدی والی دیں۔ یا اگر شدید علامات عضلاتی اعصابی AB بلڈ گروپ میں پیدا ہو جائیں تو O بلڈ گروپ کی اکسیرات وغیرہ سے علاج کریں۔

اب ہم B بلڈ گروپ پیدا کرنے والی وہ دوائیں درج کر رہے ہیں جو آپ نے عضلاتی غدی خشک گرم

علامات کے پیدا ہونے پر دیتی ہیں۔اس صورت میں اگر آپ B بلڈ گروپ یعنی مثبت ضد زا (Antigen) کو تحریک دینا چاہتے ہیں تو آپ اجوائن دیسی' تیزپات' ہر ایک چار چار تولہ سفوف بنالیں۔خوراک 1 ماشہ تا 6 ماشہ دیں اور B بلڈ گروپ غدی عضلاتی میں شدید تحریک پیدا کرنا چاہتے ہوں تو 4 تولہ رائی شامل کر دیں۔1 تا 3 ماشہ مقدار خوراک دیں اور اگر مُلَیَّن کرنا ہو تو 12 تولہ گندھک آملہ سار ملا دیں۔مقدار خوراک نصف ماشہ سے دو ماشہ تک دیں۔اور مُسہِّل کی صورت میں جمال گھوٹہ شامل کر کے ایک رتی سے چار رتی تک مقدارِ خوراک دیں۔

B بلڈ گروپ مقویات غدی عضلاتی

(جوارش) مربہ آملہ خشک' زنجبیل' پودینہ' اجوائن دیسی' فلفل سیاہ' مصطگی' فلفل دراز' عقر قرحا' بادیان' زیرہ سیاہ ہر ایک ڈھائی تولہ' زعفران 9 ماشہ۔

ترکیب: مربہ آملہ کو باریک کوٹ کر حلوہ بنالیں۔پھر تمام ادویہ کا سفوف بنا کر اس میں ملالیں۔تمام کے وزن سے دوگنی چینی اور ادویات کے وزن کے برابر شہد شامل کر لیں اور قوام بنا کر ادویات کو اس میں ملالیں۔

خوراک: 6 ماشہ تا 1 تولہ۔

اکسیر برائے B بلڈ گروپ غدی عضلاتی

پارہ 1 تولہ' گندھک 7 تولہ' دونوں کو کم از کم ایک گھنٹہ کھرل کریں مقدار خوراک 1 رتی سے 1 ماشہ تک۔

تریاق برائے B بلڈ گروپ غدی عضلاتی

مرچ سرخ 1 چھٹانک' رائی 2 چھٹانک۔باریک کر کے نخودی گولیاں بنالیں۔1 تا 4 گولیاں ہمراہ آب نیم گرم۔

B بلڈ گروپ کا طبی فارماکوپیا عضلاتی غدی (گرم خشک مزاج)

یہ لوگ خود گرم خشک مزاج رکھتے ہیں۔ان کے اپنے مزاج میں ہی فساد پیدا ہو جاتا ہے۔اکثر کا علاج تو غدی عضلاتی یا غدی اعصابی یعنی B بلڈ گروپ میں ہے' جو دوسرا مزاج یعنی غدی عضلاتی پایا جاتا ہے وہی ان کے لیے درست اور کارگر ثابت ہوتا ہے لیکن جب ان میں کبھی عضلاتی اعصابی یعنی خشکی ہی خشکی پیدا ہو جائے اور AB بلڈ گروپ کے اجزاء و عناصر اور ضد زا (Antigen) بڑھ جائیں تو آپ B بلڈ گروپ کے مزاج کو طاقتور کرنے کے لیے عضلاتی غدی ادویہ دے کر اس کے مزاج کو مضبوط کر سکتے ہیں۔B بلڈ گروپ عضلاتی غدی خشک گرم تحریک پیدا کرنے کے لیے یا باالفاظ دیگر جسم میں بی ضد زا (Antigen) پیدا کرنے کے لیے لونگ 1 تولہ' دارچینی 3 تولہ کا سفوف بنا

لیں۔
خوراک:4رتی سے 1ماشہ تک۔اور اگر شدید تحریک پیدا کرنا منظور ہو تو اس میں 2تولہ جاوتری ملا لیں اور مقدار خوراک 4رتی سے 1ماشہ تک۔ مُلیّن کرنا ہو تو عصبر 6تولہ ملا لیں۔
مقدار خوراک 4رتی یا 1ماشہ ہے اور مُسہل کی صورت میں حنظل 4تولہ شامل کریں۔4رتی سے 1ماشہ تک خوراک لیں۔

B بلڈ گروپ عضلاتی غدی کے لیے مقویات

(معجون) کچلہ صاف شدہ سفوف ایک تولہ، جائفل، جلوتری، دارچینی، خولنجان، بالچھڑ، افسنتین رومی سب کا وزن ایک ایک تولہ۔
ترکیب : تمام کا سفوف بنا کر 3پاؤ شہد میں ملا کر قوام تیار کریں۔
مقدار خوراک : 1تا3ماشہ۔

اکسیر برائے B بلڈ گروپ عضلاتی غدی

شنگرف رومی 1حصہ اور مرمکی 3حصے ایک گھنٹہ کھرل کریں۔
مقدار خوراک : 1رتی سے 1ماشہ۔

تریاق برائے B بلڈ گروپ عضلاتی غدی

اجوائن دیسی کو تیزاب گندھک میں تر کریں اور 15 سے 20 دن رکھ لیں۔ جب دانہ نرم ہو جائے تو آدھا گھنٹہ کھرل کریں۔
مقدارِ خوراک: گولیاں بنا لیں 2رتی تا 1ماشہ استعمال کریں۔

AB بلڈ گروپ کا طبی فارماکوپیا (سرد خشک) عضلاتی اعصابی مزاج

ان لوگوں کو اعصابی عضلاتی علامات تنگ کرتی ہیں یا پھر ان کا اپنا مزاج فاسد ہو کر علامات پیدا کرتا ہے۔اگر تو اعصابی عضلاتی علامات پیدا ہو جائیں تو اس کا علاج خود AB بلڈ گروپ یعنی عضلاتی اعصابی دواؤں اور غذاؤں کا استعمال ہے اور اگر خود اپنے مزاج میں فساد پیدا ہو کر عضلاتی اعصابی علامات پیدا ہو جائیں تو پھر عضلاتی غدی خشک گرم علامات کو پیدا کریں یعنی B بلڈ گروپ کے (Antigen) کو بیدار کریں۔تاہم اگر اعصابی عضلاتی یعنی A بلڈ

گروپ کے منفی ضدزا(Antigen) AB بلڈ گروپ میں بڑھ جائیں جو کہ اکثر ہوتا بھی ہے تو آپ عضلاتی اعصابی AB بلڈ گروپ کے مزاج کو تقویت دیں۔ ادویہ کے ذریعہ بھی اور عضلاتی غدی اغذیہ سے بھی دے سکتے ہیں۔ کیونکہ شفاء کا اصول یہی ہے کہ اگر کھار بڑھے گی تو اولاً ہلکی کھار پھر ہلکا ایسڈ شامل کیا جا سکتا ہے۔ اب اگر آپ AB ضدزا (Antigen) فعال کرنا چاہتے ہیں تو درج ذیل ادویہ استعمال کریں:

تحریک AB گروپ

مغز کرنجوہ' آملہ ہر ایک 5 تولہ سفوف بنالیں۔ خوراک 1 ماشہ سے 3 ماشہ تک اور اگر شدید ضدزا (Antigen) پیدا کرنے ہوں تو پھٹکڑی سوختہ 10 تولہ شامل کریں۔ مقدار خوراک 4 رتی سے 2 ماشہ تک اور مُلیّن بنانے کے لیے ہلیلہ سیاہ سوختہ 20 تولہ ملالیں۔ مقدار خوراک 1 ماشہ تا 3 ماشہ۔ مُسَہّل بنانے کے لیے ہرڑ جلابہ 20 تولے ملالیں۔

خوراک : 1 ماشہ تا 3 ماشہ۔

مقوی برائے AB بلڈ گروپ

(اطریفل) پوست ہلیلہ زرد' پوست ہلیلہ کابلی' پوست ہلیلہ سیاہ' آملہ' بسفائج' اسطوخودوس' کشمش' مویز منقیٰ ہر ایک 2 تولہ' کشتہ فولاد 1 تولہ۔

ترکیب: تمام ادویہ کا سفوف کر کے ملالیں پھر روغن بادام 10 تولہ میں 1 سیر چینی کا قوام تیار کرلیں۔

مقدار خوراک 6 ماشہ تا 1 تولہ۔

اکسیر برائے AB گروپ

سم الفار 1 ماشہ' کشتہ چاندی 2 تولہ۔ دو گھنٹے کھرل کریں۔

مقدارِ خوراک: 1 چاول تا 1 رتی دیں۔

تریاق برائے AB گروپ

سرمہ سیاہ 1 تولہ' چھلکا ریٹھا 9 تولہ۔ سفوف سحق کریں۔

مقدار خوراک: 1 رتی سے 1 ماشہ تک۔

بلڈ گروپ اور طبی ادویہ

O بلڈ گروپ اور طبی ادویہ

اس باب میں تفصیلاً وہ ادویہ شامل ہیں جو جسم میں O بلڈ گروپ کے ضد زا (Antigen) پیدا کرتی ہیں۔

الف: آم، ادرک، ارنڈ، آڑوسہ یعنی بانسہ، اسگند (آکسن) اُشنان (لانا بوٹی) امربیل (آکاش بیل، افتیمون) عود ہندی (اگر)، اناس، انیسون (کمون)، اسطوخودوس، اٹ سٹ، اسقاناح، آذرکون، اوشن ابرکیا۔

ب: بید انجیر، بانسہ، بادآورد، باؤ کھنب، بتھوا (ساک)، برنجاسف، بسکھپرا، (گوسفند) بکری، بکُن، بنولہ، بورہ ارمنی، بوزیدان، برگر سفالی، فندق۔

پ: پنبہ دانہ، پارس پیپل، پالک، پدماکو، پلول پڑول، پنیر، پپلی، پیلا مول، پٹھکنڈا۔

ت: تخم کثوث، تلوار پھل (کسوندی)۔

ج: جل نیم، جنگلی گاجر، جھوجھرو، جلوز۔

چ: چرچٹہ

ح: حب قرطم (کسنبہ)، حب العصفر، حب القلت (کلتھی)، حب القطن، حب الزلم، حجر المسکت۔

خ: خندقوقی خربوزہ۔

د: دار فلفل، درادنج عقربی، دودھ اونٹنی، دونامردا، روغن اخروٹ، دھن الجوز، دھن الزیت (روغن زیتون)۔

ر: رسونت، رؤدنتی، روغن اخروٹ، روغن زیتون۔

س: سر پھوکا، سریش، سنا مکی، سنگ سرماہی، سورج مکھی، سورنجان تلخ، سورنجان شیریں، سوئے۔

ش: شاہ پسند، شلجم، شتر مرغ۔

ص: صعتر۔

ع: عصارہ ریوند۔

ف: فندق۔

ک: کوٹھ (قسط)، کھجورا، کیلا۔

گ: گلو، گوشت بکری، گمان گیندے کا پھول، گندم۔

م: ممیرا (مامیراں)، مرچ سیاہ وسفید، مکڑی کا جالہ، مکو۔

ن: نمک، نوشادر۔

ہ: ہار سنگھار، ہڑتال ورقیہ، ہفت برگ، ہلدی، ہلیون۔

(AA) بلڈ گروپ (اعصابی عضلاتی) بنانے والی طبی ادویہ

بچھناک، برھمی، بوٹی فرید، ترکاری بھنڈی، بیہ دانہ، تخم سفر جل، بید مشک، پاکر، پوئی، بھٹ یا پھوٹ، تخم بالنگو، تخم ملنگاں، تربوز، توری، ٹینڈے، جوار چری، جوکھار، چاول، چقندر، چنبیلی، چندن سفید (صندل)، خوبازی، دودھ، قلعی، روغن چنبیلی، ساگودانہ، سیستان، سرداشکر تیغال، شکر سفید (چینی)، قلمی شورہ، کاسنی، کافور، کا کنج، کالا دانہ، کاہو، کائی کتیرا گوند، کدو، ککڑی، خرفہ، کلفہ، کھیرا، گوند کیکر، کیکڑا، کیوڑہ، گاؤزبان، گڑھل، گل سرخ، گلقند، گنا، گوشت بھیڑ، گوشت خرگوش، لونیا ساگ، مونگی مصری، مکھن، نشاستہ، نیلوفر، اجوائن خراسانی، اروی، اسپغول، اُسرب۔

(AO) بلڈ گروپ بنانے والی اعصابی غدی طبی ادویہ

آک، ابریشم، ببچی، سہاگہ، الائچی، امرود، املتاس، اندرجو، اٹنگن، ارھر، آڑو، اسفنج، بادام شیریں، بادرنجبوا، باؤبڑنگ، بہمن، پستہ، پیٹھا، تالمکھانہ، ترنجبین، توت، سفید، تو دری، ثعلب مصری، جوانسہ، چاندی، چربی، چولائی، چھوٹی چندن، حب فلفل، حلوہ کدو، بیج خربوزہ، خطمی، خوبانی، دودھ بکری، دودھ عورت، دودھ گائے، دھنیہ، راب، رب السوس، روغن ارنڈ، ریٹھا، زیرہ سفید و سیاہ، سانڈ، ستادر، سقمونیہ، سمندر سوکھ، سنبھالو، سنگ یہود، سونف، سنبھل، شریفہ، شہد، شیر خشت، شیشم، فرنج مشک، گاجر، کیسو، گل داؤدی، گل دھاوا، گوگھرو، گھی دیسی، لاجونتی، لوبان، مشک، مشک دانہ، ملٹھی، موصلی، مولی، موم، ناگ کسیرا، ناشپاتی۔

AB بلڈ گروپ (عضلاتی اعصابی) بنانے والی طبی ادویہ

آلو بخارا، آرسنک، آلو، ابرک، اتیس، ارھر، اسپند، افسنتین، آملہ، امرت پھل، افیون (اوپیم)، ایکسٹریکٹ آف اگنیشیاء یعنی اقاقیا، السی، املی، انجبار، انگور، انار، آبنوس، جھینگا، باجرہ، باکلہ، تخم بارتنگ، سر کے بال، بانس، برف، بڑھل، بُسد بلادر، بلوت، بندا، بوھڑ، بھنگ، بھوج پتر، بوبھلی، بہی، بھیڑا، بیج بند، بیل گری بینگن، پاڈھل، پرسیاؤشاں، پرشٹ پرنی، زمرد وست، پھٹکڑی، پیپل، طباشیر، تخم ریحان، تلسی، تمباکو، جامن، جو، جلاپا، جدوار، چائے، چرس، پھول گوبھی، پھل مکھانہ، طباشیر چھالیہ، چینی، حرمل، حشیش، حلزون، حدید (لوہا)، حنا (مہندی) خشخاش، خس، دار ہلد، دم الاخوین، دھتورا، دھماسہ، دھی ڈھاگ، ہیرا، روغن السی، روغن خشخاش، زرشک، زہر مہرا، زخم حیات، سنگ مقناطیس، سفر جل، سلطان اشجار (شیریں سرس)،

سروالی، سمندر جھاگ، سنگھ، سنگترہ، سم الفار، سنگ جراحت، سیب، سیپ، سنگھاڑا، شادنج، شکر قندی، سنگ یشب، صدف، طین (مٹی)، فالسہ، قنب، کھٹی بوٹی، کرم کلہ، کرنجوا، کروندہ، کمرکس، کیکر، کپاس، گیروٗلسی، لیموں، مچھلی، ماش، موچرس، نیلم، نیم، ہاتھی دانت، ہڑتال، گئو دنتی، ہلیلہ، ہیرا کسیس، یشب۔

(BO) بلڈ گروپ Antigen بنانے والی ادویہ (گرم خشک، غدی عضلاتی)

اسارون (تگر)، اجمود (کرفس)، اجوائن دیسی، اخروٹ، اُشق، گوشت بٹیر، بچھو (عقرب)، برنا، بکائن، بنڈال ڈوڈا، بھنگرا، پلاس پاپڑہ، پنواڑ، پودینہ، تارا میرا، تیز پات، تیلنی مکھی (سپینش فلائی)، تیندو، جگنو، جمال گھوٹا، شیطرج (چترک)، چیونٹا (نمل) حب البطم (حب الخضرا)، حسن یوسف، خولنجان، دادمردن، دمنہ ترکی (شیخ)، دیودار، رائی، روغن تارپین، زعفران، سانپ، ستیاناسی، سرسوں، سداب، سنگ دانہ مرغ، سونا، سونا مکھی، صنوبر، عقرقرحا، عود بلسان، غافث، کالی زیری، کباب چینی، کتائی خورد، کچور، کرفس پہاڑی، کنکروندہ، کندر، کوڑ، گندھک، گوشت تیتر، گوشت چڑیا، گوشت مرغ، گوشت ٹڈی، لٹوکری (کور گندل) ماھودانہ (یوفوربیا)، مروڑپھلی، میگنیشیاء سالٹ، مرچ سرخ، مصطگی، ملیم، میتھی، ھرن کھری۔

(BB) بلڈ گروپ Antigen بنانے والی ادویہ (خشک گرم، عضلاتی غدی)

ایلوا، ارنڈ، خربوزہ، آتش سنگ آبی، اسرنج، بادام تلخ، باچی، بادیان خطائی، بارہ سنگھا، بالچھڑ، بدھارا، برگ تبت، برہم ڈنڈی، بسفائج، بنفشہ، بیر بہوٹی، بُن بسباسہ، بن ملکھتی، بیخ کنیر، بیخ مرجان (بسد)، پارہ، پان، پپیتہ، پت پاپڑہ، پیا رنگا، پرسارنی، پنیر مایہ، پیاز، پیلوپنبہ دانہ، پنیر، تالیس پتر، تانبہ، تج، تخم بلسان، تخم حیات، ترمس، تل (کنجد)، تھوم (لہسن)، ٹامول، ٹماٹر، جال جاوتری، جائفل، جاوشیر، جائفل، جوز بویا، جست، جند بیدستر، جطیانہ، جونک، چاس کو، چرائتہ، چلغوزہ، چکور، چنا، چھولے، چوب چینی، چھوہارا، چیڑ کا گوند، چھکنی، حب صنوبر، حلتیت (ہینگ) خراطین، دار چکنا، دار چینی، دھوپ، داکھاں، رال، رتن جوت، رسکپور، روغن مالکنگنی، روغن بلسان، روغن بابونہ، روغن کنجد، ریگ ماہی، رافل، زنک، زوفہ، زنجفر، زراوند، رفت روحی، زنگار تانبہ، زنجار، زرنخ احمر، سنل الطیب، سلیخہ سلیمانی، سلاجیت، سہانجنہ، سندھور، شنگرف، سارسپریلا، سوگی، سپنداں، شاہترہ، عناب، عشبہ، عقیق، عنبر، عودصلیب، غاریقون، کچلہ، قرنفل (لونگ) کلونجی، کندر، کوارگندل، کنوار بوٹی، گندا بیروزہ، گوگل، گوشت کبوتر، گھونگچی، گل لالہ، گندھ رس، گور کو منڈی، لال بینگن، مصبر، میٹھا تیلیہ، مالکنگنی، مروارید (موتی)، مومیائی، مونگا، مجیٹھ، مردارسنگ، مرکی، مونڈی بوٹی، نخود نیزا۔

مسہلات برائے اعتدالِ طبیعت بلحاظِ بلڈ گروپ

(AO) بلڈ گروپ' ترگرم مزاج۔ (BO)(OO) بلڈ گروپ کیلئے بھی مفید ہے۔	ریوند چینی (4 تولہ)' سقمونیا (5 تولہ)' سہاگہ' ملٹھی (7.7 تولہ)' شیر مدار (1/2 تولہ)۔ خوراک :2 رتی تا 2 ماشہ
(AA) بلڈ گروپ' سرد مزاج۔ (AO)'(OO)'(BO) بلڈ گروپ کیلئے بھی مفید ہے۔	گل سرخ (8 تولہ)' کالا دانہ (3 ماشہ)' جوکھار (4 تولہ)' شورہ قلمی (3 تولہ)' تخمِ کاسنی (5 تولہ)' خوراک :1 تا 3 ماشہ
(AB) بلڈ گروپ' خشک سرد۔ (AO)(AA) بلڈ گروپ کیلئے مفید ہے۔	پھٹکری سوختہ (10 تولہ)' مغز کرنجوہ (5 تولہ)' ہلیلہ سیاہ سوختہ (20 تولہ)' ہرڑ جلاپہ (20 تولہ)۔ خوراک :1 تا 3 ماشہ
(BB) بلڈ گروپ' خشک گرم۔ (AA)'(AB) بلڈ گروپ کیلئے بھی مفید ہے۔	حنظل (4 تولہ)' مصبر (6 تولہ)' جاوتری (2 تولہ)' لونگ (1 تولہ)' دارچینی (3 تولہ)۔ مقدارِ خوراک :4 رتی تا 1 ماشہ۔
(BO) بلڈ گروپ' گرم خشک۔ (BB)'(AB) بلڈ گروپ کیلئے بھی مفید ہے۔	جمال گوٹہ (1 تولہ)' گندھک آملہ سار (12 تولہ)' رائی (4 تولہ)' اجوائن دیسی (4 تولہ)' تیزپات (4 تولہ)۔ خوراک :1 رتی تا 4 رتی۔
(OO) بلڈ گروپ' گرم تر۔ (BO)'(BB) بلڈ گروپ کیلئے بھی مفید ہے۔	ریوند عصارہ (4 تولہ)' سنا مکی (8 تولہ)' مرچ سیاہ (1 تولہ)' زنجبیل (5 تولہ)' نوشادر (2 تولہ)۔ خوراک :4 رتی تا 1 ماشہ

درجاتِ طبی ادویہ اور بلڈ گروپ

(AO) بلڈ گروپ

(AO) بلڈ گروپ پیدا کرنے والی غذائیں اور دوائیں دجات کے حساب سے مندرجہ ذیل ہیں۔ ان میں تر گرم مزاج پایا جاتا ہے۔

درجہ اوّل: کدو، بھنڈی توری، شلجم، اروی، الائچی خورد، تخمِ توت، حلوہ گندم، ناریل، گنا، کیلا، چینی، گڑ، اسگند، امتاس، رُب السوس، زیرہ وغیرہ۔

درجہ دوئم: دھنیا، ملٹھی، لسوڑھیاں، ستاور، سوانف صندل، سہاگہ، زہر مہرہ خطائی۔

درجہ سوئم: لوبان، سقمونیا، چنبیلی، دودی ریٹھہ، بنڈال ڈوڈہ، کہربا، مگو، کنگھی، سرپھوکہ۔

درجہ چہارم: شیرِ مدار، مشک خالص، کدو تلخ، سونامکھی، مروڑ پھلی وغیرہ۔

(AA) بلڈ گروپ

(AA) بلڈ گروپ پیدا کرنے والی غذائیں اور دوائیں درجات کے حساب سے مندرجہ ذیل ہیں۔ ان میں تر سرد مزاج پایا جاتا ہے۔

درجہ اول: تربوز، انارِ شیریں، توت سیاہ، دودھ بھینس گائے وغیرہ، چاول، جو، اسبغول، اروی، کدو، توری، تخمِ کدو، کھیرا وغیرہ۔

درجہ دوئم: تالمکھانہ، موصلی سفید، سمندر سوکھ، تخمِ کانسی، تخمِ خیارین، تخمِ تربوز سدا سہاگن سہد یوی گوند کیکر وغیرہ۔

درجہ سوئم: صندل کافور قلمی شورہ بہدانہ بالنگو کا ہو چھوئی موئی روغنِ گل

درجہ چہارم: اجوائن خراسانی نقرہ مٹھا تیلیہ کشتہ قلعی وغیرہ۔

(OO) بلڈ گروپ

(OO) بلڈ گروپ پیدا کرنے والی غذائیں اور دوائیں بلحاظِ درجات مندرجہ ذیل ہیں، ان کا مزاج گرم تر ہوتا ہے۔

درجہ اول: انگور شیریں آم شیریں شہد خالص بادام شیریں پستہ چلغوزہ گوشت بکری ادرک روغنِ زیتون دیسی گھی وغیرہ۔

درجہ دوئم: ہلدی سونف کالی مرچ دراز سنا مکی امر بیل شکر تیغال پنبہ دانہ پٹھ کنڈا۔

درجہ سوئم : روغنِ تارپین بہروزہ ریٹھا وغیرہ۔

درجہ چہارم: ہڑتال ورقیہ لہسن وآب لہسن جدوار خطائی رسکپور وغیرہ۔

بلڈ گروپ (BO)

(BO) بلڈ گروپ پیدا کرنے والی غذائیں اور دوائیں بلحاظِ بلڈ گروپ مندرجہ ذیل ہیں۔ ان کا مزاج گرم خشک ہوتا ہے۔

درجہ اول : خوبانی، گوشت، مرغ، سرسوں کا ساگ، میتھی، ادرک، لہسن، مربہ ادرک، تارامیرا

درجہ دوئم : اجوائن دیسی رائی کالی زیری اُسارون تگر کتائی خورد۔

درجہ سوئم : افسنتین ہینگ کباب چینی گھیکوار گھونگچی رسونت۔

درجہ چہارم: تیلنی مکھی (کینتھرس) جمال گوٹہ ہڑتال ورقیعہ پارہ سانپ کا زہر سانپ۔

بلڈ گروپ (BB)

(BB) بلڈ گروپ پیدا کرنے والی غذائیں اور دوائیں بلحاظِ بلڈ گروپ مندرجہ ذیل ہیں۔ ان کا مزاج خشک گرم ہوتا ہے۔

درجہ اول : انڈہ السی چنا سبوسِ گندم شراب کبوتر کا گوشت چھوارے اخروٹ چلغوزہ پیاز کی چٹنی وغیرہ۔

درجہ دوئم : انجیر لونگ اسطوخودوس بابچی خاکشی خرما ملکنگنی دارچینی عنبر سنبل الطیب خولنجاں وغیرہ۔

درجہ سوئم : اندرائن یعنی تُمہ ایلوا جائفل جلوتری جدوار زعفران چرائتہ ابہل بیر بہوٹی بارہ سنگا۔

درجہ چہارم: کچلہ بنڈال ڈوڈے دار چکنار سکپور وغیرہ۔

بلڈ گروپ (AB)

(AB) بلڈ گروپ پیدا کرنے والی غذائیں اور دوائیں بلحاظِ بلڈ گروپ مندرجہ ذیل ہیں۔ ان کا مزاج خشک سرد ہوتا ہے۔

درجہ اول : آم کچا انار تُرش سیب تُرش سنگترہ لوکاٹ کنو مالٹا دہی اور لسی تُرش آلو بخارا آملہ باجرہ جوار بینگن شکر قندی۔

درجہ دوئم : ہلیلہ پوست انار زرشک سپاری سنگھاڑا اچھٹکری اقاقیا گل ببول (پھول کیکر) کاکڑا سنگھی۔

درجہ سوئم : خشخاش ست لیموں ہیرا کیس سلاجیت حجر الیہود اُسرب جلاپہ وغیرہ۔

درجہ چہارم: پوستِ خشخاص دھتورہ افیون سنکھیا سِندھور خراطین الماس (ہیرا)۔

معلومات برائے طبی علاج معالجہ

بلڈ گروپ (AO) کا طبی فارما کوپیا

نوٹ: یہ نسخہ A بلڈ گروپ والوں کو بحالتِ صحت کبھی کبھی اعتدالِ طبعی کیلئے اور O بلڈ گروپ والوں کو بحالتِ صحت و بیماری استعمال کروایا جا سکتا ہے۔

یاد رکھیں سہاگہ اور ملٹھی انسانی جسم میں (AO) تر گرم مزاج بناتا ہے۔ اکثر A بلڈ گروپ والوں کو اس کی ضرورت نہیں ہوتی ہے، تاہم اگر مزاج میں ضعف ہو تو ان کے بلڈ گروپ کو اعتدال پر لانے کیلئے استعمال کروایا جا سکتا ہے۔ محرک کا کام کرے گا اور اگر اس میں شیرِ مدار بھی شامل کر لیا جائے تو محرک شدید ثابت ہوگا A بلڈ گروپ والوں کیلئے اور O بلڈ گروپ والوں کیلئے۔ البتہ O بلڈ گروپ والوں کو اس نسخہ سے بہت فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ ملٹھی اور سہاگہ O بلڈ گروپ والوں کے سینے کی بلغم کو خارج کر دیتی ہے، تاہم A میں بھی یہ فوائد دیکھنے میں آئے ہیں، مگر بہت کم، کیونکہ A کیلئے AB نسخہ جات اکسیر ہیں۔ ملٹھی اور سہاگہ صفراء جس کا تعلق A گروپ سے ہے کو درست کر دیتے ہیں۔ پھیپھڑے بھی صاف کر کے کھانسی وغیرہ کیلئے اور O بلڈ گروپ میں ہچکی کیلئے شہد میں ملا کر مفید ہیں۔ غلیظ بلغم کو قے یا دست وغیرہ لگا کر نکال دیتا ہے۔ سوزش سینہ وغیرہ میں موثر ہے۔

A بلڈ گروپ میں کھار بنتی ہے۔ تر گرم کھار سہاگہ ہے جس کا تعلق ہم نے A گروپ سے قائم کیا ہے۔ ایک تر گرم کھار آک یعنی شیرِ مدار میں بھی پائی جاتی ہے۔ اگر ہم سہاگہ اور ملٹھی کے ساتھ شیرِ مدار شامل کر لیتے ہیں تو اس میں شدید اثرات پیدا ہو جاتے ہیں اور A اینٹی جین پیدا کرنے کا ایک موثر ذریعہ بن جاتا ہے جو کہ O بلڈ گروپ والوں کیلئے موثر نسخہ ثابت ہوگا اور فوائد میں وجع المفاصل، کمر درد، دانت درد اور صفرادی دردوں میں جو O گروپ والوں کو اکثر ہو جایا کرتے ہیں، مفید رہتا ہے۔ اورام کو تحلیل کرتے ہیں، اکسیر ثابت ہوتا ہے۔ جگر، گردے اور غدد میں تحلیل کر کے سختی دور کرتا ہے اور معدہ و امعاء میں خشکی اور سوزش کو بھی دور کرتا ہے۔

O بلڈ گروپ حتیٰ کہ B بلڈ گروپ میں بھی اگر جریانِ خون کا عارضہ ہو تو مفید ہے۔ پیچش کے ہمراہ O بلڈ گروپ والوں کو خون آجاتا ہے' اس کیلئے بھی مفید ہے۔ بواسیر' درد شقیقہ' درد معدہ' پتہ و گردہ میں O گروپ والوں کیلئے B گروپ والوں کیلئے یہ نسخہ بہترین ہے۔ اس سے دماغ اور اعصاب نروس ٹشوز میں شدید تحریک ہو جاتی ہے جس سے O گروپ یعنی Epithelial ٹشوز سے تعلق رکھنے والے افراد کو بہت فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ حتیٰ کہ O گروپ میں دق کیلئے بھی صرف ہلدی اور شیرِ مدار کا نسخہ حکیم صابر ملتانیؒ نے اکسیر ثابت کر کے دکھایا ہے۔ ہلدی بھی جسم میں اعصاب کو تحریک دینے والا اہم جز ہے۔ شیرِ مدار ایک حصہ اور ہلدی پندرہ حصے ملا کر تپ دق والوں کو دیا گیا ہے' اکسیر ہے۔ اس نسخہ سے عضو میں استرخاء اور کمزوری ہو جاتی ہے جو مریض کو تندرست ہونے کے بعد BB گروپ کے نسخہ جات سے ٹھیک کرنے میں درست ہو جاتی ہے۔ کیونکہ BB بلڈ گروپ سے جو سوزش پیدا ہوتی ہے وہ انقباض اور ورم' سختی اور گرہ سی باندھ دیتی ہے۔ اور اس کے برعکس شیرِ مدار سے تحلیل اور نرمی انبساط سا پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ جو B گروپ میں ہم نے لکھا ہے کہ بعض دفعہ اسے موثر پایا گیا ہے' تو صرف اس صورت میں جب (BO) بلڈ گروپ ہو۔ کیونکہ اس صورت میں B گروپ کے حامل فرد کا بلڈ گروپ Genetics کے حساب سے (BO) کی شکل میں یعنی غدی عضلاتی ہوتا ہے اور صفراء رک جاتا ہے۔ ایسی حالت (OO) بلڈ گروپ میں بھی دیکھی گئی ہے۔ کئی وجوہ کی بنا پر کئی حکم O اور B پر اکٹھے لگتے ہیں۔ کیونکہ O گروپ میں صفراء اور B میں بھی صفراء کا دخل ہے۔ اگر ملین نسخہ بنانا ہو اور قبض میں O اور B گروپ کیلئے' جن میں رطوبت کی کمی کے باعث پیٹ سخت ہو جاتا ہے' تو سہاگہ' ملٹھی اور شیرِ مدار میں ریوند چینی کا اضافہ کر لیں۔ اگر مسہل کی ضرورت ہو تو A گروپ پیدا کرنے کا اہم ذریعہ سقمونیا ہے' جو O گروپ والوں کے پیٹ کو رقیق دست لا کر دھو دیتا ہے اور گرم رطوبات کو براہِ دست خارج کر دیتا ہے۔ مگر حاملہ عورتوں میں اسے استعمال نہ کرائیں۔ استسقاء کے مریض کے پیٹ کا پانی اور ورم چند دنوں میں تحلیل کر دیتا ہے۔ بعض دفعہ چھپاکی یا الرجی سے O گروپ والوں اور (BO) والوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور جسم سوج جاتا ہے۔ یہی نسخہ وہاں بہت مفید رہتا ہے۔ بعض دفعہ قبض کے باعث O گروپ والوں میں دمہ یا کھانسی شروع ہو جاتی ہے۔ ایسا A میں بھی ہو سکتا ہے۔ مگر یہ نسخہ مسہل کھلانے سے فوراً فائدہ ظاہر ہو جاتا ہے۔

(AO) بلڈ کا نسخہ مکمل برائے O بلڈ گروپ

تحریک	تحریکِ شدید	ملین	مسہل
سہاگہ' ملٹھی	شیر مدار	ریوند چینی	سقمونیا
7 تولہ' 7 تولہ	1/2 تولہ	4 تولہ	5 تولہ

بلڈ گروپ (AA) کا طبی فارما کوپیا

یہ نسخہ خالصتاً نروس ٹشوز اعصابی عضلاتی تر سرد علامات پیدا کرتا ہے۔ ان علامات کا فائدہ اگرچہ (AA) گروپ والوں کو بہت کم ہوتا ہے۔ ہاں اگر (AO) بلڈ گروپ رکھنے والے افراد جن میں A گروپ کے ہوتے ہوئے گرمی پائی جائے اور علامات میں گرمی سے اضافہ ہوتا ہو' ان کیلئے مفید ہے۔ البتہ یہ نسخہ (OO) بلڈ گروپ والوں میں اور (BO) گروپ والوں میں جن میں گرمی خشکی پائی جائے مفید ہے۔ مگر زیادہ تر فوائد (AO) تر گرم مزاج اور (OO) گرم تر مزاج والوں کو ہی حاصل ہوتے ہیں۔ یاد رکھیں گرمی سردی کی علامات بہت اہم ہیں۔ اگر کوئی شخص A گروپ کا حامل آپ کے پاس بغرضِ علاج آتا ہے تو اگر سردی سے علامات بڑھیں اور سرد مزاج ہو تو آپ یقین کر لیں کہ اس میں Genetics کے حساب سے (AA) کیفیت غالب ہے اور اگر گرمی سے علامات بڑھیں اور گرم مزاج رکھتا ہو تو یقیناً اس میں Genetics کے حساب سے (AO) کی حالت ہے۔

یاد رکھیں کہ A گروپ میں گرم مزاج والوں کیلئے یہ نسخہ جات بہت مفید ہیں اور O گروپ والوں کیلئے بھی مفید رہیں گے۔ شورہ قلمی اور تخم کاسنی ایسے اجزاء ہیں جو جسم میں تر سرد کھار پیدا کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح جس طرح شیر مدار اور سہاگہ و ملٹھی تر گرم کھار بناتے تھے۔ شورہ قلمی اور تخم کاسنی سے جسم ٹھنڈا ہو جاتا ہے۔ اسی لیے جن A گروپ والوں میں ٹھنڈک پیدا ہوگی ان میں تر سرد کھاریں زیادہ بن رہی ہوتی ہیں۔ ان کا علاج تو (AB) بلڈ گروپ کے نسخہ جات ہوں گے لیکن اب ہم اس نسخہ کو ان افراد کیلئے جن کا بلڈ گروپ O ہے یا A میں گرم ہے یا B میں (BO) صفراء جمع ہو کر رک چکا ہے' ان کیلئے درج کر رہے ہیں۔ یہ (BO) والوں کیلئے تو مقوی کا کام بھی کرے گا اور O والوں کیلئے محلل اور A والوں کیلئے محرک ہے۔ قلمی شورہ اور کاسنی سوزش جگر و غدد کیلئے مفید ہے' O گروپ کو بہت فائدہ کرتی ہے' B والے بھی استعمال کر سکتے ہیں۔ ورم' جگر اور سوجن کیلئے نافع ہے۔ بلڈ پریشر کیلئے مفید ہے۔ اور جگر و گردے میں پتھری یا فاسد مادے خارج کرتا ہے۔ یہ نسخہ صفرا کو خون سے نکال دیتا ہے۔ کیونکہ اس سے تر سرد علامات پیدا ہو جاتی ہیں' جو گرم خشک صفرا اور گرم تر O بلڈ گروپ کو معتدل کر دیتی ہیں۔ یہ نسخہ سدہ جگر و طحال و پتہ کیلئے اور یرقان کیلئے نافع ہے۔ گردوں کی صفائی کرتا ہے۔ پیشاب کھول دیتا ہے۔ جگر و تلی کے ورم میں مفید تر ہے۔ O گروپ اور (BO) گروپ والوں میں وجع المفاصل اور جوڑوں کی موچ کیلئے نہائیت مفید چیز ہے۔ شربت بزوری کے ساتھ حار مزاج O اور B کیلئے مفید ہے۔

اگر اس نسخہ میں اثرات شدید پیدا کرنا مقصود ہو تو اس میں جو کھار شامل کر لیں۔ یہ بھی ایک شدید تر سرد کھار ہے' جو سنگ گردہ مثانہ کو خارج کر دیتی ہے اور معدہ و امعاء کی خشکی دور کر کے بالخصوص (BO) گروپ والوں کیلئے

لاجواب اکسیر ہے۔ اگر شوگر کے مریض جو O یا (BO) گروپ رکھتے ہیں' اس نسخہ کو استعمال کریں گے تو پیشاب زیادہ آنا شروع ہو جاتا ہے مگر سدے کھل جاتے ہیں۔ بعدازاں (AO) گروپ استعمال کریں یعنی (OO) اور بعدازاں (BO) پھر (BB) اور (AB)' تو انشاءاللہ تمام جسم کندن بن جائے گا اور شوگر کی علامات رفع ہو جائیں گی۔ ہاں اگر لبلبہ بہت زیادہ ناکارہ ہو چکا ہے تو اس کیلئے ساتھ کوئی مستقل ایسا نسخہ استعمال کرنا پڑے گا جو جسم میں صفرا اور انسولین enzyme کا توازن قائم رکھے اور خون میں متضاد اینٹی جین والے اثرات کو قابو رکھنے کیلئے خوراک حسبِ بلڈ گروپ ضرور شامل رکھیں۔ گل سرخ ایک ایسی چیز ہے جو نہائیت خوشنما اور مفرح ہے۔ عرق گلاب اور گلقند سے کون واقف نہیں ہے۔ O اور (BO) والوں کیلئے اور (AO) والوں کیلئے ملین کا کام کرتا ہے۔ حتیٰ کہ تپ دق اور خشک کھانسی کیلئے بھی مفید ہے۔ کھانسی کے ساتھ خون آتا ہو تو صرف گلقند اور سونف کا مرکب 1/2 کلو گلقند اور 10 تولہ سونف باریک سفوف کر کے مرکب بنالیں۔ تپ دق اور سل کی کھانسی کے لئے اکسیر ہے۔ جریان خون کو بھی روکتا ہے۔ اگر شورہ قلمی جوکھار اور کاسنی کے ساتھ گل سرخ ملا کر استعمال کریں تو ملین اثرات رکھتا ہے۔ (AO) اور (OO) کے لئے مفرح قلب اور (BO) کے لئے مقوی قلب کا درجہ رکھتا ہے۔ جسم کی گرمی خشکی دور کر کے قبض ختم کرتا ہے۔ بلڈ پریشر اور ورم جگر والوں کے لئے آب حیات ہے۔

ایک سرد کھار کالا دانہ ہے۔ یہ تخم ایک بیل کے ہوتے ہیں تین عدد تکونیا شکل کے ان میں (AA) بلڈ گروپ پیدا کرنے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے۔ شدید رطوبات پیدا کرتے ہیں اور (AO) (OO) (BO) کے لئے یعنی جن میں غدد کے اثرات ہوتے ہیں ان سب کے لئے بہت مفید ہیں۔ بالخصوص (OO) کے لئے مسہل کا کام کرتے ہیں۔ اثرات میں (AO) اور (BO) بھی ان سے مستفید ہو سکتے ہیں۔ O گروپ میں استسقاء ذقی کے لئے نافع ہیں۔ مفرد اعضاء کے مطابق اعصابی عضلاتی تمام نسخہ جات ان بلڈ گروپ والوں کیلئے

مکمل نسخہ (AA) برائے (AO) (OO) (BO)

مسہل	ملین	شدید	محرک	
کالا دانہ	گل سرخ	جوکھار	کاسنی	شورہ قلمی
20 تولہ	8 تولہ	3 تولہ	5 تولہ	3 تولہ

بلڈ گروپ (OO) کا طبی فارما کوپیا

O بلڈ گروپ گرم تر مزاج رکھتا ہے۔ یہ بلڈ گروپ بہت سے پیچیدہ امراض کا علاج ہے' بالخصوص کینسر' شوگر' ہیپا ٹائیٹس اور دیگر بہت سے مہلک امراض' کیونکہ اس مزاج میں O بلڈ گروپ کے اندر اینٹی جین نہیں ہوتے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ جلد ہی دیگر اینٹی جین A یا B یا AB کے اثرات سے جلد متاثر ہو جاتا ہے۔ اور مختلف کیفیات کا شکار ہو کر جلد مہلک امراض کا شکار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ O بلڈ گروپ میں مہلک امراض لگنے کی شرح 40% ہے' جو باقی بلڈ گروپس کی نسبت بہت زیادہ ہے۔ مگر چونکہ جب یہ امراض کا شکار ہو جاتا ہے تو کسی دیگر اینٹی جین کا غلبہ ہو چکا ہوتا ہے' اس لئے جب آپ اس کے اپنے مزاج کو فعال کر لیتے ہیں تو بہت سے امراض سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ یہ بلڈ گروپ جب زیادہ ہوتا ہے تو بہت سے بلڈ گروپ والوں کیلئے باعثِ رحمت بن جاتا ہے۔ کیونکہ جنسیاتی اعتبار سے یہ بلڈ گروپ ہی اصل ہے۔ اسی کے اریتھروسائٹس کو میڈیم بنا کر مختلف بلڈ گروپ اپنی گروہی شکل میں ظاہر ہوئے ہیں۔ A بلڈ گروپ میں بھی O موجود ہے اور B بلڈ گروپ میں بھی جنسیاتی طور پر O بلڈ گروپ موجود ہے۔ اسی لئے یہ دونوں بلڈ گروپ والوں کو فائدہ کر جاتا ہے۔

بلحاظِ تحقیقاتِ حکیم صابر ملتانی' اس کا مزاج ہم نے غدی اعصابی مقرر کیا ہے۔ اس لحاظ سے بھی یہ مزاج اعصابی غدی ہو کر A بلڈ گروپ میں موجود ہے اور غدی عضلاتی بن کر B بلڈ گروپ میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اس کو ہم نے غدد سے منسوب کیا ہے۔ چونکہ سب سے بڑا غدد جگر ہے لہٰذا اس سے ربط دیا ہے۔ ہمارے مشاہدات و تجربات میں بھی اس بلڈ گروپ کو گلینڈز سے ہی مطابقت ملتی ہے۔ یہ بلڈ گروپ B بلڈ گروپ کیلئے تو اکسیرِ اعظم ہے کیونکہ ان میں زیادہ تر صفرا کا اخراج بند ہو جاتا ہے اور گرمی خشکی بڑھ جاتی ہے۔ یا پھر عضلاتی غدی تحریک میں سودا اور صفرا بگڑ رہے ہوتے ہیں۔ ان کیلئے جب ہم صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج کروا دیتے ہیں تو B بلڈ گروپ والے افراد تندرست ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے ہم غدد کو تحریک دیتے ہیں جس کیلئے زنجبیل اور نوشادر ایک اہم ذریعہ ہے۔ کیونکہ زنجبیل یعنی ادرک ایک ایسی اکسیر صفت دوا ہے جو غدد کو بہترین انداز میں متحرک کرتی ہے۔ تاہم آج کل کیمیکلز والا ادرک ملتا ہے' اس سے پرہیز کریں۔ خشک ادرک کو سونٹھ کہتے ہیں۔ مزاج میں غدی اعصابی ہے۔ ذائقہ چرچرا ہوتا ہے۔ چرچرے ذائقے کی حامل قریباً سب ادویہ غدد کو احسن طریقے سے تحریک دیتی ہیں۔ قرآن کریم میں ایک چشمے کا ذکر ہے جسکا مزاج ادرک والا ہے۔ دراصل ہماری روزمرہ کی ہانڈی کا ذائقہ زنجبیلا ہی ہے۔ بس اس میں ہم نمک' جس کا تعلق O بلڈ گروپ سے ہی ہے اور غدد ہی ہے' شامل کر کے مزا لیتے ہیں۔

زنجبیل اور نوشادر مقوی اور محرکِ جگر ہوتے ہیں اور گردوں کیلئے بھی باعثِ تقویت ہیں۔ غذا کو تحلیل کر دیتے

ہیں۔ Bاور O بلڈ گروپ والوں کیلئے مقوی باہ بھی ہیں' صفرا پیدا کرتے ہیں اور ساتھ ساتھ خارج بھی کرتے رہتے ہیں۔ اس طرح Bوالوں میں جو امراض صفرا کے حبس سے پیدا ہو جاتے ہیں ان کیلئے بہت نافع ہیں۔ تیزابیت ختم کرتے ہیں۔ ریاحِ پیٹ و بدن کو نکالتے ہیں۔ ہاضم ہیں اور پیشاب آور ہیں۔ عظمِ جگر و طحال کیلئے بھی مفید ہیں۔ B والوں کے سنگِ گردہ و مثانہ کیلئے بہتر ہے۔ Bوالوں کا تعلق چونکہ عضلات سے ہوتا ہے اور بہت خشکی بڑھ جاتی ہے' عضلات میں سکیڑ واقع ہو جاتا ہے۔ Bبلڈ گروپ کے نصف لوگ تو غدی عضلاتی گرم خشک مزاج رکھتے ہیں' حالانکہ غدد کا تعلق ہم Oبلڈ گروپ سے کرتے ہیں' مگر جب اس میں صفرا بننے کے ساتھ ساتھ خارج ہو تو ہم اسے Oبلڈ گروپ میں مشاہدہ کرتے ہیں اور جب صفرا رک جاتا ہے تو اس کا مزاج B بلڈ گروپ میں (BO) کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

حرارت کی پیدائش جگر سے متعلق ہے اور یہی حرارت جسم میں صحت و جسمانی نشو نما ارتقا کرتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ رطوبت بھی شامل ہو تو یہ جسم میں خشکی اور سکیڑ کو رفع کرتی ہے جو اکثر Bبلڈ گروپ والوں میں ہو جاتی ہے۔ ادرک اور نوشادر کے مرکب سے Bوالوں کا دل ہوری قوت میں آ جاتا ہے اور کام کرتا ہے۔ عضلات' مسکلر ٹشوز کی سوزش ختم ہو جاتی ہے اور حرارت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے۔ اعصاب طاقتور ہو جاتے ہیں۔ حافظہ جو جواب دے رہا ہوتا ہے' بحال ہو جاتا ہے۔ ترشی ختم ہو جاتی ہے۔ ریاحِ شکم اور پیٹ درد وغیرہ ختم ہو جاتا ہے۔ بینائی بھی بہتر ہو جاتی ہے۔

جب ہم اس میں (ادرک اور نوشادر میں) کالی مرچ کو شامل کرتے ہیں جو کہ گرم تر مزاج کی حامل ہے اور Oبلڈ گروپ کی اہم ادویہ میں جس کا شمار ہوتا ہے اور مولد صفراء ہونے کے ساتھ ساتھ رطوبتِ غریزی بھی پیدا کرتی ہے اور جسم سے مہلک امراض کے خاتمے میں اہم کردار ادا کرتی ہے' جب ریاح اور ترشی کی زیادتی سے Bاور Oبلڈ گروپ والوں کے گردے ٹھنڈے ہو جائیں' عضلات میں سوزش اور درد ہو تو یہ تینوں ادویہ ملا کر دیں۔ حتیٰ کہ جب سوداوی علامات (BB) یعنی خالص Bبلڈ گروپ میں پیدا ہو جائیں جیسے کالا یرقان تبخیر اپھارا نفخ مالیخولیا قبض نیند نہ آنا اور ریاحی دردیں' بعض دفعہ خشک کھانسی غلیظ بلغم اور بلغمی بخاروں کیلئے یہ نسخہ بہترین اور کامیاب دوا ہے۔ بعض دفعہ عضلاتی فالج میں بھی کامیاب دیکھا گیا ہے۔ اگر اس نسخہ میں' یعنی ادرک' نوشادر اور کالی مرچ میں ہم سنا مکی جو کہ Oبلڈ گروپ پیدا کرتی ہے' ملا دیتے ہیں تو یہ خالص BB بلڈ گروپ' جن میں خشکی شدید ہو چکی ہو' دیتے ہیں تو ان کے عضلات میں تحلیل کر کے قبض وغیرہ ختم کر دیتی ہے۔ دماغ اور اعصاب میں رطوبت کا اثر پیدا ہو جاتا ہے اور تقویت ملتی ہے۔ کیونکہ O میں تو کبھی کبھی حبسِ صفرا ہوتا ہے۔ یہ صرف اس صورت میں ہوتا ہے جب Oبلڈ والوں میں قدرِ (BO) اینٹی جین زیادہ بن جاتے ہیں لیکن BOاور BB میں اکثر حبسِ صفرا ہو کر صفرا اور سودا مختلف بیماریوں کا باعث

بنتا ہے۔ایسی صورت میں یہ نسخہ صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کے اخراج کا باعث بھی ہوتا ہے اور قاطع سودا کا کام بھی کرتا ہے۔دردوں میں سکون اور پیٹ کے کیڑوں کو مارتا ہے۔غلیظ بلغم اور فاسد رطوبات کو جسم سے نکالتا ہے۔ براہِ راست صفرا خارج کر کے جسم کی سوج کو کم کرتا ہے۔یہ نسخہ تو بعض دفعہ AB بلڈ گروپ کے لوگ' جن کا مزاج خشک سرد ہوتا ہے' ان میں بھی مفید دیکھی گئی ہے۔چونکہ قاطع سودا بھی ہے اس لئے کہ AB میں سودا کا مزاج خشک سرد ہوتا ہے اس لئے BB اور AB کے ریحی درد عرق النساء کمر درد وغیرہ اور نمونیہ وجع المفاصل وغیرہ کیلئے بھی شفا کا موجب ہے۔معدے کے کدو کیڑے وغیرہ بھی مار کر خارج کرتی ہے۔

اگر اس نسخہ کے ساتھ ساتھ آپ (AO) والا نسخہ بھی استعمال کروائیں تو شدید تحریک سے جو متلی قے دست وغیرہ کا عارضہ ہو سکتا ہے وہ بھی کنٹرول ہو جائے گا۔سنا مکی کے ساتھ ساتھ اگر ہم ایک گرم تر مزاج کی دوا ریوند عصارہ جو کہ شدید محرکِ جگر و غدد ہے اور O بلڈ گروپ بنانے کا اہم ذریعہ ہے' شامل کر لیں تو یہ ایک تو شدید سہل ثابت ہوگا' دوسری طرف O والوں میں جو فضلات جگر کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں ان کو خارج کرے گا۔تاہم B میں بھی اس کا اثر دیکھا گیا ہے۔استسقاء دماغ و خصیہ و پیٹ چہرہ اور ہاتھ پاؤں کی سوج کیلئے موثر ہے۔زرد یرقان تو چند دن میں ختم ہو جاتا ہے۔حتیٰ کہ B گروپ میں جنونی اشخاص کو دیں تو چند دنوں میں جنون کم ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

نظریہ مفرد اعضاء میں غدی اعصابی تمام نسخہ جات جسم میں O بلڈ گروپ بناتے ہیں جو کہ B بلڈ گروپ والوں کیلئے نہائیت موثر ثابت ہوتے ہیں۔

مکمل نسخہ بمع اوزان

محرک	شدید	ملین	مسہل
زنجبیل'نوشادر	مرچ سیاہ	سنا مکی	ریوند عصارہ
5تولہ'2تولہ	1تولہ	8تولہ	4تولہ

مقدارِ خوراک :1رتی تا2ماشہ

بلڈ گروپ (BO) کا طبی فارما کوپیا

(BO) بلڈ گروپ دراصل B بلڈ گروپ ہی ہے مگر جنیاتی اعتبار سے اس میں O گروپ ملحق ہوتا ہے' اس لئے ان لوگوں کا تعلق عضلات سے ہونے کے علاوہ جگر سے بھی ہوتا ہے۔اسی لئے B بلڈ گروپ میں ایک تو گرم خشک مزاج کے لوگ پائے جاتے ہیں جن میں گرمی سے حساسیت زیادہ ہوتی ہے دوسرے خشک گرم یعنی خالصتاً (BB) بلڈ

گروپ کے حامل افراد جن میں خشکی جس کی وجہ سے بعض دفعہ آپ خشکی کی وجہ سے سردی بھی مشاہدہ کرتے ہیں۔ تاہم (BO) میں گرمی کی علامات پیدا ہوتی ہیں اور جگر و غدد سے ان کا تعلق زیادہ ہوتا ہے۔ جسم کے غدود متاثر ہوتے ہیں جو بعد ازاں عضلاتی خرابیوں پر منتج ہوتے ہیں۔ (BB) بلڈ گروپ میں خشکی گرمی کے باعث جو علامات پیدا ہوتی ہیں ان کے علاج کیلئے (BO) بلڈ گروپ کے اجزاء و عناصر کا اضافہ باعثِ شفا ہوگا۔ اگرچہ ان دونوں بلڈ گروپس کے حامل افراد کیلئے خالصتاً (OO) بلڈ گروپ کے اجزاء و نسخہ جات مفید اور شفا بخش ہیں۔ مگر یہ بلڈ گروپ یعنی (BO) جس کا تعلق اجوائن دیسی اور تیز پات جیسی چیزوں کے ساتھ ہے۔ (BB) اور (AB) بلڈ گروپ کی علامات کو رفع کرتا ہے۔ بعد ازاں (OO) بلڈ گروپ پیدا کر کے بیماری کو جڑ سے اکھاڑا جا سکتا ہے۔

اس بلڈ گروپ میں تحریک دینے سے یعنی اجوائن اور تیز پات کی خوراکیں استعمال کروانے سے (BO) کی کیفیات اور تبدیلیاں بلڈ میں پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور مسکل ٹشوز میں تحلیل واقع ہوتی ہے اور Epithelial ٹشوز میں تحریک تو حرارت پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے اور ایک طرف سے تقویت معدہ و امعاء ہو جاتی ہے، جس کی وجہ سے بھوک اور باہ بڑھ جاتی ہے اور معدہ میں ملین صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ خون میں صفرا اور حرارت پیدا ہو کر حرارتِ غریزی کی مدد ہوتی ہے اس لئے جوانی اور شباب کیلئے یہ تحریک بہتر ہے۔

اجوائن اور تیز پات ریاحِ شکم کو جو کہ (BB) بلڈ گروپ اور (AB) بلڈ گروپ میں پیدا ہوں ان کیلئے بہتر ہے۔ ان کے معدہ اور جگر کے سدے کھول دیتی ہیں۔ یاد رکھیں آنتوں کے انہی سدوں کے باعث 70% امراضِ قلب B گروپ والوں کو اور AB گروپ والوں کو لاحق ہوتے ہیں کیونکہ جب B والوں کے غدد میں تسکین ہو جاتی ہے تو بلغم اور رطوبات غلیظ ہو کر قلب اور گردوں پر ان کا مواد رک جاتا ہے جس کی وجہ سے گردوں کی کارکردگی ناقص ہو جاتی ہے اور قلب کے بہت سے امراض پیدا ہوتے ہیں۔ جن میں ایک B والوں کا بلند فشار خون (ہائی بلڈ پریشر) ہے۔ اور جگر اور طحال کا بڑھ جانا ریاح کی کثرت اور پتھری وغیرہ ہلکا ہلکا یا تیز بخار رہنا یا بعض دفعہ اگر یہ سُدے جلد کے اندر بن جائیں تو B والوں کو برص ہو جاتا ہے، یا سفید نشان (دھبے) جلد کے نیچے بننا شروع ہو جاتے ہیں۔ تیز پات اور اجوائن بظاہر عام نظر آنے والے اجزاء ان علامات کو رفع کر دیتے ہیں۔ اورام وغیرہ کو دور کر دیتے ہیں۔ (B) والوں میں جب غدد کا فعل تیز کر کے صفرا بڑھا دیا جاتا ہے تو تعفن ختم ہو کر پیٹ کے کیڑے وغیرہ ختم ہو جاتے ہیں۔ بندشِ حیض کیلئے B سرد یا خشک مزاج والی مستورات یا AB کی مستورات کیلئے بہت مفید ہے۔ قلب کی غیر طبعی حرکات اختلاجِ قلب وجع اعدہ وسواس اور ذہنی علامات اس سے ختم ہو جاتی ہیں۔ تبخیرِ اپھارہ وغیرہ دور ہو کر معدہ میں تقویت پیدا ہوتی ہے۔ معدہ درست ہونے کی وجہ سے منہ کی بدبو بھی دور ہو جاتی ہے۔ دماغ اگرچہ بہت پرسکون ہو جاتا ہے مگر قلب میں قدرِ ضعف کی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔ اگر B والوں اور AB والوں کی زبان میں لکنت پیدا ہو تو کھانے اور

چبانے سے دور ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس سے فاضل مواد خارج ہو جاتا ہے جو عضلاتِ غیر ارادی میں ابتری کا باعث بنتا ہے۔ اگر تیز پات اجوائن بانچی گندھک برابر وزن لے کر (BB) یا (AB) والوں کو استعمال کرایا جائے تو یورک ایسڈ کی زیادتی کا موثر علاج ہے۔ جوڑوں کے درد اورام، خارش، داد چنبل، بواسیر، سرطان معدہ امعاء کے درد رعشہ وغیرہ لکنت خشک کھانسی B اور AB گروپ والوں کی خشک دمہ رحم اور مقعد سے خون گردہ و مثانہ کی نرم پتھریاں۔ یہ مولدِ حرارتِ غریزی ہے اور مصفی خون بھی ہے۔ یاد رکھیں، آج کل مارکیٹ میں مقوی باہ ادویہ ایسی ہی ہیں جن سے (AB) یا (BO) اینٹی جین زیادہ پیدا ہوتے ہیں جو عضلات کیلئے شدید محرک ہیں اور غدد کیلئے بھی شدید تحریک کا باعث ہوتے ہیں۔ جن سے معدہ اور آنتوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ زیادہ مقدار میں لینے سے قے یا دست کی شکائیت شروع ہو جاتی ہے اور معدہ سے یا کسی بھی مخرج سے خون آنے لگتا ہے۔ گردوں میں ضعف اور پیشاب قطرہ قطرہ آنے لگتا ہے۔ جگر گردوں رحم اور انتڑیوں میں شدید ورم ہو جاتے ہیں۔ اگر چہ AB یا B بلڈ گروپ والوں کو جن میں خشکی سردی یا خشکی گرمی کی کیفیت ہو، قدرے فائدہ ہو جائے مگر آخر میں نقصانات کی شرح زیادہ ہوتی ہے۔ ویا گرہ، جو مشہور سالٹ ہے اور مختلف ناموں سے قوتِ باہ اور انتشار وغیرہ کیلئے موثر ہے، غدی عضلاتی اور عضلاتی غدی تاثیرات کا حامل ہے یعنی (BO) اور (BB) اینٹی جین خون میں بڑھا کر مسکلر ٹشوز اور Epithelial ٹشوز میں شدید تحریک دیتا ہے۔ اس نقصان دہ سالٹ کی بجائے اگر آپ غدی عضلاتی اور عضلاتی غدی غذائیں کھائیں تو آپ کو یہی اثرات مستقل اور مسلسل حاصل ہوں گے۔ اگر چہ ہر بلڈ گروپ کو اپنے بلڈ کے حساب سے جو غذا دی جاتی ہے وہ نقصاندہ نہیں ہوتی۔ اسی لئے ہم یہ کہتے ہیں کہ یہ بلڈ گروپ کو اخروٹ یا تیلنی مکھی وغیرہ جو کہ قوت باہ کو تحریک دیتی ہے، استعمال کروانا مفید نہیں ہے۔ اگر چہ وقتی فوائد ضرور ظاہر ہو سکتے ہیں کیونکہ یہ غذا اپنا ایک محرک اثر خون میں پیدا کرتی ہے۔ مگر مستقل اور لمبے عرصے کیلئے نقصان دہ ثابت ہوتی ہے۔ مقویات باہ ہر بلڈ گروپ کیلئے الگ الگ ہیں۔ وقتی ضرورت کیلئے (BO) یا (BB) بہترین ہیں۔ سرعتِ انزال کیلئے وقتی طور پر AB بلڈ گروپ پیدا کر کے فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔ مگر یہ سب غیر علمی اور غلط باتیں ہیں۔ اس موضوع پر ہم اپنی کتاب ''جنسیات اور بلڈ گروپ'' میں روشنی ڈالیں گے۔ تو اب سلسلہ وہیں سے شروع کرتے ہیں جہاں چھوڑا تھا۔ ہمارا نسخہ تیز پات اور اجوائن دیسی میں اگر ہم رائی شامل کر لیتے ہیں تو یہ BB اور AB گروپ والوں کیلئے اجتماعِ خون کا بہترین علاج ہے۔ دھبہ نمونیہ ورم تحلیل کر کے اجتماعِ خون کی حالت کو ختم کرتی ہے۔ چہرے کے کیل مہاسے داغ دھبے جو AB یا BB والوں کے نکل آتے ہیں اس لئے گندھک بانچی اور رائی ملا کر باریک کر کے چہرے پر ملیں تو داغ دھبے کیل مہاسے ختم ہو جاتے ہیں۔ اگر رائی تیز پات اور اجوائن دیسی میں آپ گندھک آملہ سار شامل کر لیتے ہیں تو ملین اثرات کا حامل نسخہ تیار ہو جاتا ہے۔ یہ (BB) بلڈ گروپ اور AB والوں کیلئے ملین تاثیر رکھے گا مگر اس کا مطلب یہ نہیں کہ باقی ماندہ کو فوائد مطلقاً نہیں ہو سکتے۔ ضرور ہو

سکتے ہیں مگر یہ فوائد عارضی اور بعد ازاں باعث تکلیف ہوں گے۔ مگر BB اور AB کی چونکہ طبیعت ہی خشک گرم اور خشک سرد ہوتی ہے۔ اس لئے ان لوگوں کیلئے ہی (BO) کے اجزاء قدرت نے بنائے ہیں۔ گندھک فضلاتِ جسم کو جو (BB) بلڈ گروپ میں پیدا ہو جاتے ہیں، خارج کر دیتی ہے، حرارتِ غریزی کی محافظ ہے اور کمی کو پورا کرتی ہے۔ جسم کو کندن بنا دیتی ہے۔ ملین اثرات کی حامل ہے۔ مصفی خون ہونے کی وجہ سے پھوڑے پھنسیوں اور خارش کیلئے اکسیر ہے۔ حیض وغیرہ کی بندش کیلئے بھی مفید ہے۔ (BO) میں چونکہ بلڈ پریشر ہائی ہو سکتا ہے۔ اس لئے احتیاط سے BB کے بلڈ پریشر کیلئے دے سکتے ہیں۔ اگر اس نسخہ میں گندھک کے ساتھ ہم جمالگوٹہ شامل کر لیں تو (BO) بلڈ گروپ شدید پیدا ہوتا ہے اور مسہل کا درجہ رکھتا ہے۔ مقدارِ خوراک کا لحاظ رکھ کر دیا جائے تو بے شمار فوائد حاصل ہوتے ہیں۔ بواسیر پتھریاں سُدے غلیظ سوداوی خشک بلغم کا اخراج وغیرہ شروع ہو جاتا ہے۔ جوڑوں وغیرہ کے درد میں مفید ہے۔ تمام غدی عضلاتی نسخہ جات بلحاظِ حکیم صابر ملتانیؒ خون میں (BO) اینٹی جین پیدا کرتے ہیں لہٰذا (BB) اور (AB) بلڈ گروپ والوں کیلئے اکسیر ہیں۔

نسخہ (BO) بلڈ گروپ

محرک	محرک شدید	ملین	مسہل
اجوائن دیسی، تیز پات	رائی	گندھک آملہ سار	جمال گوٹہ
4 تولہ، 4 تولہ	4 تولہ	12 تولہ	1 تولہ

مقدارِ خوراک : 1 رتی تا 4 ماشہ

بلڈ گروپ (BB) کا طبی فارما کوپیا

(BB) خالص B بلڈ گروپ ہے۔ خشکی غالب ہوتی ہے۔ مزاج خشک گرم ہے مگر سرد B لوگوں کا بھی یہی مزاج ہوتا ہے۔ یہ بلڈ گروپ AB والوں کیلئے باعثِ شفا ہے۔ جن نسخہ جات سے جسم میں BB بلڈ گروپ بنتا ہے وہ AB بلڈ گروپ والوں کیلئے، جن کا مزاج خشک سرد ہے، اکسیر ہوتے ہیں۔ لونگ اور دارچینی ہماری روزمرہ کی خوراک میں شامل ہیں۔ دراصل یہ چیزیں جسم میں خالص B گروپ بنانے کا اہم ذریعہ ہیں۔ AB بلڈ گروپ والوں کیلئے دل کے ڈوبنے میں مفید ہیں۔ ضعفِ قلب وغیرہ میں محض چبانے سے ہی افاقہ شروع ہو جاتا ہے۔ مقوی معدہ اثرات رکھتا ہے۔ AB گروپ میں بلغمی رطوبات کیلئے بھی موثر ہے اور جریانِ رحم و جریانِ منی میں دارچینی اور لونگ کا سفوف

کر دافع تعفن کا کام کرتا ہے اور اگر پھٹکری ساتھ مل جائے تو سونے پہ سہاگہ کا کام کرتی ہے۔ جاذب رطوبات اور مصفی خون ہیں۔ تعفن کے بخار وغیرہ اور اورام کو تحلیل کرتی ہیں۔ AB گروپ کی تمام غذائیں اور دوائیں A گروپ والوں کیلئے بہت اکسیر ہیں۔ تاہم AB میں خود اپنے گروپ کیلئے بھی شفا موجود ہے۔ A بلڈ گروپ والوں میں اکثر جسم میں فاضل رطوبات جمع ہو کر بخار ہسٹریا تشنج دمہ یا وبائی امراض لاحق ہو جاتے ہیں۔ کرنجوہ اور پھٹکری اکسیر ثابت ہوتے ہیں۔ جب نزلہ زکام وغیرہ کی وجہ سے پھیپھڑوں میں بلغم اور فاضل رطوباتِ فاسدہ جمع ہو جاتی ہیں یا سر میں جمع ہو کر سر خصوصاً سجدہ کے وقت بھاری ہو جاتا ہے اور مریض اکثر سر نہیں اٹھا سکتا۔ ایسے میں مندرجہ بالا نسخہ مفید ہے۔ فسادِ خون کے باعث جسم پر پھوڑے پھنسیاں اور گلنے سڑنے کا عمل جو شروع ہو جاتا ہے' اس کیلئے بھی مفید ہے۔ مگر بالخصوص اعصابی مزاج رکھنے والے (A گروپ کے حامل افراد) ان نسخہ جات سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ (A) گروپ کی حامل مستورات کو اکثر رحم میں فاضل رطوبات رکنے کی وجہ سے حمل قرار نہیں پاتا۔ اس مقصد کیلئے مندرجہ بالا نسخہ مفید رہتا ہے۔ یہ نسخہ تپ ملیریا میں بھی مفید ہے۔ سوزش جگر کیلئے بھی بہترین دوا ہے۔ بشرطیکہ (A) بلڈ گروپ والوں میں رطوبات کی کثرت کی وجہ سے ہو۔ سوزاک اور زخم گردہ مثانہ میں بھی اپنے اچھے اثرات کی وجہ سے مشہور ہے۔ خشک تاثیر کی وجہ سے یہ نسخہ جریان اور ضعفِ باہ میں بہت مفید ہے جو A بلڈ گروپ والوں میں کثرت رطوبت کی بنا پر ہو جاتا ہے۔ ہلیلہ سیاہ سوختہ اگر پھٹکری اور کرنجوہ کے ساتھ نسخہ میں شامل کر لیا جائے تو ملین اثرات کی وجہ سے پھٹکری کی تاثیر بہت بہتر ہو جاتی ہے اور فوائد میں A گروپ والوں کیلئے مقوی دماغ کا کام بھی کرتا ہے اور جاذبِ رطوبات ہونے کی وجہ سے مقوی معدہ اور جگر بن جاتا ہے اور اگر ہرڑ جلا پا ملا لی جائے تو مسہل اثرات پیدا ہو جاتے ہیں اور A بلڈ گروپ کی بلغم کیلئے نہائیت اعلیٰ درجہ کا مسہل نسخہ بن جاتا ہے۔ خوب دست لاتا ہے۔ نزلہ' زکام' بلغم' کھانسی اور دمہ کو ختم کرتا ہے۔ قبض دور کرتا ہے اور پیٹ سے کیچوے وغیرہ خارج کرتا ہے۔

نسخہ (AB) بلڈ گروپ

محرک	شدید	ملین	مسہل
مغز کرنجوہ آملہ	پھٹکری سوختہ	ہلیلہ سیاہ سوختہ	ہرڑ جلا پا
5 تولہ	10 تولہ	20 تولہ	20 تولہ

مقدارِ خوراک : 1 ماشہ تا 3 ماشہ

ہومیوفارماکوپیا ہومیوپیتھی اور بلڈ گروپ

جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں کہ ہومیوادویہ میں کیمیائی (Chemically) اور مشینی دونوں طرح کی تحریکات نہیں ہوتی۔ ان میں ایک تیسری طرح کا اثر جسے ڈائنامک (Dynamic) اثر کہا جاتا ہے پایا جاتا ہے۔ اس لیے ہم ہومیوفارماکوپیا بنانے کے لیے ہومیوادویہ کی اس خاصیت کوملحوظ رکھیں گے۔
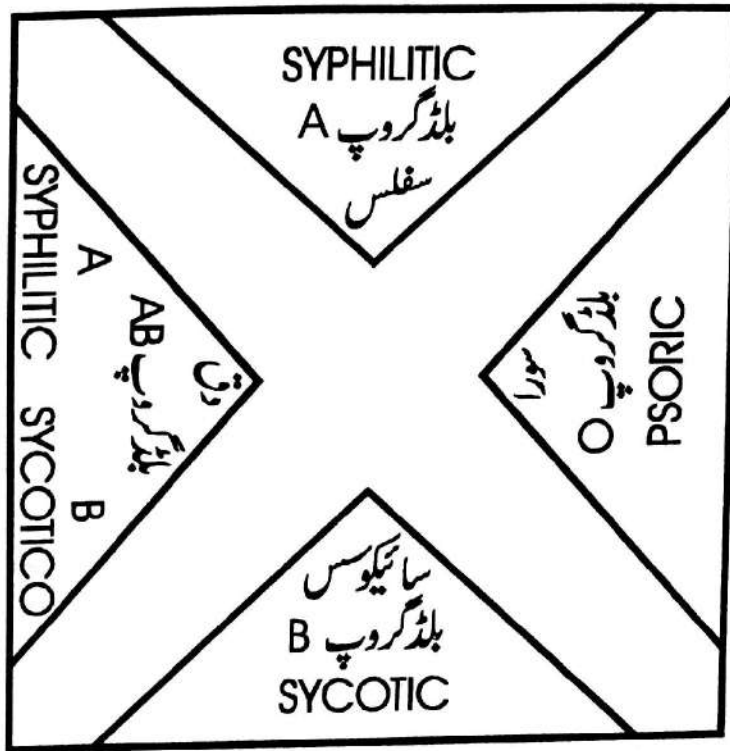
یہ چار صورتیں اکثر لوگوں میں مزاجی لحاظ سے پائی جاتی ہیں۔ انسان کے اندر خون کی یہ چار اقسام سب سے اہم ہیں۔ اس کے علاوہ بھی کچھ صورتیں بن جاتی ہیں۔ ان صورتوں میں انسان کے اندر امراض پیدا ہو جاتے ہیں مثلاً A بلڈ گروپ سفلس (Syphilitic) گروپ ہے اس میں سورا شامل ہوگا۔ یعنی O بلڈ گروپ کے ضدزا (Antigen) جب پیدا ہونا شروع ہوں گے تو اس میں سفلس سورا (Syphilitic Psoric) اعصابی غدی حالت بن جائے گی۔ اس مزاج میں بھی انسانوں کی اقسام پائی جاتی ہیں اور انسان مریض نہیں ہوتے۔ کیونکہ امتدادِ زمانہ سے طبیعت معتاد

ہوگئی ہے اوران تغیرات میں زندگی کی نشوونما ہورہی ہے۔دوسرا سفلس (Syphilitic) گروپ میں یعنی A بلڈ گروپ میں AB بلڈ گروپ میں سے B چارج پیدا ہو جائے تو سفلس سورا (Syphilitic Sycotic) یعنی اعصابی عضلاتی مزاج بن جائے گا۔دیکھا گیا ہے کہ A بلڈ گروپ میں اکثر لوگ یہ مزاج رکھتے ہیں۔یہ سب مرکب مزاج کے لوگ ہوتے ہیں جنہوں نے اپنے مزاج کے اندر دوسری تبدیلیوں کو قبول کرلیا ہوتا ہے۔غالباً ایسا موروثی بھی ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اب آگے آیئے سورا گروپ Psoric یعنی O بلڈ گروپ غدی مزاج رکھتا ہے' جگر سے متعلق ہے۔ اس کی دو حالتیں انسانوں میں دیکھی گئی ہیں۔

غدی عضلاتی (غدی یعنی O بلڈ گروپ اور عضلاتی یعنی B بلڈ گروپ) 1. Psorico/Sycotic = OB

غدی اعصابی ((غدی یعنی O بلڈ گروپ اور اعصابی یعنی A بلڈ گروپ) 2. Psorico/Syphilitic = OA

اسی طرح B بلڈ گروپ والوں میں دو ہی صورتیں دیکھی گئی ہیں۔

عضلاتی اعصابی (عضلاتی یعنی B بلڈ گروپ اور اعصابی یعنی A بلڈ گروپ) 1. Sycotico/Syphilitic = BA

عضلاتی غدی (عضلاتی یعنی B بلڈ گروپ اور غدی یعنی O بلڈ گروپ) 2. Sycotico/Psoric = BO

چونکہ عضلاتی اعصابی یعنی AB بلڈ گروپ اپنا ایک الگ تشخص رکھتا ہے۔اس لیے ہم B بلڈ گروپ میں صرف عضلاتی گروپ کو ہی شمار کریں گے یا O بلڈ گروپ میں اس کے متضاد ایک صورت پیدا ہوگئی تھی' غدی عضلاتی۔ اگرچہ غدی عضلاتی تحریک میں صفرا پیدا ہوتا ہے یعنی O بلڈ گروپ کا تعلق جگر اور صفرا سے ہے مگر اس کی مناسبت B بلڈ گروپ سے بھی بہت زیادہ ہے اور جگر ہی وہ غدد ہے جو خون کی گروہ بندی کرتا ہے اور خون بناتا ہے۔

قلب وعضلات تو صرف مکس کر کے سپلائی دیتے ہیں اس لیے جگر اور قلب کے کام اس قدر مشترک ہیں کہ بعض دفعہ دونوں کے کام تقسیم کرنا بہت دشوار نظر آتا ہے۔لہٰذا غدی عضلاتی جو کہ خالصتاً جگر کی تحریک ہے اور جگر کا فعل ہے' ہم اس کو B بلڈ گروپ میں مشاہدہ کرتے ہیں اور اس کو B بلڈ گروپ میں ہی دیکھا گیا ہے۔اب B بلڈ گروپ میں دو تحریکات نوٹ کرلیں۔غدی عضلاتی اور عضلاتی غدی یعنی گرم خشک اور خشک گرم۔

A بلڈ گروپ اور ہومیو ادویہ

ادویات درجہ اول	ادویات درجہ دوئم	ادویات درجہ سوم
مرکسال، سفلینیم، آرم میٹ، کالی آئیوڈائڈ، مرک آئیوڈائڈ، مرک فلیوس، مرک ریوبر	آرسنک البم، کلکیریا سلف، کاربوانی میلس، فلورک ایسڈ، ہیپر سلف، آئیوڈین، کالی سلف، لیکسس، لیڈم، فاسفورس، فائٹولکا، سلیشیا۔	کاربوتج، کونیم، ہائیڈراسٹس، کالی بائیکروم، میزریم، ایسڈ فاس، سارسپریلا، سلفر۔

اوّل تو ان ہی ادویہ پر اکتفا کریں اگر کسی کو مزید باریکی سے دیکھنا ہو تو مندرجہ ذیل ادویہ پر غور کریں۔

A بلڈ گروپ میں اعصابی غدی (تر گرم) یعنی Syphilitico/Psoric = AO

ادویات درجہ اول	ادویات درجہ دوئم	ادویات درجہ سوم
سبائنا، گلونائن، ریومیکس، کالی کلور، میگنیشیا میور، سنیشیو، ٹاریکسیکم، کالی نائٹریٹ۔	پائروجینم، سکیل کار، ہیلونیاس، ڈروسرا، کالی میور، منگینم، ٹبیکم، سباڈیلا۔	جنٹیشیا، کیلنڈولہ، ھائپرکم، جیبورانڈی، لیک ڈیفلوریم، سکوئیلا، ورباسکم، آرسنک سلف، بڈیاگا، سائزیجیم، سفلینم، ڈولی کوس، سمفائٹم، کیڈمیم سلف، سنابیرس، سینی کیولا، میفائٹس، مینی اینتھس، فارمیکا، پرونس سپائی نوسا، بوتھاپس، پروٹوسن۔

A بلڈ گروپ اعصابی عضلاتی (تر سرد) یعنی Syphilitico/Sycotic = A+B

ادویات درجہ اول	ادویات درجہ دوئم	ادویات درجہ سوم
پلاٹینا' چائنا' سیپیا' لائکو پوڈیم' ایپس ملفیکا' ایکو نائٹ' اینٹم ٹارٹ' اگنیشیا' برائی اونیا' لائی سین' امبرا گریسا' ہیلی بورس' ہپر سلف' نیٹرم میور' کیمومیلا' کاکولس' پلسٹیلا' پلبم' نیٹرم سلف' ڈی جی ٹیلس' سپائجیلیا' پوڈو فائلیم' فیرم میٹ' نائٹرک ایسڈ' کاربوتج' کالی فاس' میگ فاس۔	یوفریزیا' آئرس ورس' آرم میٹ' اپی کاک' یوفوربیم' ارجنٹم میٹ' اگنیشیا' ورٹرم البم' کیمفر' کینبس انڈیکا' نیٹرم کارب' تھوجا' ٹیلوریم' ڈلکامارا' اوپیم' بوریکس' رسٹاکس' روڈوڈینڈران' سینگونیریا' کلکیریا فاس' میزریم' اری جیرن' ایلیم سیپیا' رینن کولس' سائیکلیمن' کونیم' نکس موشکاٹا' نیٹرم فاس' یوپیٹوریم	آرم ٹرائفلم' ایگنس کاسٹس' ایتھوزا' بسمتھ' کلکیریا سلف' ماسکس' برومیم' تھیرڈین' روٹا' سینیگا' کافیا کروڈا' کالی بروم' کوکس کیکٹائی' کینابس سٹائیوا' لیسی تھین' سٹرونیشم' اینتھرا سنیم' ڈائسکوریا' ہائیڈرو فوبینم

Homeopathic Remedies For B Blood Group

B بلڈ گروپ اور ہومیو ادویہ

عضلاتی غدی یعنی (خشک گرم) یعنی Sycotic/Psoric = A+B

ادویات درجہ اول	ادویات درجہ دوئم	ادویات درجہ سوم
تھوجا' میڈہورائنم' ارجنٹم میٹ' برائٹا کارب' ارجنٹم نائٹ' سیپیا'	کلکیریا کارب' کاربوتج' فیرم میٹ' فلورک ایسڈ' کالی سلف' لیکسس' لائیکو پوڈیم' میزریم' نیٹرم سلف' پیلسٹیلا' سلیشیاء۔	اینٹم کروڈم' اینٹم ٹارٹ' ایپس ملفیکا' برائی اونیا' کاربوانی میلس' کونیم' ڈلکا مارا' گریفائٹس' ہپر سلف' للیئم ٹگ' مینگنیشم' مرکیورس' نائٹرک ایسڈ' پٹرولیم' پلاٹینم میٹ' سبائنا' سارسپریلا' سٹائنم' سلفر

اگر علامات لینے میں دقت ہو تو مندرجہ ذیل گروپ بندیوں پر غور کریں۔

ادویات درجہ اول	ادویات درجہ دوئم	ادویات درجہ سوم
چیلی ڈونیم، مرک کار، ھیما میلس، کالی سلف، ایلوز، مرکیورس، سائنٹن، امونیم کارب، اسارم، کالوسنتھ، لیڈم پال۔	آرسنک آئیوڈائڈ، ملی فولیم، میڈ ہورائنم، ہائیڈراسٹس، 'Cal Ansonia سٹرکنینم، گائیکم، نکوکم، کروکس سٹائیوا۔	آرسنک میٹ، جڑوفا، مرک آئیوڈائڈ، اوری گینم، آرم میور، آسکر یا ریوبینز، بینزوئیک ایسڈ، بیسی لینم، پریرابرے وا، ریڈیم، سیڈران، سسٹس کینابس، ہپوزائنم، وائے اولا ٹراکلز، گیمبوجیا، سیا نوتھس، سناریریا، فیرم آئیوڈائڈ، کالی سائیانیٹم، کلکیر یا فلور۔

غدی عضلاتی (گرم خشک) یعنی Psoric/Sycotic = O+B

ادویات درجہ اول	ادویات درجہ دوئم	ادویات درجہ سوم
ابراٹینم، بربیریس ولگیریس	اناسموڈیم، ایسٹک ایسڈ، کلیمٹس، کوریلیئم، ایلومن، بوسٹا، کلیڈیم	وآئی برنم آپولس، اوری گینم، چیونتھس، کارڈوس، اوسیمیم، چینو پوڈیم، ریوم، اگزالک ایسڈ۔

Homeopathic Remedies For AB Blood Group

عضلاتی اعصابی یعنی AB بلڈ گروپ اور ہومیوادویہ

بطور محرک سب سے پہلے AB بلڈ گروپ کے لوگ ان علامات کا شکار ہوتے ہیں۔

ادویات درجہ اول	ادویات درجہ دوئم	ادویات درجہ سوم
ٹیوبرکلینیم، کلکیر یا کارب، مرکسال، سلفر، آرنیکا، سلیشیا، آرسنک البم، آرنیکا، آیوڈیم، کینتھرس، بیلاڈونا، لکسس، کروٹیلس ہوری، کالی کارب، لیک کنائنم، سمیوکس، نائیگرا، لوبیلیا، للیم ٹگ، سٹفی سائیگیریا، بیپٹیشیا، ارجنٹم نائٹ، کیکٹس، کالی بائیکروم، فائٹولکا، ھائیوس ہنکس وامیکا، فاسفورس، بسلینم، کالی فاس، نائٹرک ایسڈ	ایلومینا، کاسٹیکم، بیوفو سیلینیم، اسگو ایسافوئیڈا، فوٹیڈا، ایکنیشیا، نیٹرم آرسنک، امونیم میور، میوریٹک ایسڈ، سائیکوٹاوائی روسا، اناکارڈیم، کیوپرم میٹ، ٹیرنٹولہ ہسپانیہ، کالچیم، کالمیا، کریوزوٹ، سورائنم، ٹیری بینتھینا، ریٹھینا، گریفائٹس، کوکا، کلوریم، کلکیر یا، آرسنک، کروٹیلس کاس، کانڈورینگو، کالی آرس، کاربالک ایسڈ، فیرم فاس۔	اونیتھی کروکاٹا، الٹرس فیری نوسا، فلورک ایسڈ، ویلیریانا، اسیکولس ھپ، برائٹا کارب، کاربو اینی میلس، پٹرولیم، پکرک ایسڈ، ایلیٹرم سلفیورک ایسڈ، ا یگریکس، کاربونیم سلف، گریشی اولا، اولی اینڈرو، چائنا سلف، سارسپریلا، سپونجیا۔

غدی اعصابی یعنی O بلڈ گروپ اور ہومیو ادویہ

ادویات درجہ اول	ادویات درجہ دوئم	ادویات درجہ سوم
سلفر' سورائنم' ناجا' بریٹا میور' لاروسیرا اسش' سبائنا' وراٹرم ورائیڈ' ارٹیکا یورنس' کالو فائیلم' سمی سی فیوگا' ایلو مینا' کاسٹیکم' گریفائٹس۔	ایگریکس' امونیم کارب' امونیم میور' انا کارڈیم' آرسنک البم' برائٹا کارب' کیڈمیم سلف' کلکیریا کارب' کونیم' سائیکلیمن' ڈی جی ٹیلس' ڈلکا مارا' کالی کارب' نیٹرم کارب' نیٹرم میور' پٹرولیم' روڈ نڈران' سارسپریلا' ٹیرنٹولا ہسپانیہ' تھریڈین۔	الیومن' ارجنٹم نائٹ' کاربوتج' کالوسنتھ' فیرم فاس' ہیپر سلف' میگنیشیا میور' مینگینم' نیٹرم آرسنک' فاسفورس' سیپیا' سلیشیاء' سپنجیا' سلفیورک ایسڈ' ٹیوبر کلینیم۔

ہومیوادویہ کی پوٹنسی (دوا کا درجہ لطافت): بلڈ گروپ کی روشنی میں

جیسا کہ ہم نے سابقہ صفحات میں سے دوا کا انتخاب کرنے کیلئے بلڈ گروپ کو استعمال کیا ہے اور اس کی بدولت ہم جلد بالکل دوا تک رسائی حاصل کر پائے۔ اب ضروری خیال کیا جاتا ہے کہ دوا کی پوٹنسی سے متعلق بھی تحقیقات پیش خدمت کی جائیں کیونکہ جسطرح دوا کے انتخاب میں ایک چیستان سے گذرنا پڑتا ہے' اسی طرح پوٹنسی کو بھی بہت الجھا دیا گیا ہے۔ بلکہ ان سادہ اصولوں کو باقاعدہ مسلئے بنا کر پیش کیا جاتا ہے' تاہم ایک اصول تو کافی مقبول ہے کہ جسم میں عضوی ساخت اور مادی نوعیت کی تبدیلیاں پیدا کرنے کیلئے مدر ٹنکچر سے لے کر پوٹنسی میں دوا بہتر ہے۔ کیونکہ 12x تک دوا کے اگر 9 ارب خلیات بھی فی قطرہ میں فرض کئے جائیں تو 12x تک یا 12c تک پہنچتے پہنچتے کچھ نا کچھ تاثر اصل دوا کا اقل ترین مقدار میں موجود رہتا ہے لہٰذہ مادی تبدیلی پیدا کرنے میں موثر ہے۔ اس کے بعد 30c تا 200c طاقت عام حاد بیماریوں میں روزمرہ کے امراض میں مستعمل ہیں۔

تاہم کرانک ڈیزیز (Chronic Diseases) پیچیدہ پرانے امراض میں بھی علاج 30c یا 200c سے ہی شروع کیا جاتا ہے اور حساس اور پرانے امراض کو جڑ سے ختم کرنے کیلئے cm,50m,10m,1m, ادویہ ہی معتبر خیال کی جاتی ہیں تاہم اس سلسلہ میں ہر ڈاکٹر اپنا ایک خاص تجربہ رکھتا ہے۔ دوا کی چھوٹی پوٹنسیاں مرض کے عارضی ازالہ کیلئے خاص تاثیر رکھتی ہیں اور دوا کی بڑی پوٹنسیاں مزمن عفونت اور پیچیدہ امراض کا استیصال کرتی ہیں۔ مرض جتنا گہرا ہوتا ہے' دوا اتنے ہی بلند درجہ کی لطافت میں ہو تو اثر کرتی ہے۔

اس سلسہ میں ہم درجہ بدرجہ امراض لگنے کی شرح بیان کر چکے ہیں۔ یعنی AB بلڈ گروپ کے لوگ صرف 10% مہلک اور پیچیدہ امراض کو قبول کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ان میں شاذ ہی بلند درجہ لطافت کی دوا

دینی پڑتی ہے۔اکثر AB بلڈ گروپ کے لوگ مدر ٹنکچر اور 12x تک کی ادویات سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ چونکہ مزاج ان کا خاک سے متعلق ہے اور لطافت کم ہے' کثافت سے تعلق ہے۔ ویسے حکماء کا قول ہے کہ خاک حکمت ہے۔آب علم ہے جسکا تعلق A بلڈ گروپ سے ہے۔ باد قوی ہیں جسکا تعلق B بلڈ گروپ سے ہے اور آتش عظمت ہے جسکا تعلق O بلڈ گروپ سے ہے۔اب آیئے آگے چلتے ہیں۔A بلڈ گروپ کے حامل لوگ تری اور پانی سے تعلق رکھتے ہیں۔ جوکہ خاک کے بعد کثیف درجہ ہے۔ان لوگوں میں دوا کی قدرِ بلند پوٹینسی استعمال ہوگی 30c تا 200c۔ ویسے اکثر دیکھا گیا ہے کہ A بلڈ گروپ کے لوگ چونکہ 30% مہلک امراض کا شکار ہوتے ہیں اور دماغ اور اعصاب سے تعلق کے باعث حساس واقع ہوتے ہیں' اس لئے 30c سے بلند یعنی 200c تک پوٹینسی کے اثرات ہی جلدی قبول کرتے ہیں۔اور B بلڈ گروپ کے لوگ چونکہ صرف 20% مہلک امراض کا شکار ہوتے ہیں اور AB بلڈ گروپ کے بعد کثافت کے حامل ہیں۔اس لئے 200c پوٹینسی ان پر درست عمل کرتی ہے۔اور کثافت سے قریب ہونے کے باعث مدر ٹنکچرز بھی اثرات کر جاتے ہیں۔لیکن B بلڈ گروپ سے متعلق اہم پوٹینسی 200c تا 1m ہی ہے اور A بلڈ گروپ 30c سے 200c حد 1m سے صحیح تاثر انعکاسی حاصل کر سکتے ہیں اور O بلڈ گروپ حرارت اور آتش سے متعلق ہے۔لطافت میں کافی حساس لے اور پیچیدہ امراض کا ہی شکار رہتا ہے۔اینٹی جن (Antigen) نہ ہونے کی وجہ سے بہت جلد امراض کا شکار ہو جاتا ہے اور امراضِ مہلکہ پیچیدہ عفونت اور سوراوی مادوں کا اسیر ہو جاتا ہے۔لہٰذا ان لوگوں پر بلند درجہ کی لطیف ترین پوٹینسیاں 50m' cm بہت اچھا اثر کرتی ہیں۔ویسے اگر عضویاتی تبدیلی پیدا کرتا ہو تو ساتھ ساتھ مدر ٹنکچر اور 30c تک پوٹینسی دی جاسکتی ہے۔تاہم اصل اثرات بلند پوٹینسیوں کے ہی ہوتے ہیں۔

ڈائنامک نظام اور بلڈ گروپ

Blood Group	AB	A	B	O
شرح امراض	10%	30%	20%	40%
پوٹینسی دوا	Q تا 12x	30 تا 200	200 تا IM	10M تا Cm
عنصر	خاک	آب	باد	آتش
درجہ لطافت	کثیف	لطیف	لطیف تر	لطیف ترین

یہ میں نے اپنے مشاہدات و تجربات کی روشنی میں طریقِ کار تلاش کیا ہے۔اگر کوئی صاحب اس پر مزید تحقیقات کر سکیں اور اس سے بہتر راستہ بلڈ گروپ پر تحقیق کر کے نکال سکیں تو مجھے ضرور مطلع کریں۔ یہ حرفِ آخر نہیں

ہے' میرے ابتدائی تجربات ہیں۔ جو زیادہ سے زیادہ دس سالوں کی محنت کے بعد حاصل ہوئے ہیں۔ ہومیو پیتھی میں تو بہت کہنہ مشق تجربہ کار لوگ موجود ہیں۔ وہ اپنے پرانے مریضوں کے ریکارڈ چیک کریں۔ اگر ان کے پاس وہ اشخاص ابھی آتے جاتے ہوں اور ان سے تعلق باقی ہے تو ان کے بلڈ گروپ چیک کر کے اپنی دی گئی سابقہ ادویہ کو دیکھیں کہ کس کس پوٹینسی میں دی گئیں اور دوا نے کس کس بلڈ گروپ کے حامل لوگوں کو صحت یاب کیا۔ اگر ہم دوا کا درجہ گہرائی دیکھیں تو کرہ ءِ عناصر میں یوں نظر آتا ہے۔
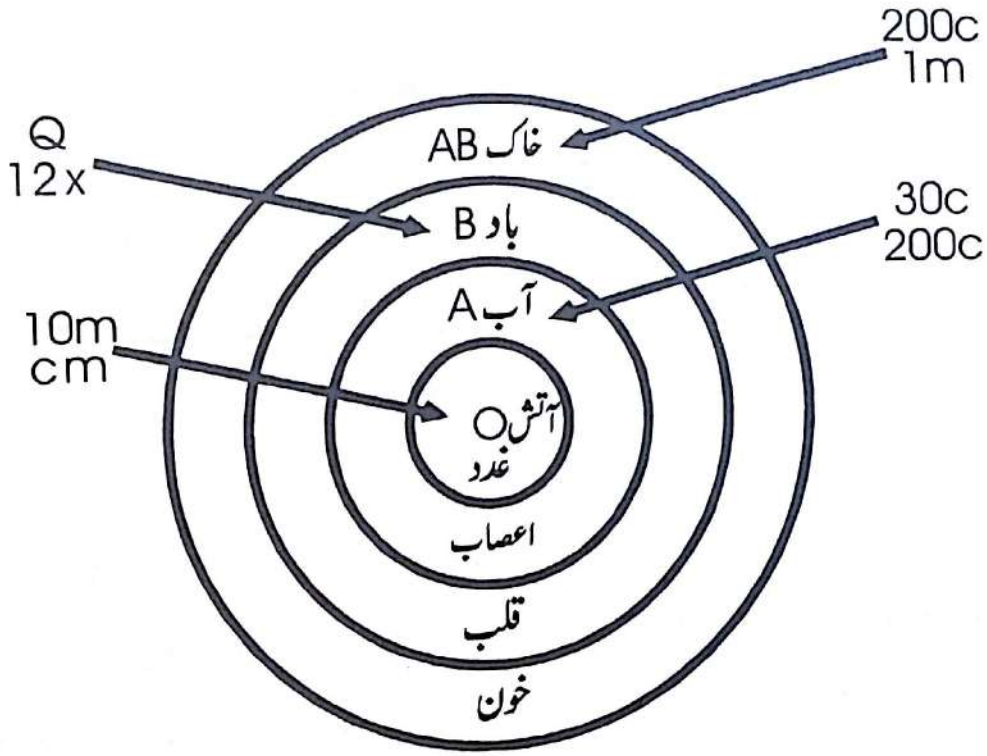
غرض یہ کہ دوا کا درجہ مرض کی گہرائی سے کس قدر عمیق تر ہونا چاہئے۔ مرض جتنا گہرا ہوگا اتنی ہی بلند ترین پوٹینسیوں سے ختم ہوگا۔ اگر ذہنی نوعیت کے تغیُّرات ہوں تو یقیناً بلند ترین پوٹینسیاں ہی انہیں ختم کر سکیں گی۔ اگر چہ اعصابی مریض بلند ترین پوٹینسی کو اپنی حساسیت کے باعث قبول نہیں کر سکتے اور ان پر بلند پوٹینسی بہت جلد اثر کرتی ہے۔ اسی لئے پہلے انہیں 30c تا 200c پوٹینسی دے کر نقصان سے بچائیں اور بعد ازاں بلند پوٹینسی سے مرض کی بیخ کُنی کریں۔ ویسے بھی حرارت چونکہ ہومیو پیتھک دوا کے اثر کو جلد ختم کر دیتی ہے' اس لئے O بلڈ گروپ میں بلند ترین پوٹینسی ہی کام کرتی ہے اور تکرار بھی نقصان دہ نہیں ہے۔ اس کے بعد حرارت B بلڈ گروپ میں ہے اور A میں حرارت کی بجائے رطوبت ہے اور خاک میں سردی خشکی ہے۔ اس لئے ان میں دوا کی طاقت نچلی ہی رکھی ہے۔ حساس لوگوں کو یعنی A اور O بلڈ گروپ کے لوگوں کو بہت زیادہ تکرار سے دوائیں دینا چاہئے۔ مگر AB اور B کے لوگوں میں دوا کا تکرار ہی شفاء یاب کرتا ہے۔ تاہم معالج کو پہلی دوا کا رِدِّعمل دیکھ کر ہی تکرار کرنا چاہئے۔

تجربات آپ کو خود سکھا دیں گے کہ کس بلڈ گروپ کے حامل اشخاص کو آپ نے کس قدر تکرار سے دوا دینی ہے۔ میں نے تو اپنا تجربہ بیان کر دیا ہے۔

اگرچہ ڈاکٹر کینٹ نے بلند درجہ لطافت کی حامل ادویہ بالخصوص سلیشیا cm (Silicea cm) وغیرہ سے بہت ڈرایا ہے۔ مگر میں نے اسے O بلڈ گروپ اور A بلڈ گروپ میں کینسر کے مریضوں کے لئے بہت مفید دیکھا ہے۔ حتیٰ کہ ایڈز کے علاج میں اور کوئی پوٹینسی مفید ہی نہیں۔ مگر سل اور دق کے مریضوں میں سلفر بلند پوٹینسی میں موثر نہیں ہے۔ بلکہ باعثِ نقصان ہے۔ اگرچہ پوٹینسیوں کی بحث ایک طویل مضمون تھا مگر بلڈ گروپ سسٹم میں آ کر سائنٹفک ریسرچ سامنے آ گئی ہے، جس پر اس سے پہلے توجہ مبذول نہیں ہو سکی تھی، اگر ہم گروپ سسٹم کو یوں دیکھیں کہ B بلڈ گروپ کے لوگ معدہ، قلب اور عضلات کی بیماریوں میں جلد مبتلا ہوتے ہیں تو ان کے لئے نسبتاً چھوٹی پوٹینسی مفید رہتی ہے اور A بلڈ گروپ کے لوگ اعصابی تکالیف (Nervous Tissues) کی خرابی کا شکار جلد ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں نسبتاً بلند پوٹینسی استعمال کروا کر دیکھیں، کیونکہ گہری نفسیاتی بیماریوں میں بلند پوٹینسی ہی اچھا کام کرتی ہے۔

خون کی خرابی تلی، ہڈیوں وغیرہ کے امراض میں بہت ہی کم پوٹینسی Q یا 6x,3x,2x,1x وغیرہ بہت مفید ہیں۔ جگر اور غدود غشائے مخاطی کے امراض نسبتاً بلند پوٹینسیوں میں جلد شفاء یاب ہوئے ہیں۔ کیونکہ ان خرابیوں ہی کی وجہ سے کینسر، ایڈز، شوگر، ہیپا ٹائیٹس اور کارسنوما وغیرہ پیدا ہوتے ہیں اور اس قسم کے امراض زیادہ تر O بلڈ گروپ کے حامل اشخاص کو لاحق ہوتے ہیں، لیکن بعض مریضوں کی حالت اس قدر بگڑ چکی ہوتی ہے کہ اونچی پوٹینسی دینا ان کے لئے زہر ثابت ہوتا ہے۔ پہلے رفتہ رفتہ ان کی جسمانی حالت کو چھوٹی پوٹینسیوں سے اعتدال پر لایا جائے۔ بالخصوص غذا کا نظام بدل کر جب مریض میں ردِ عمل، برداشت کرنے کی طاقت پیدا ہو جائے تو پھر اس کے بلڈ گروپ کے حساب سے ہی پوٹینسی علاج میں کلید کا کردار ادا کرے گی۔

Blood Group اور ہومیو پیتھک سے طریق علاج کی تشریح

ہومیو پیتھک ادویہ چونکہ پوٹینٹائزڈ (Potentized) حالت میں ہوتی ہیں۔ اس لئے ان میں عمل (Action) اور ردِ عمل (Re-Action) کو نہیں دیکھنا پڑتا۔ نہ ہی ان کی کیمیائی تبدیلیاں براہِ راست جسم انسانی میں پیدا ہوتی ہیں اور نہ ہی عضویاتی مشینی اثرات براہِ راست اعضائے بدن پر پڑتے ہیں۔

بلکہ یہ تو ایک ایسا جادو ہے جو صرف قوت مدبرۂ بدن (Vital Force) تک اپنا پیغام پہنچا دیتا ہے۔ باقی مشینی و کیمیائی تغیرات خود قوت انعکاسی کے ذریعے جسم میں پیدا ہو جاتے ہیں۔ البتہ اس سلسلہ میں غذا آپ اپنے بلڈ گروپ کے حساب سے لیتے ہیں تا کہ جب قوت مدبرۂ بدن خون میں تغیرات پیدا کر کے مختلف اعضاء میں مشینی

تحریک پیدا کرنا چاہے تو اس مشینی تحریک کے لیے خون میں متعلقہ اجزاء و عناصر کا ذخیرہ موجود ہو جو کہ ہومیو پیتھک دوا کے حکم کے مطابق متعلقہ اعضائے رئیسہ میں تحریک، تحلیل، تسکین اور تجذیب کا عمل کروا سکے۔

مثلاً ایک شخص کے جسم پر خارش موجود ہے اسے ہم حسب علامات سلفر دے رہے ہیں۔ مگر سلفر اپنا اثر مرتب نہیں کر رہی ہے تو اسے ایسی غذائیں استعمال کروائیں جن میں گندھک کے اجزاء پائے جائیں۔ تاکہ جب ہم مریض کو سلفر (Sulphur) پوٹینسی میں دیں تو ردِ عمل (Reaction) کے طور پر جلد کی طرف سلفر جانے سے خارش غائب ہو جائے۔ اس سلسلہ میں ہم نے مشاہدہ کیا ہے کہ صرف سلفر 99% امراض کا علاج ہو سکتی ہے۔ دیسی گھی، شہد، روغن زیتون، سرمہ، ہلدی، لہسن، پیاز، اجوائن، مچھلی، انڈے کی زردی، ریوند چینی، رائی، ریوند عصارہ، ریوند خطائی، سونف، گھیکوار، حنظل، شیر زقوم، پارہ، شنگرف، ہڑتال وغیرہ جیسی ادویہ میں گندھک وافر موجود ہوتی ہے۔ جیسے ہی ہم ان اشیاء کو استعمال کرواتے ہیں تو سلفر ہومیو پیتھک طریقہ پر بھی فوراً اثرات ظاہر کرتی ہے۔ ان ہی مشاہدات کے پیش نظر ہم کہتے ہیں کہ ہومیو ادویہ دے کر آپ صرف غذائیں اس کے بلڈ گروپ کے مطابق دیں گے تو شفا کا عمل فوراً اور دیرپا اثرات کا حامل ہوگا۔

مذکورہ مثال میں ہم نے دیکھا کہ سلفر کی خارش والے کو بھی باقی گھی بند کروا کے صرف دیسی گھی کثیر مقدار میں دیتے رہے۔ ساتھ ساتھ سلفر 200 کی پوٹنسی میں دی گئی تو اثرات فوراً ظاہر ہوئے۔ اس لیے کہ مادی طور پر خون میں گندھک موجود تھی۔ جیسے ہی قوت مدبرہ بدن نے سلفر کا پیغام لیا تو خون میں حکم ارسال کیا۔ اس نے گندھک کے اجزاء بنا کر جلد کی طرف ارسال کر دیئے۔

مزاجِ انسانیہ اور جنس

عورت کا مزاج غدی ہوتا ہے اور مرد کا مزاج عضلاتی۔ لہٰذا جن مزاجوں میں غدی تحریک پائی جائے مثلاً اعصابی غدی A بلڈ گروپ، غدی اعصابی O بلڈ گروپ، غدی عضلاتی B بلڈ گروپ۔ یہ مزاج دراصل مؤنث ہیں اور عورتوں سے متعلق ہیں۔ گویا A بلڈ گروپ کی عورت کا مزاج اعصابی غدی ہوگا۔ O بلڈ گروپ کی عورت کا مزاج غدی اعصابی ہوتا ہے اور B بلڈ گروپ کی عورت کا مزاج غدی عضلاتی لیکن اگر آپ اس کے برعکس کسی عورت کا مزاج دیکھیں یعنی اس عورت کا بلڈ گروپ تو A ہے لیکن مزاج اعصابی عضلاتی ہے تو سمجھ لیں کہ یہ عورت اپنے مزاج پر نہیں ہے بلکہ اس میں قدرِ مردانہ پن بھی پایا جاتا ہے۔ یا اس کا بلڈ گروپ B ہے مگر اس کا مزاج عضلاتی غدی خشک گرم ہے تو اس میں مردانہ پن ہوگا۔ بالکل اسی طرح اگر آپ مردوں میں A بلڈ گروپ کے ساتھ اعصابی عضلاتی تحریک ہے اور اگر ان میں A بلڈ گروپ ہوتے ہوئے اعصابی غدی تحریک آجائے گی تو ان مردوں میں زنانہ پن آجائے گا اور

AB بلڈگروپ تو مردانہ گروپ ہی ہے۔ اسی طرح O بلڈگروپ زنانہ ہے۔

اگر O گروپ میں مرد پائے جائیں تو حساس' نازک اور فنکارانہ اور عورتوں کی صلاحیتوں سے مالا مال ملیں گے' اسی طرح AB گروپ میں اگر عورتیں پائی جائیں تو انداز مردانہ ہوں گے' ہمت اور جوانمردی سے بھرپور ہوں گی۔ اگر اس کے خلاف مشاہدہ کریں تو یقیناً ان کا بلڈگروپ تو وہی ہوگا مگر مزاج میں فساد واقع ہوا ہوگا۔

اسی طرح B بلڈگروپ میں مردانہ مزاج عضلاتی غدی ہے۔ اگر اس کے خلاف کسی کا مزاج ہوگا تو اس میں زنانہ اوصاف آنا شروع ہو جائیں گے۔ جنسیاتی طور پر جنسی تبدیلی کا انحصار بھی انہی مزاجوں کے باعث واقع ہوتا ہے۔ تحقیقات جاری ہیں۔ نقشہ کچھ یوں بنے گا:۔

بلڈگروپ	عورت	مرد	بلڈگروپ
A -ve A +ve	اعصابی غدی	اعصابی عضلاتی	A -ve A +ve
O -ve O +ve	غدی اعصابی	عضلاتی اعصابی	AB
B -ve B +ve	غدی عضلاتی	عضلاتی غدی	B
	حوا علیہا السلام	آدم علیہ السلام	

جدید فارمیسی پر تحقیقات

انسانی خون کے کچھ اجزاء پانی میں حل پذیر ہوتے ہیں اور کچھ اجزاء الکحل میں حل پذیر پائے جاتے ہیں۔ ہومیوپیتھک فارمیسی میں پارہ اور ایسی دھاتوں کو بھی حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے جن کا الکحل میں حل ہونے سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے اور پھر بھی دعویٰ یہ کیا جاتا ہے کہ ایٹم ٹوٹ رہے ہیں۔ کیا منطقی اور عقلی طور پر کوئی سائنسدان یہ بات مان سکتا ہے کہ ایٹم یا مالیکیول اس طرح ٹوٹ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں۔ دراصل جو لوگ ایٹم اور مالیکیول کو سادہ جھٹکے دے کر توڑنے کی کوشش میں مصروف ہیں اور اس بات پر دلائل پیش کرنے کی سعئی لاحاصل کر رہے ہیں وہ اپنا وقت برباد کر رہے ہیں' کیونکہ ایک جوہر کی تقسیم در تقسیم کا عمل اسقدر سہل نہیں ہوتا۔ ہانیمن اعظم نے دراصل اشیاء کے روحانی اور ایتھری وجود کے ایک لطیف اثر کو لیا ہے جو کہ ایک خاص روشنی کی وائبریشن سے ترتیب پاتا ہے اور رنگ و جواہر سے مزین ہو کر وجودِ خا کی اختیار کر لیتا ہے۔ اسی وجود ایثری کو ہم کشتہ جات اور عرقیات کے طریق سے بدرجہ احسن حاصل

کر سکتے ہیں کیونکہ ان طریقوں سے بخارات کا عمل بنتا ہے اور اجزاء کے انجرات درست طور پر اپنا وجود نابود کر کے ایثری لہروں کو طاقتور کر سکتے ہیں مگر کوشش اس طرز پر نہیں کی گئی۔ ہم نے متعدد تجربات کر کے ہومیو ادویہ کی تاثیرات کو ایک نئے انداز میں موثر پایا ہے۔ اگر چہ ابھی تجربات کی اشد ضرورت ہے مگر خام ہی سہی تجربات میں غیر معمولی حقائق سامنے آرہے ہیں۔ میڈیسن کا ایک بالکل الگ تجربہ ہوا ہے۔
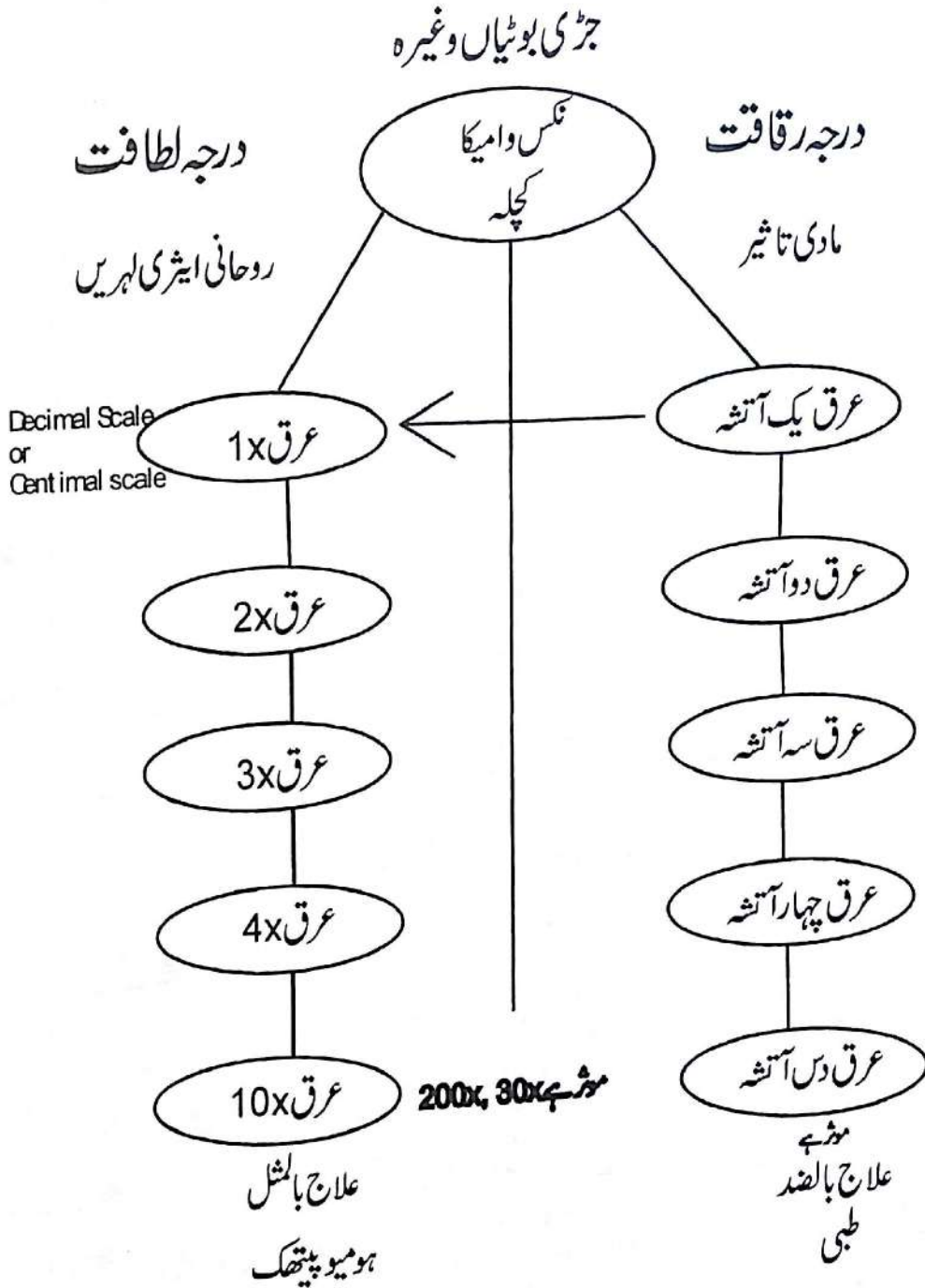
اسی طرح جن ادویہ کے حل ہونے کا الکحل میں امکان ہی نہیں ہے ان کو بھی ہم الکحل میں ہی حل کر کے پوٹنسیاں بنانے میں لگے ہوئے ہیں۔
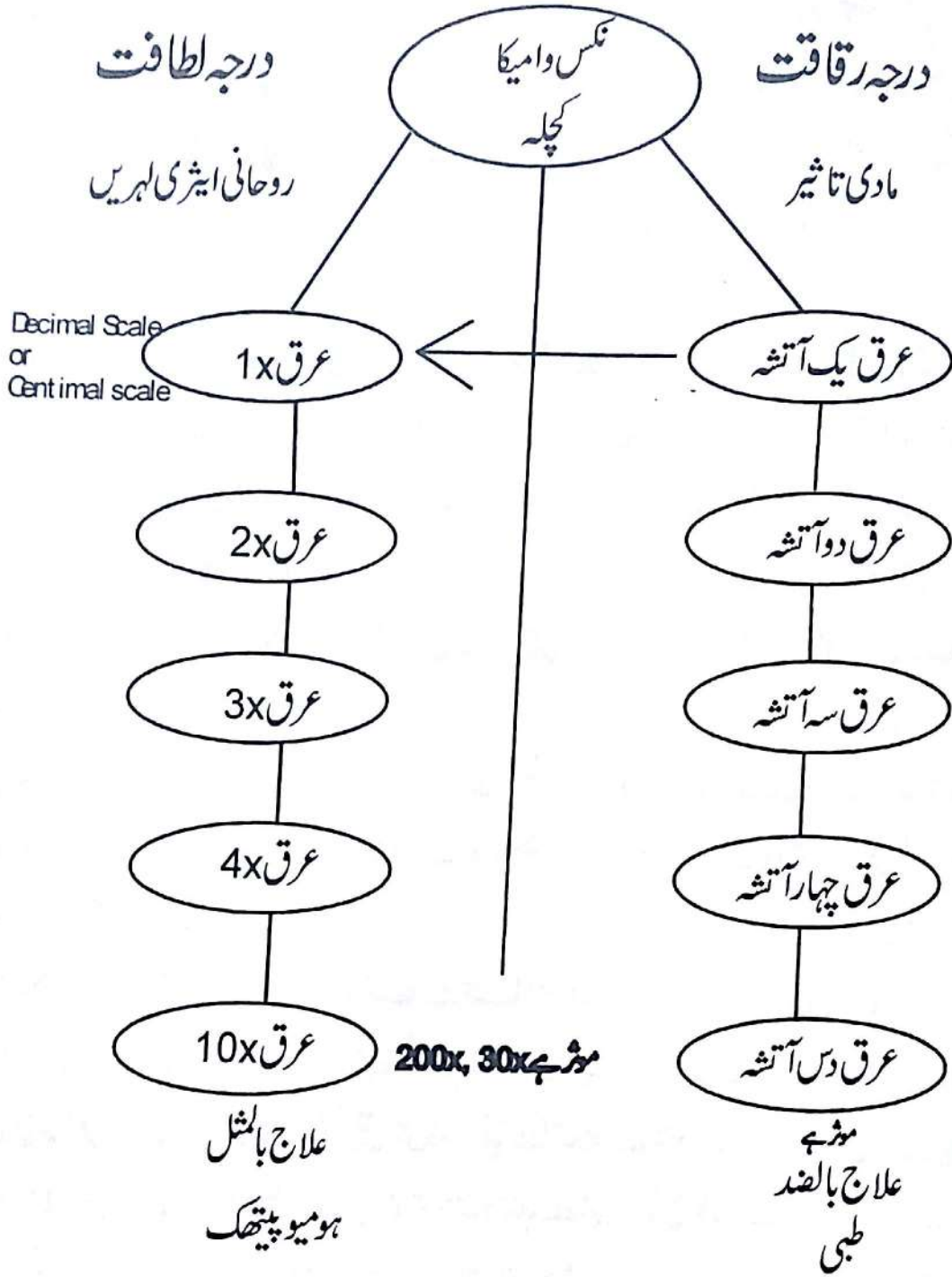
دھاتوں وغیرہ کے چونکہ کشتہ جات بہت احسن طریق پر ہو جاتے ہیں اور انتہائی مؤثر بھی ہوتے ہیں۔ ارجنٹم میٹ، کیوپرم میٹ آرم میٹ وغیرہ ادویہ کو کشتہ کرلیں اور اس کے اثرات کو ملاحظہ کریں تو حیران رہ جائیں گے۔ اسطرح اگر اس کو پوٹنسی میں لے جائیں تو وہ احباب جو دھاتیں کھانے سے ڈرتے ہیں کہ فلٹریشن کا نظام بگڑ جاتا ہے یا کشتہ جات سے نقصان ہو جاتا ہے۔ اگرچہ یہ خیال غلط ہے۔ تاہم اس کیلئے الگ بحث درکار ہے لیکن جب ہم اسی کشتہ کو

پوٹنٹائزڈ (potentized) حالت میں دیتے ہیں تو اس کے لئے الگ (proving) ضرورت نہیں ہوتی ہے۔ کیونکہ ہم نے عرقیات اور کشتہ جات کی پوٹنسیاں تیار کر کے ان کو 200c طاقت تک بھی موثر پایا ہے۔ تاہم ابھی مزید ریسرچ اور تجربات ہو رہے ہیں۔ ہمارا کام اس لحاظ سے مزید آسان ہو جائے گا کہ ہم نے اسی دوا کا عرق اور کشتہ لیا ہے جو مطلوبہ بلڈ گروپ میں خاص تبدیلی پیدا کرنے کا باعث ہے۔ کیونکہ ہمیں علم ہو چکا ہے کہ کون سا بلڈ گروپ کونسا مزاج رکھتا ہے۔ اب اس طرح عرقیات اور عرقیات کی پوٹنسیاں لینے میں ہمیں بہت سہولت ہوگئی ہے۔

بخارات ہی زندگی ہیں۔

حرارتِ غریزی اور رطوبتِ غریزی دراصل بخاراتِ صالحہ سے ہی قائم ہے۔ آدم کے خاکی پتلہ میں ایک بخار ہی پھونکا گیا جسے "ونفخت فیہ من روحی" کہا گیا۔ پھونک اور ریح اور روح ہی سے زندگی کی ابتداء ہوتی ہے۔ عرقیات میں دوا کے بخارات اٹھا کر ہم اسے روح کے درجہء لطافت تک لے جاتے ہیں اور بار بار عرق نکال کر اس میں سے بذریعہ آگ اور ہوا بخارات اٹھا اٹھا کر لطیف درلطیف کرتے چلے جاتے ہیں۔ اس لئے اس طریقِ کار سے جو روح حاصلہ ×30 '×200 یا30یا 200 c طاقت میں روح ہمیں دوائی کی صورت میں حاصل ہوتی ہے، وہ انتہائی مؤثر ہوتی ہے۔

یہ یاد رکھیں ایثری وجود حرارت آگ بھاپ وغیرہ سے منتشر نہیں ہوتا بلکہ لطافت کے قریب ہو جاتا ہے۔ اگر کسی صاحب کا خیال ہو کہ اتنی بار آگ دینے سے بخارات بار بار اٹھانے سے تو اصل شئے کا وجودِ ایثری ختم ہو جاتا ہوگا تو یہ خیال عبث ہے۔ تجربات شاہد ہیں۔

اس سلسلہ میں مشکل یہ ہے کہ ہومیو پیتھک کے سب ڈاکٹر اب ایلو پیتھک کی طرح دوا ساز اداروں کے محتاج ہیں۔ اسی لئے اس فنِ لطیف کا فائدہ کم سے کم ہو رہا ہے اور تاجر ذہنیت کے لوگ غلط ادویہ بنا کر اس فن پر دھبہ لگا رہے ہیں۔ نتائج حاصل کرنے کیلئے اپنے قرع انبیق لیں اور عرقیات کشید کر کے کشتہ جات وغیرہ پر عمل کر کے پوٹنسیاں خود تیار کریں اور ٪100 رزلٹ لیں اور خلقِ خدا کیلئے بوجھ بننے کی بجائے ان کے نفع کا باعث بنیں۔

"خَيْرُ النَّاسِ مَنْ يَّنْفَعُ النَّاس"

"بہترین شخص وہ ہے جو انسانوں کیلئے باعثِ نفع ہو۔"

جنسی زندگی اور انسانی بلڈ گروپ

فی زمانہ اگر چہ جنسی معاملات کوئی بہت زیادہ اہمیت کے حامل نہیں رہے اس لیے کہ چائنیز ہربل میڈیسن یا ویاگرا' ریج ریکس جیسی ادویہ کے مرکبات کے علاوہ ہمارے ملک میں بھی متعدد ادویہ بن رہی ہیں۔ مگر افسوس کے ساتھ لکھنا پڑ رہا ہے کہ ہر شخص صرف دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرنے کے چکر میں ہے کوئی بیمار سے بیمار تر ہو رہا ہے یا مر رہا ہے اس بات سے کوئی غرض نہیں رکھتے۔ ہر شخص کو دعویٰ ہے کہ ان کی دوا گردے' معدہ' دل' جگر اور دماغ وغیرہ پر کوئی مضر اثرات نہیں رکھتی۔ دراصل جو لوگ یہ ادویہ استعمال کرتے ہیں وہ ان کا کوئی ریکارڈ نہیں رکھتے اس لیے کہ وہ خود احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں اور شرمسار ہو رہے ہوتے ہیں۔ وہ تو اپنی بیوی تک سے یہ بات راز رکھتے ہیں بس اسی طرح ان ادویات کا بھرم رہ جاتا ہے اور کاروباری ذہنیت کے لوگ ان سادہ لوح لوگوں کو مسلسل لوٹ رہے ہیں۔ واضح ہو کہ ہر شخص کو ایک جیسی بیماری نہیں ہوتی اور ہر شخص کے اندر ہر طرح کے ٹشوز خراب نہیں ہو جاتے۔ اگر چہ یہ درست ہے کہ پہلے ایک طرح کے ٹشوز خراب ہونے کے بعد دوسری قسم کے ٹشوز میں بھی خرابی واقع ہو جاتی ہے پھر تیسری اور پھر چوتھی قسم کے ٹشوز بیکار ہو کر بندہ بالکل نامرد ہو جاتا ہے۔ مگر پھر بھی علاج کے لیے یہ بات ضرور یاد رکھیں کہ اولاً ان ہی ٹشوز سے علاج شروع کرنا چاہیے جن سے خرابی پیدا ہوئی تھی۔

بلڈ گروپ	خرابیاں	مزاج
A (دماغ اور اعصاب)	عضو کے اعصاب' مادہ منویہ کی رطوبات عضو تناسل' لمس و احساسات (نخاع مرکز)	سرد تر تر گرم

AB (تلی اور ہڈیاں)	عضو کی Cavities جسم اسفنجی وخلائیں جن میں خون بھر کر ایستادگی مکمل ہوتی ہے	سرد خشک
B (دل اور عضلات)	عضلات ارادی وغیر ارادی، تحریک عضو عضو کے عضلات میں تحریک کی خرابی	گرم خشک خشک گرم
O (جگر اور غدد)	غدود اور Glands مادہ منویہ کے ذخائر رطوبات بنانے والے غدود	گرم تر

عضو تین لمبے لمبے اجسام کا بنا ہوتا ہے۔ان میں 2 اوپر کی جانب واقع ہیں جن کو Corpus Cevernosum کہتے ہیں۔دونوں کارپس کیورنوزم کے درمیانی حصہ کے نیچے Corpus Spongiosum یا جسم متخلخل ہے۔اسے جسم مجوف الاحلیل بھی کہا جاتا ہے اس لیے کہ احلیل یعنی پیشاب کی نالی اسی کے بیچوں بیچ سے گزرتا ہے ان 3 اجسام کی ساخت اس طرح سے ہے کہ لچکدار اعصاب کی تاروں کا جال اعصابی نسیج سے بنا ہوا ہے جس کے اندر خانے Cavities اسفنج کی طرح بنے ہوتے ہیں۔ان تجاویف کے اندر خون جمع رہتا ہے اور تجاویف Cavities کا آپس میں ربط بھی ہے۔یعنی خون ایک خانے سے دوسرے خانے میں جا کر تمام تجاویف کے اندر دورہ کر سکتا ہے۔

Erotic Centers

1۔ نخاع اور اعصاب کے پیغام سے مراکز شہوانی میں تحریک ہوتی ہے۔پہلی لہر سے آلات جماع اور آلات تناسل کی شریانوں میں انبساط ہو کر شہوانی جذبہ ولذت پیدا ہو جاتی ہے اور خون AB گروپ اور اس طرف دورہ کر کے Cavities جسم مجوف خالی خانوں کی طرف کنٹوٹشوز میں بھرنا شروع ہو جاتا ہے، جس سے حجم اور انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔اور قوت امساک بھی اسی AB گروپ کے تحت ہے۔

2۔ دوسری شہوانی لہر A گروپ اعصاب اور نخاع مرکز سے غدود کی طرف آتی ہے جتنی غدود آلات مجامعت کے اندر یا ان کے آس پاس واقع ہیں ان سب میں اپنی اپنی رطوبات کو جلد جلد بنانے اور خارج کرنے کی تحریک پیدا کرتی ہیں۔(O بلڈ گروپ)

3۔ تیسری لہر سے آلاتِ جماع کے وہ عضلات جو انسان کے ارادہ ومرضی کے تابع نہیں ہوتے یعنی خود بخود حرکت کرتے ہی ان میں تشنج ہوتا ہے اور عضلات کے دباؤ سے وریدیں گھٹ کر اعضاء کے اندر خون کو روک لیتی ہیں اور عضو کی تجاویف Cavities خون سے پُر ہو کر آلہ طولاً وعرضاً پھول جاتا ہے اور انتشار مکمل ہوتا ہے۔فوطہ اور

قنوط المنی کے عضلات برنج یعنی خصیہ فوقانی Epididymis کو دبا کر اور نچوڑ کر منی کو اس میں سے خارج کر دیتے ہیں یہ سب نظام B بلڈ گروپ سے تعلق رکھتا ہے۔علیٰ ھٰذ االقیاس پراسٹیٹ اور کیستہ المنی کے عضلات بھی اس طرح کا عمل کرتے ہیں۔

پھر جب خصیتین کیستہ المنی پراسٹیٹ کی مجموعی رطوبات نائزہ کے مؤخر حصہ میں پہنچتی ہیں تو نائزہ اور عضو کے دور والے عضلات نائزہ کو دبا کر منی خارج کر دیتے ہیں۔اس بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انتشار ایک نہایت پیچیدہ اور مرکب فعل ہے۔چاروں قسم کے ٹشوز کے ذمہ الگ الگ کام ہے۔اور کسی ایک کے فعل میں نقص ایک وقت میں واقع ہوتا ہے' جب ہم نام نہاد ادویہ استعمال کرنا شروع کر دیتے ہیں تو باقی ٹشوز کے افعال میں بھی نقص واقع ہو جاتا ہے۔اب ہم ہر بلڈ گروپ والے میں جو جو امراض پیدا ہوتے ہیں ان کا جائزہ لیتے ہیں تاکہ علاج معالجہ میں سہولت رہے۔

A بلڈ گروپ اور جنسی امراض

ان لوگوں میں سرعت انزال بوجہ اعصابی تحریک ہوتا ہے۔مرکز اور نخاع کی خرابی سے اعصاب زود حسی سے یا پھر رطوبات بنانے کا کام بھی چونکہ اعصاب ہی کے ذمے ہے اس لیے رطوبات کا رقیق ہونا ندی مذی وغیرہ کا اخراج جس کی وجہ سے سرعت انزال' جریان اور احتلام پیدا ہو جاتا ہے۔بالآخر جنسی کمزوری پیدا ہو کر انتشار ختم ہو جاتا ہے۔زیادہ تر اس گروپ میں لوگ نفسیاتی نامردی کا شکار بھی پائے جاتے ہیں۔وہم اور خیال یا کسی نفسیاتی وجہ سے اعصاب میں بدنظمی (Disorder) پیدا ہو جاتا ہے۔اس لیے اعصاب کا ربط عضلات اور غدد کے ساتھ درست نہیں رہتا اور وہ عضلات سے ربط درست نہ ہونے کی وجہ سے Erection انتشار میں خرابی اور غدد سے ربط صحیح نہ ہونے کی وجہ سے رطوبات منی وغیرہ کی تحریک اور پیدائش میں خرابی واقع ہو جاتی ہے۔اس لیے ان لوگوں کا علاج کرتے وقت یہی ذہن میں رکھیں کہ ان کے اعصاب میں نقص ہے۔

B بلڈ گروپ اور جنسی امراض

انسانی جسم میں عضلاتی بافتیں یعنی Muscular Tissues ہی تحریک کا کام کرتے ہیں۔گوشت یعنی عضلات ہی میں اللہ کریم نے حرکت رکھی ہے اور B بلڈ گروپ کے حامل لوگوں کا تعلق عضلات اور گوشت سے ہے۔عضلاتی انسجہ یعنی Muscular Tissues کا سرتاج ہمارا دل ہے۔دیکھیں اس میں کتنی تحریک ہے۔پورے جسم میں حرکت پیدا کر رہا ہے۔عضلات میں دو طرح کی تحریک ہوتی ہے۔

۱۔ارادی تحریک ۲۔غیر ارادی تحریک

جیسے قلب غیر ارادی حرکت سے چل رہا ہے یا عضو تناسل غیر ارادی حرکت سے خود بخود متحرک ہو جاتا ہے۔ دراصل اعصاب Nervous Tissues جیسے ہی خیال اور ادراک حواس خمسہ کے ذریعے محسوس کر کے محظوظ ہوتے ہیں تو ان میں ایک برقی لہر پیدا ہو جاتی ہے۔ جس کا اثر عضلات پر پڑتا ہے اور عضلات میں حرکت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس طرح انتشار مکمل ہو جاتا ہے۔ اگر چہ B بلڈ گروپ والوں میں قوت مردمی وافر ہوتی ہے مگر جب بھی امراض کا شکار ہوتے ہیں تو سب سے پہلے Erection یعنی تحریک عضوی انتشار ہی میں نقص واقع ہوتا ہے۔ عضلاتی خرابیاں پہلے واقع ہو جاتی ہیں۔ ان کا مزاج چونکہ گرم خشک اور خشک گرم ہوتا ہے اس لیے عضلاتی نظام میں تحریک شدید واقع ہو کر اپنا تشنج جلد ختم کر دیتے ہیں، جس سے سرعتِ انزال پیدا ہو جاتا ہے۔ گرمی اور خشکی کی شدت کے باعث عضلاتی تحریک زوروں پہ رہتی ہے، جس سے بار بار جنسی معاملات کی طرف دھیان مگر عملی طور پر بہت کم اگر چہ ایسے لوگ عضلاتی بافتوں (Muscular Tissues) کی خرابی کا شکار ہوتے ہیں۔ اس لیے یا تو عضو بہت پھیل جاتا ہے یا عضلاتی بافتیں (Muscular Tissues) سکڑ جاتی ہیں۔ یہ لوگ بہت جلد تیار ہو جاتے ہیں مگر جلد ہی ٹھنڈے پڑ جاتے ہیں۔ اگر تھوڑا سا ارادہ طاقتور ہو تو یہ لوگ ایک اچھی صحت کے حامل ہو کر طویل دورانیہ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ کیونکہ ان کے عضلاتِ غیر ارادی جلد متحرک ہو جاتے ہیں۔ بس ذرا ذہن کو قابو کر لیں تو ان کو کسی دوا کی ضرورت نہیں لیکن اگر دوا کی ضرورت ہے تو صرف گرم خشک اور خشک گرم مزاج کو اعتدال پر لے آئیں۔ جس کی اصل وجہ معدہ کی خرابیاں ہیں۔ ان لوگوں میں جو بھی نقص واقع ہوتا ہے وہ معدہ کی خرابی سے ہوتا ہے۔ یا چونکہ ان میں شروع سے عضوی تحریکِ عضلاتی زیادہ ہوتی ہے۔ اس لیے غلط چکروں میں پڑ کر بچپن میں ہی اپنا آپ تباہ کر لیتے ہیں۔ گرمی خشکی کے باعث مادہ منویہ میں کرم فنا ہو جاتے ہیں۔

O بلڈ گروپ اور امراضِ جنسی

جگر کے تحت ہمارے جسم کے تمام غدود (Glands) مختلف کام کر رہے ہیں۔ جگر کا مزاج اگر چہ صفراوی ہے اور صفرا ہی تیار کرتا ہے۔ مگر جگر کے اندر گرمی تری بھی ہے۔ کیونکہ یہ خون بناتا ہے۔ O بلڈ گروپ کے حامل لوگ غدود کی خرابیوں کا شکار جلد ہوتے ہیں۔ ان کے غدد میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے۔ گردے، جگر اور خصیتین و امعاء کے غدد خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ جگر کی تقویت کی صورت میں بعض دفعہ غلبہ خون پیدا ہو جاتا ہے۔ جگر میں زیادہ تحریک کی وجہ سے قلب میں تحلیل واقع ہو جاتی ہے اور دورانِ خون میں تیزی کی وجہ سے سرعتِ انزال ہو جاتا ہے۔ مادہ منویہ میں کیمیائی تبدیلیاں جن کی وجہ سے نامردی تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

حدت و حرارتِ منی کیمیائی نقائص حتیٰ کہ گرمی تری کے باعث یا صفراوی تحریک کے باعث سوزاک تک ہو

جاتا ہے۔ ان لوگوں میں سرعتِ انزال اور اریکشن (Erection) انتشار کی خرابیاں حدتِ منی کے باعث پیدا ہوتی ہیں اور گلینڈز خصیتین کی خرابیاں بھی ہو جاتی ہیں۔

AB بلڈ گروپ اور امراض جنسی

ہمارے عضو کی ساخت میں جسم متخلخل (Cavities) واقع ہیں۔ یہ عضو میں خانہ دار خلائیں ہوتی ہیں، جن میں خون بھر جاتا ہے اور عضو میں انتشار پیدا ہو جاتا ہے۔ خون کا اپنا تعلق بھی AB گروپ والوں کے ساتھ ہی ہے۔ کیونکہ اس میں ایسڈ اور الکلی دونوں شامل ہیں اور تمام خون AB بلڈ گروپ ہی ہے، جو کہ بنیادی گروپ ہے۔ خون میں خرابی کے باعث یا افراط وتفریط کے باعث جنسی امراض لگتے ہیں۔ ان لوگوں کے خون میں کیمیاوی نقص واقع ہو جاتے ہیں جس کی وجہ سے عضو کی خلائیں درست طور پر خون سے پُر نہیں ہوتیں اور انتشار مکمل نہیں ہو پاتا۔ کیمیاوی نقص ہی سرعتِ انزال اور حدت واحتلام و جریان کا باعث بن جاتا ہے یا پھر خانہ دار ٹشوز جہاں جہاں کنکٹو ٹشوز ہیں عضو میں ان مقامات پہ نقص اور خرابی واقع ہو جاتی ہے۔ اگر چہ یہ لوگ جنسی لحاظ سے اتنے زیادہ کمزور کبھی بھی نہیں ہوتے کہ بہت ہی بے بس ہو جائیں۔

A بلڈ گروپ کے تحت احساساتِ جنسی و دیگر واقع ہوتے ہیں۔

B بلڈ گروپ کے تحت تحریکِ عضوی واقع ہوتی ہے۔

AB بلڈ گروپ کے تحت خون متعلقہ عضو کی طرف روانہ ہوتا ہے۔

O بلڈ گروپ کے تحت مادہ منویہ وغیرہ تیار ہوتا ہے اور حرکت میں مدد دیتا ہے۔

یہ دراصل ہر بلڈ گروپ کا کیمیاوی عمل ہے۔ کیونکہ اعصاب سے متعلقہ کیمیاوی اجزاء A بلڈ گروپ میں پائے جاتے ہیں اور عضلات اور تحریک دینے والے کیمیاوی مادے B بلڈ گروپ میں پائے جاتے ہیں۔ خون کا اعتدال اور افراط وتفریط کے مادے AB بلڈ گروپ میں موجود ہیں اور غدود و گلینڈز سے کیمیاوی مادے O بلڈ گروپ میں موجود ہیں۔

B بلڈ گروپ کا بلحاظِ نظریہ مفرد اعضاء تجزیہ

4	3	2	1
خون	جگر	دماغ	دل
AB	O	A	B
نتیجہ (خون میں تیزی، شدت، خشکی اور حدت)	تسکین	تحلیل	تحریک

A بلڈ گروپ کا بلحاظِ نظریہ مفرد اعضاء تجزیہ

1	2	3	4
دماغ	جگر	دل	خون
A	O	B	AB
تحریک	تحلیل	تسکین	نتیجہ (خون میں سستی، افراز رطوبات)
اعصاب	غدد	عضلات	
Nervous Tissues	Epithelial Tissues	Muscular Tissues	

O بلڈ گروپ کا بلحاظِ نظریہ مفرد اعضاء تجزیہ

1	2	3	4
دماغ	جگر	دل	خون
O	B	A	AB
تحریک	تحلیل	تسکین	نتیجہ (خون میں ضعف کیمیاوی وحرارت)
جگراور غدد	قلب وعضلات	دماغ واعصاب	
Epithelial Tissues	Muscular Tissues	Nervous Tissues	

جنسی قوت کی ادویات اور بلڈ گروپ

B بلڈ گروپ اور جنسی ادویہ

سونا ایک انتہائی قیمتی دھات ہے اور جسم میں B بلڈ گروپ پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ مفرد اعضاء کے قانون کے تحت اس کا مزاج غدی عضلاتی ہے۔ جسم میں B بلڈ گروپ پیدا کرنے والی ادویہ واغذیہ دراصل غدی عضلاتی اور عضلاتی غدی ہوتی ہیں۔ عضلاتی غدی میں پارہ ایک اکسیر دھات ہے۔ جو علم کیمیا میں اکسیر بنانے کے کام

آتا ہے۔ اور کایا کلپ ہے' زہروں کو خارج کرتا ہے۔ اور جسم میں اکسیری تبدیلیاں پیدا کرتا ہے۔ ہم سونے سے متعلق لکھ رہے تھے۔ لوگ دھاتوں کو استعمال کرنے سے اسلیئے بھی ڈرتے ہیں کہ یہ گردے تباہ کر دیتی ہیں۔ ان کے ذرات گردوں میں رک کر ان کے فعل میں بگاڑ پیدا کر دیتے ہیں۔ مگر یہ سب دھاتیں کیمیائی طور پر ایلو پیتھک خود بھی استعمال کروا رہے ہیں۔ جیسے ارجنٹم نائٹریکم' گولڈ کلورائڈ' کاپر سلفیٹ' کاپر کلورائڈ وغیرہ وغیرہ۔

سونا محرک جگر ہے مگر B بلڈ گروپ کے اینٹی جین پیدا کرنے کا اہم ذریعہ ہے۔ اس سے حرارتِ غریزی جسم میں اکٹھی ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اس کا اخراج رک جاتا ہے۔ چونکہ عضلاتی ہے اور قابض اور مولدِ حرارتِ غریزی ہے' اسلیئے قیامِ شباب اور کایا کلپ خصوصیات کا حامل ہے۔ حرارتِ غریزی کی پیدائش اور حفاظت کرتا ہے۔ جسم کو خوبصورت بنا کر حسن و شباب قائم کرتا ہے۔ اس کا استعمال کشتہ کی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔ ہومیوپیتھی میں آرم میٹ cm ایک اہم دوا ہے جو سونے سے بنتی ہے۔ آرم میور cm میں بھی ایسے اثرات ہیں۔ سونے کا استعمال محلول اور ماءالذہبکی صورت میں بھی کیا جاتا ہے۔ اور ان ادویہ کے ساتھ مرکبات میں بھی ملا کر کشتہ جات کیے جاتے ہیں۔ جیسے گندھک کچلہ زرد کوڑی عنبر مالکنگنی خولجاں ہلدی میتھی رائی کالی مرچ آم انگور پالک جائفل باؤ بڑنگ پان اخروٹ۔

سونے کے ورق سفوف کر کے مناسب ادویہ کے ہمراہ جسم میں B بلڈ گروپ کے اینٹی جین پیدا کرنے کا ذریعہ ہیں۔ دراصل جسم میں B اینٹی جین ہی مردانہ خصوصیات پیدا کرتے ہیں اور O گروپ جو کوئی اینٹی جین نہیں رکھتا زنانہ اوصاف کا حامل ہے۔ B اینٹی جین خالص حالت میں تو پارہ اور اسی قبیل کی ادویہ سے پیدا ہوتے ہیں۔ جیسے شنگرف دارچینی' لونگ' نیلا تھوتھا' پیاز' کشمش' پستہ' کھجور' انڈہ' پرندوں کا گوشت۔ پارے میں پیدائیش حرارت بدرجہ اتم موجود ہے اور خوبی یہ ہے کہ حرارت کو ضائع نہیں ہونے دیتا' جسم میں B بلڈ گروپ پیدا کرنے کا سب سے اہم ذریعہ ہے۔ B بلڈ گروپ کے حامل افراد میں تو یہ خود بخود ہی موجود ہوتا ہے۔ اس لئے AB بلڈ گروپ کے لوگوں کو ان ادویات کے مرکبات سے بہت فائدہ ہوتا ہے' جو جسم میں B بلڈ گروپ بنائیں۔ تاہم بعض دفعہ B بلڈ گروپ کے لوگ بھی کمزوری محسوس کرتے ہیں تو ان کیلیئے ان کے بلڈ گروپ کو تقویت دینا ہی مناسب ہوتا ہے۔ ویسے O بلڈ گروپ کی ادویہ بھی B بلڈ گروپ پر اچھا اثر رکھتی ہیں۔

AB بلڈ گروپ اور جنسی ادویہ

AB بلڈ گروپ پیدا کرنے والی ادویہ کا مزاج خشک سرد ہوتا ہے۔ مولدِ حرارتِ غریزی اور مسکلر ٹشوز کیلیئے محرک ہوتی ہیں۔ دل کے فعل کو تیز کرنے والی ہوتی ہیں۔ ہومیوپیتھی کی انا کارڈیم بھرپور قوت رکھنے والی ایک اکسیر صفت دوا ہے۔ یہی مزاج رکھنے والی دیگر ادویات الماس' فولاد وغیرہ جن کی تفصیل مفرد اعضاء میں عضلاتی اعصابی

کے تحت لکھی مل جائے گی۔ یہ تمام ادویات AB بلڈ گروپ کے حامل افراد میں تو مفید ہیں مگر زیادہ ضرورت ان ادویہ کی A بلڈ گروپ والوں کو ہوتی ہے۔ کیونکہ ان میں اعصاب کی تحریک زیادہ ہونے سے اعصاب میں کمزوری اور رطوبات کے افراط کی وجہ سے سرعتِ انزال ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں A بلڈ گروپ والوں کیلئے AB بلڈ گروپ کے اینٹی جین بننا تقویت کا باعث ہوتا ہے۔ کیونکہ AB اینٹی جین میں A گروپ کیلئے تقویت موجود ہے۔ AB گروپ ایک طرف عضلات کی تحریک ہے مشینی لحاظ سے اور دوسری طرف اعصاب کی تحریک کیمیائی رکھتا ہے۔ اس لئے B گروپ اور A گروپ کے درمیان الحاقی گروپ کا کام سرانجام دیتا ہے۔ اسلئے اسے الحاقی ٹشوز کیلئے ربط دیا گیا ہے اور یہ کنکٹوٹشوز ہوتے ہیں، جو جسم میں بھرتی کا کام سرانجام دیتے ہیں۔

A بلڈ گروپ اور جنسی ادویات

A بلڈ گروپ والوں میں تیز کھاری پن ہوتا ہے۔ اعصاب میں خلل کے باعث بہت سی تبدیلیاں نفسیاتی اور جسمانی پیدا ہو جاتی ہیں بالخصوص اعصابی نقص اور رطوباتِ فاضلہ میں نقص اور پیدائیش مادہ منویہ وغیرہ۔ جواہرات ایسے اشخاص کیلئے بہت مفید ہوتے ہیں۔ کیونکہ جواہرات رطوبتِ غریزی پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اس کو حرارتِ غریزی میں بھی تبدیل کر دیتے ہیں اور چونکہ مولدِ رطوبت غریزی کے ساتھ مقوی اعصاب ہوتے ہیں۔ اس لئے موتی صدف گھونگے مرجان عقیق مچھلی گل سرخ کستوری کافور اور چاندی کے محلول اوراق اور کشتہ جات بھی مفرح اور مقوی اثرات رکھتے ہیں۔ A گروپ بنانے والی ادویہ O بلڈ گروپ والوں کیلئے بھی شاندار نتائج رکھتی ہیں۔

بلڈ گروپ اور جنسی ادویہ

O بلڈ گروپ کو روغنی اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ گندھک کے اجزاء اور خشکی کو ختم کرنا، اور غدد کی سوزش کو رفع کرنا مقصود ہوتا ہے۔ روغنِ زیتون وغیرہ میں گندھک کے اجزاء زیادہ ہوتے ہیں اس لئے دیسی گھی اور روغنِ زیتون O بلڈ گروپ والوں کیلئے مفید ہیں۔ بادام، تخمِ خربوزہ، تخمِ تربوز، تخمِ نیم، السی، تل وغیرہ۔ مفرد اعضاء کے تحت تمام غدی اعصابی ادویہ۔ یاد رکھیں کہ یہ چیزیں O بلڈ گروپ والوں کیلئے تو مفید ہیں مگر B بلڈ گروپ جن میں غدی عضلاتی اور عضلاتی غدی لوگ پائے جاتے ہیں، یہ ادویہ اکسیر کا کام کرتی ہیں۔ کیونکہ B بلڈ گروپ کے حامل لوگ خشک مزاج اور گرمی رکھتے ہیں، یہ ادویہ ان کے مزاج کو درست کر کے قوتِ باہ وافر پیدا کرتی ہیں۔

جنسی طاقت کے لئے غذائیں اور دوائیں

B بلڈ گروپ اور ترشی (Acidity)

B بلڈ گروپ والوں کا تعلق ترش اشیاء و اغذیہ سے ہے۔ ان کے خون کا گروپ بنانے میں ایسے اجزاء و عناصر شامل ہیں جو جسم میں ترشی کی مقدار بڑھا دیتے ہیں۔ لہٰذا ان لوگوں کے خون میں ترشی بڑھ جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے ان لوگوں کا قلب زیادہ متحرک ہو جاتا ہے اور ان لوگوں کو ہم قلب سے متعلق کر دیتے ہیں۔ کیونکہ ترشی سے زیادہ دل کو تحریک دینے والی کوئی چیز نہیں ہے اور B بلڈ گروپ بنانے میں جو کیمیاوی عناصر و اجزاء شامل ہیں وہ ترشی کے ہی حامل ہیں، جب جسم میں ترشی کی زیادتی ہوتی ہے تو جسم میں رطوبات کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ اور دوسری طرف جسم میں ریاح (کاربن) کی زیادتی شروع ہو جاتی ہے اور عضلات مسکلر ٹشوز (Muscular Tessues) میں انقباض پیدا ہو جاتا ہے۔ اسی وجہ سے رطوبت کا اخراج شروع ہو جاتا ہے۔ گویا ترشی کی وجہ سے عضلات میں سوزش اور عضلات کی قسم کے دیگر اعضاء جن میں پھیپھڑے خاص طور پر شریک ہیں ان میں سکیڑ واقع ہو جاتا ہے۔
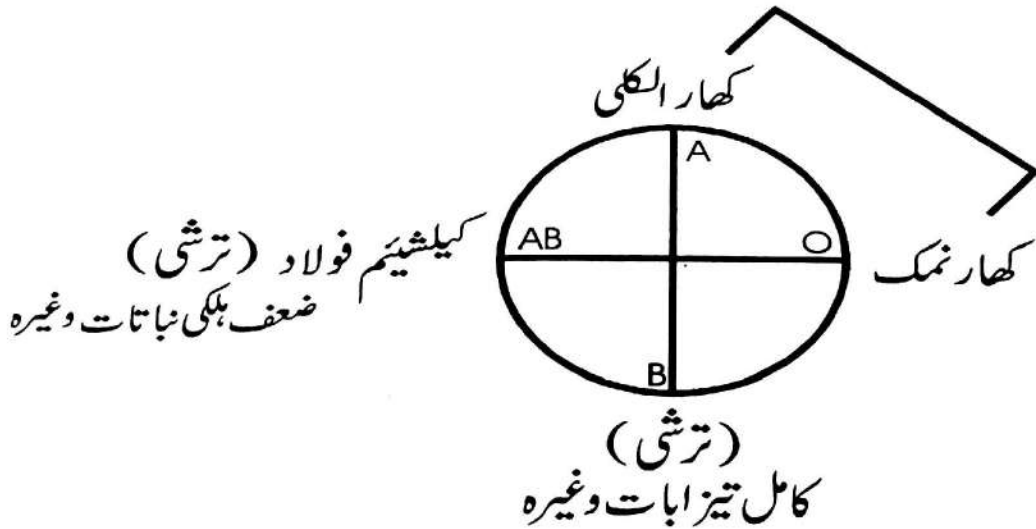
جسم انسانی میں B بلڈ گروپ تیز قسم کی ترشی مثلاً از قسم تیزابات گندھک، شورہ، تیزاب نمک، تیزاب سرکہ (ترشہ سہاگہ)، کاربالک ایسڈ (Carbolic Acid)، بنزوئک ایسڈ (ترشہ لوبانی) (Benzoic Acid) ٹینک ایسڈ (ترشہ مازو) (Tannic Acid)، آرسینک ایسڈ Arsenic Acid وغیرہ اور تیزاب بغیر کیمیاوی کاربن کی تبدیلی کے پیدا نہیں ہوتا۔ B بلڈ گروپ کاربن کی انہی تبدیلیوں کے باعث ترشی کے اثرات کا حامل ہوتا ہے، پھر یہی گروپ جب اعتدال میں ترشی لیئے ہوتا ہے تو AB بلڈ گروپ بن جاتا ہے۔

AB بلڈ گروپ اور کیلشیم و ترشی

اس میں ایسی اشیاء آجاتی ہیں جو از قسم نباتات ترشی لئے ہوں، جیسے املی، آلو بخارا، انگور، انار، سنگترہ، مالٹا، آلو چہ، لیموں، جامن، فالسہ، ٹماٹر اور دیگر ترش سبزیاں اور میوہ جات وغیرہ ان کا مزاج سرد خشک ہے۔ کیمیاوی طور پر ترشی کے استعمال سے غلیظ بلغم رقیق ہو کر اخراج پانا شروع کر دیتی ہے۔ اس کے علاوہ قابض و مجفف ہے، جسم میں بہت جلد نفوذ کر جاتی ہے۔ ہاضم، مشتہی، مقوی معدہ، قاطع صفراء و حدتِ خون مفرح اور جالی ہے۔
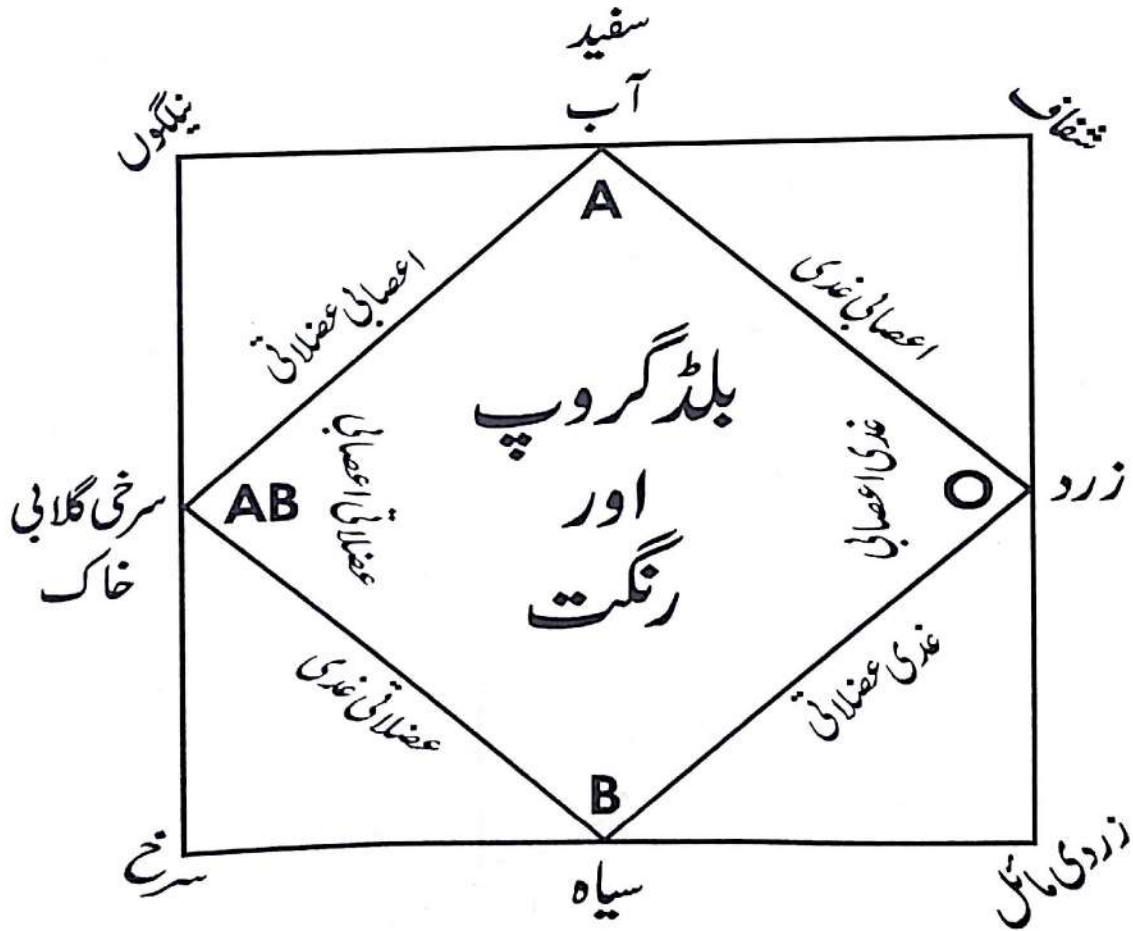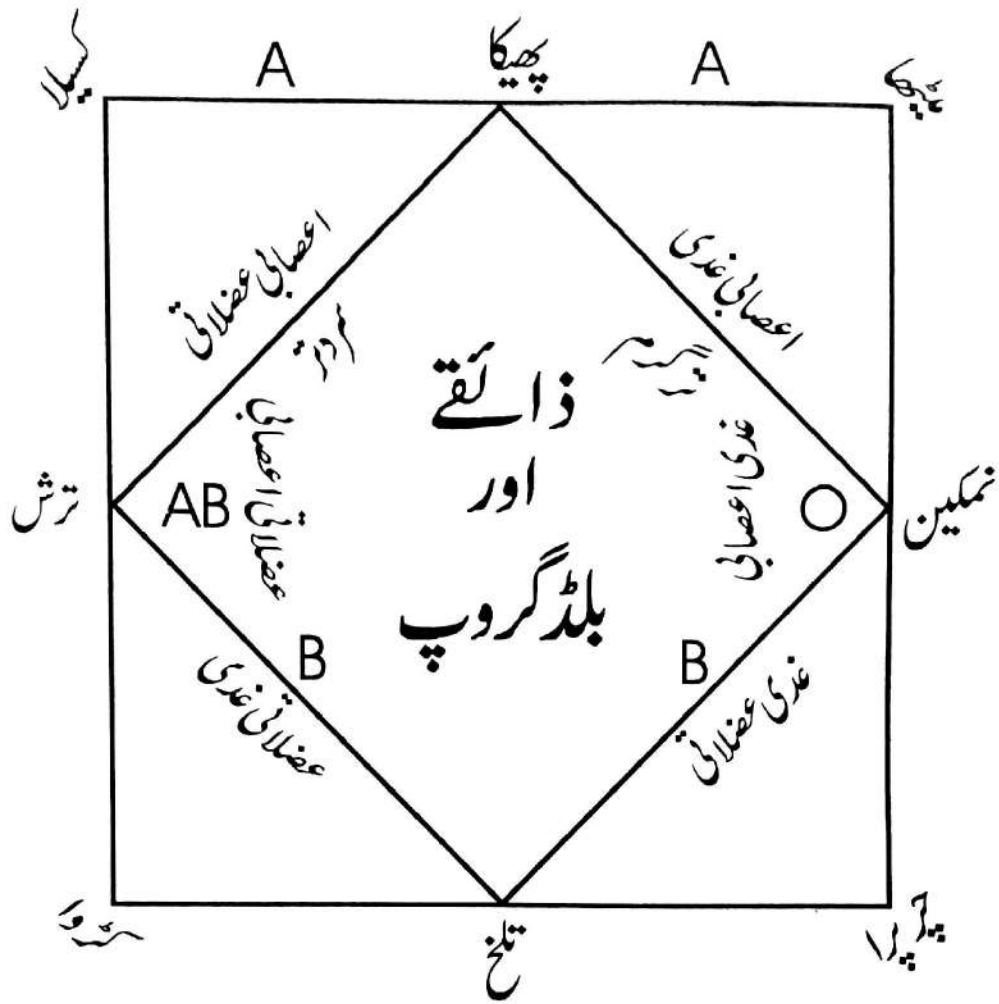
غذااورذائقے

مندرجہ بالا نقشہ جات اس لئے دیئے گئے ہیں کہ آپ خود اپنی غذا کو بلحاظ رنگ' بو اور ذائقہ منتخب کر سکیں۔تا کہ آپ کو علم ہو کہ کون سے اینٹی جن (Antigen) جسم میں کس قسم کے ذائقے والی اشیاء سے بنتے ہیں۔تا کہ اگر کوئی ایسی شئے کھانے کے لئے سامنے آئے جس کے متعلق ہم نے نہ لکھا ہو تو آپ خود اندازہ کر سکیں کہ اس شئے نے کس قسم کا بلڈ گروپ بنانا ہے۔عموماً ہر دوا میں یا غذا میں ایک قسم کے مزے کا احساس ہوتا ہے یا زیادہ سے زیادہ دو مزوں کا احساس ہوگا' جس میں ایک احساس کم ہوگا۔یہی اس دوا کا قیاس ہے اس سے اس کے مزاج واثرات کا علم ہوتا ہے۔

A بلڈگروپ گرم تر مزاج والے لوگ

1-میٹھا: مفرح تسکین دیتا ہے' رطوبت بڑھاتا ہے' پیشاب زیادہ لاتا ہے' رفتہ رفتہ حرارت جسم کو ختم کر دیتا ہے' صفراء کو کم کرنے میں بے حد مفید ہے۔

A بلڈ گروپ سرد تر مزاج والے لوگ

2- کسیلا: جسم میں ٹھنڈک پیدا کرتا ہے' رطوبت بڑھاتا ہے' شدید مدر بول ہے' ایک دم حرارت جسم کو ختم کر دیتا ہے' گرمی اور بخار کو کم کرنے میں بے حد مفید ہے۔

پھیکا: ملین، مسکن صفرا و حرارت' دافع سوزش و اورام' تبخیر تیزابیت۔

AB بلڈ گروپ خشک سرد لوگ

3- ترش: مفرح و مقویِ قلب ہے' مصفیِ خون ہے' رطوبت کو خشک کر کے تقویت پیدا کرتا ہے' اکثر قابض ہے' پیشاب کو بھی روکتا ہے' خون کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ خون کو پیدا بھی کرتا ہے۔

B بلڈ گروپ خشک گرم لوگ

4- کڑوا: مقویِ قلب اور مصفیِ خون ہے' رطوبت کو خشک کر کے تقویت پیدا کرتا ہے' اکثر قابض ہے' پیشاب کو بھی روکتا ہے' خون کو صاف کرنے کے ساتھ ساتھ خون کو پیدا بھی کرتا ہے۔

B بلڈ گروپ گرم خشک لوگ

5- چرپرا: ملین و مسہل' مقویِ جگر' جسم میں صفرا پیدا کرتا ہے' جسم کے ہر قسم کے زہروں کو ختم کر دیتا ہے' انتہائی ہاضم ہے۔

O بلڈ گروپ گرم تر مزاج کے لوگ

6- نمکین: گرمی کے ساتھ رطوبت پیدا کرتا ہے' لذیذ ہے' ملین اور مسہل اثرات رکھتا ہے' ریاح کا اخراج کرتا ہے' ریاحی دردوں کے لئے اکسیر ہے۔

ذائقوں کے حساب سے آپ خود معلوم کر سکتے ہیں کہ کونسا بلڈ گروپ کون سے ذائقے والی غذائیں جسم میں پیدا کرتی ہیں۔ باقی علاج کے لئے تو ہم لکھ ہی چکے ہیں کہ کس طرح کیا جاتا ہے۔ تاہم مزید لکھتے ہیں تا کہ ذائقوں سے غذا تجویز کرنا آسان ہو۔ اعتدال کی حالت میں تو آپ اپنے بلڈ گروپ کے حساب سے ذائقے دار اشیاء کھا سکتے ہیں مگر جب بیماری کی صورت ہو تو مندرجہ ذیل طریقے سے غذائیں استعمال کریں۔
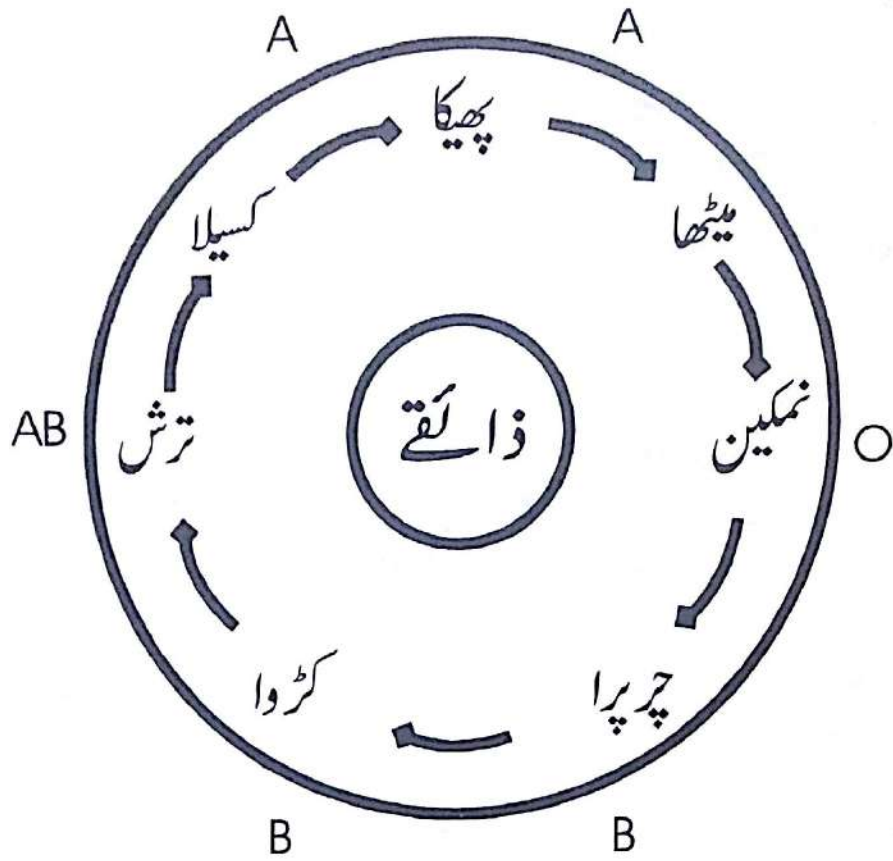
نمکیات، مٹھاس سے ختم ہوتے ہیں۔ چرپراپن، نمکیات سے ختم ہوتا ہے۔ کڑواہٹ، چرپرے پن سے ختم ہو جاتی ہے۔ ترشی، کڑواہٹ سے ختم ہوتی ہے۔ کسیلاپن، ترشی سے ختم ہوتا ہے۔ میٹھا، کسیلاپن سے ختم ہو جاتا ہے۔

انسانی صحت اور غذا کی تقسیم

انسانی صحت اور غذا کا چولی دامن کا ساتھ ہے صرف غذا ہی خون بناتی ہے اور خون چاروں قسم کے ٹشوز کی خوراک بن جاتا ہے۔ انسانی خون کا مزاج AB بلڈ گروپ ہے جس میں تناسب کے لیے O بلڈ گروپ شامل رہتا ہے اور اساس اور ایسڈ یعنی A بلڈ گروپ الکلی و اساس اور B بلڈ گروپ ایسڈ کے نظام کو اعتدال پر رکھتا ہے۔

جدید ریسرچ کے حامل لوگوں نے مندرجہ ذیل طریقے سے اساس و ایسڈ پر مشتمل غذاؤں کو تسلیم کیا ہے۔

ایسڈ غذائیں اور B بلڈ گروپ

انڈہ، چھوٹا گوشت، بڑا گوشت، مرغی، بیرو، ہنس، سویاں، چپاتی، پنیر، جو، مسور، مونگ پھلی، اخروٹ، مچھلی، جھینگا، کیکڑا، دل، گردے، جگر، کلیجی، خرگوش، بطخ، گندم، السی، رائی، باجرہ، چنا، مونگ، پستہ، تل۔

اساسی الکلائن غذائیں A بلڈ گروپ

انجیر، زیتون، سویابین، خوبانی، سرسوں، پالک، شلجم، شکرقندی، اناس، بند گوبھی، آڑو، مولی، مٹر، پیاز، گاجر، کنو، مالٹا، مسمی، منقفہ، بادام، کھجور، کھیرا، سلاد، انار، ناریل، ٹماٹر، لیموں، گوبھی، کھمبی، سیب، ناشپاتی، کیلا، انگور، تربوز، سکوائش، آئسکریم، دودھ۔

تیزابی اور اساسی غذائیں بیان کرتے ہوئے اس اصول کو مدنظر رکھا گیا ہے کہ تیزابی غذائیں وہ غذائیں ہیں جن میں لحمیات و شحمیات کی مقدار زیادہ ہے۔ کیونکہ یہ غذائیں انسانی جسم میں تیزاب کی بڑھا دیتی ہیں اور اس سے انسانی معدہ کی رطوبات خصوصاً معدہ کا تیزاب HCL اور ایک خامرہ یعنی Pepsin کی مقدار کا اخراج بڑھ جاتا ہے۔

جب کہ اساسی غذائیں ایسی غذائیں ہیں۔ جن میں شکرات یعنی Carbo-Hydrates کا تناسب زیادہ ہے۔ ان غذاؤں سے انسانی لعابِ دہن اور لبلبلہ کی رطوبات کا اخراج بڑھ جاتا ہے کیونکہ ان دونوں رطوبات میں

سوڈیم بائی کاربونیٹ ہوتی ہے۔

کیلشیم والی غذائیں اور AB بلڈ گروپ

ان غذاؤں میں کیلشیم کی مقدار زیادہ ہے اور جسم میں AB بلڈ گروپ بناتی ہیں۔ خشک خوبانی' چھوہارا' خشک انجیر' امرود' لوکاٹ' شہتوت' پپیتہ' خشک آلو بخارا' سوجی' ساگ سرسوں' دہی' پنیر' ٹماٹر کی چٹنی' الفلفا۔

کیلشیم انسانی جسم کا پانچواں بڑا عنصر ہے۔ کیلشیم کی 99% مقدار ہڈیوں اور دانتوں میں پائی جاتی ہے یہ نہ صرف انسانی ڈھانچے کو مضبوط کرتا ہے' بلکہ دل کی دھڑکن کو اعتدال پر لاتا ہے۔ خون کی جمنے میں مدد دیتا ہے اسی بنا پر صابر ملتانی" کیلشیم وغیرہ کو عضلات سے متعلق کرتے ہیں کیونکہ کیلشیم زبردست محرک عضلات ہے۔ بس معمولی سے فرق سے یہ ہڈیوں تلی اور خون سے زیادہ مناسبت رکھتا ہے مگر چونکہ ہم نے اس کو عضلاتی اعصابی گروپ یعنی AB بلڈ گروپ سے متعلق کیا ہے اس لیے یہ خوراکیں اگر نہ استعمال کی جائیں تو اعصاب حساس ہوجاتے ہیں اس کے علاوہ یہ ایسا گروپ ہے جو جسم میں تیزاب یعنی B بلڈ گروپ اور اساس یعنی A بلڈ گروپ کو اعتدال پر رکھتا ہے یہ تناسب ہاضم الکلی اساس اور ایک حصہ تیزاب B گروپ کا ہے اگر یہ توازن خراب ہوجائے جیسا کہ عموماً تیزابیت کی صورت میں ہوتا ہے جو خطرناک قسم کے اعصابی مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

کیلشیم انسانی جسم میں وٹامن A,D,C اور میگنیشیم سے مل کر عمل کرتا ہے اگر ان میں سے کسی چیز کی کمی ہو جائے تو انسانی جسم سے کیلشیم کا ضائع ہونا شروع ہوجاتا ہے اس کے علاوہ فاسفورس کا حد سے زیادہ استعمال شکر (White Sugar)(Dextros) یعنی گلوکوز D اسپرین کارٹی سون تھائروکسن پنسلین کلورومائی سین فیومائی سین سٹیرائیڈز اور ڈیکسامیتھازون اور اسی طرح کی دوسری ادویات انسانی جسم میں کیلشیم کا انجذاب کم کردیتی ہیں۔ گندم کے آٹے میں پایا جانے والا ایک تیزاب (Phytic Acid) بھی کیلشیم کا انجذاب کم کردیتا ہے کیلشیم کی کمی سے دل ڈوبنے لگتا ہے پٹھے سخت ہوجاتے ہیں ریڑھ کی ہڈی کے نچلے حصے میں درد رہنے لگتا ہے عورتوں میں ایام کی کمی بیشی رہنے لگتی ہے نفسیاتی طور پر انسان حساس ہوجاتا ہے قوت ارادی کمزور ہوجاتی ہے حافظہ کمزور ہوجاتا ہے اور سَر میں درد رہنے لگتا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ کیلشیم کا حد سے زیادہ استعمال کیا جائے کیونکہ کیلشیم اگر جسم میں حد سے زیادہ ہوجائے تو یہ گردوں میں یا دوسرے اعضاء میں اکھٹا ہونا شروع ہوجاتا ہے۔ گردوں میں پتھری کی وجہ (Reason) بنتا ہے کیونکہ وہاں پر یہ آگزیلیٹ کے ساتھ مل کر کیلشیم آگزیلیٹ بناتا ہے اور گردہ کے (Adernal) میں جمع ہوجاتا ہے اس کے علاوہ جوڑوں اور پٹھوں میں سختی پیدا کرکے بڑھاپا لاتا ہے۔

سوڈیم والی غذائیں اور O بلڈ گروپ

سوڈیم کی انسانی جسم میں کمی سے عمومی کمزوری اعصابی کمزوری وزن میں کمی ہضم کی خرابی سے قے کا ہونا' بھوک' خون میں یوریا کا بڑھ جانا' ڈپریشن بالوں کا گرنا' چڑچڑاپن' فالج خدر وغیرہ۔

سوڈیم والی چند غذائیں درج ہیں ان غذاؤں میں سوڈیم کی مقدار 20mg/oz سے زیادہ ہے۔

گائے کا گوشت' مچھلی' بکری کا گوشت' نوڈل' تلے ہوئے نان' مکئی کی روٹی' خمیری روٹی' جو کی روٹی' شلجم' مولی' آلو' پالک' کلونجی' مٹھے ' گاجر' بند گوبھی' تربوز' چقندر' زیتون' بھنڈی توری' پنیر' نمک۔

انسانی جسم میں سوڈیم کی کمی بہت کم ہوتی ہے عموماً ہر آدمی پانچ سے سات گرام نمک کا روزانہ استعمال کرتا ہے جب کہ سوڈیم کی روزانہ مجوزہ مقدار ایک گرام ہے اس لیے انسانی جسم میں اس کی ہمیشہ زیادتی ہی رہتی ہے یہی نمک جسم میں O بلڈ گروپ بناتا ہے اور AB بلڈ گروپ یعنی کیلشیم B اور A بلڈ گروپ یعنی ایسڈ اور الکلی کو اعتدال پر رکھتا ہے۔

صرف پیچش قے ریڑھ کی ہڈی پر ضرب اور گردوں کے ہارمونز کی کمی کی صورت میں سوڈیم انسانی جسم سے بہت زیادہ مقدار میں خارج ہوجاتا ہے سوڈیم کلیشیم اور پینٹوتھینک ایسڈ سے مل کر انسانی جسم میں عمل کرتی ہے جب کہ پوٹاشیم اور کلورین سوڈیم کے عمل کو روک دیتے ہیں اس کے علاوہ مختلف جنسی ہارمون جیسے (Testosterom) اور دوسری جنسی ادویات سوڈیم کو اپنے اندر جذب کر کے اسے جسم کے لیے ناقابل عمل بناتے ہیں۔

اگر سوڈیم اپنی مقررہ مقدار یعنی (1g/Kg of body weight) سے زیادہ ہوجائے یعنی (14g to 28g) روزانہ استعمال ہو تو بلند فشار خون ہاتھوں اور پاؤں کی سوزش چکر آنا اور نبض کے ڈوبنے جیسی علامات پیدا ہوجاتی ہیں بچوں کو گائے کا یا ڈبے کا دودھ دینے سے دل کی بیماریاں ہوسکتی ہیں کیونکہ گائے کے دودھ میں ماں کے دودھ سے چار گنا زیادہ سوڈیم ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ بچے سانس کے مسائل سے آزاد رہتے ہیں سوڈیم کی زیادہ مقدار عورتوں میں اسقاط حمل کا میلان پیدا کرتی ہے۔

الا ئچی کا چارٹ

وزن	بلڈ گروپ	مزاج	تحریک	کیلوریز	Protein	Carbo Hydrates	Fibre	کیلشیم	میگنیشیم	فاسفیٹ
25g	A+&-	تر گرم	اعصابی غدی	69	1	18	1	8	11	45
25g	پوٹاشیم	سوڈیم	Vit C	Vit B.2	Vit B.3	Pentothenic Acid	Folic Acid	x	x	x
	27B Mg	1	46	P.1	1	1	3	x	x	x

الا ئچی خون میں کیمیاوی طور پر کھاری پن کے ساتھ اس میں رقت اور لطافت پیدا کرتی ہے۔طبی لحاظ سے الا ئچی خورد تیسرے درجہ میں تر اور گرم پہلے درجہ میں ہوتی ہے۔ بڑی الا ئچی تر تیسرے درجہ میں سرد پہلے درجے میں ہوتی ہے یعنی A2 بلڈ گروپ بناتی ہے جس دوا میں کھاری پن زیادہ ہو اور ترشی بالکل نہ ہو تو وہ ہمیشہ تر ہوتی ہے اور تری پیدا کرنے والی کھاری اشیاء کے استعمال سے جسم کے نروس ٹشوز یعنی اعصابی انسجہ متاثر ہو کر فعال ہوتے ہیں یقینی طور پر ایسی غذائیں اور دوائیں جسم میں خون کے اندر A بلڈ گروپ بناتی ہیں کیونکہ جن لوگوں کا بلڈ گروپ A ہوتا ہے ان کے خون میں کھاری پن ہوتا ہے اور اعصابی مزاج کے لوگ ہوتے ہیں۔جیسا کہ قبل ازیں نگارشات سے یہ بات واضح کر چکا ہوں کہ O بلڈ گروپ کے لوگ جن کے مزاج میں گرمی تری زیادہ ہوتی ہے جب اعتدال سے ہٹ جاتے ہیں یا ان میں غدی عضلاتی گرمی خشکی داخل ہو جاتی ہے اور صفرا بڑھنے لگتا ہے تو اس وقت O بلڈ گروپ کو اعتدال پر لانے کے لیے اور B بلڈ گروپ غدی عضلاتی کے اثرات کو نیوٹرل کرنے کے لیے کھاری چیزیں یعنی الا ئچی، آک، ابریشم، سجی، سہاگہ، املتاس، اندر جو، بادام شیریں، بہمن، پستہ، پیٹھا، تالمکھانہ، ترنج بین، توت سفید، تودری، ثعلب مصری، زیرہ سفید و سیاہ، سقمونیا، سمندر سوکھ، سونف ملٹھی، موصلی وغیرہ کے استعمال سے O بلڈ گروپ والوں کو بھی بہت فائدہ ہوتا ہے الا ئچی خورد کی مقدار خوراک نصف ماشہ سے ایک ماشہ تک اور بڑی الا ئچی ایک ماشہ سے تین ماشہ تک۔

خواص وافعال

مدر رطوبات عطیب لطف دافع ریاح ہے ہاضم مفرح دافع حرارت ونجار اور مقوی ہے۔

الائچی چونکہ A بلڈ گروپ کے Antigen پیدا کرنے کی حامل ہے اس لیے جسم میں جب کھاری پن پیدا
ہوتا ہے تو لازماً بلڈ گروپ کے قوام میں A انٹی جن وافر مقدار میں بننے لگتے ہیں۔ A انٹی جن کا حامل خون نروس ٹشوز کو
فعال کرتا ہے اور اعصاب میں تحریک کا باعث بنتا ہے اور رطوبات کو پیدا کرتا ہے صفراوی اور تیزابی یعنی O بلڈ گروپ
اور B بلڈ گروپ کے لیے بہت مفید ہے لیکن A بلڈ گروپ کے لیے صرف اس وقت مفید ہے جب اس میں صفرا کی
زیادتی ہو جائے یعنی اینٹی کلاک وائز گرمی تری یا گرمی خشکی تک نوبت پہنچ جائے اس وقت A بلڈ گروپ والے اپنی
خوراک استعمال کریں تا کہ طبیعت قوی ہو جائے۔

اصول علاج اور بلڈ گروپ

انسانی جسم میں چار قسم کے ٹشوز ہیں جن کے الگ الگ مزاج ہیں جن لوگوں کا A بلڈ گروپ ہوتا ہے ان کا
مزاج کھاری ہوتا ہے خلط بلغم سے متعلق ہوتے ہیں۔

Antigen A کے حامل ہوتے ہیں نروس ٹشوز اور اعصاب سے متعلق ہوتے ہیں ان کے اعصاب میں
تحریک رہتی ہے اور اکثر امراض بھی انہیں اسی نوعیت کے لگتے ہیں جن میں اعصابی علامات پیدا ہو جاتی ہیں اور
اعصاب کا زیادہ تر تعلق دماغ سے ہے اس لیے دماغی علامات بھی پیدا ہوتی ہیں جب ایسے لوگ A بلڈ گروپ پیدا
کرنے والی غذاؤں کا استعمال کرتے ہیں تو چونکہ پہلے ہی ان کے نروس ٹشوز میں تحریک پیدا ہو چکی ہوتی ہے ان
غذاؤں کے استعمال سے اثر فوراً شروع ہو کر تکلیف کی صورت بن جاتی ہے کیونکہ جب A بلڈ گروپ کے لوگ کھاری
چیزیں کھانا شروع کرتے ہیں تو دورانِ خون نروس ٹشوز کی طرف زیادہ ہو جاتا ہے۔

اثرات کی تیزی کی وجہ سے جسم پر سرخی بڑھ جاتی ہے جگر کم ہونا شروع ہو جاتا ہے اور وہاں پر گرمی کی شدت
کی وجہ سے تحلیل شروع ہو جاتی ہے اور تمام ایپیتھیلیل ٹشوز اور جسم کے غدود جو کہ O بلڈ گروپ سے متعلق ہیں ان میں
تحلیل شروع ہو جاتی ہے اور ایپیتھیلیل ٹشوز پھیل کر بڑھ جاتے ہیں۔ حتیٰ کے جسم کے تمام نالی دار غدود سے اخراجِ
رطوبات شروع ہو جاتا ہے مثلاً نزلہ تھوک زکام ریشہ بلغم منی وغیرہ۔

چونکہ B بلڈ گروپ اور AB بلڈ گروپ یعنی مسکلر ٹشوز اور کنیکٹو ٹشوز میں سکون واقع ہو جاتا ہے جس کے نتیجے
میں جسم کے گوشت و عضلات میں اور بالخصوص قلب میں سستی پیدا ہونا شروع ہو جاتی ہے اور سکون و برودت پیدا
ہو جاتی ہے دل کی رفتار سست اور جسم کی حرارت کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور اکثر دل و عضلات پھیل جاتے ہیں۔ یہ
علامات اکثر A بلڈ گروپ والوں میں پائی جاتی ہے البتہ اس تحریک میں جو کہ کھاری استعمال سے پیدا ہوتی ہے جسم میں
چونکہ رطوبات وافر پیدا ہوتی ہیں اس لیے خون آنا ہر قسم کا فوراً بند ہو جاتا ہے اس لیے A اور AB بلڈ گروپ کے لوگوں

کو بہت کم آتا ہے صرف اسی وقت ممکن ہے جب وہ بہت زیادہ صفراوی اور گرم خشک ادویہ یا اغذا استعمال کریں ان کے اپنے ٹشوز چونکہ بہت کثیر مقدار میں رطوبات کا ترشح کرتے رہتے ہیں اس لیے انہیں ایسی تکلیف کم ہوتی ہے۔ جن کا تعلق گرمی خشکی یا خشکی گرمی سے ہو اگر خدانخواستہ ایسا ہو جائے تو انھیں غذائیں اپنے بلڈ کی ہی دیں جسم میں خون کا دباؤ بڑھ جائے تب بھی کھاری چیزیں A بلڈ گروپ ہی کی استعمال کی جاتی ہیں اکثر O بلڈ گروپ والوں میں خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے کیونکہ ان کا تعلق گرم تر مزاج سے بن جاتا ہے۔ نمکیات کی مقدار خون میں بڑھ جاتی ہے اس لیے O بلڈ گروپ والوں کو A بلڈ گروپ سے متعلقہ غذائیں مفید رہتی ہیں O بلڈ گروپ سے متعلق جگر گردے اور غدود وغیرہ ہیں ان کی سوزش اور اورام کے لیے بھی کھاری غذائیں اور دوائیں جو کہ A بلڈ گروپ سے متعلق ہیں بہت مفید رہتی ہیں۔

A بلڈ گروپ کے لوگ جو دبلے اور کمزور ہو جاتے ہیں ان کے مسکلر ٹشوز میں سکیڑ واقع ہو جاتا ہے اور عضلات میں خشکی کے باعث جسم سکڑ جاتا ہے حتیٰ کے بعض دفعہ تو قلب بھی سکڑ جاتا ہے اور بعض A بلڈ گروپ کے لوگ ایک مخصوص قسم کا موٹاپا رکھتے ہیں یہ موٹاپا صرف A ٹائپ کے لوگوں میں ہی پایا جاتا ہے۔ یہ رطوبات کے افراط کی وجہ سے ہوتا ہے۔ B بلڈ گروپ کے لوگوں کا موٹاپا مسکلر ٹشوز اور عضلات کے پھیلنے کی وجہ سے ہوتا ہے AB بلڈ گروپ والے کافی موٹے لوگ بھی دیکھے گئے ہیں مگر ان کے موٹاپے میں کنکٹو ٹشوز ردی مواد ہی زیادہ پایا جاتا ہے اور O بلڈ گروپ کے لوگ ایک الگ ہی نوعیت کا موٹاپا رکھتے ہیں جو عام پایا جاتا ہے یہ دراصل جگر اور غدود کی خرابی سے ہوتا ہے بلکہ اکثر تو گلے ہی کی خرابی سے پیدا ہوتا ہے کیونکہ O بلڈ گروپ کے حامل افراد کا گلے کے ساتھ گلینڈز کے ساتھ ایک خاص تعلق رہتا ہے۔

A بلڈ گروپ کے لوگ اپنے مزاج میں تری رکھتے ہیں کیونکہ ان کے نروس ٹشوز متحرک ہوتے ہیں ان میں دو قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں تر گرم اور تر سرد جن لوگوں میں تری گرمی ہوتی ہے ان میں رطوبات کی پیدائش تو ہوتی ہے مگر اخراج بند ہو جاتا ہے یعنی خون سے جدا ہو کر جسم میں اکھٹی ہوتی ہے اور A بلڈ گروپ کے جن لوگوں کا مزاج تر سرد ہوتا ہے ان میں رطوبات کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی جاری رہتا ہے لہٰذا جن A بلڈ گروپ کے لوگوں میں رطوبات کی زیادتی ہو ان کو A بلڈ گروپ سے متعلقہ کھاری اشیاء وغذاؤں کا استعمال بند کر دیں کیونکہ ان کے ٹشوز خود متحرک ہو چکے ہیں۔

مثلاً اگر تر گرم مزاج ہے اور رطوبت کا اخراج بند ہے تو A بلڈ گروپ ہی سیکنڈری ری ایکشن والی غذائین یعنی تر سرد دیں تا کہ اخراجِ رطوبات شروع ہو جائے بعد ازاں AB بلڈ گروپ خشک سرد اشیاء دیں تا کہ آرام مکمل آ جائے اکثر تر گرم ادویہ اور غذائیں جو A بلڈ گروپ سے متعلق ہیں وہ O بلڈ گروپ والوں کے لیے زیادہ مفید ثابت ہوتی ہیں کیونکہ ان کے جگر و گردے اور غشاء کے مخاطی بھی اپیتھیلیل ٹشوز میں سوزش و ورم گلے سے لے کر امعاء اور

مثانہ تک متاثر ہوتے ہیں لہٰذا ان کے لیے A بلڈ گروپ بالخصوص تر گرم غذائیں مفید رہتی ہیں۔

O بلڈ گروپ کے حامل لوگوں میں Antigen نہیں ہوتے اسی لیے یہ طبعاً کافی حساس واقع ہوتے ہیں۔ Antigen نہ ہونے کی وجہ سے کبھی تو ان میں A Antigen کے عناصر و اجزاء کی زیادتی ہو جاتی ہے اور اعصابی ٹشوز بڑھ جاتے ہیں اور کبھی تیزابی (Acidic) اجزاء یعنی B Antigen داخل ہو کر عضلاتی بافتوں (Muscular Tissues) میں بگاڑ پیدا ہو جاتا ہے۔ ویسے دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ اکثر غدی بافتوں (Epithelial Tissues) میں خرابی کے باعث بیمار ہوتے ہیں۔ جگر غدد غشائے مخاطی اکثر گلے یعنی Thyriod کی خرابی پراسٹیٹ گردے پچوٹری میڈ ولا او بلانگٹا آکسیجن سٹور کرنے والے گلینڈ وغیرہ کی خرابیاں قابل ذکر ہیں۔ نمکیات کا تناسب زیادہ ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے جسم میں کیلشیم، آئرن، فاسفورس یعنی AB بلڈ گروپ کے اجزاء کم ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔ خون رقیق ہو کر اکثر بلند فشار خون (High Blood Pressure) ہو جاتا ہے۔ ایسی صورت میں O بلڈ گروپ والوں کے لیے غذائیں اور دوائیں اکثر A بلڈ گروپ میں تر گرم مفید رہتی ہیں۔ یاد رہے حکیم صابر ملتانی نے جگر کا مزاج غدی عضلاتی (گرم خشک) تسلیم کیا ہے۔ غالباً یہ صفرا کی پیدائش کی وجہ سے کیا ہے مگر ہم نے اپنی تحقیقات میں صفرا کی پیدائش زیادہ تر B بلڈ گروپ والوں میں دیکھی ہے اور اگر ہم دیکھیں تو حکیم صاحب کے بقول بھی گرم خشک مزاج کا تعلق عضلات سے ہی بنتا ہے اور صحیح معنوں میں گرم تر ہی جگر کا مزاج ہے۔ اگرچہ اکثر B گروپ کے غدی عضلاتی (گرم خشک) مزاج کی آمیزش O گروپ والوں میں بیماریوں کا باعث بن جاتی ہے جس کا علاج خود O بلڈ گروپ کی غذائیں اور A بلڈ گروپ میں تر گرم غذائیں ہی ہیں۔ کیونکہ اکثر O بلڈ گروپ کے لوگوں میں تحریک جگر اور عضلات میں تحلیل اور ہڈیوں تلی اور اعصاب میں تسکین ہی دیکھنے میں آتی ہے۔

O بلڈ گروپ والوں کے اصل مزاج میں صفرا کی پیدائش کے ساتھ ساتھ اس کا اخراج بھی پایا جاتا ہے۔ مگر B بلڈ گروپ میں صفرا کی پیدائش تو ہوتی ہے مگر اس کا اخراج نہیں ہوتا۔ اسی لیے ہم نے غدی عضلاتی مزاج کو B بلڈ گروپ والوں میں ہی رکھا ہے اور مشاہدہ بھی یہی بتاتا ہے اور اسی لیے B بلڈ گروپ والوں میں جب جگر ہیپاٹائٹس گردوں وغیرہ کی علامات دیکھیں تو ان کا مزاج صفراوی اس لیے ہے کہ اُن میں صفرا رک رہا ہوتا ہے، جس سے دل و عضلات میں تحلیل وضعف پیدا ہو رہا ہوتا ہے۔ اُن کو O بلڈ گروپ پیدا کرنے والی غذائیں اور دوائیں دیں اور دیکھنے میں آیا ہے کہ O بلڈ گروپ کے لوگ چونکہ چرپری اشیاء مصالحہ جات وغیرہ یعنی گرم خشک چیزوں کے زیادہ رسیا ہوتے ہیں اس لیے ان میں اکثر حبس صفرا یعنی B بلڈ گروپ کے اجزا گرم خشک غدی عضلاتی مزاج بن جاتا ہے اور صفرا کا حبس ہو جاتا ہے۔ اس صورت میں انہیں اُن ہی کے مزاج کے تحت گرم تر اور تر گرم ادویہ اور اغذیہ ہی شفا دے سکتی ہیں۔

چرپری اشیاء میں سرخ مرچ، پیاز، لہسن، دارچینی، لونگ، ہری مرچ، سیاہ مرچ، زیرہ سفید و سیاہ، تیزپات، دھنیا

خشک وغیرہ شامل ہیں۔ یہ سب غذائیں مزاجاً گرم خشک ہیں۔ جو B بلڈ گروپ کے اجزاء کی پیدائش کا باعث بنتی ہیں جنکا مصلح O بلڈ گروپ یعنی نمک وغیرہ ہیں۔ یاد رکھیں کچھ چرپری اشیاء B بلڈ گروپ ضرور بناتی ہیں مگر کچھ چرپری اشیاء جیسے ادرک وغیرہ میں رطوبات فضلیہ پائی جاتی ہے اور صفرا کو پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ چونکہ اس کا اخراج بھی کرتی ہیں اس لیے O بلڈ گروپ کے لیے مفید ہیں۔ اگر جگر و غدد میں اعتدال کے ساتھ تحریک ہو تو اس حرارت کے باعث جسم میں تقویت پیدا ہوتی ہے اور دافع زہر، مقوی خون اور جوانی لاتی ہے۔ رطوبات صالح اور حرارت کا اعتدال ہی شباب آور ہے۔ یاد رکھیں کہ جگر کی رطوبات ہی سدا جوانی کا باعث ہیں۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ O بلڈ گروپ کے لوگ صرف B بلڈ گروپ کی گرم خشک ادویہ و اغذیہ سے جلد بیمار نہیں ہوتے جب تک کہ اُن میں عضلاتی غدی B بلڈ گروپ اجزاء وعناصر پیدا نہ ہو جائیں۔ یعنی عضلاتی غدی (خشک گرم) علامات ہی O بلڈ گروپ کے لیے بیماری کا باعث ہوتی ہیں۔ B بلڈ گروپ کے حامل لوگوں کی ابتداء ہمیشہ غدی عضلاتی (گرم خشک) طبیعت سے یعنی صفرا کی پیدائش سے ہوتی ہے اور اس کا بھی اخراج نہیں ہوتا۔ انھیں اکثر گرم خشک یعنی گرمی غالب اور خشکی مغلوب یا پھر خشک گرم یعنی خشکی غالب اور گرمی مغلوب کم میں ہی دیکھا گیا ہے۔ کیمیاوی طور پر خون میں صفرا اور حرارت پیدا ہو کر جگر اور غدد (Epithelial Tissues) میں چونکہ تحریک کا باعث بنتی ہے مگر O بلڈ گروپ سے تعلق نہیں ہوتا بلکہ مقوی عضلات ہوتی ہے۔ اس لیے B بلڈ گروپ کے اجزاء ہی سے متعلق ہے۔ مگر ایک تعلق جگر سے اس لیے ہے کہ O بلڈ گروپ A اور B کے درمیان برزخ کی حیثیت رکھتا ہے۔

بلڈ گروپ	Nervous Tissues	Epithelial Tissues	Muscular Tissues	Conective Tissues نتیجہ خون وفاضل بھرتی
A	تحریک	تحلیل	تسکین	جسم میں رطوبات اور بلغم کی زیادتی
O	تسکین	تحریک	تحلیل	جسم میں حرارت اور صفراء کی زیادتی اور اخراج
B	تحلیل	تسکین	تحریک	جسم میں ریاح اور سوداویت کی زیادتی
AB	تحلیل	تسکین	جسم میں جذب وتقویت	تحریکِ خون

جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے کہ جب حرارت بڑھ جائے B بلڈ گروپ میں گرمی خشکی کی کیفیت ہو صفراء پیدا ہو جائے تو اس کا علاج O بلڈ گروپ پیدا کرنے والی اغذیہ وادویہ ہوتی ہیں کیونکہ B بلڈ گروپ والوں کے غدد میں سکیڑ ہونا شروع ہو جاتا ہے اور عضلات پھیل جاتے ہیں حرارت کی شدید زیادتی ہو جاتی ہے اور اعصاب میں تسکین ہو جاتی ہے لیکن اگر B بلڈ گروپ والوں میں آپ عضلات وقلب میں تیزی دیکھیں تو یقیناً حرارت کے اثر سے ان

Scanned by CamScanner

لوگوں کے اعصاب میں ضعف اور دماغی ضعف پایا جائے گا اور غدد میں تسکین پائی جائے گی اس لیے بعض دفعہ بائیں طرف خدر اور فالج پیدا ہو جاتا ہے، جس کے لیے غدی عضلاتی یعنی B بلڈ گروپ کی پہلی ادویہ وغذائیں دی جائیں گی اگر چہ B بلڈ گروپ والوں میں یہ تحریک تقویت باہ، معدہ میں بھوک کی زیادتی قلب میں قوت وغیرہ کا باعث بنتی ہے۔ مگر جب قلب میں تیزی زیادہ پیدا ہو جائے تو جسم پر پھوڑے پھنسیاں سوزش واورام نمودار ہو جاتے ہیں۔ جس کے ساتھ آنتوں میں اورام، گردوں میں پتھری اور دائیں طرف کی ٹانگ اور بازو میں درد خصوصاً عرق النساء پیدا ہو جاتا ہے۔ بواسیر بادی بھی پیدا ہو جاتی ہے۔ دائیں خصیہ میں سکیڑ اور مرض فتق پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کے علاج میں آپ B بلڈ گروپ ہی کی سیکنڈری ری ایکشن والی غذائیں یعنی غدی عضلاتی یا پھر غدی اعصابی پر توجہ دیں۔

ان دونوں تحریکوں میں یعنی B بلڈ گروپ میں خون کا اخراج پایا جاتا ہے اور چونکہ صفرا کی پیدائش اور عضلات کی تحریک ہی خون کا اخراج کرتی ہے لہٰذا اس کی پہچان یہ ہے کہ B بلڈ گروپ کے لوگوں میں اگر ناف سے اوپر کے اعضاء میں سے اگر خون کا اخراج پایا جائے تو ان کا علاج O بلڈ گروپ کی غذائیں اور دوائیں ہیں۔ اگر ناف سے نیچے کے اعضاء میں سے اخراج خون پایا جائے تو اُن کا علاج B بلڈ گروپ میں ہی غدی عضلاتی گرم خشک دوائیں وغذائیں ہیں۔ کیونکہ یہ خون عضلاتی غدی (خشک گرم) تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے۔ ان ہی دو تحریکوں کا اثر اکثر O بلڈ گروپ والوں میں بھی پیدا ہو جاتا ہے۔ اکثر عضلاتی غدی تحریک یعنی مقعد، رحم، پیشاب وغیرہ سے خون کا جریان ہونے لگتا ہے۔

AB بلڈ گروپ والوں کا مزاج خشک سرد ہوتا ہے۔ دراصل یہی خون کے اصل Antigen کا مزاج ہے۔ خون میں دو ہی طرح کے اجزاء پائے جاتے ہیں!

A بلغمی رطوبات کے Antigen

B سوداوی صفراوی رطوبات کے Antigen

دراصل بلغم کے اندر جب AB بلڈ گروپ اپنی سردی خشکی پیدا کرتا ہے تو سودا بن جاتا ہے۔ جو B بلڈ گروپ والوں کا مزاج بن کر خون میں B Antigen ظاہر کرتا ہے اور جب سودا خشک ہو کر جلتا ہے تو صفرا بن کر O بلڈ گروپ بنتا ہے۔ انسانی خون کے گروپ اسی طرح سے بنے ہیں۔ اصل بنیادی گروپ AB ہی ہے۔ جس میں دونوں گروپ یعنی A اور Antigen B موجود ہیں، پھر جب A گروپ میں خشکی پیدا ہوتی ہے تو وہ B گروپ میں تبدیل ہو جاتا ہے اور جب تری پیدا ہوتی ہے تو A گروپ بن جاتا ہے۔ جب دونوں الکلی A اور ایسڈ B گروپ مل جاتے ہیں تو سوڈیم والا O گروپ بن جاتا ہے، جس کا مزاج ہم نے جگر سے متعلق کر کے صفراوی تجویز کیا ہے اور ہمارے تجربات ومشاہدات سے یہ بات پایا ثبوت تک پہنچ چکی ہے۔ جس میں جدید سائنسی تحقیقات کو ملحوظ رکھ کر تحقیقات کی گئی ہیں۔ کیونکہ پروٹین جن غذاؤں میں زیادہ ہے ان میں کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) خود بخود کم ہوتے چلے

جاتے ہیں اور جن میں کاربوہائیڈریٹس (Carbohydrates) زیادہ ہیں ان میں پروٹین کم ہوتے ہیں۔ اسی طرح جن غذاؤں میں پوٹاشیم یعنی A گروپ کم ہوتا ہے ان میں سوڈیم O گروپ زیادہ ہوتا ہے اور جن میں سوڈیم کم ہوتا ہے ان میں پوٹاشیم A گروپ کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اسی طرح جن خوراکوں میں کیلشیم' آئرن زیادہ ہوتا چلا جاتا ہے ان میں سوڈیم کی مقدار کم ہوتی ہے اور جن میں سوڈیم زیادہ ہوتا ہے ان میں کیلشیم' آئرن کم ہوتا ہے۔ سوائے اس کے جن میں کوئی خاص کیمیائی تبدیلی نہ پیدا کی جائے۔

یہی حساب انسانی جسم میں قدرت نے رکھا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح اللہ کریم نے کھانے کی اشیاء میں ایک خاص تناسب رکھا ہے۔ جیسا کہ نقشہ جاتِ خوراک پر غور وفکر کرنے سے بات واضح ہو جاتی ہے۔ یہ نقشہ جات جدید سائنسی تحقیق پر مشتمل ہیں جو مختلف خوراکوں پر کی گئی ہے۔ اور ان ہی تحقیقات کو ہم نے بلڈ گروپ سے متعلق کیا ہے اور مزید برآں یہ کہ حکیم صابر ملتانی کی تحقیقات اور طبِ قدیم و ہومیو پیتھی سے ایسی مطابقت دے دی ہے کہ اگر اس پر تجربات اور مشاہدات کیے جائیں تو یہ نظریہ مزید مفید در مفید ہو سکتا ہے۔ AB بلڈ گروپ دراصل ایک ہلکی قسم کے ایسڈ یعنی سرکہ و ترش اشیاء اور ہلکی قسم کی کھار یعنی کیلشیم و آئرن وغیرہ پر مشتمل ہے۔ جیسے B گروپ میں خشک گرم یعنی عضلاتی غدی تیزاب یا اچار وغیرہ شدید ترشی کا حامل ہوتا ہے۔ AB بلڈ گروپ عضلاتی اعصابی خشک سرد یعنی ہلکی ترشی کا حامل ہوتا ہے۔ جسے نباتاتی ترشی کہہ سکتے ہیں۔ ایسی چیزیں کیمیاوی طور پر ہڈیوں' تلی اور عضلات میں تحریک پیدا کرتی ہیں۔ اعصاب میں تحلیل اور غدد میں تسکین کیمیاوی طور پر خون میں رطوبات کی مقدار کم اور خون میں گاڑھا پن یعنی خون میں سودا کی مقدار بڑھ کر گاڑھا پن پیدا ہو جاتا ہے۔ اعصابی عضلاتی یعنی A بلڈ گروپ والوں برک' افیون' السی' املی' انجبار' انگور' ترش انار' بلادر' بوھڑ' بھنگ' بیر' بیلگری' بینگن' پھٹکڑی' پیپل' پھول گوبھی' پھول مکھانہ' تباشیر' تمباکو' جامن' جو' جدوار' چائے' چرس' چھالیہ' خشخاش' دہی' سفرجل' سیپ' سرمہ' سرکہ' سنگجراحت' سم الفار' سیب' شکر قندی' فالسہ' کانجی' کمرکس' کریلا' کپاس' گڑمار' لسی' مچھلی' مکئی' ماش' مونگ' نیم' ہاتھی دانت اور ہلیلہ وغیرہ۔

یہ غذائیں اور دوائیں AB بلڈ گروپ یعنی خون کے مزاج کو قوی کر کے اعصابی عضلاتی (تر سرد) علامات کو ختم کرتی ہیں۔ اور اگر عضلاتی اعصابی AB بلڈ گروپ والوں میں تر سرد علامات پیدا ہو جائیں تو اولاً خود انہی کے مزاج کی غذائیں دینے سے آرام آجاتا ہے۔ ورنہ عضلاتی غدی یعنی خشک گرم ادویہ اور اغذیہ سے یقیناً AB بلڈ گروپ والوں کو آرام آجاتا ہے۔

غذائی اجزاء کی کمی کی علامات

کیلشیم: ناخنوں کا بھربھرا ہونا۔ پٹھوں کا اکڑاؤ۔ ڈپریشن۔ ہڈیوں کا بھربھرا پن دل کا بیٹھنا۔ رکٹس (Rickets)

دانتوں کی بیماریاں۔

آئرن: اینیمیا۔کنفیوژن۔قبض۔اونگھنا۔تھکاوٹ۔سردرد۔زبان اور منہ میں چھالے۔

فاسفورس: اس کی کمی بہت کم ہوتی ہے اس کی کمی سے اعصاب اور ہڈیاں کمزور ہو جاتی ہیں۔

پوٹاشیم: کمزور ردِعمل، تھکاوٹ، کولیسٹرول کا بڑھ جانا، دماغی کمزوری، قبض، کیل چھائیاں، جسم میں پانی کا بڑھ جانا، نروس رہنا، عضلات کی کمزوری۔

میگنیشیم: بے چینی۔حملہ قلب۔بلند فشار خون۔پٹھوں میں سکڑاؤ۔عمومی کمزوری۔

مینگانیز: خون کی نالیوں میں سختی، اونگھنا، کولیسٹرول کی زیادتی، بہرہ پن، کان بجنا۔

کرومیم: بے چینی۔تھکاوٹ۔Glucose Intolerance۔شوگر۔

زنک: کیل چھائیاں، جنسی نشوونما میں کمی، پیچش، بالوں کا جھڑنا، کولیسٹرول میں اضافہ، قوت مدافعت میں کمی، بھوک کا اُڑ جانا، ذائقہ کے احساس کا خاتمہ، معدہ کے تیزاب میں کمی، یاداشت میں کمی۔

وٹامنز کی کمی کی علامات

وٹامن A: بے رونق بال۔کیل چھائیاں۔جلد کا بھربھرا ہونا۔وزن میں کمی۔اندھراتا۔

وٹامن C: مسوڑھوں سے خون بہنا۔ڈپریشن۔زخموں کا جلدی نہ بھرنا۔جوڑوں میں درد۔تھکاوٹ۔

وٹامن D: منہ کا جلنا۔پیچش۔اونگھنا۔Rickets۔جلد سے پسینہ کا بہنا۔

وٹامن E: جوڑوں کی تکالیف۔ہاتھ پاؤں پر کنٹرول کا خاتمہ۔RBC کی کمی۔تھرتھراہٹ کے احساس کا خاتمہ۔

فولک ایسڈ: انیمیا، پیچش، سردرد، بھوک کی کمی، دوران حمل بچوں کے حرام مغز میں خرابی، چھوٹے چھوٹے سانس لینا۔

وٹامن B-1: قبض، ہاضمہ کے مسائل، یاداشت کا خاتمہ، ہاتھوں اور پاؤں کی نرمی، درد کے احساس میں اضافہ۔

وٹامن B-3: بدبودار سانس، Dermatitis، پیچش، سخت جذباتیت، تھکاوٹ، اکڑاؤ، جلد کا جلنا، بھوک کی کمی، یاداشت کمزور۔

نقشہ جات خوراک ملاحظہ فرمائیں

نقشہ جات

زہروں کی تخفیف اور اصولِ علاج

اب ہم ضروری خیال کرتے ہیں کہ آپ کو ایک ایسا پروگرام دیں کہ جس سے آپ کے تمام بلڈ گروپ میں اعتدال کی صورت پیدا ہو جائے۔ کیونکہ لازماً ہر شخص ہر طرح کی غذا استعمال کرتا رہا ہوگا اور اسے علم نہیں ہوتا کہ کونسی غذا اس کے خون کے موافق ہے اور خون میں فساد کا باعث نہیں ہے۔ بظاہر صحت بخش غذا سمجھ کر استعمال کر رہا ہوتا ہے، مگر درحقیقت وہ بافتوں (Tissues) میں زبردست تغیّرات کا باعث بن رہی ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ علاج شروع کرنے سے قبل یا صحت کی ہی حالت میں ایک ایسا پروگرام شروع کیا جائے جس سے مخالف اور متضاد اینٹی جن (Antigen) کی وجہ سے جو زہریں جسم میں پیدا ہو چکی ہیں ان کو معتدل کیا جائے۔ تاکہ مستقبل میں امراض پر قابو پایا جا سکے۔ یاد رہے علاج غذا سے کیا جائے یا دوا سے، علاج اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا جب تک خون کے اجزاء میں تناسب پیدا نہ ہو یعنی جتنے A اینٹی جن (Antigen)، B اینٹی جن (Antigen)، AB اینٹی جن (Antigen) یا O بلڈ گروپ کا اعتدال جسم میں قائم نہ ہو جائے۔ ہر شخص کا ایک الگ اعتدال ہے جو دوسرے شخص میں داخل کر دیا جائے تو اس کے لئے باعثِ موت ہے۔ کیونکہ یہ حقیقت مسلم ہے کہ علاج صرف خون سے ہوتا ہے اور خون غذا سے بنتا ہے اور دوا اور دیگر اشیاء تو خون میں صرف کیفیات وتغیّرات ہی پیدا کرتی ہیں اور نکل جاتی ہیں۔ خون پیدا کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ آپ اپنے بلڈ گروپ کو دیکھیں اور یہ دیکھیں کہ اس بلڈ گروپ کو تقویت کس گروپ سے ملتی ہے پس اسی قسم کی غذائیں استعمال کریں یہی طریقہ یقینی علاج ہے بلکہ جوانی اور طاقت کے لیے انہی اصولوں پر عمل کیا جائے تو کامیابی حاصل ہوتی ہے، لیکن نیا خون پیدا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پہلے پیٹ کا خمیر ختم کر لیا جائے کیونکہ خمیر کا خاصہ ہے کہ جب وہ کسی غذا سے ملتا ہے اس کو خمیرہ کر دیتا ہے اس طرح غذا بجائے خون بننے کے ضائع ہو جاتی ہے خمیر ختم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ بھوک پیدا کی جائے بلکہ شدید بھوک سے پتہ چلتا ہے کہ جسم کو

طلبِ غذا کا احساس پیدا ہو رہا ہے اور شدید بھوک کی حالت میں تین صورتیں پیدا ہوتی ہیں!

۱۔ معدہ غذا کو ہضم کرنے کے لیے نہ صرف خالی ہوتا ہے بلکہ آئندہ ہضم کے لیے تیار ہوتا ہے۔

۲۔ شدید بھوک میں غدد جاذبہ جسم کی فضول رطوبات متضاد Antigen کو جذب کر کے اور صاف کر کے پھر خون میں شامل کر دیتے ہیں۔

۳۔ شدید بھوک میں جگر صفرا اور حرارت یعنی O بلڈ گروپ بناتا ہے جس میں Antigen نہیں ہوتے مگر تقویت ہوتی ہے۔ خون میں گرمی تری کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ کھانے کی لذت کا احساس ہوتا ہے اور یہی تخمیر کے ختم ہونے کی علامت ہے۔ شدید بھوک پیدا کرنے کے لیے مریض کو ہدایت کریں کہ غذا وقت پر اور شدید بھوک پر کھائے۔ اگر بھوک نہ ہو تو غذا نہ کھائے۔ بلکہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو تین دن کا ایک ایسا پروگرام دیا جائے جو مکمل طور پر بلڈ گروپ کو اعتدال پر لے آتا ہے۔ اس کے بعد اپنے لیے اپنے بلڈ گروپ سے متعلق متوازن غذا کا پروگرام شروع کریں۔ اس پروگرام سے آپ اپنے جسم میں متضاد Antigen کے باعث جو مختلف زہریں پیدا ہو چکی ہیں ان سے نجات حاصل کر سکیں گے۔ اگرچہ اس پروگرام پر ہر شخص آزادانہ عمل کر سکتا ہے۔ مگر بہتر ہے کہ بیماری کی حالت میں اس پروگرام کو کسی حاذق ماہر کی زیرِ نگرانی شروع کیا جائے۔ کیونکہ زہروں کی تخفیف کا اور Antigen کے اعتدال کا یہ پروگرام بالکل ایسا ہے جیسے گاڑی کو پوری رفتار سے ریوس گیئر میں پیچھے کرنا A Antigen پیدا کرنے والی تمام اشیاء بند کر دیں جو اشیاء بلغم پیدا کریں انہیں مکمل طور پر بند کر دیں اور B Antigen پروٹین پیدا کرنے والی اشیاء بھی بند کر دیں یعنی گوشت مصالحے وغیرہ جن کی تفصیل گزر چکی ہے۔

اب اعتدال کرنے کے لیے AB بلڈ گروپ کی ترش چیزیں یا جوس لے سکتے ہیں یعنی لیموں سنگترہ وغیرہ بلکہ بہتر ہے کہ سیب کا سرکہ لیں اور اس میں O بلڈ گروپ سے متعلق گرم تر شہد جو دافع تعفن ہے لیں بلکہ سیب کا سرکہ ہی اس پروگرام کا اہم جزو ہے کچھ لوگ سرکہ کے تیز اور کھٹے ذائقہ کو برداشت نہیں کر سکتے، لیکن حقیقتاً سرکہ ایک نعمت الٰہی سے کم نہیں۔ وہ لوگ جو تیزابیت کے مریض ہیں، سرکہ ان کے جسم میں تیزابیت اور اساس کا تناسب دوبارہ سے قائم کر دیتا ہے یعنی A Antigen اور B Antigen میں اعتدال قائم کر دیتا ہے۔ کیونکہ اس کا ایک قسم کا تیزابی مادہ (Maleic Acid) ہوتا ہے جو کہ معدہ کی دیوار سے ٹکراتے ہی اساس بن جاتا ہے۔ اس کے استعمال سے نہ صرف پوٹاشیم A بلڈ گروپ اور سوڈیم O بلڈ گروپ کا تناسب درست ہو جاتا ہے بلکہ ایسڈ B بلڈ گروپ بھی معتدل ہو جاتا ہے اور وزن میں قابلِ قدر کمی واقع ہوتی ہے اگر اس میں O بلڈ گروپ پیدا کرنے والا شہد دو چمچ اور سرکہ اور تین چمچ حل کر لیا جائے اور روزانہ ایک گلاس سرکہ اور ایک کپ شہد استعمال کیا جائے تو یقیناً تین دن میں خمیر ختم ہو کر ہر قسم کے بلڈ گروپ اپنے اپنے اعتدال پر کام کرنے لگیں گے۔

اس پروگرام میں اگر AB بلڈ گروپ سے متعلق فولاد (Malt) کی صورت میں تین بار روزانہ ایک ایک چمچ لیا جائے تو خون میں اعتدال قائم ہوجاتا ہے۔ Malt اکثر پان سگریٹ کی دوکان سے مل جاتا ہے۔ اگر چہ ہمارے ملک میں ملنے والا مالٹ اتنی اچھی کوالٹی کا نہیں ہوتا پھر بھی اس میں فولاد کی کافی سے زیادہ مقدار پائی جاتی ہے۔ آپ اس کا ایک چمچ دن میں تین بار استعمال کریں۔ اگر کوئی شخص ہر ماہ تین دن یہ پروگرام کرلیا کرے تو طویل عمر اور بیماریوں کے خلاف مدافعتی نظام خودکار طریقہ سے جاری ہوجائے گا اور حیران کن نتائج ظاہر ہوں گے۔ یہ سرکہ اور شہد لینے کا وقت انسان میں کم از کم چھ گھنٹے ہونا چاہئے لیکن مریض کے لیے وقت بڑھایا جاسکتا ہے اور بھوک بہترین وقت ہے لیکن اگر چھ گھنٹے سے پہلے شدید بھوک لگے تو سمجھ لیں کہ مریض میں کمزوری کا احساس ہورہا ہے ایسے مریض کی غذا میں اس پروگرام کے بعد مکھن گھی کا اضافہ کریں اور غذا کے وقت زیادہ سے زیادہ غذا دیں یاد رکھیں کہ معدہ میں غذا تین گھنٹے میں مکمل طور پر ہضم ہوتی ہے۔ پھر چھوٹی آنتوں میں ہضم کے لیے چار گھنٹے لیتی ہے اس کے بعد بڑی آنتوں میں غذا ہضم ہونے کے لیے پورے پانچ گھنٹے لگ جاتے ہیں۔ اس طرح تندرست انسان پورے بارہ گھنٹے میں غذا کو ہضم کرتا ہے۔

مگر مریض میں زیادہ وقت خرچ ہوتا ہے۔ بعض وقت مریضوں میں کئی کئی دنوں تک معدہ اور آنتوں میں متعفن اور خمیر بن کر پڑی رہتی ہے۔ اس لیے مذکورہ پروگرام سے تعفن اور تخمیر کا ختم کرنا ضروری ہے۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ روزہ کم از کم بارہ گھنٹے کا ہوتا ہے۔ بعض اوقات چودہ گھنٹے اور سولہ گھنٹے کا بھی ہوتا ہے تاکہ جب تک غذا ہضم ہوکر خون نہ بن جائے روزہ نہ کھولا جائے۔ یہی روزہ کی خوبی کا اسرار اور راز ہے اس لیے جب روزہ نہ ہو تو روزہ کے نصف وقت غذا لینی چاہئے جو کم از کم چھ سات گھنٹے ہیں۔ شدید بھوک پر جسم ہلکا اور گرم ہوکر اس میں لذت و مسرت کے جذبات پیدا ہوجاتے ہیں۔ نہ دل گھٹتا ہے اور نہ ہی بے چینی ہوتی ہے۔ جب پیٹ بوجھل ہو اس میں ریاح اور رطوبت اور بے چینی ہو غذائیں نہ کھانی چاہئے۔ ایسے لوگوں کو بھی دیکھا گیا ہے پیٹ میں درد ہورہا ہے اور پیٹ پھولا ہوا ہے مگر وہ غذا کھا رہے ہیں ایسا کرنا دانتوں سے قبر بنانی ہے۔ یاد رکھیں جب تک تکلیف رفع نہ ہو غذا نہ دیں۔ البتہ اگر کمزوری کا شدید احساس ہو تو قہوہ' پھلوں کا جوس اور رقیق شوربہ دے سکتے ہیں ان کے علاوہ ضروریات کے مطابق سبزیوں کا شوربہ دے سکتے ہیں۔ جوس' انڈوں کی سفیدی' میٹھی یا نمکین / شہد کا شربت۔ قہوہ میں لیموں نچوڑ کر۔

غذا ہمیشہ تازہ ہونی چاہئے بلکہ اس میں تازگی کی خوشبو ہونی چاہئے۔ اس کو قرآن حکیم میں طیب غذا کہتے ہیں' جس غذا میں بو یا کراہت ہو ایسی غذا ہرگز نہ کھانی چاہئے۔ کیونکہ یہ پیٹ میں جا کر فوراً خمیر یا زہر میں تبدیل ہوجاتی ہے اور باعثِ مرض اور نقصان دہ ہوتی ہے۔ غذا طیب خوشبودار ہونے کے ساتھ حلال بھی ہونی چاہئے۔ حرام غذائیں جسم میں فساد خون کا باعث بنتی ہیں نقص اور خمیر پیدا کرتی ہیں ہر قسم کے Antigen کو متاثر کرکے متضاد کردیتی ہیں۔

اسی لیے اسلام میں ان کی ممانعت ہے اس موضوع پر تو ایک الگ کتاب کی گنجائش ہے جو انشاء اللہ بعد میں لکھیں گے کہ حرام اشیاء اسلام میں حرام کیوں ہیں؟

شراب غذا میں بہت جلد خمیر پیدا کر دیتی ہے، جس سے غذا میں نقص پیدا ہو کر جسم میں فساد کا باعث بنتا ہے۔ منشیات قلب اور عضلات کے افعال کو کمزور کر دیتے ہیں، جس سے غذا کا ہضم خراب ہو جاتا ہے پھر رفتہ رفتہ جسم میں اس کا زہر پیدا ہوتا ہے جس سے ذہن بگڑ جاتا ہے۔ اب آیئے ہم وہ غذائیں لکھیں جو جسم میں مختلف بلڈ گروپ بناتی ہیں۔

AB بلڈ گروپ یعنی عضلاتی اعصابی (سرد خشک)

کیفیت خشک سرد اور خلط سودا کی پیدائش بڑھ جاتی ہے اور جب جسم میں اعصابی حالت ہو اور مزاج میں سردی تری (اعصابی عضلاتی یعنی A بلڈ گروپ) ہو تو یہ حالت پیدا کرنی پڑتی ہے جس کے لیے ذیل کی اغذیہ دینی چاہئے ہیں۔

حیوانی اغذیہ : بھینس کا گوشت۔ مچھلی۔ سری پائے۔ دہی۔ زیادہ ترش لسی۔

میوہ جات : ناریل۔ مونگ۔ پھلی۔ کھاجا۔

پھل : سیب، جامن، فالسہ، لیچی، مالٹا، رس بھری، آڑو، ترش، انناس، بیر، سنگترہ، آلوچہ۔

اناج اور دالیں : مکی۔ جوار۔ باجرہ اور لوبیا۔

سبزیاں : آلو، مٹر، گوبھی، بینگن، املی اور ترشی شامل ہے۔

B بلڈ گروپ یعنی عضلاتی غدی (خشک گرم)

جب دل کے مزاج میں خشکی کے ساتھ گرمی ہو جائے تو اس وقت اس کا تعلق جگر کے ساتھ ہوتا ہے یہ صورت عضلاتی غدی ہوتی ہے۔ کیفیت خشک گرم اور مزاج میں صفراء کی پیدائش ہو جاتی ہے اس حالت کے لیے ذیل کی اغذیہ دینی چاہئے ہیں۔

حیوانی اغذیہ : ہرن کا گوشت۔ کبوتر کا گوشت۔ گائے کا گوشت۔

میوہ جات : پستہ، اخروٹ، کھجور خشک، کشمش، منقی، انجیر، آڑو، مسور، چنے، پالک، کریلے، ٹماٹر، کچنال، سرسوں کا ساگ اور پیاز۔

B بلڈ گروپ یعنی غدی عضلاتی (گرم خشک)

جب جگر کے مزاج میں خشکی کے ساتھ گرمی کی تیزی ہو جاتی ہے تو اس وقت صفراء کی زیادتی ہو جاتی ہے۔

چونکہ عضلات کا (دل) کے ساتھ تعلق ہوتا ہے۔ اس لیے صفراء کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج بند ہوتا ہے۔ یہ صورت B بلڈ گروپ غدی عضلاتی کہلاتی ہے۔ کیفیت گرم خشک، رنگت میں زردی سرخی پیدا ہو جاتی ہے۔ جب جسم میں عضلاتی غدی (B بلڈ گروپ) حالت ہو تو مندرجہ ذیل غذاؤں کے ذریعے یہ حالت پیدا کی جاتی ہے۔

حیوانی اغذیہ : بکری کا گوشت۔ مرغی کا گوشت اور انڈے۔ تلیر کا گوشت۔

میوہ جات : چلغوزہ۔ میٹھا آم۔ کھجور۔ خوبانی۔ آلو بالو۔ شہتوت۔ چنے۔ (بطورِ سبزی) میتھی کا ساگ، ادرک، سرخ مرچ، لہسن اور پیاز۔

O بلڈ گروپ یعنی غدی اعصابی (گرم تر)

جب جگر کے مزاج میں گرمی کے ساتھ تری ہو جاتی ہے تو اس وقت صفراء کے ساتھ اس میں رقت پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ اس کا نروس ٹشوز یعنی دماغ سے تعلق ہوتا ہے۔ اس لیے صفرا کی پیدائش کے ساتھ اس کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے۔ اس صورت کا نام غدی اعصابی ہے۔ کیفیت گرم خشک رنگت میں خالص زردی آ جاتی ہے، جب جسم میں غدی عضلاتی حالت (B بلڈ گروپ) ہو تو یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے اس کے لیے ذیل کی اغذیہ دینی چاہئے ہیں۔

حیوانی اغذیہ : تیتر، بٹیر، مرغابی، بطخ، انڈے، بکری کا دودھ۔

میوہ جات : بادام، انگور تازہ میٹھے، خربوزہ، مٹھا۔

اناج : گیہوں، مونگ، ٹینڈے، بھنڈی۔

A بلڈ گروپ یعنی اعصابی غدی (تر گرم)

جب دماغ و اعصاب میں تری کے ساتھ گرمی ہوتی ہے تو جسم میں رطوبات و بلغم کی پیدائش بڑھ جاتی ہے چونکہ اس کا تعلق جگر کے ساتھ ہوتا ہے اس لیے اس میں حرارت شریک ہوتی ہے اور بلغم کا اخراج بند ہوتا ہے اس صورت کا نام اعصابی غدی ہے۔ کیفیت تر گرم۔ رنگت سفیدی زردی مائل ہو جاتی ہے جب جسم میں غدی اعصابی حالت ہو تو اس وقت تو مندرجہ ذیل غذاؤں کے ذریعے یہ حالت پیدا کی جاتی ہے۔

حیوانی اغذیہ: گائے کا دودھ، کوئی گوشت نہیں، البتہ ضرورت کے وقت مچھلی دی جا سکتی ہے۔ کوئی میوہ نہیں البتہ مغزیات دیئے جا سکتے ہیں۔ پھلوں میں ناشپاتی، کیلا، آلو بخارا شیریں، امرود زرد رنگ کا میٹھا۔

اناج : ماش کی دال، سا گودانہ۔

سبزیاں : مولی، گاجر، کدو، توری، اروی، حلوہ کدو۔

A بلڈ گروپ یعنی اعصابی عضلاتی (ترسرد)

جب دماغ واعصاب میں تری کے ساتھ سردی ہوتی ہے تو جسم میں رطوبات، بلغم کی پیدائش بڑھ جانے کے بعد اس کا اخراج بھی شروع ہو جاتا ہے۔ چونکہ دماغ (اعصاب) کا تعلق دل (عضلات) کے ساتھ ہو جاتا ہے۔ اس صورت کا نام اعصابی عضلاتی ہے۔ کیفیت سرد تر رنگت سفید سرخی مائل ہوتی ہے۔ جب جسم میں اعصابی غدی حالت ہو تو اس وقت اس صورت اور حالت کو پیدا کرنا پڑتا ہے۔ اغذیہ درج ذیل ہیں:

حیواناتی اغذیہ: کوئی گوشت نہیں، البتہ مچھلی اور سری پائے اور دماغ بغیر نمک مرچ دے سکتے ہیں۔ بھینس کا دودھ، گدھی کا دودھ، انڈے کی سفیدی۔

میوہ جات :انار شیریں۔ تربوز۔ امرود سرخ رنگ کا۔

مغزیات :صرف شیرہ ہی لے سکتے ہیں۔

اناج :چاول۔

سبزیاں :کھیرا، ککڑی، شلغم، چقندر۔

جو اغذیہ حاضر وقت یاد تھیں لکھ دیں ہیں جو رہ گئی ہیں پچھلے صفحات دیکھ کر نوٹ کر لیں۔

مرکب غذائیں

مرکب غذائیں انہی مفرد اغذیہ سے تیار ہوتی ہیں لیکن مرکب کرنے میں اس اصول کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ وہ حیوانی اغذیہ ہوں یا پھل و میوہ جات ہوں یا اناج و دالیں یا سبزیاں ہوں خواہ وہ ایک صورت سے لی جائیں یا زیادہ سے زیادہ۔ ایک ہی بلڈ گروپ کی دونوں صورتوں کو اکھٹا کیا جا سکتا ہے۔ ایک بلڈ گروپ کی اغذیہ کو دوسرے بلڈ گروپ کی اغذیہ کے ساتھ اکھٹا کرنا درست نہیں ہے۔ اس طرح اغذیہ کی کیفیات اور مزہ بدل جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ان کے یقینی فوائد اور خواص سے انسان محروم ہو جاتا ہے۔

صحت اور مرض دونوں حالتوں میں یہی اصول مدنظر رکھنا ضروری ہے۔ البتہ، غذا کو صبح و دوپہر اور رات میں یعنی تین حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ تینوں اوقات میں ایک ہی مفرد یا مرکب غذا دی جا سکتی ہے یا کسی وقت حیوانی غذا، کسی وقت پھل اور کسی وقت اناج و دالیں اور سبزیاں دے سکتے ہیں اور یہی بہتر طریقہ ہے۔

غذا کیسے پکانی چاہئے ہے

جوغذا بھی پکائی جائے خوب گلا لی جائے یہاں تک کہ وہ ہاتھ لگانے سے ٹوٹ جائے۔یعنی آٹے کی مانند ہو جائے۔وٹامنز کے جل جانے کا خیال رکھنا درست نہیں کیونکہ جو غذا لطیف نہیں بنتی وہ غذا جسم میں جلد ہضم ہو کر جز وبدن نہیں بنتی۔دوسرے معدہ واعضاء اغذیہ کو اسے ہضم کرنے کے لیے زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے اور روز روز کی محنت ان کو بیمار اور کمزور کر دیتی ہے۔یاد رکھیں جو غذا ہضم نہیں ہوتی وہ خون نہیں بنتی اور خمیر بن کر فساد اور تعفن کا باعث بنتی ہے جہاں تک حیاتین کا تعلق ہے وہ پھلوں اور میوہ جات اور دودھ انڈوں سے بہتر حاصل ہو جاتے ہیں اگر کسی غذا کے حیاتین (وٹامن) ضرور حاصل بھی کرنے ہوں تو اس غذا کا جوشاندہ اور خیسانده تیار کر کے حاصل کئے جا سکتے ہیں۔تجربات شاہد ہیں۔

لطیف اور کثیف اغذیہ

غذا میں لطافت اور کثافت کا انتخاب بھوک کی شدت کے تحت کرنا چاہئے اگر بھوک میں شدت ہو تو بلڈ گروپ کے مطابق جیسی اغذاء مریض یا کسی تندرست شخص کو پسند ہوں لے سکتے ہیں، لیکن اگر بھوک بند ہو یا مریض میں سوزش وورم اور درد بخار وغیرہ ہو تو غذا اتنی لطیف ہو کہ مریض یا تندرست کی بھوک بھڑک اٹھے۔جیسے قہوہ، شہد کا نیم گرم شربت، لطیف و رقیق شوربہ، پھل یا پھلوں کے رس، چائے دودھ والی یا چائے مکھن والی۔گھی والے چنے کا شوربہ، سبزیوں کا شوربہ، گوشت کا شوربہ، انڈوں کا شوربہ، دال کا شوربہ، نیم گرم پانی، مچھلی کا شوربہ، سری پائے کا شوربہ، دال کا شوربہ، میوہ جات کے شیرا جات اور حریرہ جات وغیرہ۔

کھانے میں لذت

جس کھانے میں لذت نہ ہو اس کو کھانا نہیں چاہئے۔کیونکہ جو کھانا پسند نہ ہو طبیعت اس کو ہضم نہیں کرتی۔

تھکن اور کھانا

تھکن کی حالت میں کھانا نہیں کھانا چاہئے۔کیونکہ تھکن کی حالت میں دوران خون باقاعدہ نہیں ہوتا۔اس وقت بہتر یہی ہے کہ آرام کیا جائے۔جب تھکن اترے اور دل بشاش ہو اس وقت کھانا بہتر ہے۔دوران علاج مندرجہ ذیل باتوں کا دھیان رکھیں:

جو غذا ہضم نہیں ہوتی وہ جسم پر بوجھ ہے۔مزید غذا کھا کر اس بوجھ میں اضافہ نہیں کرنا چاہئے۔اس وقت تک

ہر قسم کی غذا خصوصاً نباتاتی اغذیہ روک دینی چاہئے۔ جب تک جسم میں ہلکا پن نہ ہو یاد رکھیں۔ جو غذا کھائی جاتی ہے اگر وہ ہضم ہو جائے تو خون بن جاتی ہے اگر ہضم نہ ہو تو خمیر بن جاتی ہے۔ اس کے تعفن و تیزابیت اور زہر کے بوجھ کے باعث مرض بن جاتے ہیں۔

علاج کے دوران میں علامات کو رفع کرنے کی کوشش نہ کریں۔ کیونکہ اکثر انھیں علامات کے تحت قوت مدبرہ بدن جو صحت کی طرف جاری ہوتی ہے اس کی مدد کرنی چاہئے ہے تاکہ جلد شفا حاصل ہو، لیکن اگر علامات شدید ہوں تو ان کا رفع کرنا افضل ہے۔

علاج کے دوران میں سوزش و درد اور ورم و بخار کی صورت میں ان کو رفع کرنے کی صورت میں مریض کمزور ہو جاتا ہے۔ اس طرح مرض کا مقابلہ ختم ہو جاتا ہے کیونکہ درد اس امر کی علامت ہے کہ جائے درد میں خون کی کمی ہے اور طبیعت اس کو اس طرف کھینچنے کی کوشش کر رہی ہے سوزش و ورم میں خون اس طرف زیادہ جا رہا ہے۔

بخار حرارت غریبہ کا نام ہے جو جسم کی حفاظت کے لیے تعفن اور دوران خون کی بے قاعدگی سے پیدا ہوگئی ہے یہ سب خود بہ خود امراض کی فطری طور پر امراض کا رفع کرنا۔ قوت کا بحال رکھنا اور مقابلہ کرنے کی صورتیں ہیں، جب مرض رفع ہو جائے گا تو یہ سب علامات خود بخود رفع ہو جائیں گی۔ ان کو فوراً ختم کر کے موت کو دعوت نہ دیں۔

علاج کے دوران بغیر شدید بھوک اور بغیر صحیح وقت کے غذا نہ دینی چاہئے۔ لیکن اگر ضعف پیدا ہو گیا ہے۔ بغیر بھوک کے اور بغیر وقت غذا دینا ضروری ہے جب ضعف دور ہو جائے پھر غذا کو قابو کر لینا چاہئے لیکن ضعف کی حالت میں بھی مرض سے مناسب اور صحیح غذا دینی چاہئے۔

تشخیص مرض کے لیے علامات کو اکھٹا کر کے سب کا ایک ہی سبب تلاش کریں پھر مرض کی ماہیت اور حقیقت ذہن نشین کر لیں۔

علاج بالغذا کی صورت میں ستہ ضروریہ کے ساتھ مریض کے مزاج و عادت اور ماحول کو بھی ضرور مدنظر رکھنا چاہئے۔ اگر ایسا نہ کیا جائے تو مریض کی طبیعت مفید سے مفید غذا کو بھی قبول کرنے کے لیے تیار نہیں ہوتی بلکہ نفرت کرتی ہے۔

اگر معدہ اور طبیعت غذا کا بوجھ قبول نہ کریں۔ محلول غذا تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیں جیسے شہد کا شربت، پھلوں کا رس، انڈوں کی سفیدی، گوشت کا یا سبزیوں کا ہلکا سا شوربا یا صرف نمک کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔

غذائی علاج سے فوراً شفا حاصل ہوتی ہے۔ اگر تسلی بخش آرام حاصل نہ ہو تو پھر اپنی تشخیص مرض اور تجویز غذا پر غور کریں ممکن ہے کہیں غلطی ہوگئی ہو۔ یاد رکھیں کہ بغیر تسلی بخش تشخیص، مرض اور تجویز غذا کے ہرگز علاج شروع نہ کریں۔ علاج کے لیے اغذیہ پاک وصاف اور خالص و تازہ ہونی چاہئے ہیں غذا کا باسی پن اس کو خراب کر دیتا ہے۔

جب تک کوئی مریض علاج کے لیے شدت سے خواہش مند نہ ہو اس وقت تک اس کے لیے تشخیص مرض اور تجویز دوا نہ کریں بعض معالج خواہ مخواہ امراء اور روٴسا پر اثر ڈالنے یا تعلقات پیدا کرنے کے لیے ایسا کرتے ہیں اس سے علم وفن طب کو نقصان پہنچتا ہے۔ بلکہ غرباء اور عوام کا علاج بھی ان کے شدید اصرار کے بغیر نہ کریں کیونکہ غیر ضرورت کوئی علاج کا پابند نہیں ہوتا جو غیر مفید ہے۔

حکمت ودانائی اللہ تبارک تعالیٰ کی نعمت ہے کوئی تجارت اور دکان داری نہیں ہے۔ حکیم کو کبھی لالچ کے تحت علاج نہیں کرنا چاہیئے۔ جہاں تک ممکن ہو کسی مریض خصوصاً امیر ورئیس اور دولت مند و حاکم کے گھر جا کر اس کو نہیں دیکھنا چاہیئے صرف مطب علاج کے لیے بہتر جگہ ہے۔

معالج کے اخلاق اور عادات میں عظمت ہونی چاہیئے تقویٰ وتوکل، صبر وقناعت اور خدمت وعزت کرنا اس کا زیور ہے۔ اگر معالج ان زیورات سے آراستہ نہ ہو تو وہ کندہ ناتراش ہے۔ بعض مریض مرنا قبول کر لیتے ہیں مگر ایسے معالج کے پاس جانا پسند نہیں کرتے ہیں۔ معالج کے اخلاق اور عادات کی عظمت کے ساتھ اس کی صحت بھی اچھی ہونی چاہیئے کیونکہ اس کی خراب صحت کا مریض پر اچھا اثر نہیں پڑتا ہے۔

جب غذا سے مریض صحت کی طرف لوٹ آئے تو ضرورت کے مطابق مفید ومقوی ادویات کا استعمال کیا جا سکتا ہے جن سے اعضاء کے افعال میں زیادہ سے زیادہ تقویت پیدا کر کے ان کے خون میں طاقت پیدا کی جا سکتی ہے۔ یاد رکھیں ادویات خون کے اجزاء نہیں ہیں ان سے صرف اعضاء کے افعال میں تیزی وتسکین اور تقویت پیدا کی جاتی ہے مکمل علاج صرف غذا سے ہی ہوتا ہے۔

پراسرار علوم اور
Homoeo-Pathic Occult Scince
یعنی
قانونِ علاج بالمثل

علم الاسماء اور علم الحروف: جیسے کہ حروف کے اسرار ظاہر ہیں ایسے ہی اعداد میں بھی اسرار ہیں اور عَالَمِ علوی سے عَالَمِ سفلی کو مدد ملتی ہے اور عَالَمِ عرش عَالَمِ کرسی کو مدد دیتا ہے اور عَالَمِ کرسی فلکِ زحل کو اور فلکِ زحل' فلکِ مشتری کو اور فلکِ مشتری فلکِ مریخ کو اور فلکِ مریخ' فلکِ شمس کو اور فلکِ شمس' فلکِ زہرہ کو اور فلکِ زہرہ' فلکِ عطارد کو اور فلکِ عطارد' فلکِ قمر کو اور فلکِ قمر' کرۂ نار کو اور کرۂ نار کرۂ ہوا کو اور کرۂ ہوا کرۂ آب کو اور کرۂ آب کرۂ خاک کی مدد کرتا ہے اور قمر کی ۲۸ منازل ہیں (والقمر قدرنہ منازل۔ اور ۲۸ ہی عربی کے حروف ہیں) ۱۴ ازمین کے اوپر اور ۱۴ ازمین کے نیچے ہیں جب پہلی منزل زمین کے نیچے جانا شروع ہوتی ہے تو پندرہویں منزل اوپر آنا شروع ہوتی ہے اسی لیے ۱۵ حروف نقطہ دار ہیں اور ۱۳ ابغیر نقطہ (صامت) کے ہیں) ہر منزل کے ساتھ ایک حرف مقرر ہے اور ان سب کا عکس خود تیرے نفس میں موجود ہے اور مُنطَبَق ہو رہا ہے اور ہر عدد جو حروف سے متعلق ہے ان میں روحانی لطیف قوت ہے اعداد اور حروف سے عَالَمِ جسمانی میں عجیب منافع و اسرار ہیں۔

معارفِ قلب

مختصراً تعارف قلب کروا دیتے ہیں قلب جو کہ محلِ عشق اور مقاماتِ عشق کا مرکز ہے اس میں عجیب تصرفات اور اسرار ہیں عشق دراصل حُب اور وُد کے درمیان ایک ''لطیفہ'' ہے جس کا مسکن خاص شغف ہے اور حُب باطن عشق ہے جس کا مسکنِ خاص فُؤاد ہے دل کی کیفیت اسطرح ہے اس کے اندر ۳ جوف ہیں یعنی ۳ خلو ہیں ایک اوپر کی طرف

یہاں وہ غلیظ ہے اس جوف کے اندر ایک نور روشن ہے اور وہی جگہ اسلام کی ہے اور حروف کے معانی یہاں متشکل ہیں اور یہی انسان میں قوت ناطقہ کا محل ہے (یعنی) نفس میں ابھرنے والے ارادہ کے معانی کا انتظام کرتی ہے اس جوف کی ایک نورانی آنکھ ہے جس سے وہ محسوسات کے اسرار اور مرکبات کے اطوار کو محسوس کرتا ہے اور حروف کے حقائق اور ان کے اندر اسماء کے اعلیٰ اسرار جو اللہ تعالیٰ نے پوشیدہ رکھے ہیں ان کو دیکھتا ہے اور اسی وجہ سے اس کو اللہ کے نیک بندوں سے مُؤدّت ہوتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس پر بڑا انعام کیا ہے کہ اسرار محسوسات اس پر منکشف کر دیئے ہیں۔

دوسرا جوف وسطِ قلب میں ہے جو ایک روشن نور فکر و ذکر کا مقام ہے اور یہی اطمینان اور روح کے خیالات کا محل اور عشق کی جگہ ہے اس کی بھی ایک نورانی آنکھ ہے جس سے وہ طلب و تلاش کا ادراک کرتا ہے اور کسی شے کی جستجو اور تلاش میں کوشش کرتا ہے لطافت کے سبب اس حصہ کا تعلق اشخاص سے بہت جلد ہوتا ہے اور اسی حصہ پر عالمِ ملکوت اور اس کے متعلق عجائبات مخلوقاتِ الٰہی کا ظہور رہوتا ہے۔

تیسری جوف قلب کے آخر میں ہے اور یہ حصہ سارے قلب سے زیادہ نرم اور لطیف ہے اس کا نام فُؤَاد ہے ایمان، عقل نور، تصرف اور اسرار کی جگہ بھی اسی میں ہے اور یہی عقل کی میزان اور حکمتوں کا منبع اور حیاتِ طبعیہ جو حرارتِ لطیفہ سے پیدا ہوتی ہے کی محبت کا محل ہے اس فُؤَاد کی بھی ایک نورانی آنکھ ہوتی ہے جس سے یہ عالمِ ملکوت کے حقائق اور عالمِ علوی کے کُلّی اور جزوی اسرار و رموز اور حقائق کا ادراک کرتا ہے اور یہی فُؤَاد انوارِ وھبی اور اسرار علوی کا محل ہے اور اسی چشمِ بصیرت کی شان میں اللہ کریم فرماتے ہیں۔ **فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِىْ فِى الصُّدُوْرِ** (الحج۔۴۶) یعنی بیشک آنکھیں اندھی نہیں ہوتیں بلکہ دل اندھے ہوتے ہیں جو سینوں کے اندر ہیں۔ ؎

دلِ بینا بھی کر خدا سے طلب
آنکھ کا نور دل کا نور نہیں (اقبال)

متذکرہ اسرار و محسوسات یہ سب دل کی آنکھیں دیکھتی ہیں۔ قوتِ حیات کا مرکز اسی قلب میں ہے پھر یہ پھیل کر دماغ اور جگر میں مختلف ارواح بناتا ہے اس میں روح حیوانی جو کہ آثارِ روحِ انسانی کے قلب پر تصرف کے نتیجے میں پیدا ہوتی ہے اور پھر اس کے قلب میں صدور سے روح موثر بن جاتی ہے یہی نفسِ ناطقہ ہے اور ''وائٹل فورس'' Vital Force یہیں ہے پھر عروق و شرائن کے ذریعے اعصاب و عضلات و غدود کی تعمیر کرتی ہے اور روحِ حیوانی، روحِ نفسانی اور روحِ طبعی بناتی ہے ہر روح کے الگ الگ اثرات اور امراض ہیں۔

مرض کی تعریف: مرض دراصل ایک ایسی کیفیت کا نام ہے جو افعالِ انسانیہ میں نقص کی نشاندہی کرتا ہے اور داخلی یا خارجی عوامل کے ظہور پذیر ہونے سے نفسِ ناطقہ جو کہ ایک شفاف Transparant شکل میں قلبِ انسانی میں موجود

ہے کہ اندر مرض کی ایک شکل بن جاتی ہے جیسے مختلف جانورو اشکالِ عجیبیہ وغیرہ اگر کوئی صاحب عالمِ مثال سے واقف ہیں تو انھیں علم ہوگا کہ عالمِ مثال میں ہر شئے ہر جذبہ اور ہر معنی جنکا ہم عالمِ اجسام میں کوئی تصور نہیں کر سکتے موجود ہے مختصراً یہ کہ جیسے حسد، کینہ، بغض، نفرت، علم، جہالت، شجاعت، ایمان، یقین، مرض صحت وغیرہ ہر ایک کی عالم مثال میں ایک مخصوص شکل ہے اس طرح تمام امراضِ جسمانی بھی عالم مثال میں کوئی نہ کوئی شکل رکھتے ہیں جب کوئی شکل نفسِ ناطقہ میں کسی درجہپر متشکل ہو جاتی ہے تو اسی درجہ وقوت کا مرض اس نفس ناطقہ کے جسم میں موثر ہو جاتا ہے۔

اس کے موثر ہونے کے مختلف مدارج ہیں جیسے قوتِ مدرکہ، قوتِ متخیلہ، قوتِ متصورہ، قوتِ حافظہ، قوتِ مفکرہ، قوتِ واہمہ اور عقلِ ناطقہ فاعلہ۔ جب انسان کی ان باطنی قوتوں میں سے گزر کر مرض اپنی ایک مخصوص تصویر، قوتِ نفسِ ناطقہ میں منعکس کرتا ہے تو قلب انسان کے باطن میں ایک تصویر مرض کی پیدا ہوتی ہے جو جس قدر واضح ہوتی ہے۔ اسی قدر شدت یا تخفیف سے اثر بدنِ انسانی پر مرتب کرتی ہے حکمائے قدیم بھی اس بات کو سمجھتے تھے۔ اسی لیے انہوں نے اس مشکل مرض کو ختم کرنے کیلیے بہت سی ادویات کڑوی کسیلی اور عجیب عجیب ادویات ایجاد کیں اور بہت حد تک کامیاب رہے لیکن ڈاکٹر ھانیمن نے عرب حکماء اور فلاسفروں کو بھی مطالعہ کر رکھا تھا اور یہ خیال موجود تھا کہ جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اور جو بُو گے وہی کاٹو گے اور لوہے کو لوہا کاٹتا ہے اور حکماء کی اس ضمن میں بہت سی ایسی باتیں موجود ہیں جو فنِ طب سے متعلق ہیں اور علاج بالمثل کو واضح کرتی ہیں لیکن حکیم ھانیمن نے اس پر تجربات کر کے خلقِ خدا پر ایک عظیم احسان کیا اور اس کو فن اور قانون کی شکل دی اور یہ ثابت کیا کہ ادویات کی کثیر مقدار کا استعمال ضروری نہیں بلکہ قلیل مقدار دینے سے مرض رفع ہو جاتا ہے در اصل مقدار کہنا تو ایک رسمی سی بات ہے کیونکہ دوا نفی کے اس درجہ میں چلی جاتی ہے کہ اسے نفی کہنا ہی بہتر ہے در اصل دوا میں جو شکلِ لطیف موجود ہے اس شکلِ لطیف کو یعنی دوا کو نفسِ ناطقہ تک پہنچانا مقصود ہے ہر نباتات، جمادات اور حیوانات وغیرہ میں ایک معنی اور شکلِ لطیف موجود ہے جیسا کہ ابنِ سیرین اور محدثین اور خود سرورِ کائنات علیہ السلام نے اور قرآن پاک میں تعبیرِ خواب، مادی اشیاء کو معنوی اشیاء میں اور معنوی اشیاء کو مادی اشیاء سے تشبیہ دے کر سمجھایا گیا ہے کہ ہر مادی چیز کی ایک معنوی تصویر ہے اور ہر معنوی شکل کی ایک مادی شکل ہے۔

جب ہم مادی شکل مثلاً پودا لے کر اس کا رس نکالتے ہیں تو اس کا ایک ظاہر ہے جو خوراک کی شکل میں مادی جسم کے لیے مفید ہے اور ایک اس کے معنی (باطن) ہے جو لطیف تصویر کی شکل میں اس کے ایک ایک قطرے میں موجود ہے اور یہ شکل روحانی اس وقت تک ہے جب تک اس قطرے کی اصل ہے خواہ وہ ایٹم یا آخری ذرہ ہی کیوں نہ ہو جب ہم اس قطرے کو جب بار بار کسی دوسرے پانی یا Alcohol وغیرہ میں حل کرتے ہیں تو اس میں موجود لطیف روحانی شکل اپنے آپ کو بحال اور زندہ رکھنے کے لیے طاقتور ہوتی چلی جاتی ہے حتیٰ کہ ایک طاقتور "روحانی شکل" بن

جاتی ہے جب ہم قوتِ ناطقہ یعنی زبان پر اس روحانی تصویر یعنی دوا کو رکھتے ہیں (ایک ہزار، لاکھ، دس لاکھ یا کسی بھی طاقت میں) تو قوتِ ناطقہ اس معانی کو قوتِ مدرکہ کے حوالے کر دیتی ہے عقل خاموش ہے قوتِ مدرکہ پھر اس روحانی معنی کو قوتِ مفکرہ کو دیتی ہے جو اس پر تفکر کرتی ہے اور اس کو قوتِ واہمہ کے حوالے کر دیتی ہے جو ہر موہوم چیز کو معنی پہنانا جانتی ہے قوتِ واہمہ اس کو قوتِ خیال کو دیتی ہے جو اس کے خدوخال کو موجود کر کے ''قوتِ متصورہ'' کے حوالے کر دیتی ہے جو اس کی ایک ''روحانی تصویر'' بنا دیتی ہے اور قوتِ حافظہ کو دیتی ہے اور حافظہ اس پیغام یا معنی کو بار بار دھراتا ہے۔ پلاسبو وغیرہ حافظہ کو یاددھانی کرانے کیلیے ہی دی جاتی ہے تا کہ وہ محفوظ اثر کو دہرائے جیسے ہی دوائی کی روحانی شکل نفسِ ناطقہ کے اندر پہلے سے موجود مرض کی شکل کے مماثل بن جاتی ہے تو پہلی شکل کے لیے نفسِ ناطقہ میں کوئی جگہ نہیں رہتی اور وہ پہلی شکل کو غائب کر دیتا ہے جو شکل روحانی ہم دوائی کے ذریعے نفس میں مُرتسم کرتے ہیں وہ عارضی اور سراب ہوتی ہے جو ساتھ ہی غائب ہو جاتی ہے یا کچھ دن بعد غائب ہو جاتی ہے۔ آپ کو یہ وہم نہ ہو کہیں یہ روحانی شکلیں صرف ادویات یا جڑی بوٹیوں یا معدنی اشیاء میں ہی ہیں بلکہ اس سے کہیں طاقتور اور واضح تصاویر دوسری اشیاء میں ہیں آقا علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اے اللہ مجھے اشیاء ویسی ہی دکھا دے جیسی کہ یہ حقیقت میں ہیں اس کائنات میں روحانی تصاویر ہر شئے میں ہیں اور تعویذات، دَم، درود اور وظائف اور آیاتِ قرآنی اور اسمائے الٰہی اور علم الحروف وغیرہ اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ یہ علوم ہمارے آباؤاجداد کرتے رہے اور محض توجہ سے مرض دور کر دیتے ہیں آج ہم اس جگہ آ گئے ہیں کہ روحانی عملیات اور علم الاسماء کو سمجھ سکیں۔

اللہ کریم نے آدم کے متعلق فرمایا کہ وَعَلَّمَ آدَمَ الْاَسْمَاءَ كُلَّهَا (البقرۃ۔۳۱) یعنی (ہم نے آدم کو تمام اسماء کا علم دے دیا) تو علم الاسماء ہی ایک ایسا علم ہے جس سے ہم اسمِ اعظم تلاش کرتے ہیں اور علم الاسماء کو سمجھنے کے لیے علم الحروف کا جاننا ضروری ہے اور علم الحروف بغیر علم الاعداد اور علم الافلاک کے ممکن نہیں ہے جیسا کہ انگلستان کے ایک ڈاکٹر بروس کوپن نے ادویات کے Radiation Rates نکالے ہیں اور ہر دوا کے Code مقرر کر دیئے ہیں بس اس Code کو Dial کر کے آپ Alcohol یا عرقِ گلاب یا پانی میں ایک خاص تموج پیدا کر کے متعلقہ دوا کی تاثیر پیدا کر دیتے ہیں بالکل اسی طرح بلکہ اس سے کہیں زیادہ طاقتور اور واضح اثرات ہم دوا میں اسمِ الٰہی کے آثار پیدا کر سکتے ہیں اور ہر اسم کی اپنی ایک ایک روحانی تصویر ہے جو عالم اجسام میں موثر ہے جیسا کہ حکماء فرماتے ہیں اسم اور ذات کا تعلق کچھ اس طرح ہے کہ ذات کی تجلی میں بحالتِ تجلی صفت پوشیدہ ہے پھر صفت کا ظہور ہے اور یہی صفت اسم کی شکل بن جاتی ہے اسم فعلی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور فعل آثار پیدا کرتا ہے جب ہمارے پاس اس قدر بہتر طریقہ موجود ہے تاثیر لینے کا تو ہم جڑی بوٹیاں کیوں تلاش کرتے پھریں دراصل یہ جڑی بوٹیاں، شجر و حجر یہ سب اسماء الحسنٰی کی تجلیات سے بنے ہیں ان میں افعال و آثار اُنہی اسماء کے سما گئے ہیں اور مادی لباس پہن لیا ہے۔ اولیائے کرام اسی

لیے جو جڑی بوٹی وغیرہ بتادیا کرتے تھے وہ اس مرض کے لیے باعثِ شفا بن جاتی تھی اور وہ ہر وقت بوٹیوں وغیرہ سے ہی مدد نہیں لیتے تھے بلکہ اپنے نفس میں متعلقہ اسم کے اثرات پیدا کر کے بیمار کے نفس میں منتقل کر دیتے تھے جس سے وہ شخص فوراً تندرست ہو جاتا تھا لیکن اس مقصد کے کے لیے شدید ریاضت اور حواسِ باطنی کا طاقتور ہونا ضروری ہے تب ہی کوئی شخص لطافت کے اس معیار تک جاسکتا ہے کہ علم الاسماء کو سمجھ سکے بقول اقبال ؎

آج بھی ہو جو براہیم کا ایماں پیدا
آگ کرسکتی ہے اندازِ گلستاں پیدا

الحمد اللہ' اللہ کریم کا اس بندہ پر احسان ہے کہ اُس نے شروع ہی سے اِس عاجز کو علومِ مخفیہ کا شوق عطا فرمایا اور روحانیت وتصوف سے (اس کے) قلب کو اطمینان بخشا اور اپنے دوستوں کے آستانوں کا دریوزہ گر بنایا جرعہ جرعہ پلا کر اس دیوانے کو مست بنایا۔

روحانیت پر ایک کتاب وجود و شہود اور صوفیاء کرام لکھ رہا تھا کہ خیال آیا کہ جو علومِ مخفی سیکھے ہیں ان کا کیا فائدہ ہوا جب تک میں ہوں ان سے عوام الناس کو فائدہ ہوگا مگر جب میں ہی نہیں ہونگا تو خدمتِ خَلق کیسے ہوگی اس حقیقت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے جو علوم ذاتِ کریم نے عطا فرمائے ہیں ان سے دکھی انسانیت کی خدمت کے لیے میں نے طب کے مختلف مکاتبِ فکر کو دیکھا اور ژرف نگاہی سے دیکھا تو مجھے علاج بالمثل یعنی Homoeo Pathy علاج پسند آیا میں نے تحقیق کی تو قدرت نے تماشائے عجیبہ وغریبہ دکھایا میں نے علومِ مخفیہ سے اس علاج کو ربط دینے کی کوشش کی ہے میں مکمل نہیں ہوں تجربات کی اشد ضرورت ہے میں لکھ رہا ہوں کہ مزید تحقیق کی جائے۔حکیم اسماعیل ہانیمن کو قرآن کا علم نہیں تھا ورنہ شاید وہ قرآن میں شفا تلاش کر لیتا ہے:وَنُـنَـزِلُ مِـنَ الْقُرآنِ مَا هُوَا شِفَاءٌ وَ رَحْمَتٌ لِلْمُؤمِنِينُ (بنی اسرائیل ۔۸۲) اور نازل کیا ہم نے اس قرآن میں شفا کو اور رحمت ہے یہ یقین والوں کے لیے) منزلِ یقین کی طرف سفر ہی بیماریوں سے دوری ہے ایمانِ قلبی ہی شفایابی کی ضمانت ہے جب اللہ کریم خود فرما رہے ہیں کہ اس قرآن میں شفا کو نازل کیا ہے تو کیا ہم اس شفا کو کسی اور مادی لطیف چیز میں لطیف تدبیرات سے نازل کر کے انسانوں کے اندر اس شفا کو منتقل نہیں کر سکتے؟ ضرور کر سکتے ہیں ہم ایک پودے سے مادی جز لے کر اس کو روح تک لے جاسکتے ہیں یعنی مادی پودے کا نزول روح پر مختلف طاقتوں میں کرواتے ہیں تو کیا روحانی تدبیر سے روحِ خالص کو روح پر نازل نہیں کر سکتے جیسا کہ شہد کے متعلق ہے کہ فِيهِ شِفَاءٌ لِلْنَاس (النحل ۔۶۹) مادی چیز پر شفا کا نزول ایسے ہی قرآن میں جو شفا ہے اسے شہد یا عرق یا پانی پر نزول کروانے کا طریقہ ایجاد نہیں کر سکتے کیونکہ قرآن کی شفا پایہ ثبوت تک پہنچ چکی ہے حضورﷺ اور صحابہ کرام اور اولیاء اللہ کے متعدد واقعات اس بات کے گواہ ہیں کہ قرآن میں روحانی اور جسمانی شفا پوشیدہ ہے اسی شفا کا ایک طریقہ تو وہی ہے جس میں انسان کو مومنِ کامل بننا پڑتا ہے تب جا کر شفا اس کے نفس میں

نزول کرتی ہے اور باقی انسانیت تک اسے منتقل کرتا ہے مگر اس شفا کا اثر اس وقت تک رہتا ہے جب تک وہ شخصِ روحانی ہم میں موجود ہے یا زیادہ سے زیادہ اس کی قبر میں اثر رہتا ہے مگر ہمارے پاس ایسا کوئی طریقہ تو ہو کہ ہم اس شفا کا مشاہدہ مغرب زدہ لوگوں کو کرواسکیں اور کافروں کو بھی دیں تاکہ ان کے قلوب اس اثر کو دیکھ کر قرآن سے مرعوب ہوں اور ایمان سرائیت کرے اور باقی ادیان منسوخ ہو جائیں اور اسلام کا بول بالا ہو اگرچہ کچھ اشخاص میری اس سعٰی کو ایک پاگل کی بڑ کہیں گے مگر تجربات اور زمانے کی رفتار اور مستقبل کے لوگ اس بات کو مان جائیں گے کہ قرآن کے قوانین اٹل اور لافانی ہیں وہ سب کے لیے برابر ہیں سب کو ان سے فائدہ ہوتا ہے اس کتاب میں میں نے نئے انداز سے مختلف علوم کو علاج بالمثل میں استعمال کیا ہے اور ایک نیا علم ''علاج باالاسماء والحروف'' بیان کیا ہے اور ہومیو پیتھی میں کچھ ایسے قوانین لکھے ہیں جو اس سے قبل کسی صاحب نے نہیں لکھے لیکن میں ایک بات واضح کردوں کہ میرا لکھا ہوا حرفِ آخر نہیں جو کچھ میرے تجربات و مشاہدات میں آیا میں نے لکھ دیا اگر کوئی صاحب مزید تحقیق کریں تو اس فن و علم کو مزید ترقی ملے گی میرا مقصد علومِ مخفیہ کے ذریعے اصل دوا تک رسائی حاصل کرنا ہے اس سلسلے میں مروّجہ ادیات ہومیو بھی تحریر فرما کر ان پر اپنے انداز میں جو کچھ تحقیقات میں کرسکتا تھا میں نے کیں ہیں اور خاص انداز سے حروف اور علم الاسماء کے آثار پر بھی سیر حاصل بحث کی ہے۔ اسرارِ کائنات میں سے روح سب سے اہم اور بڑا راز ہے اس راز کے ادراک اور فہم سے عقل انسانی عاجز اور قاصر ہے مشرق و یورپ، عرب و عجم کے تمام فلاسفہ نے اس حقیقت روحانی سے متعلق بہت کچھ لکھا قرآن و احادیث میں اس راز پر اشارات میں گفتگو ہوئی ہے اور یہ حقیقت مسلمہ طور پر ثابت ہو چکی ہے کہ ہمارے مادی خاکی جسم میں ایک لطیف روحانی جسم پوشیدہ ہے جو آبی بخارات سے کہیں زیادہ لطیف ہے حقیقی وجودِ انسانی یہی ہے۔ جسم خاکی جو کہ مادی ہے ایک دن فنا ہو جائے گا اور جسمِ روحانی جو کہ لطیف ہے باقی رہے گا۔ جب ہم سو جاتے ہیں تو یہ غیر فانی جسم اِدھر اُدھر گھومنے لگتا ہے اور یہ کثیف و لطیف جسم ایک نورانی نور کے رشتے اور بندھن کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں جب کسی بیماری یا ناگہانی واقعہ کے ذریعے بندھن کٹ جاتا ہے تو موت واقع ہو جاتی ہے ورنہ نیند کے بعد جسم لطیف واپس آجاتا ہے اسی روح کو یورپ کے اہلِ فن یعنی صاحبِ روحانیت Astral body کہتے ہیں یہ مستقل اور غیر فانی ہے اور یہ جسم مادی اس کی عارضی قیام گاہ ہے یہ بات یورپ کے اہلِ روحانیت بھی اب مانتے ہیں اس کے برعکس اَولیاء اللہ تو یہ بات صدیوں سے کہتے چلے آرہے ہیں مغربی Spiritualist کا خیال ہے اور وہ ثابت کر چکے ہیں کہ انسان کے جسم سے مختلف رنگوں کی روشنیاں نکلتی ہیں جو جسم کے اردگرد ایک ہالہ سا بناتی ہیں یہ شعاعیں ہر آدمی خارج کرتا ہے خواہ وہ نیک ہو یا بد فرق یہ ہے کہ نیک و بد کی شعاعوں کا رنگ حسبِ کردار مختلف ہوتا ہے موت سے عین قبل یہ اوداء سیاہی مائل نیلگوں ہو جاتا ہے ایک اور خیال یہ ہے کہ ہر شخص اپنے ماحول اور محبت کی بنا پر اپنا ایک نیک و بد ماحول بنا لیتا ہے وہ ماحول اس شخص کے اردگرد ایک نادیدہ دیوار کی

طرح احاطہ کرلیتا ہے اس نادیدہ دیوار سے یہ شخص باہر نہیں نکل سکتا نہ اس کی کوئی دعا یا بد عا نکل سکتی ہے قرآن پاک نے اس نادیدہ دیوار کو سَتَر (حجاب) غِشَاوَہ (پردہ) غلف (غلاف) وغیرہ کے ناموں سے بیان فرمایا ہے۔

اس قسم کی شعاعوں سے انکار ناممکن ہے کیونکہ بعض افراد کی طرف کھنچنا اور بعض افراد سے دور بھاگنا ہمارا روزانہ کا تجربہ ہے یہ شعاعیں جسم لطیف اور جسم کثیف دونوں سے خارج ہوتی ہیں نیک کردار کے لوگ جسم لطیف کی شعاعوں سے دنیا کو کھینچتے ہیں اور دنیا عقیدت ایمان اور تعظیم کے تحائف لے کر ان کے پاس جاتی ہے۔ دوسری جسمانی شعاعیں بعض سفلی ہیجان و جذبات تو پیدا کرسکتی ہیں اس کے علاوہ کچھ نہیں Cosmic World سے مراد ایتھر ہے روحیں اسی دنیا سے آتی اور واپس چلی جاتی ہیں جن اور فرشتے یہیں رہتے ہیں اس کے ۳ طبقے بتائے جاتے ہیں۔

ماہرین روحانیت کہتے ہیں کے ہر حرف کا ایک خاص رنگ اور اس میں ایک خاص طاقت ہوتی Spiritualist نے حروف کو لکھ کر تیسری آنکھ سے دیکھا تو انھیں ''الف'' کا رنگ سرخ ''ب'' کا رنگ نیلا ''د'' کا سبز اور ''س'' کا رنگ پیلا نظر آیا اور پھر ان کے اثرات کا جائزہ لیا تو بعض الفاظ کے پڑھنے سے بیماریاں جاتی رہیں اور بعض سے بچھو کے ڈنگ کی تکلیف غائب ہوگئی اور بعض سے سانپ تک پکڑ لیے گئے انبیاء اور اولیاء کی روحانی قوت بہت زیادہ ہوتی ہے ان کے کلمات میں حیرت انگیز طاقت پائی جاتی ہے اتنی طاقت کے ایک صاحبِ دل ان سے خطرناک امراض و آلام تک دور کرسکتا ہے۔

آسمانوں میں اللہ کے بعد سب سے بڑی طاقت جبرائیل علیہ السلام ہے وحی لانا جبرائیل علیہ السلام کی ذمہ واری ہے اسی لیے صحائفِ الہامی کا ہر لفظ قوت کا ایک خزانہ ہوتا ہے یا یوں کہ الہامی الفاظ ایک طاقتور Energy لیے ہوئے ہیں تعویذ وعملیات ووظائف وغیرہ کی قوت کا راز بھی یہی الفاظ ہیں ایک پادری لیڈ بیٹر یورپ کے مشہور صاحبِ روحانیت گزرے ہیں وہ لکھتے ہیں کہ ہر لفظ ایتھر میں ایک خاص شکل اختیار کرلیتا ہے مثلاً لفظ نفرت اس قدر بھانک صورت میں بدل جاتا ہے کہ ایک مرتبہ میں نے یہ صورت دیکھ لی اور اس کے بعد مجھے یہ لفظ استعمال کرنے کی جرآت نہ ہوئی اس منظر سے مجھے انتہائی ذہنی کوفت ہوئی تھی اس طرح کے بہت سے واقعات آپ کو ڈاکٹر غلام جیلانی برق صاحب کی کتاب ''من کی دنیا'' میں مل جائیں گے یہ چند سطور بھی انھیں کی کتاب سے نقل کی گئیں ہیں غرض یہ کہ الہامی الفاظ اور اسمائے الٰہی میں اتنی طاقت ہے کہ اس کے ورد سے ہماری پریشانیاں اور بیماریاں دور ہوجاتی ہیں مسلمان اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس اللہ کے ۹۹ صفاتی نام موجود ہیں الفاظ کی یہ طاقت' اصل حروف میں ہوتی ہے اگر کسی لفظ کا ترجمہ کردیا جائے تو وہ بات نہیں رہتی اور اثر بدل جاتا ہے۔ جو طاقت ''یارحیم'' میں ہے وہ ''یامہربان'' میں نہیں ہے ہمارے پاس فخر کی بات ہے کہ قرآن عربی زبان میں موجود ہے اور جب سے نازل ہوا ہے اس شکل میں موجود ہے نہ ایک لفظ کم اور نہ زیادہ کیونکہ اللہ کریم نے اس کی حفاظت کا ذمہ لیا ہوا ہے اور قرآن شِفا و

رحمت کا خزانہ ہے ہم اس بات کو مانتے اور جانتے ہیں اور یہ بھی معلوم ہے کہ صدیوں ہمارے آباؤ اجداد اس قرآن سے شِفا و رحمت پاتے رہے لیکن کتنی بدقسمتی اور افسوس کا مقام ہے ہم چند یورپی لوگوں کے پیچھے لگ کر اس شِفا و رحمت سے محروم ہو گئے۔ ہم نے ایسا طریقہ نہ سوچا کہ قرآنِ حکیم میں سے شِفا اور رحمت کو کسی فرد تک منتقل کیا جا سکے۔

ہر لفظ ایک Unite یا Atom ہے۔ جیسا کہ اندرونی جذبات کی تجلیاں برقیاتی ہیں اور اس کے اثرات اس عالمِ خاکی اور عالمِ لطیف یعنی cosmic world اور Astral World دونوں میں نمودار ہوتے ہیں اور Cosmic Vibrations تو سائنس کی تسلیم شدہ حقیقت بن چکی ہے ایتھر نہایت حساس چیز ہے جس میں نہ صرف بجلیوں کی کڑک، طیارے کی پرواز اور ٹرین کی حرکت سے لہریں اٹھتی ہیں بلکہ ایک ہلکی سی آواز اور رباب کی تار کی جنبش سے بھی ہیجان پیدا ہو جاتا ہے۔

ماہرین روح کی تازہ تحقیق یہ ہے کہ آواز تو رہی ایک طرف بلکہ ارادہ، خیال سے لہریں (تموج) اٹھنے لگتی ہیں Cosmic Vibrations کے ذریعے انسان روحانیت سے رابطے کر سکتا ہے اور جن، فرشتوں اور فوت شدگان سے مل سکتا ہے اور باہم پیغامات جاری رہتے ہیں۔

Emotional Energy یعنی جذبات کی قوت Cosmic World میں زبردست لہریں پیدا کرتی ہے جب یہ لہریں فیض رِساں قوتوں سے ٹکراتی ہیں تو یا تو خود وہ قوتیں ہماری مدد کے لیے آ جاتی ہیں یا پھر طاقتور خیالات کی لہریں وہاں سے چھوڑتی ہیں جو ہمارے دماغ سے ٹکرا کر ایک ایسی تجویز کی شکل اختیار کر لیتی ہیں جس پر عمل پیرا ہو کر ہماری تکلیف دور ہو جاتی ہے۔

ہر لفظ توانائی (Energy) کا ایک Unite ہے ہمارا ہر جملہ قوت کا ایک خزانہ و ذخیرہ ہے ایک مخصوص Vibrations یا Radiatoion ہمارے منہ سے نکلتی ہے اور ایک اثر پیدا کر دیتی ہے کیونکہ اس کا کاسمک ورلڈ میں ایک مقام ہے غرض ہر جذبہ، محبت، رحم، خوفِ خدا، مروت، خوش خلقی، اللہ کی عبادت، گداز اور نیاز سے جسم میں ایسی رطوبتیں پیدا ہوتی ہیں جو بیماریوں کے اثرات کو زائل کر دیتی ہیں اور گناہ کے بیمار کن اثرات کو زائل کر دیتی ہیں۔

دماغ صرف صحت و مرض، مسرت و الم ہی کا خالق نہیں بلکہ دماغ ہر چیز کا خالق ہے یہ مصوری کے شاہکار، بت تراشی کے عمدہ نمونے، عمارات اور اشعار (سخن) وہ لہریں ہیں جو پہلے دماغ میں پیدا ہوئیں اور انہوں نے کہیں نغمہ، کہیں حسن، کہیں اہرامِ مصر اور کہیں تاج محل کی صورت اختیار کر لی۔ یہ کائنات تخیل کی ایک لہر ہے جو کبھی خالق کے دماغ میں پیدا ہوئی تھی۔ ذہنی تصورات اصل ہیں اور مادی اشیاء ان کی نقل ہیں۔ حقائق کے قلعے پہلے دماغ میں اور پھر زمین پر تعمیر ہوئے ہیں۔ کائنات میں لاتعداد دماغ موجود ہیں جن سے نکلی ہوئی لہریں رواں دواں ہیں یہ ہر دماغ سے ٹکراتی اور اس پر اثر انداز ہوتی ہیں Emotional Energy اپنا کام کر رہی ہے Cosmic World یعنی ایتھر

میں خیر وشر کی طاقتیں موجود ہیں یہ طاقتیں اپنے اثرات ایتھری لہروں یعنی Cosmic Vibrations کی وساطت سے ہم تک پہنچاتی ہیں یہ خیال ڈاکٹر ہانیمن کے دور میں بھی پایا جاتا تھا اور سائل ہانیمن صاحب عربی زبان کے ماہر تھے اور عرب محققین، صوفیاء کرام اور فلاسفہ نے یہ نظریہ ایتھری لہروں کا بہت پہلے دے دیا تھا اسی بنیاد پر ہانیمن صاحب دوا کو Dilute کرتے گئے انھیں اس بات پر یقین تھا کہ دوا کی ایثری لہریں اتنی تحلیل ہونے کے بعد بھی اس وہیکل میں موجود رہیں گی۔ دوا کے اندر ایتھری لہروں نے جو Vibration کی ایک مخصوص ھیئت بنا دی ہے وہ جس قدر ہم قلیل کرتے چلے جائیں گے وہ طاقتور ایتھری لہریں لطافت سے قریب ہونے کے باعث طاقتور ہوتی چلی جائیں گی۔

سائنس کا مسلمہ نظریہ ہے کہ ''Energy'' یعنی طاقت دوسری Energy میں تبدیل ہوسکتی ہے روشنی گرمی میں اور گرمی حرکت میں بدل جاتی ہے ایتھر کی لہریں بھی طاقت سے لبریز ہوتی ہیں اور کائنات کو چلانے کے لیے یہ طاقت مختلف شکلیں اختیار کرتی ہے مثلاً جذبات واحساسات، نفرت، محبت، شوق، ذوق، علم، تخیل، تجاویز وغیرہ۔

انبیاء کی حساسیت انتہا کو پہنچی ہوئی ہوتی ہے ان کے دماغ میں کوئی ایسا والو (Valve) لگا ہوتا ہے کہ ان کے دماغ میں یہ لہریں جب ٹکراتی ہیں تو الفاظ کا روپ دھار لیتی ہیں یہ لہریں جب پھول تک پہنچتی ہیں تو خوشبو بن جاتی ہیں یہ خوشبو پھول کا پیغام یا گیت ہے اسی طرح نباتات میں تاثیرات بن کر ظاہر ہو جاتی ہیں معدنیات وحیوانات پر اثر انداز ہوکر کوئی نہ کوئی مخصوص تاثیرات پیدا کرتی رہتی ہیں دراصل جب نباتات کا ایک بیج جب ہم زمین میں دفن کر دیتے ہیں تو حرارت وروشنی ورنگ اور Cosmic Vibrations، Radiation اس نباتات پر مخصوص لہروں کے ذریعے اپنا عمل شروع کر دیتی ہے پھر اپنی لہروں کی مخصوص بناوٹ (structure) کے مطابق اور اپنی خاص ہیئت (Shape) میں رہتے ہوئے وہ بیج پھوٹنا شروع ہوجاتا ہے اور آہستہ آہستہ ایک تناور درخت یا پودا وجڑی بوٹی بن جاتا ہے اب اس کے ہر رگ وریشے پھل پھول وغیرہ میں وہی مخصوص لہریں موجود ہیں جب ہم اس بوٹی یا پودے کا رس لیتے ہیں تو اس میں دو چیزیں ہمارے ہاتھ لگتی ہیں ایک تو اس کا ظاہر یعنی ''قطرہ'' دوسرا اس قطرے کے اندر ایتھری لہروں کا ایک خاص ''جال'' جسے ہم نسمہ کہتے ہیں قطرہ مادہ ہے یہ ختم ہوسکتا ہے مگر اس کے اندر موجود نسمہ جو اپنے اندر ایک خاص تاثیر کی ایثری لہریں لیے ہوئے ہے وہ غیر فانی ہے اس مادی قطرہ کو جب ہم کسی خاص Medium (Vehicle) میں حل کر دیتے ہیں تو نسمہ کی تاثیر یعنی Electro Magnetic Waves کی خاص ایثری لہریں اس پورے وہیکل میں پھیل جاتی ہیں اور جیسے جیسے ہم مادی قطرہ کی مقدار کم کرتے چلے جاتے ہیں یہ نسمہ اپنی لطافت کے زیادہ سے زیادہ ہونے کی وجہ سے طاقتور ہوتا چلا جاتا ہے کیونکہ اس میں مادہ سے دوری پیدا ہوجاتی ہے جو اس کی اصل تھا اور روح سے قربت پیدا ہوجاتی ہے جو محض ایک اثر ہے اسے ہم طاقت کہتے ہیں۔ عرب حکماء وفلاسفہ اس ایثر اور نسمہ کو صدیوں پہلے جانتے اور مانتے تھے اور اس سے کام لیتے تھے صوفیاء کرام نے بالوضاحت اس امر کو بیان کیا

ہے غالباً ایثر پرڈاکٹر اسماعیل ہانیمن کو اس قدر یقین تھا جتنا کے صبح ہونے پر سورج کے طلوع ہونے کا اسی لیے وہ اس بات پر ڈٹے رہے کہ اس دوا میں باوجود یہ کہ مادی وجود نہیں رہا مگر تاثیر ہے (غالباً کسی مسلمان صوفی یا سائنسدان کے اصول کو مدِ نظر رکھا اور یقین پیدا ہو گیا تھا) پھر تجربات انھوں نے خود کیئے اور اس بات کو ثابت کر دکھایا اور اس اصول کو بنی نوع انسان کے لیے شِفا کا حامل بنایا ان لہروں کی موجودگی دوا میں یقینی ہے مگر اسے ہم آج دیکھ نہیں سکتے ہیں صرف اثر معلوم اور ظاہر ہے لیکن مستقبل میں انسان کوئی ایسا آلہ ایجاد کر لے گا جو ہر دوا کے اندر موجود لہروں کی مخصوص Electro Magnetic Waves کو پڑھ سکے گا اور ہمیں بتا سکے گا کہ بیلا ڈونا (ایک دوائی کا نام) c.m ہے یا M.m کی طاقت کا نسمہ موجود ہے یا یہ فلاں دوا ہے اور وہ آلہ پھول' پودوں اور معدنیات کے اندر جو گیت موجود ہیں ان کو سن سکے۔

پھول دو قسم کے ہوتے ہیں ایک وہ جن سے خوشبو اٹھتی ہے اور ایک وہ جن سے بدبو اٹھتی ہے اسی طرح انسان بھی دو قسم کے ہیں ایک وہ جن سے محبت' رحم اور گداز کی ایسی خوشبو نکلتی ہے کہ سارا جہان مہک اٹھتا ہے اور بعض کے کردار سے وہ گھن آتی ہے کہ دماغ چکرا جاتا ہے۔علمائے روحانیت لکھتے ہیں کہ جب کوئی بلند روح کہیں سے نازل ہوتی ہے تو ماحول خوشبو سے مہک اٹھتا ہے ایک عبادت گزار کو اس قسم کے تجربے کبھی نہ کبھی ہوتے رہتے ہیں۔صحیح احادیث میں وارد ہے کہ جب حضور ﷺ پر روح القدس کا نزول ہوتا تھا تو ہر سُو خوشبو پھیل جاتی تھی یہ مقدس روح ایسی لہریں خارج کرتی ہے جن میں سے بعض الفاظ میں اور بعض مہک میں تبدیل ہو جاتی ہیں پھر اس نور نے نزول کر کے روشنی کا لباس پہن لیا اور یہ روشنی Cosmic Waves میں تبدیل ہوگئی رنگوں نے اس روشنی میں تموج پیدا کیا ان لہروں کی مسلسل تحریک سے حرارت' ہوا' پانی اور خاک بنے سب سے پہلے جب کاسمک ورلڈ بنا تو ایٹم اور خلیات (Genes) وغیرہ کی سیڑھی یا جال بنے اور اسطرح مادی اشکال ظہور میں آئیں اس مادہ کے اندر اسمائے الٰہیہ کے انوار و تجلیات ہی موجود ہیں اور ان ہی کے خاص نسمہ جات ان مادی اشکال میں جلوہ گر ہیں یہیں سے ہومیوپیتھی سائنس کا آغاز ہوتا ہے۔

وَيَسْـَٔلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ. اور یہ لوگ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ روح کیا ہے۔

قُلِ الرُّوحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّي آپ ﷺ کہہ دیجئے (کہ روح میرے رب کا امر ہے) یہ جواب بہت جامع ہے اس وقت کہا گیا تھا کہ یہ ایک حکم ہے اور تمھیں اس حکم کے متعلق بہت تھوڑا علم دیا گیا ہے مگر زمانہ ترقی کرتا گیا اور آج ہم تحقیق سے اس مقام تک پہنچ گئے ہیں کہ امرِ ربی کے اجزاء کی تحقیق ممکن ہوگئی ہے انسان مادی اکائی تک پہنچ چکا ہے انسان کے نقطہ واحدہ کا تجزیہ پہلے صرف روحانی طریق پر ایک روحانی سائنسدان یعنی ولی اللہ ہی کر سکتا تھا مگر اب ایک مادی سائنسدان اپنی بلیغ سعی سے انسان کے نقطہ واحدہ یعنی Genes تک پہنچ چکا ہے جس میں پیغام اور

احکامات مندرج اور ثبت ہیں انسان کی اقسام ہو جائیں گی اور اعلیٰ اور ادنیٰ دونوں طرح کے انسانوں کا بھرم کھل جائے گا انسان کا نقطۂ واحدہ Genes اور DNA (De-oxiniod Neuclick Acid) کشف کا باعث بن جائے گا اور کشف ایک تحقیقی اور علمی چیز ثابت ہوگی اگر میں چاہوں تو مستقبل کی تحقیق Adenine, Cytocine, Guaienine, Thymine جو کہ Base Units ہیں ان پر علوم مخفی کی روشنی میں کچھ نہ کچھ تحریر کرسکتا ہوں اور روح کی طرف سے Genes میں وارد ہونے والے احکامات کا Record کرسکتا ہوں مگر اس قدر طویل تحقیق میرے مقصد کتاب سے خارج ہے۔ اس لیے Adenine, Cytocine, Guaienine, Thymine (A.C.G.T) کے چاروں احکام جو کہ انسانیہ اور حیوانیہ کے ارتباط سے پیدا ہوتے ہیں گاہے بگاہے بیان کرتا رہوں گا اور Chromosomes اور Genes کے ربط کو ادویاتی سلیکشن میں ملحوظِ خاطر رکھوں گا میرا مقصد جدید تحقیقات سے پہلوتہی کرنا نہیں بلکہ میں تو چاہتا ہوں کہ جتنا جاننا ہماری ضرورت ہے ہم اتنا ہی جانیں تو بہتر ہے ہمارا مقصد تو اس کو پانا ہے جس کو پانا ہمارے بزرگان کا مقصد تھا اس پانے میں جو علم بھی مدد کرے وہی علم صراطِ مستقیم کی طرف لے جانے والا ہے۔

یورپ کے ایک مشہور شاہی منجم Kepler جنہوں نے سیاروں کی حرکات کے ۳ قواعد مقرر کیئے ہیں جن پر اب تک ہر مُہَندِس (ہندسہ دان یا نجومی) کا عمل ہے ان کی اعلیٰ ترین خواہش جواَب بھی ہر صوفی کی اعلیٰ ترین خواہش ہے کہ وہ اپنے میں اس اللہ کو پالے جس کو وہ ہر وقت ہر جگہ خارج میں پاتا ہے یعنی بالالفاظ دیگر اپنے آپ کو پالے اس بات کو وہی سمجھ سکتا ہے جس کو اس کے مرشد نے پانا کیا ہے سمجھا دیا ہو ہم نے ہومیوادویات پر تحقیقات کر کے انسان کی پوشیدہ مثبت قوتوں کو اجاگر کیا ہے اور ایک راستہ دیا ہے کہ ایک سالک طویل ترین مجاہدات سے اخلاق رذیلہ کا قلع قمع کرنے کی بجائے تجدیدِ ہومیوپیتھی کے ذریعے اپنے نفس کی حرکات کو سمجھے اور ان کی اصلاح کرے خود میں پوشیدہ نفس امارہ کو لوامہ اور لوامہ کو ملہمہ اور ملہمہ کو مطمئنہ کیسے بنایا جاسکتا ہے پھر الہام کے لیے ریاضاتِ مقررہ کو بہت کم مدت میں پورا کر کے روحانیت کو مزید آسان اور دورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق بنایا جاسکتا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ **العلم علمان علم الابدان و العم الادیان** یعنی علم دو طرح کے ہیں ابدان کا علم (Physical Knowledge) اور ادیان کا علم (Religious Knowledge) ہم نے کوشش کی ہے کہ اس کتاب میں ابدان کا علم کیا ہے؟ ایک (Primary Learner) مبتدی کو بتایا جائے اور ادیان کے علم پر اشارات دیں گے اگر مزید تفصیلات دیکھنا مقصود ہوں تو ہماری دیگر کتب کا مطالعہ کریں تاہم تھوڑا اشارہ علمِ روحانی اور تصوف کا ہم اس کتاب میں بھی دیں گے تاکہ ایک ہومیوپیتھی کا طالبِ علم روحانیت کو حاصل کرسکے اور یہ راہ اس کے لیے آسان ہو۔ صوفیاء کرام کی روحانی تبلیغ کا مقصد تھا لوگوں کو صاحبِ رسیدُ یافت بنانا اور مکمل نفسِ مطمئنہ حاصل کرنا یہ غالباً صلحِ کل کے بغیر دشوار و ناممکن ہے سب

سے بڑا سکھ اور راحت اُس وقت حاصل ہوتا ہے جب تعصب اور حسد سے پاک دل مل جائے بغض و کینہ نام کو نہ رہے سب کو ایک نظر سے دیکھے چھوٹی چھوٹی باتوں سے کافر اور ملحد کے القابات سے ایک دوسرے کو نہ نوازے ؎

حافظا ! گر وصل خواہی صلح کل بہ خاص و عام

بہ مسلماں اللہ اللہ' بہ برہمن رام رام (حافظ شیرازی)

اور یہ خصوصیات ایک صوفی کمال مشقتوں کے بعد اور صحبت کی تاثیر سے طالب میں پید کرسکتا ہے اور فی زمانہ اگر ہم روحانی ادویات جنھیں آپ Super Natural Medicines بھی کہہ سکتے ہیں سے استفادہ کیا جائے تو سالوں کا کام مہینوں میں ہونا ممکن ہے یہ تصوف اور روحانیت کیا ہے اس پر تھوڑا سا لکھنا ضروری ہے یہ علمی نقطۂ نظر سے انسانی نفس کی ایک خاص امنگ یا ہیجان ہے یہ ایک خاص حالت ہے جسے حال کہا جاتا ہے یہ قال نہیں ہے ؎

قال را بہ گزار مردِ حال شو

پیشِ مردِ کاملِ پامال شو

یہ امنگ یا ہیجان یا دوسرے لفظوں میں حال' کسی مرشدِ روحانی کے زیرِ سایہ رہنے سے یا خود جب اپنی ہستی پر غور و فکر کرتا ہے تو ایک خاص نتیجے پر پہنچتا ہے جو ایک خاص ہیجان پیدا کرتا ہے جسے حال کہا جاتا ہے یا نسبت کے ناموں سے تعبیر کیا جاتا ہے اس امنگ یا ہیجان یا حال کا باعث القا' الہام اور کشف ہوتے ہیں جو اس امنگ یا ہیجان کو وجد و جذب اور قرب کی کیفیات میں ڈھال کر ایک نسبتِ ربطِ قربِ الٰہی پیدا کر دیتے ہیں اور یہ نسبت یا تو عشق و قرب و محبت کا جذبہ بیدار کرتی ہے یا پھر جذب و مستی' وحدت الوجود یا وجد و سکینہ یا یادداشت کی حالت کو نفس میں پیوست کر دیتی ہے اس نسبت اور کیفیت خاص کی وجہ سے نفس میں چھپی ہوئی قوتیں فعال و بیدار ہو کر اس سالک یا صوفی کے کاموں میں اور اس اس کے پاس آنے والوں کے کاموں میں معاون اور مددگار ہوتی ہیں اور اس سالک راہِ مستقیم کی فلاح و بہبود میں کوشاں ہو جاتی ہیں اور انسان اسی مادی دنیا میں بہشت اور اطمینانِ کامل سے لذت یاب ہو کر برد لا عیش فی الدنیا والآخر کا مزہ چکھ لیتا ہے حقانیت کا مشاہدہ تصوف ہی کے ذریعے ہوتا ہے اور اس کے احساس و ادراک کو ''حقیقت'' کا مشاہدہ ہوتا ہے اور اس مشاہدہ کی لذت فردوس کی ہر بڑی سے بڑی لذت سے بھی اعلیٰ ہوتی ہے۔

غور و غوض یا صحبتِ مرشد سے امنگ یا ہیجان پیدا ہوتا ہے نفس کی امنگ کی ہر حالت کو جس کو انگریزی میں Attitude کہتے ہیں اس کے کم و بیش ۳ پہلو ہوتے چونکہ تصوف کا تعلق نفس سے ہے اس لیے یہاں کسی قدر وضاحت کی ضرورت ہے کہ نفس کس کو کہتے ہیں انسان جس کو ''میں'' کہتا ہے اور جس کو ''تو'' اور ''وہ'' ہے الگ سمجھتا ہے اس کو اصطلاحاً ''ایغو'' کہتے ہیں جس کو ہر شخص عام زبان میں میرا نفس' میرا دل کہتا ہے۔

۱۔ کسی چیز کو اپنے لیے حاصل کرنے کی کوشش مثلاً کوئی غذا اپنے لیے کسی نہ کسی ترکیب سے پیدا کرنے کی سعی

میرے ایغو کا خاصہ ہے جس کو اصطلاحاً ''ھیجہ'' کہتے ہیں

۲۔ کیا چیز مجھے کیسے مل سکتی ہے اس کا جاننا اور پہچاننا مثلاً سیب کیا ہے اور کیوں مل سکتا ہے اس کا علم میرے ایغو کا لوازمہ ہے جس کو اصطلاحاً ''وجدہ'' کہتے ہیں۔

۳۔ کسی چیز کے احساس سے میرے جسم کے اندرونی حالات میں تبدیلی واقع ہونا مثلاً خوش نما سیب کو دیکھ کر منہ میں پانی بھر آنا جو ایک قسم کا جذبہ ہے وہ میرے ایغو کی قوت ہے جس کو اصطلاحاً ''جذبہ'' کہتے ہیں۔

پس ۳ چیزیں سعیٔ، علم، جذبہ یا اصطلاحاً ھیجہ، وجدہ، جذبہ ایغو کے ۳ پہلو ہیں جو میری خواہش یا شغف میں جمع رہتے ہیں۔

وجد۔ جذبہ ھیجہ یہ تینوں کیفیات مختلف انسانوں پر مختلف اوقات میں طاری رہتی ہیں چونکہ طبائع انسانی مختلف ہیں ہر ایک کی طبیعت کے مطابق اس کی ایک روحانی مسرت اور امنگ ہوگی کسی کی طبیعت میں جذبہ اس قدر زیادہ ہوتا ہے کہ وہ وجدہ و ھیجہ کو دبا رکھتا ہے اور کسی کے نفس میں ھیجہ ''ہیجان'' اس قدر شدت سے ہوتا ہے کہ اس کے مقابل نسبتاً وجدہ و جذبہ قلیل ہوتا ہے۔

زیرِ نظر تصنیف میں صوفیاء کے وجد اور جذب کے احوال و نسبتوں سے قطع نظر سالکین کے ہیجانِ نفس کو پیشِ نظر رکھیں گے غرض تصوف نفسِ انسان کی ایک امنگ اور تہیج (ابھرنا، مشتعل، برانگیختہ) کی حالت کا نام ہے جو تصوف کا نتیجہ یا ماحاصل ہے اور تصوف یہی ہے کہ کوئی شخص Individual جو اپنے آپ کو لفظ ''میں'' سے منسوب کر لیتا ہے۔

ا۔ میں کیا اور کون ہوں؟ چہ؟

ب۔ میں کیوں یہاں آیا ہوں؟ چوں؟

ج۔ میں کس لیے یہاں ہوں؟ چرا؟

اگر ان تینوں سوالوں کے جوابات اس کی تسلی و تشفی کے مطابق اس کو مل جائیں اور اس کو اس پر یقین آ جائے تو وہ صوفی ہو جاتا ہے اس وقت اس کے نفس میں جو خاص ہیجان یا تہیج پیدا ہوتا ہے وہی اس کے غور کا نتیجہ یا ماحاصل ہوتا ہے جسے تصوف یا روحانیت کہتے ہیں اس تصوف کا اثر جو اس کے اطوار و اقوال و افعال پر پڑے گا وہی اس کا سلوک ہوگا اگرچہ ہر شخص کا تصوف ایک ہی وضع کا ہوتا ہے لیکن کہا نہیں جا سکتا ہے کہ اس تصوف کا لازمی نتیجہ ایک ہی ہوگا کیونکہ ہر ایک سبب کے نتائج متعدد و مختلف ہوتے ہیں جیسے سورج کی گرمی سے موم پگھلتا ہے۔ کیچڑ سخت ہو جاتا ہے۔ پانی بخار بن کر اڑ جاتا ہے۔

اسی طرح ہر شخص کی طبیعت یا خصلت یا مزاج جداگانہ ہونے سے ہر آدمی کا تصوف، نوعیت اور مقدار کے لحاظ سے جداگانہ ہوتا ہے۔

جس علم سے عمل ظہور میں آئے جس تصوف کا اثر جو سلوک (Behavior) ہے وہی اس کی نیکی یا بدی کا پیمانہ (Standard) ہے کسی صوفی کا سلوک غیظ و غضب (Emotional) پیدا کرنے والا جلالی ہوتا ہے اور کسی کا امن وامان پیدا کرنے والا جمالی ہوتا ہے لیکن علی العموم صوفیاء اپنے مریدوں میں ایسا تصوف اور ایسا سلوک پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں جس سے یہی عالم جس کو ہم دنیا کہتے ہیں مرید کے حق میں بہشت ہو جاتا ہے اور وہ مرید اپنے ماحول کو فردوس (Haven) بنانے کی کوششِ بلیغ کرتا ہے۔

تصوف کی حالت اگر بار بار کسی نفس پر طاری ہوتی ہے تو اس کے جذبہ میں کچھ ایسی کیفیات پیدا ہو جاتی ہیں کہ وہ اسی میں رہنے کے واسطے بلا تامل اپنا تن من دھن وقف کر دیتا ہے۔ وہ اپنے نفس مطمئنہ ہی کو اپنے واسطے ہزار بہشت کی ایک بہشت سمجھتا ہے وہ اپنے آپ کو ہر شئے و ہر شخص میں دیکھتا ہے (یعنی لذتِ سریان) گویا وہ شخص خود اپنے آپ ہے یا وہ شئے یا اس شئے کی صفت خود آپ میں ہے اس کے نزدیک کوئی غیریت نہ ہوگی ہر ''میں'' کہنے والے کو وہ خود آپ ہی سمجھے گا ہر چیز کے حسن و قبیح میں اپنے آپ کو پائے گا دوسروں کے اغراض کو اپنے اغراض تصور کرے گا۔

جب کسی فرقہ یا گروہ کے افراد میں سے اس طرح غیریت اٹھ جائے اور ہر ایک اپنے اغراض کو دوسروں کے اغراض کے مخالف تو کیا یکساں بلکہ ایک ہونا خیال کرے گا تو اس گروہ میں صلح و امن کی ایسی لہر پیدا ہو جائے گی جس کے دیکھنے والے یہی کہیں گے ؎

اگر فردس بروئے زمین است
ہمیں است و ہمیں است و ہمیں است

یہاں جس فردوس و بہشت کا ذکر ہے۔
وہ محض نفس کا ایک وجدان ہے۔
جو صوفیوں کے مدِنظر رہا کرتا ہے۔

ساتھ ہی اس کے، صوفیوں کو اس کا علم و احساس بھی رہتا ہے کہ اپنے موجودہ زمانے میں وجدات کا کامل وجود، امکان سے باہر ہے۔ مگر ان کا خاصہ یہ ہے کہ ان کے مقاصد کے حصول کے لیے جس قدر زیادہ کوشش کی جاتی رہے اس کوشش میں جس قدر کامیابی جس حد تک حاصل ہوتی رہے اسی قدر زیادہ خوشی انفراداً زیادہ بہبودی اجماعاً ہوتی ہے۔ اس مقصد کے لیے ہم اپنے ذرائع کو استعمال کر سکتے ہیں جو براہِ راست انسانی نفس و ذہن و قلب کے جذبات و احساسات و ادراکات پر اثر انداز ہوتے ہیں اور وہ ذرائع ہومیو ادویات اور تاثیراتِ اسمائے الٰہیہ ہیں تصوف کے فلسفہ کے لیے اس کے ایک مسلمہ اصول ''بے ثباتی'' کو سمجھنا ضروری ہے اور وہ سادہ الفاظ میں اس قدر ہے کہ درحقیقت

ہمارے محسوسات وادراکات میں ہم کو کوئی ہستی قائم نظر نہیں آتی بلکہ ہر ہستی اپنی ھیئت وحالتِ ظاہر و باطن کو ہر لحظہ و ہر آن بدلتی ہوئی پائی جاتی ہے کسی ھستی کو یہاں کوئی ثبات نہیں اگر ثبات ہے تو صرف تبدیلی کو اور صوفیاءکرام کو تو بے ثباتی عالم (یعنی عالم کی بے ثباتی) کے ثبوت کی ضرورت ہی نہیں سمجھتے بلا تامل مان لیتے ہیں کہ فہم وادراک میں کوئی ایسی چیز نہیں آسکتی جو ہر وقت اور ہر جگہ اپنے محور پر اس طرح سہولت سے پھرتی ہے کہ ہمیں معلوم ہی نہیں ہوتا کہ ہم بھی اس کے ساتھ رات دن پھرتے اور سال بھر سورج کے اردگرد چکر لگا دیتے ہیں البتہ اگر کوئی زلزلہ آجائے تو کسی قدر احساس ہوتا ہے کہ ہماری زمین متحرک ہے اگر کوئی شئے اس عالم میں ایک ہی حالت میں رہنے والی قائم ودائم ہے تو ہم انسانوں کے فہم وادراک سے خارج ہے ہر ہستی یا چیز خواہ انسان ہو یا حیوان خواہ درخت ہو یا پتھر ہر جگہ ہر وقت اپنی ھیئت و حالت اور اپنے اَوضاع (افعال وکردار) وتعلقات کو ہمیشہ ہر طرح سے بدلتا ہے۔

ہم جس کو فلاں چیز کہتے ہیں وہ ایک ساعت تو کیا ایک آن میں دوسری چیز ہو جاتی ہے ''میں'' جو اس وقت ہوں منٹ دو منٹ میں دوسرا ''میں'' ہو جاتا ہوں مثلاً ندی جو بہتی چلی جاتی ہے اگر دور سے سے دیکھی جائے تو بہتا ہوا پانی نظر آئے گا جو بہاؤ کی سرعت کی وجہ سے دور سے اِستادہ پایا جائے گا اگر مزید قریب جا کر غور سے پانی پر نظر ڈالی جائے تو اس کا قطرہ قطرہ ایک مقام سے دوسرے مقام، تیسرے اور چوتھے مقام پر جاتا ہوا پایا جائے گا۔ یہی حالت اس عالم کی ہر ہستی یا ہر شئے کی ہے جو اگرچہ بادی النظر میں ایک طور سے قائم پائی جاتی ہے لیکن دراصل جلد سے جلد تر بدلتی رہتی ہے کسی کو کوئی ثبات یا دوام نہیں۔ ہر ہستی نہ بود ہے نہ نابود بلکہ بود و نابود دونوں کے درمیان ہے اسی کو حالتِ اِرتقاع (عروج، رفعت) کہتے ہیں۔

چونکہ اس کتاب میں ہم نے روحانیت اور علاج بالمثل پر کچھ لکھنے کا ارادہ کیا ہے جو ایک نئی چیز ہے اس لیے تصوف کے مسلّمہ اصولوں کو بیان کرنا بھی ضروری ہے ذیل میں ہم تصوف کے دو گروہ کا بیان کریں گے۔

هو الکل

۱۔نظریہ	:	ہمہ اوست یا اندر ہمہ اوست
۲۔اِرتقاء	:	خود بخود ہوتا ہے
۳۔تصوف	:	وہ اور میں جدا نہیں وہ دریا تو میں قطرہ ہوں
تصوف	:	وجدہ وصل
۴۔حقیقت	:	حق حق حق
۵۔اعتقاد	:	میں کون؟ انا الحق عارف

ھوالباری

۱۔نظریہ	:	ہمہ از اوست
۲۔ارتقاء	:	پیدا کیا جاتا ہے
۳۔تصوف	:	ھیجہ جوش کی طرف مائل
تصوف جذبہ	:	اس کے ساتھ میں اور میرے ساتھ وہ ہے
۴۔حقیقت	:	حسنِ ازلی محبوبِ کُل
۵۔اعتقاد	:	میں؟ انا عبدہٗ (عاشق)

تصوف کے ھیجہ جذبہ اور وجدہ کو مختصراً بیان کر دیا گیا ہے اب نفس کے یہ ۳ شعبے جن کو ہم شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور حضرت شیخ اکبر کے نظریہ کو یکجان کر کے لکھ رہے ہیں جنھیں ''فلسفۂ فقراء'' میں امین جنگ صاحب نے بھی بیان کیا ہے۔

یہاں چند سوال اٹھتے ہیں کہ نفس کیا ہے؟

ماحول النفس کیا ہے؟

نفس و ماحول النفس کے ماسوا کچھ ہے یا نہیں ہے؟

اگر چہ ان کے تفصیلی جوابات کے تو ہم متحمل نہیں ہیں ہماری کوئی اور کتاب دیکھ لیں یا تصوف میں شیخ مجدد الف ثانی یا شیخ اکبر کی کتب کا مطالعہ کریں مگر مختصراً گاہ بگاہ بیان کر دیا جائے گا اگر چہ ایسے تجربات ہو چکے ہیں کہ نباتات' جمادات' حیوانات وغیرہ کی روحانی حرکات پر نظر پڑ سکے ہمیں معلوم ہو سکے کہ درخت کیا کہتا ہے۔ پتھر کیسے بولتا ہے یہ چیزیں جنہیں ہم بے جان کہتے ہیں سب سوتے جاگتے ہیں خوش و رنجور ہوتے ہیں گویا ان میں بھی ایک ''جاں'' ہے اگر چہ نوعیت کا فرق نہیں ہے مگر درجہ کا فرق ضرور ہوگا۔

سائنسی تجربات آہستہ آہستہ اس بات کو ثابت کر دیں گے کہ ہر شئے میں حیات کا ایک جز درجہ بدرجہ فرق سے موجود ہے اگر اتنی ترقی کے بعد بھی روح کیا ہے؟ بیان نہیں کیا جا سکتا اگر چہ آج بھی '' قل الروح من امر ربی'' کہے بغیر چارہ نہیں لیکن روح کی موجودگی کے نشانات جو اس وقت ظاہر تھے اب بھی ہیں اور ہمیشہ رہیں گے نباتاتی و جمادی اشیاء میں بھی روح کی حرکات جاری ہیں ایک دور آئے گا کہ آپ ان حرکات کا مشاہدہ کر سکیں گے تب ادیات علاج بالمثل Homoeo-Pathic کی تاثیرات ثابت ہو جائیں گی اب بھی ہم ایک جڑی بوٹی یا جمادی چیز مثلاً سنکھیا Arsenicum وغیرہ پر سے مادے کا بوجھ کم کرتے چلے جاتے ہیں تو اس کی روحانی تحریک اپنے پورے خواص کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے۔

جس طرح زماں ومکاں کا اتحاد ہے اسی طرح جسم وجان کا اتحاد ہے جسم کا اندازہ یا اس کی پیمائش جان سے ہوتی ہے مثلاً اگر کسی جانور کو چوٹ لگے تو اس کے درد یعنی اس کی جان کو وہ چوٹ کتنا صدمہ پہنچا سکتی ہے اس اندازہ اس کے جسم پر موجود زخم کی لمبائی چوڑائی اور زخم کی گہرائی سے لگایا جائے گا۔ پس زماں ومکاں کی جسم وجان بھی توام ہے اور ایک دوسرے سے جدا نہیں ہے جہاں جسم ہے وہاں جان ہے اور جہاں جان ہے وہاں جسم ہے بلکہ یوں سمجھا جائے کہ ہر ظاہری چیز کے دو پہلو ہیں اور وہ جسم وجان ہیں حتیٰ کے بعض صوفیاء کا خیال ہے کہ مکان جسم کی نشانی ہے اور زمان جان کی انہوں نے ایک طرف مکان وجسم کو مترادف سمجھ کر دوسری طرف زمان وجان کو بھی مترادف سمجھا ہے۔

بجلی کیا چیز ہے معلوم نہیں جو گرمی یا قوت کے طور پر ظاہر ہوتی ہے ایسے ہی جان کیا چیز ہے معلوم نہیں لیکن اس کا ظہور ۳ یا ۴ بلکہ متعدد مدراج یا حالتوں میں ہوتا ہے جیو' جان' روح اور نفس وغیرہ نوعاً ایک ہیں اگرچہ درجہ یا حالت ہر ایک کی جداگانہ ہے اور یہ فرض کر لینے کے لیے کوئی امر مانع نہیں ہے کہ جیو' جان' روح اور نفس میں باہمی فرق اس قدر ہے جس قدر جسہ' جسم' جسد' بدن میں کیا جا سکتا ہے مثلاً فرض کریں کہ درخت میں ''جیو'' ہے کیڑے میں جان ہے گھوڑے میں روح ہے اور آدمی میں نفس ہے یہاں یہ الفاظ فرضی معنوں میں استعمال کیئے گئے ہیں کیڑے کے جسم و جاں میں مغائرت یا مماثلت' غیریت یا یکتائی پائی جا سکتی ہے ویسے ہی گھوڑے کے جسد و روح اور آدمی کے بدن ونفس میں ہے اس مفروضے کے اکثر صوفی اس وجہ سے قائل ہیں کہ صوفیانہ تحقیقات میں جس کا بیان آگے آئے گا ''جان'' کے اقسام نہیں پائے جاتے فقط مدارج یا مختلف حالات ہیں لیکن جسم کے مکان وزمان کے احساس کی وجہ سے اقسام بھی ہیں اور مدارج بھی ہیں یہ مفروضہ اس تاویل کے واسطے ہے کہ قالب بلا روح کوئی شئے نہیں ہے اور نہ ہی ہوسکتا ہے۔

اور علیٰ ھٰذا القیاس روح بلا قالب کوئی ظاہرہ نہیں ہے اشخاص جو کہتے ہیں کہ ہم نے زید کی روح دیکھی یا ہندہ کی روح سے بات کی وہ اگر سچ کہتے ہیں تو زید یا ہندہ کا نام لے کر اعتراف کرتے ہیں کہ اس کی روح کسی نہ کسی قالب میں ان کو محسوس ہوئی۔

محقق صوفیاء کی نظر میں کوئی جسم بے جان نہیں ہے نہ کوئی جان بے جسم ہے بلکہ ہر جسم جاندار ہے اور ہر جان جسم رکھتی ہے پتھر یا لوہا' پودا یا درخت' پرندہ یا چوپایہ' انسان یا حیوان سب کے سب ذی روح وجسم ہیں جان یا روح سب میں' ایک ہی قسم کی ہے فقط حالت یا درجہ کا فرق ہے جیسے گرمی ایک ہی قسم کی تمام اجسام میں ہے لیکن درجہ کا فرق رہتا ہے جس طرح کہ گرمی کے درجہ کا فرق تھرمامیٹر سے ہوتا ہے ویسا ہی جان یا روح کے درجہ کا اندازہ اس کے متعلقہ جسم سے ہوتا ہے جو ہم کو محسوس ہوتا ہے۔

پس جان جس درجہ کی پتھر میں پائی جاتی ہے اس سے بڑھ کر درخت میں ہے جس کا نام ہم نے محض امتیاز

کے واسطے "جیبو" رکھا ہے اس سے بڑھ کر درجہ کی جان پرندہ وحیوان میں ہے جس کو ہم نے روح سے موسوم کیا ہے اس سے بڑے درجے کی جان جس کو ہم نفس کہتے ہیں انسان میں ہے حکمائے سلف کے ۴ یا ۵ عناصر کے عوض سائنس کے پاس ۹۲ عناصر متحقق ہوئے ہیں حال تک خیال تھا کہ ان کی تعداد زیادہ ہے یا ہو سکتی ہے لیکن اب ثابت ہو گیا ہے کہ عناصر کی تعداد ۹۲ سے زیادہ ہونا ممکن نہیں ہے۔ ان کے خواص کے باہمی تعلق کا ایک حیرت خیز ضابطہ مرتب ہوا ہے جس میں ہر ایک عنصر کا نمبر یا شمار ہی اس کے خواص کا اور دیگر عناصر سے تعلق کا پتہ دیتا ہے ہر عنصر کے ایسے چھوٹے ذرے کو جس سے چھوٹا ٹکڑا یا ذرہ ہونا ممکن نہیں "جز ولا یتجزاء" ایٹم کہتے ہیں ان دنوں اس ایٹم کی تشریح خاص خاص آلات وترکیبوں سے جو ہوئی ہے وہ یہ ہے کہ ایٹم بجائے خود ایک نظام ہے جیسا کہ نظامِ شمسی ہے یعنی جس طرح سورج کے اطراف اس کے سیارے مشتری، زہرہ، زحل وغیرہ چکر لگاتے پھرتے ہیں اسی طرح ہر ایٹم میں اکہرا دوھرا یا تہرا پروٹان ہے جو بجائے خود ایک آفتاب ہے اس کے اطراف سیاروں کی مانند الیکٹران چکر لگاتے پھرتے ہیں۔

پروٹان مثبت الیکٹریسٹی بجلی کا جوہر ہے اور الیکٹران منفی الیکٹریسٹی بجلی کا جوہر ہے۔ ہر ایٹم میں پروٹان اکہرا دوہرا یا تہرا رہتا ہے لیکن اس کے طرف پھرنے والے الیکٹران ایک سے زیادہ ہو سکتے ہیں ان کے پھرنے کے مدار بھی مختلف ہوتے ہیں اب پروٹان کے ۱۵ تک اجزاء کر کے نام بھی رکھ دیئے گئے ہیں بہر حال ہمارا مقصد ایٹم کی تشریح نہیں ہے بلکہ ایک قیاسی شکل واضح کرنا مقصود ہے الیکٹرانوں کی تعداد اور ان کے مداروں کا فرق ہی ہے جس سے ایک عنصر کے ایٹم دوسرے عنصر کے ایٹم میں امتیاز وفرق ہو سکتا ہے مثلاً سونا چاندی دونوں عنصر میں ان کے ایٹم کے پروٹان میں کوئی فرق (مثبت الیکٹرسٹی کے اعتبار سے) نہیں شائد چھوٹا بڑا پروٹان ہو تو ہو۔ البتہ سونے کے ایٹم میں الیکٹران کی تعداد چاندی کے الیکٹرانوں کی تعداد سے زیادہ ہے اس لیے سونا چاندی الگ ہے۔

فضاء: ہر جسم وجان یا ہر جرم (فاصلہ) کے درمیان جو خلا ہے یا فضاء ہے وہ محض خالی نہیں ہے بلکہ اس میں جان یا روح یا نفس ہے اور یہ جان یا روح نابود نہیں ہو سکتی لھٰذا ان دنوں سائنس کا رجحان اس طرف ہے کہ کہیں خلو نہیں اور جہاں خلو سمجھا جاتا ہے وہ حصہ جان سے بھرا ہوا ہے اور جان کی معدومیت خارج از قیاس ہے اسی لحاظ سے بعض صوفیاء کا خیال ہے کہ جو کچھ ہے وہ جان ہے جن کو ہم اجسام واجرام کہتے ہیں وہ سب جان کی شکلیں ہیں جو اکثر اوقات بدلتی رہتی ہیں (یہاں ہومیوپیتھی دوا اور انسانوں کی ظاہری مماثلت واضح ہوتی ہے) اگر اس پر غور کیا جائے تو اشکال سے وابستہ ادویات کر کے آسانی سے دوا کا استخراج کیا جا سکتا ہے۔

ایسا ہی بعض صوفیاء کا اعتقاد ہے کہ جان لایموت (Always Living) ہے چنانچہ روزمرّہ کی گفتگو میر فلاں مر گیا کہنے کی بجائے فلاں انتقال کر گیا جو کہا جاتا ہے تو یہ علامت اسا عتقاد کی پائی جاتی ہے کہ جان نہیں مرتی بلکہ ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہو جاتی ہے۔

British Association کے اجلاس میں اس قیاس کا اعلان ہوا کہ ہر ایٹم کے پروٹان اور ان کے اطراف پھرنے والے الیکٹران کے مابین جو "فضا" ہے وہ ایک گونہ جان سے بھری ہوئی ہے یا فضا میں ایک قسم کی جو کشش ہے وہ روح سمجھی جا سکتی ہے۔

اھلِ سائنس کی تشریحِ ایٹم:

عناصر کی تعداد=۹۲

عنصر کا جز ولا تجزا (ایٹم)

تشریحِ ایٹم:

ایک جوہر = پروٹان مثبت الیکٹرسی

دیگر جوہر = الیکٹران منفی الیکٹرسی

فضا:

الیکٹران و پروٹان باعثِ کشش باہمی

وہ کیا ہے؟ (روح ہے)

اہلِ تصوف کی تشریح ذرہ

عناصر کی تعداد= ۴ یا ۵

عنصر کا جز ولا تجزاء = ذرہ یا رتی

تشریح ذرہ:

ایک جوہر= جسم = توام بوجہ

دیگر جوہر = جان = نسبتِ باہمی

فضا:

مابین جسم و جان باعثِ نسبت یا تعلق باہمی

وہ کیا ہے؟ حقیقت

مختلف ایٹم کیوں ہیں؟

الیکٹران کی کمی یا زیادتی ہے

مختلف ذرات کیوں ہیں؟

نسبت جس کو ذات کہہ سکتے ہیں اس کے اثر کی کمی یا زیادتی ہے۔

اہلِ سائنس کے قیاسات کا تقابل محض سرسری طور پر کرنے سے پایا جاتا ہے کہ دونوں میں فی الحقیقت کوئی فرق نہیں ہے البتہ اصطلاحات والفاظ کا فرق ہے اور طرز اور طریقۂ ثبوت میں بھی بہت فرق ہے اس کی بحث طویل ہوسکتی ہے تاہم مختصراً عرض ہے کہ ذرہ سے پہاڑ سورج ستاروں تک سب میں جسم وجان توام ہیں ان دونوں میں سے ہر ایک کا کام جو اصطلاحاً وظیفہ کہلاتا ہے جداگانہ ہے جان کا وظیفہ یا کام جسم کی حفاظت کرنا ہے اس کو تندرست رکھنا اور بیماریوں اور بیرونی حملوں وائرس جراثیم وغیرہ سے بچانا ہے اور جسم کا وظیفہ یا کام جان کا آلہ بنے رہنا ہے چنانچہ جسم کے افعال سے ہم کو نہ صرف جان کی موجودگی کا احساس، ادراک اور علم ہوتا ہے بلکہ ان سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جان اپنے جسم سے جلب منفعت ودفعہ مضرت کے افعال کرتی ہے ہر چیز مرکب ہے عناصر سے اور ہر عنصر کا جز ولاتجزا جس کو صوفی ذرہ، وَیدانت (ا) رتی اور سائنسدان ایٹم یا Genes کہتا ہے اس میں بھی دو توام جوہر ہیں جن کو صوفی جوہر جسم اور جوہرِ جان کہتے ہیں دونوں جوہروں میں باہمی تعلق یا مناسبت خواہ وہ مقدار کی ہو خواہ انجذاب یا کشش کی خواہ اور کسی قسم کی ہو اس کا نام صوفیاء کرام حقیقت رکھتے ہیں اور سائنس اس کو مظہرِ روح کہتی ہے۔

حقیقت کیا ہے؟ یعنی جسم وجان کے مابین کیا کوئی فضا ہے اگر ہے تو کیا ہے؟ اس بارے میں اور حقیقت کی تعبیر واطلاق میں اہلِ تصوف میں بہت اختلافات ہیں تاہم اب جدید تحقیقات سے Genes کا علم ہوا ہے اور اس میں موجود سالماتی پیغامات کو پڑھا جا رہا ہے یہی وہ حقائق ہیں جن سے بڑھ کر حقائق صوفیائے کرام بیان کر گئے ہیں۔

جس حقیقت کا یہ جینز مظہر ہے وہی حقیقت نفس ہے۔

اسمائے ذاتیہ

۱۔اللہ	۷۔مہیمن	۱۳۔ظاہر	۱۹۔مجید	۲۵۔متعال
۲۔رب	۸۔عزیز	۱۴۔باطن	۲۰۔حق	۲۶۔غنی
۳۔ملک	۹۔جبار	۱۵۔اول	۲۱۔مبین	۲۷۔نور
۴۔قدوس	۱۰۔متکبر	۱۶۔آخر	۲۲۔واجد	۲۸۔وارث
۵۔سلام	۱۱۔علی	۱۷۔کبیر	۲۳۔ماجد	۲۹۔ذوالجلال
۶۔مومن	۱۲۔عظیم	۱۸۔جلیل	۲۴۔صمد	۳۰۔رقیب

لطیفہ روح

غدود (رطوبت)

جگر (سورا)

O Blood Group

اسمائے صفاتیہ

۱۔حی ۶۔قادر ۱۱۔غفور ۱۶۔بر ۲۱۔شھید
۲۔شکور ۷۔رحمن ۱۲۔ودود ۱۷۔علیم ۲۲۔سمیع
۳۔قہار ۸۔رحیم ۱۳۔رؤف ۱۸۔خبیر ۲۳۔بصیر
۴۔مقتدر ۹۔کریم ۱۴۔حلیم ۱۹۔محصی
۵۔قوی ۱۰۔غفار ۱۵۔صبور ۲۰۔حکیم

لطیفہ قلب

عضلات (دل)

سائکوسس

B Blood Group

اسمائے افعالیہ

۱۔مبدئ ۲۔وکیل ۳۔باعث ۴۔مجیب ۵۔واسع
۶۔حسیب ۷۔مقیت ۸۔حفیظ ۹۔خالق ۱۰۔باری
۱۱۔مصور ۱۲۔وھاب ۱۳۔رزاق ۱۴۔فتاح ۱۵۔قابض
۱۶۔باسط ۱۷۔خافض ۱۸۔رافع ۱۹۔معز ۲۰۔مذل
۲۱۔عدل ۲۲۔لطیف ۲۳۔معید ۲۴۔محیٔ ۲۵۔ممیت
۲۶۔تواب ۲۷۔منتقم ۲۸۔مقسط ۲۹۔جامع ۳۰۔مغنی
۳۱۔مانع ۳۲۔ضار ۳۳۔نافع ۳۴۔ھادی ۳۵۔بدیع
۳۶۔رشید

لطیفہ اناء

اعصاب (دماغ)

سفلس

A Blood Group

Electricities(Fluids)بجلیاں.

الیکٹروہومیوپیتھی میں مائع ادویات کو بجلیاں یاElectricitiesاس لیے کہا جاتا ہے۔ کیونکہ ان ادویات کا اثر بہت تیز ہے اور استعمال کرتے ہی اپنا اثر اور فائدہ دیکھانا شروع کردیتیں ہیں۔ یہ بجلی کی سی تیزی سے کام کرتیں ہیں اس لیے انھیں بجلی یاElectricity کہا جاتا ہے۔
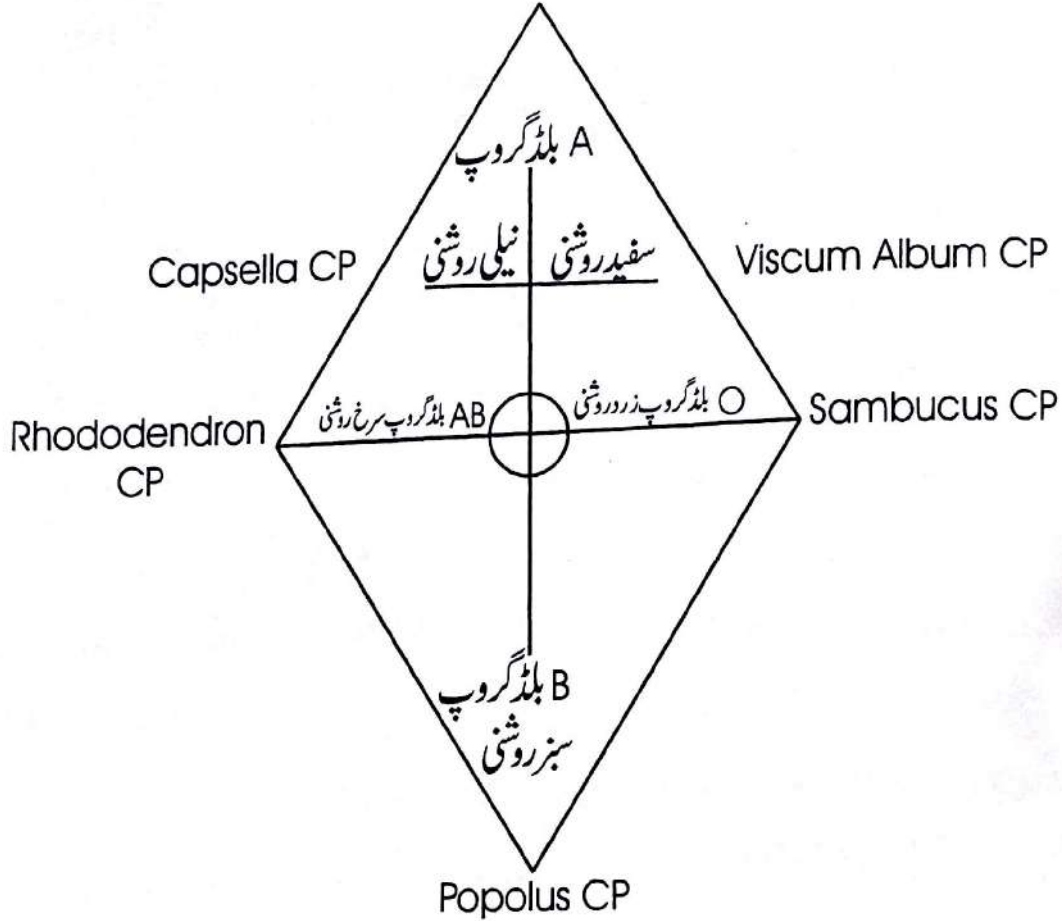
A بلڈگروپ	(SACROFLOSO) - (PETTORALE)	گروپ ادویہ
AB بلڈگروپ	(LINFATICO) - (ANGIOTICO)	گروپ ادویہ
O بلڈگروپ	(CANCEROSO) - (FEBRIFUGO)	گروپ ادویہ
B بلڈگروپ	(LASSATIVE) - (VENEREO) - (VERMIFUGO)	گروپ ادویہ

ہومیو ریپرٹری

O بلڈ گروپ امراض و علاج۔ ادویہ کا تقابلی جائزہ

سلفر اور سورائنم کے امراض کا تعلق O بلڈ گروپ والوں کے ساتھ ہے۔ اگرچہ سلفر ve- اور سورائنم ve+ گروپ میں بہتر کام کرتی ہے، مگر میں نے ان میں کوئی بہت خاص فرق بھی نہیں دیکھا اور دونوں کو O بلڈ گروپ پہ موثر پایا ہے۔ لیکن اگر گرمی سردی کے اثرات کو ملحوظ رکھ کر O بلڈ گروپ والوں میں ان دونوں دواؤں کو استعمال کروایا جائے تو بہت جلد اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سلفر کا مزاج بہت گرم ہے اور سورائنم کا ٹھنڈا۔ O بلڈ گروپ کا تعلق چونکہ جسم کے غدود کے ساتھ ہوتا ہے اور یہ دونوں ادویہ اور ان کا پورا گروپ مثلاً برائٹا میور، لاروسیرا سش، سابائنا، وریٹرم ورائڈ، برائٹا کارب، کاسٹیکم، کونیم، کلکیریا کارب، کالی کارب وغیرہ انسانی گلینڈ اور غدود پر اہم اثرات رکھتی ہیں۔ O گروپ کے مریضوں میں سنگین نوعیت کے جلدی امراض بھی پائے جاتے ہیں جو دب کر جسم کی اندرونی جھلیوں پر اثر انداز ہو چکے ہوتے ہیں۔ اور پیٹ کی انتڑیوں پر بھی ان کے برے اثرات پڑ رہے ہوتے ہیں۔ ایسے میں سلفر اور سورائنم اہم ادویہ ہیں۔ جب سورا کے نتیجے میں بیماری غدود کے اندر دب چکی ہو تو سلفر 200 طاقت میں دینے سے فوراً باہر نکل آتی ہے۔ بعض دفعہ سلفر تمام بلڈ گروپس میں اس لئے بھی کام کر جاتی ہے کہ یہ کوئی اینٹی جین نہیں رکھتی بلکہ اریتھرو سائٹس رکھتی ہے اور جنسیاتی نکتہ نظر سے جہاں A بلڈ گروپ موجود ہے وہ (AO) کی شکل میں بھی موجود ہے اور جہاں B بلڈ گروپ ہے وہاں اس شخص میں (BO) کی شکل میں بھی اسی خون میں موجود ہے۔ لہٰذا O بلڈ گروپ کی خاص ادویہ سلفر اور سورائنم بھی تمام بلڈ گروپس میں نمایاں اثرات رکھتی ہے لیکن اگر ان بلڈ گروپ کی اپنی ادویہ دیں تو زیادہ نمایاں اور واضح فرق نظر آئے گا، مثلاً B بلڈ گروپ کیلئے تھوجا اور میڈھورائنم، اور A بلڈ گروپ کیلئے مرکسال اور

سفلینم' AB بلڈ گروپ کیلئے ٹیوبر کلینم اور کلکیر یا کارب۔ قابلِ فہم بنیادی بات جسے ملحوظ رکھنا چاہئے یہ ہے کہ انسان کو قدرت کی طرف سے ایک دفاعتی نظام ودیعت ہے۔ اس نظام میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ وہ ہر بیماری کا علاج کرسکتا ہے اور بیماریوں کو منٹوں سیکنڈوں میں رفع دفع کرسکتا ہے۔ ہومیوپیتھی مین مذکورہ بالا ادویہ اسی مدافعتی نظام کو ابھارنے کیلئے استعمال کی جاتی ہیں جس مریض کا بھی علاج شروع کیا جائے اسے اگر اس کے نظام دفاع سے متعلق دوا (1m) پوٹنسی میں علاج سے قبل ہی دے دی جائے تو بعض دفعہ اور کسی دوا کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی ' بالخصوص پرانی بیماریوں کا علاج تو کرنا ہی اس طرح چاہئے۔

O بلڈ گروپ والوں کیلئے اگر سلیشیا دوا منتخب ہو تو اس کے اثرات کو تیز کرنے کیلئے بعض دفعہ سلفر 200 میں بہت اچھے اثرات رکھتی ہے۔ سلیشیا AB گروپ میں درجہ اول کی دوا ہے۔ جبکہ O بلڈ گروپ میں درجہ سوم رکھتی ہے۔ تاہم بعض دفعہ جگر وغیرہ کے علاج میں اور غدود کے علاج میں بہت شاندار اثرات رکھتی ہے۔ جلدی امراض اور خارش کا زیادہ تر تعلق O اور A بلڈ گروپ کے ساتھ ہے۔ A بلڈ گروپ والوں کی خارش میں مرکسال اہم کردار ادا کرتی ہے۔ O بلڈ گروپ کا شخص زندگی میں لازماً جلدی امراض کا شکار ہوتا ہے خواہ وہ خارش کسی وقتی علاج سے دبا ہی دی گئی ہو مگر جب تک اسے سلفر سے دوبارہ باہر نہ نکالا جائے گا' علاج نہیں ہوگا۔ چھالے (خشک یا تر)' خارش' جلد سے خشکی کے چھلکے اتریں' خارش کر کے خون نکل آئے' بواسیر کے مسوں میں خارش' پاؤں رات کو جلیں' معدہ اور گلے میں جلن کا احساس' پیشاب بھی جل کر آئے اور O بلڈ گروپ والوں میں بھوک صبح کو نہ لگے تو سلفر ایک شاندار دوا ثابت ہوگی۔ خواہ میں cm پوٹنسی میں ایک ہی ڈوز دیں۔

اگر O گروپ کے لوگوں میں سونے کے بعد بیماری بڑھے اور مریض رات بالخصوص پچھلے پہر اٹھ کر بیٹھ جائے تو ایسی بیماریوں کا تعلق اعصاب سے ہوتا ہے لیکن O بلڈ گروپ میں اگر ایسی علامات پائی جائیں تو اس کا تعلق جگر سے خفیف تبدیلیوں یا گلینڈز میں خاص نقائص کی علامت سے ہوتا ہے۔ O بلڈ گروپ والوں میں جب ایسی علامت آئے تو اس کا علاج سلفر سے ہوگا' ویسے یہ علامت لیکسس میں بھی پائی جاتی ہے اور لیکسس A بلڈ گروپ کی درجہ دوم کی دوا ہے۔ تاہم A بلڈ گروپ والوں میں اسی علامت پر مرکسال شاندار دوا ہے۔ اسلئے لیکسس کا خاص تعلق درجہ اول کی ادویہ AB کے ساتھ ہے اور وہاں یہ اپنا بہت اثر رکھتی ہے۔ B بلڈ گروپ میں بھی اسی علامت پر لیکسس درجہ دوم کی دوا ہے۔ رات کو بستر کی گرمی سے علامات کا بڑھنا ان بلڈ گروپ والوں میں مختلف وجوہات سے ہوتا ہے۔

O بلڈ گروپ والوں میں جوڑوں کی تکلیف کیلئے سلفر ایک بہترین دوا ہے اور سنِ یاس میں یعنی مینو پاز (Menopas) میں عورتوں کیلئے میں نے اچھے اثرات دیکھے ہیں۔ لیکن سلفر استعمال کرنے سے (جوڑوں کے درد) کی تکلیف زیادہ ہو جاتی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ مریض میں یہ مادہ سورا دبا ہوا تھا اور باہر آرہا ہے۔ پہلے اس کا

علم نہ تھا۔ مریض تو گھبرا کر دوا چھوڑتا ہی ہے' بعض دفعہ معالج بھی ڈر جاتا ہے مگر ایسے میں سلفر ہی ایک موثر علاج ثابت ہوتی ہے۔

O بلڈ گروپ میں پھیپھڑے بعض دفعہ بہت متاثر دیکھے گئے ہیں۔ خراٹے دار سانس بھی اس کا علاج اگر چہ سلفر ہے۔ مگر سلفر اور سلیشیا میں ایک خاصیت یہ ہے کہ یہ کسی غیر جسمانی چیز کو جسم سے باہر اچھال دیتی ہیں۔ اس لحاظ سے بعض دفعہ تکلیف اتنی بڑھ سکتی ہے کہ مریض مر بھی سکتا ہے اس میں پہلے کلکیر یا کارب دیں جو کہ O بلڈ گروپ والوں کیلئے درجہ دوم کی دوا ہے۔ بعد میں لائکو پوڈیم دیں' کیونکہ B بلڈ گروپ میں درجہ دوم کی دوا کلکیر یا کارب بھی ہے۔ اس لحاظ سے اس کا مزاج لائکو پوڈیم سے بہت قریب ہے' اور کلکیر یا کارب AB گروپ کیلئے درجہ اول کی دوا ہے۔ کلکیر یا کارب میں یہ خاصیت ہے کہ یہ مادوں کو باہر نکالنے کی بجائے ان کے ارد گرد جھلی سی بنا دیتی ہے جو AB گروپ کیلشیم کے اجزاء پر مشتمل ہوتی ہے۔ ان کے اندر جراثیم مقید ہوتے ہیں۔ اس کے بعد لائکو پوڈیم دے کر سلفر دیں تو اچھے اثرات ظاہر ہوتے ہیں۔ سلفر اور آرسنک البم O بلڈ گروپ کیلئے ایک نعمتِ غیر مترقبہ ہے۔ آرسنک البم اگر چہ AB گروپ کیلئے درجہ اول کی دوا ہے مگر دوسرے درجہ میں یہ O بلڈ گروپ کیلئے سلفر سے مشابہ دوا ہے۔ آگ اور جلن کا احساس سلفر اور آرسنک میں برابر ہے مگر بے چینی آرسنک البم میں زیادہ ہوتی ہے۔ O بلڈ گروپ میں خسرہ کیلئے دونوں دوائیں اچھا اثر رکھتی ہیں۔

O گروپ کے لوگوں میں فلسفی بننے کا رجحان ہوتا ہے۔ گلینڈز رطوبات زیادہ secerete کرتے ہیں اسلئے بے نیازی سی پیدا ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات جنون کی حد تک پیر فقیر وغیرہ بن جاتے ہیں' حالانکہ ان کا اصل روحانیت سے تعلق نہیں ہوتا۔ خوامخواہ سوفسطائیت اور دلیل بازی' وحدت الوجودی باتیں کرنا' عملاً صفر' انتہائی سست لوگ' سکیمیں بنانے والے' کسی کام سے دلجمعی سے کچھ نہ کر سکیں' اپنی سوچوں میں قید' سر درد وغیرہ اور دماغی الجھنوں میں پھنسے ہوئے لوگ' نفسیاتی و وہمی نوعیت کی بیماریاں اس گروپ میں عام پائی جاتی ہیں۔ ان کے علاج کیلئے سلفر cm ایک شاندار بے بدل دوا ہے۔

ایگزیما اور خارش' ناک سے بدبو آئے' ہونٹ کٹے پھٹے اور زخم ہوں' غدود میں سوزش ہو' مسوڑھے خراب اور دانت کمزور ہوں کہ ہلنے لگیں' پیٹ میں ہوا یا کوئی وبائی تکلیف جیسے ہیضہ وغیرہ یا prostate کی تکلیف O بلڈ گروپ میں پائی جائے تو سلفر 6x سے لے کر cm تک ایک قابلِ بھروسہ دوا ہے۔ O بلڈ گروپ کی بانجھ عورتوں میں بھی cm سلفر اچھا اثر رکھتی ہے۔ مردانہ ہارمونز بنانا اور مردانہ کمزوری امساک وغیرہ میں کام آتی ہے۔ یادداشت کمزور ہو' سر درد ہو' خشکی سے بال گریں' ان تمام تکالیف میں سلفر بہتر ہے۔

O بلڈ گروپ کے بچوں میں بعض اوقات نوجوانی میں ہی بال سفید ہونے لگتے ہیں۔ یہ خاص علامت اگر

میں بھی اثرات رکھتی ہے۔ O-ve لوگوں میں ہوتی ہے۔اس کی خاص دوا سورائنم ہوتی ہے لیکن سورائنم O+ve
سورائنم اور گریفائٹس جلدی امراض میں ایک دوسرے کے مشابہ ہیں۔ان سے مشابہت رکھنے والی جلدی تکالیف بھی
O بلڈ گروپ والوں میں پائی جاتی ہیں۔اگزیما میں زخموں پر کھرنڈ آجاتے ہیں جنکی نچلی تہوں سے بدبودار پیپ نکلتی
ہے۔زخم از سرِ نو تازہ ہو جاتے ہیں۔بونا قابلِ برداشت ہوتی ہے۔سخت خارش ہوتی ہے۔بار بار کھجلی کرنے سے خون
نکلنے لگتا ہے۔جلد خشک اور گندی ہوتی ہے۔تمام جسم پر کھرنڈ والے ابھار بن جاتے ہیں اور زخم جلد نہیں بھرتے۔
O بلڈ گروپ میں اسے اگزیما کیلئے گریفائٹس اور سورائنم بہترین اثرات رکھتی ہیں۔سورائنم اور گریفائٹس
O بلڈ گروپ سے تعلق رکھنے والی ادویہ ہیں۔آنکھوں کی بیماریوں میں آنکھوں کے چھپر متورم ہوں اور چپکے ہوئے ہوں
'پپوٹوں کے کنارے سرخ ہو کر سوج جاتے ہوں' آنکھ کی شکل بگڑنے لگے اور بیماری بہت گہرا اثر کر جائے' آنکھوں
میں سوزش ہو اور گومڑ بن جائیں تو ایلومینا' سورائنم اور گریفائٹس کا کمپاؤنڈ بھی دیا جاسکتا ہے۔اس سے پلکیں جھڑنا بھی
رک جاتی ہیں۔O بلڈ گروپ کے مریضوں میں جب رات کے وقت دم گھٹتا ہو اور سینے پر بوجھ محسوس ہوتا ہو یا جلن کا
احساس رہتا ہو' کھلی ہوا میں طبیعت بہتر ہو جاتی ہو اور اکثر تکالیف اس وقت شروع ہوتی ہوں جب آرام کرنے کا وقت
ہوتا ہو' بستر کی گرمی سے یا نہانے سے' کھڑے ہونے سے اور صبح کے وقت اٹھنے پر تکالیف بڑھ جاتی ہوں۔دائیں
کروٹ لینے سے اور گرم موسم میں سکون و آرام آتا ہو تو ایسے مریض کیلئے سلفر 200 تا cm ایک بہترین طلسماتی دوا
ثابت ہوگی۔ایسے ہی جب یہ دیکھیں کہ مریض سخت ٹھنڈا ہے' لحاف لینا چاہتا ہے لیکن بستر میں ذرا گرم ہوتا ہے تو
خارش شروع ہو جاتی ہے۔ایسے مریض کو سورائنم بہتر رہتی ہے۔

جب O بلڈ گروپ کے لوگ ٹھنڈ سے متاثر ہوں اور جلد نزلہ زکام ہو یا وائرس دبا ہوا ہو' زکام وغیرہ کی شکل
میں بار بار حملہ کرتا ہو تو ایسے مریض کو سورائنم دینے سے علامات باہر نکل آتی ہیں۔O گروپ والوں میں پراسٹیٹ
(Prostate) کا کینسر بھی دیکھنے میں آیا ہے۔اس کیلئے سلیشیا cm طاقت میں اور سورائنم cm میں نہائیت مجرب ہے۔
اور اس گروپ کے حامل افراد میں قبض کیلئے گریفائٹس اور سورائنم درست رہتی ہے۔O گروپ کی عورتوں میں اکثر
جنسی خواہش کم ہو جاتی ہے یا سردی اور بدبودار اخراجات کی زیادتی ہو جاتی ہے۔اس مقصد کیلئے درجہ اول کی دوا
سورائنم اور گریفائٹس ہیں۔شدید خارش کے بعد نیند نہ آنے کیلئے بھی یہی ادویہ موثر ہیں۔ویسے عورتوں کے امراض
میں O گروپ کی حامل عورتوں میں سبائنا ایک نعمتِ غیر مترقبہ سے کم نہیں ہے۔ویسے یہ دوا تیسرے درجہ میں B بلڈ
گروپ کی حامل عورتوں کیلئے بھی موثر ہے۔لیکن B گروپ کی حامل عورتوں میں دوسرے درجہ پر انہی علامات کی بنا پر
پلسٹیلا بہترین دوا ثابت ہوگی۔مگر چونکہ B والی عورتوں میں گرمی خشکی کے باعث خون کم مقدار میں اور رک رک کر آتا
ہے' اس لئے ان میں پلسٹیلا اچھا کام کرتی ہے۔اسی لئے ان میں سبائنا تیسرے درجہ کی دوا کے طور پر استعمال ہوگی' اور

O بلڈ گروپ میں خون بہنے کا رجحان صرف مقعد یا رحم سے ہی نہیں بلکہ گردوں اور ناک وغیرہ سے بھی ہو جاتا ہے اور جب تیسرے ماہ میں اسقاط ہو جاتا ہو اور رحم مین گانٹھیں یا مسے بن جائیں تو سبائنا بہترین دوا ثابت ہو گی۔ بعض دفعہ سوزاک کا زہر O گروپ والی عورتوں یا مردوں میں آجاتا ہے۔ اور سوزا کی اخراجات شروع ہو جاتے ہیں۔ (GONORRHOEA) کیلئے بھی سبائنا موثر ہے۔

O گروپ کی عورتوں میں امراضِ رحم کیلئے اور دردوں کیلئے سبائنا' کالو فائلم' کلکیر یا کارب' سمی سی فیوگا کا مطالعہ کریں۔ سیپیا بھی تیسرے درجہ میں موجود ہے۔ رحم کی رسولیوں وغیرہ کیلئے ان ادویہ کو کمپاؤنڈ کر کے دینا بھی مفید ہے۔ O گروپ میں جنی خواہش اگر بڑھ جائے تو سبائنا مفید ہے۔ مسوں سے خون آنے کیلئے سبائنا' کاسٹکیم' اور سلیشیا وغیرہ بہترین ہیں۔ وضع حمل کی دردوں اور آسانی کیلئے O گروپ میں سمی سی فیوگا' کالو فائلم' جلیسیم' اور کالی کارب مفید ہیں۔

اگر فالج وغیرہ کی کیفیات ظاہر ہوں تو کاسٹیکم کے ساتھ ایکونائٹ بہترین اثرات رکھتی ہے۔ خواہ زبان لڑکھڑائے یا زبان کا جزوی فالج' ہسٹریا یا تشنج و مرگی' ان سب میں کاسٹیکم کے ساتھ کوئی مناسب O گروپ کی دوا دے کر علامات و امراض پا قابو پایا جا سکتا ہے۔ بعض اوقات O گروپ میں جلدی امراض کو دبا دیا جائے تو دماغی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس مقصد کیلئے سلفر کی بجائے کاسٹیکم زیادہ بہتر کام کرتی ہے۔ عورتوں میں صدمہ اور غم کے اثرات سے حیض کی بیماریوں کا تعلق بھی سمی سی فیوگا اور کاسٹیکم سے ہے۔ فاسفورس' کاسٹیکم اور برائی اونیا بہت سے حاد اور مزمن امراض میں کمپاؤنڈ کی شکل میں بھی دیں تو بہت مفید ہیں۔ مثلاً کھانسی' آواز کا بیٹھنا' دردیں' دائمی کھانسی اور پھیپھڑے کی خرابی میں ایلومینا' فاسفورس' آرسنک آئیوڈائڈ اور کالی کارب انتہائی موثر ہیں۔

اگر نظامِ اخراج کے عضلات کمزور اور تعطل کا شکار ہوں' قبض وغیرہ کی کیفیات ہوں تو ایلومینا' گریفائٹس' اور پلمبم موثر ہیں اور پراسٹیٹ کی تکلیف میں سورائنم' سلیشیا کے ساتھ ایلومینا بھی کام کرتی ہے۔ نیز عورتوں کے امراض لیکوریا وغیرہ میں باقی ادویہ کے ساتھ مفید ہے۔ چونکہ ایلومینا کی مددگار دوائی برائی اونیا ہے اس لئے یہ کمر درد وغیرہ میں دونوں مل کر اچھا کام کرتی ہیں۔ ایلومینا کی طرح ایلومن بھی O بلڈ گروپ والوں پر خاص اثرات رکھنے والی دوا ہے۔ عضلات اور اعصاب میں ڈھیلا پن اور لٹکنا بھی ایلومن میں پایا جاتا ہے۔ ایلومن اور کاسٹیکم گلا بیٹھ جانے میں مفید رہتی ہیں۔

سلفر اور ایلومن دونوں بعض عضلاتی تحریکات میں O گروپ والوں کو بہت فائدہ کرتی ہیں۔ بعض دفعہ موٹاپا آرہا ہوتا ہے اور خونِ حیض بہت کم ہو جاتا ہے۔ ایسے میں گریفائٹس کے ساتھ فائٹولیکا اور فائٹولیکا بیری فیوکس وغیرہ مفید ہوتی ہیں۔ گریفائٹس اس وقت بہت اچھا کام کرتی ہے جب O گروپ کے حامل لوگوں میں ایگزیما سر کے بعض

حصوں میں، کہنیوں اور ہاتھوں کے جوڑوں میں یا کانوں کے پیچھے ہو اور مواد اکثر شہد کی طرح چپکنے والا ہو، میزریم میں بھی ایسا ہی چپکنے والا مواد ملتا ہے۔ مگر میزریم B گروپ والوں کے اگیزیما کیلئے ہے۔ O میں گریفائٹس اور سورائنم ہی اچھا کام کرتی ہے مگر پہلے سلیشیا دیکر مواد نکال دینا چاہئے تاکہ فاسد مادے ختم ہو جائیں۔ بعدازاں سلیشیا cm میں دیکر مواد خشک کریں اور سورائنم cm بھی مواد خشک کرنے میں سلیشیا کی معاون ثابت ہوگی۔ اگر اس کے بعد جلد تو صاف ہو جائے مگر خارش جان نہ چھوڑے تو گریفائٹس کے ساتھ آرسنک البم بہت مفید رہے گی۔ یا خشک اگیزیما ہی رہ جائے تو دونوں ادویہ مل کر اچھا کام کرتی ہیں۔ O گروپ والوں میں گریفائٹس، سلیشیا، اور آرسنک البم کینسر کیلئے بھی بیحد مفید ثابت ہوتی ہے۔ گریفائٹس، کاسٹیکم کے ساتھ مل کر O گروپ میں فالج کیلئے موثر ہے۔ گریفائٹس اور کاربو ویج ایک ہی گروپ سے تعلق رکھتی ہے۔ بس کاربو ویج O گروپ میں درجہ سوئم کی دوا ہے۔ B گروپ میں درجہ دوئم کی اور A گروپ میں بھی درجہ دوئم کی دوا ہے۔ اسلئے یہ دونوں دوائیں مل کر پنڈلیوں کے اردگرد درد اور ذہنی پژمردگی کیلئے مفید ہیں۔ اور مرگی وغیرہ کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔

(Laurocerasus) لاروسیرا سش O بلڈ گروپ والوں میں دل کی بہترین دوا ہے۔ ناجا بھی مفید رہتی ہے۔ ڈیجی ٹیلس کے اثرات بھی دیکھنے میں اچھے آئے ہیں۔ لیکن جب غم، صدمہ، دہشت کے نتیجہ میں جسم کانپنے لگے تو لاروسیرا سش بہت مفید رہتی ہے۔ بعض دفعہ مرگی کا دورہ ہو تو کاربو ویج اور گریفائٹس کے ساتھ یہ دوا بھی مفید ہوتی ہے۔ O گروپ والوں میں دل کی کمزوری کے باعث کھانسی ہو تو سپونجیا اور لاروسیرا سش عضلات کو تقویت دیکر کھانسی ختم کرتی ہے۔ بعض دفعہ O گروپ کی حاملہ عورتوں میں چاک، مٹی، کوئلہ وغیرہ کھانے کی خواہش ہوتی ہے۔ ان کیلئے ایلومینیا اور کلکیریا کارب مفید ہیں۔ بلکہ اگر اس وجہ سے انیمیا اور شدید لاعلاج قبض بھی ہو چکی ہو تو آرام آجاتا ہے۔ O گروپ کا تعلق جگر سے ہے اور جگر کا نمک سے تعلق ہے۔ لہٰذا O گروپ نیٹرم میور سے بھی متعلق ہے۔ نیٹرم میور میں عجیب علامت ہے کہ بعض دفعہ روٹی کھانے سے نفرت ہو جاتی ہے اور ایلومینیا کی علامت میں آلو کھانے کو دل نہیں چاہتا لیکن اگر مریض B گروپ کا ہوگا تو اس کا جی اکثر مرغن غذا پیسٹری، آئسکریم اور پھل کھانے کو نہیں چاہتا۔ اور اس کیلئے پلسٹیلا دوا ہوگی۔ O بلڈ گروپ میں بچوں کو اکثر لمبا نزلہ لگتا ہے۔ جلد ہٹنے کا نام نہیں لیتا۔ ایسے میں امونیم کارب ایک موثر دوا ہے۔ امونیم کارب میں بہت سی علامات سلفر سے مشابہ ہیں۔ مثلاً اس کا مریض ٹھنڈی ہوا سے انتہائی حساسیت رکھتا ہے۔ گندی عادت کھلی ہوا سے، غسل سے عدم رغبتی، جلد چھیلنے والے سیلان وغیرہ۔ O گروپ میں جو بونے قد کے لوگ پائے جاتے ہیں ان کا تعلق برائٹا کارب سے ہوتا ہے لیکن اس کا مقصد یہ نہیں کہ یہ صرف بونوں کی دوا ہے۔ بعض اوقات ذہنی پستی بھی پائی جا سکتی ہے لیکن ایسے لوگ اگر بہت ذہین ہوں اور چھوٹا قد رکھتے ہوں تو ان کی دوا برائٹا کارب ہوتی ہے۔ گلے کا دائمی درد بھی O گروپ میں برائٹا کارب سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ معاون

کے طور پر سلیشیا، ہیپر سلفر اور کلکیر یا میور بھی استعمال ہوسکتی ہیں۔ بد بودار گلے کے مریضوں کیلیے برائٹا کارب بھی انتہائی موثر دوا ہے۔ ٹانسل میں بری طرح انفلیمیشن (Inflammation) ہو جاتا ہے۔ سوج اور مواد بنتا ہے۔ نگلنے میں دشواری ہوتی ہے اور ٹیس اٹھتی ہے۔ ٹھنڈی ہوا میں تھوڑا سا بھی باہر نکلنے سے ایسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ گلے بڑھے ہوئے ٹانسل کے ساتھ پرانی کھانسی اور گلے میں ڈنگ لگنے کے احساس میں برائٹا کارب بہت موثر ہے۔ کانوں کے پاس کے غدود میں درد اور سوجن کیلیئے بھی مفید ہے۔ O بلڈ گروپ کے لوگوں میں اکثر جسم میں چربی کی موٹی موٹی گلٹیاں بن جاتی ہیں۔ اگر انہیں چھیڑا جائے تو خطرناک کینسر اور ٹیومر بن کر پورے جسم پر پھیل جاتی ہیں۔ اور آخر کار لا علاج ہو کر مریض راہئ عدم بھی ہو جاتے ہیں۔ ایسے میں برائٹا کارب ایک اکسیر صفت دوا ہے۔ تاہم معاون کے طور پر کالی آئیوڈائڈ بھی اچھا اثر کرتی ہے اور بعض bio-chemic ادویہ بھی مفید ہیں۔ بچوں کی ٹانگیں کمزور اور اکثر کمزور ہو جاتی ہیں۔ ان کیلیئے کلکیر یا کارب اور برائٹا کارب مفید ہیں۔ دیر سے چلنے والے بچوں میں ان ادویہ کے ساتھ نیٹرم میور اور بوریکس مفید رہتی ہیں۔ اور اگر بولنے میں بھی بچہ دیر لگا دے تو کالی فاس دوا ہے۔ اگرچہ بچیوں میں بلوغت کے آثار دیر سے ظاہر ہوں تو برائٹا کارب اکسیر ثابت ہوتی ہے۔ جس طرح برائٹا کارب میں ٹھنڈے مرطوب موسم میں یا کھلی ہوا میں ایک دم علامات کھانسی، گلے میں تیزی آ جاتی ہے۔ ایسے ہی O گروپ میں ڈلکامارا دوسرے درجہ کی دوا ہے۔ زکام اور دمہ، سردی لگنا، گردن کی اکڑن، ٹھنڈے اور نم موسم کی وجہ سے جلد کے امراض O گروپ میں ڈلکامارا بہترین ثابت ہوتی ہے۔ ڈیجی ٹیلس بھی O گروپ میں اچھے اثرات رکھتی ہے۔ اگرچہ یہ درجہ دوم کی دوا ہے مگر میں نے اسے O گروپ میں مندرجہ ذیل علامات میں درجہ اول کی ادویہ کی طرح کام کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(1) نبض کبھی انتہائی سست، کبھی تیز بے قاعدہ۔

(2) جلد، ٹانگوں، پلکوں اور زبان کا نیلا ہو جانا۔

(3) یرقان اور معدے میں کمزوری۔

(4) پراسٹیٹ غدود کا بڑھنا۔

(5) گہری سانسیں۔

(6) بیرونی اور اندرونی اعضاء کی سوزش۔

ڈیجی ٹیلس دل کے مریضوں کیلیئے ٹانک کا درجہ رکھتی ہے۔ اس سلسلہ میں کیکٹس اور کریٹیگس بہت مشہور ہیں۔ مگر O گروپ میں یہی مفید دوا ہے۔ ادویہ کا کمپاؤنڈ بھی کہا جا سکتا ہے۔ پراسٹیٹ میں برائٹا کارب کے ساتھ ڈیجی ٹیلس بھی مفید ہے۔

A بلڈ گروپ امراض و علاج۔ ہومیو ادویہ کا تقابلی جائزہ

مرکسال (Mercurius) دراصل A بلڈ گروپ والوں میں بہت اچھا کام کرتی ہے مگر B میں بھی تیسرے درجے کی دوا ہے اور AB گروپ میں بھی A بلڈ گروپ کی طرح ہی کام کرتی ہے۔ A بلڈ گروپ میں درجہ اول پر مرکری کے تمام مرکبات کام کرتے ہیں۔ A گروپ میں آتشک یعنی سفلس کے اثرات زیادہ پائے جاتے ہیں۔ اس کیلئے سفلینیم (Syphilinium) اگر A گروپ والوں کو کوئی بھی دوا دینے سے قبل نوسوڈ یعنی سفلینیم دیں یا مرک سال، تو باقی ادویہ کیلئے راستہ صاف ہو جاتا ہے۔ بلکہ شاید کوئی اور دوا دینی ہی نہ پڑے یا پھر اگر دینی بھی پڑے تو دوسری ادویہ کو موثر بنانے کیلئے بہت معاون رہے گی۔ اگر A گروپ والوں میں گلے کی خرابی، رال بہنا، منہ سے بدبو آنا شروع ہو یا شدید خارش سے زخم اور ناسور وغیرہ بننے کا رجحان ہو تو مرکسال شافی دوا ثابت ہوگی۔ جسم پر پھلبہری سے ملتے جلتے نشان بھی ٹھیک کرتی ہے۔ چونکہ یہ اعصابی غدی دوا ہے اور یہی تحریک رکھتی ہے، اس لئے یہ غدود سے دبے ہوئے مادے تحلیل کر کے جلد پر اچھال دیتی ہے۔ اس کی مددگار کے طور پر جگر کی دوا سلفر O گروپ کی حیثیت سے بہت ممد رہتی ہے۔ A گروپ میں جلد باز لوگوں کا تو بہت موثر علاج ہے۔ ناسور گینگرین ہڈیوں کا درد خون ملے پیچش وغیرہ سب مرکسال سے درست ہو جاتے ہیں۔ یادداشت بھی تیز ہو جاتی ہے۔ خارش، ایگزیما، آنکھوں میں جلن اور سوزش، کانوں سے سبز رنگ کے مواد کا نکلنا یا پرانا یا حاد نزلہ A گروپ میں ہو تو بہت موثر ثابت ہوتی ہے۔ دانتوں کی بیماریوں اور پائیوریا، منہ کی بدبو جو کہ اکثر A گروپ میں شروع ہو جاتی ہے۔ پیشاب کرنے کے بعد خارش لیکوریا یا حمل ضائع ہونا، سینہ، رحم اور چھاتی کے کینسر تک میں مفید ہے۔ ان علامات میں مرک آئیوڈائڈ، پروٹو آئیوڈائڈ وغیرہ کے ساتھ مل کر اچھا کام کرتی ہے۔ فائیٹو لیکا بھی مفید رہتی ہے کیونکہ یہ سب A گروپ کی ہی ادویہ ہیں۔ A گروپ کے لوگوں کی تکالیف اکثر رات کے وقت بڑھ جاتی ہیں۔ A گروپ کے حامل لوگ بعض دفعہ اپنی ذات کا اعتماد کھو بیٹھتے ہیں اور خودکشی وغیرہ کی کوشش بھی کرنے پر ڈٹ جاتے ہیں۔ پاگل پن کی علامات پائی جاتی ہیں۔ ان کیلئے آرم میٹ (Aurum Met) ایک شاندار دوا ہے۔ A گروپ میں جب جگر متاثر ہوتا ہے اور ساتھ دل کی علامات بھی ہوں تو چونکہ آرم میٹ اعصابی عضلاتی دوا ہے تو یہ جگر کو درست کر کے دل کے عضلات پر بھی اچھا اثر ڈالتی ہے۔ بائی کی دردیں اور جوڑوں کی سوزش کو بھی آرم میٹ درست کر دیتی ہے۔ خون کی وریدیں موٹی ہوں اور لوتھڑے بنیں تو یہ علامات درست کر کے جگر اور دل کے فعل کو بحال کرتی ہے اور سر درد وغیرہ اور زود حسی کو ختم کرتی ہے۔ نزلہ اور کان کے بہنے میں مرکسال کے علاوہ آرم میٹ بھی مفید ہے۔ A گروپ میں آرم میٹ کے علاوہ (Iodum) آئیوڈیم بھی اعصابی گھبراہٹ وغیرہ کیلئے مفید ہے۔ آئیوڈیم غدود کی سوزش میں مرکسال وغیرہ کے بعد بہت اچھا اثر رکھتی ہے۔ جگر

تلی کے امراض بھی دور کرتی ہے۔ رحم کی رسولیوں میں مرکسال کے بعد آئیوڈیم اچھا کام کرتی ہے۔ مگر چھاتی کی رسولیوں کیلئے فائیٹو لیکا اور کونیم A گروپ میں بہتر رہتی ہے۔ کینسر کے رجحان میں مرکسال کے ساتھ کاربوانیملس ،لیکسس، فاسفورس، ہیپر سلفر بہت مفید رہتی ہیں۔ A گروپ میں کاربوانیملس کا مریض شدید بھوک اور معدہ میں خالی پن اور کمزوری محسوس کرتا ہے۔ اس کے ساتھ آئیوڈیم بہتر اور مددگار رہتی ہے۔ رحم کے منہ پر کینسر کیلئے بھی مفید ہے۔ حیض جلد جلد اور مقدار میں زیادہ، دودھ پلانے کے زمانے میں کمزوری، محبت کے جذبات میں کمی اور وضع حمل کے بعد کی تکالیف کیلئے کاربوانیملس A گروپ میں اچھا اثر رکھتی ہے۔ A گروپ کے چہرے کے کیل مہاسے وغیرہ میں یہ سلیشیا، ہیپر سلفر اور کالی سلف اور کلکیر یا سلف کے ساتھ بہت مفید ہے۔ کمر میں درد، کھانسی سبزی مائل بلغم والی، ہاتھ سُن ہوں، پنڈلیاں اور کلائیوں کے جوڑ درد کریں تو کاربوانیملس بہترین ہے۔ A گروپ میں پیٹ کی ہوا کیلئے کاربوویج بہتر ہے۔ اور لو بلڈ پریشر کو درست کرتی ہے اور زندگی کو بچا لیتی ہے۔ مرتے وقت کے لئے یہ بہت بہتر دوا ہے۔ فوراً مریض میں جان ڈال دیتی ہے۔ یہ A گروپ میں تو تیسرے درجے کی دوا ہے، O گروپ میں بھی تیسرے ہی درجے میں کام کرتی ہے۔ مگر B میں دوسرے درجہ کا اثر رکھتی ہے۔ اسلئے B میں دل کے مریضوں کیلئے جو کہ اکثر معدہ میں ہوا کے دباؤ سے اوپر کی طرف پریشر سے درد وغیرہ ہونے لگتا ہے۔ بہت شاندار دوا ہے۔ A اور O گروپ کے لوگوں میں بھی اس مقصد کیلئے مفید رہتی ہے۔ مرک سال کے ساتھ کانوں سے بدبودار مادوں کے اخراج میں اور نزلہ جو دائمی ہو چکا ہو، منہ میں زخم وغیرہ کے لئے اور معدے کے زخموں کے لئے مفید ہے۔

A گروپ والوں میں اکثر بہار کے موسم میں چھینکوں وغیرہ کا حملہ ہو تو لیکسس ان میں شاندار کام کرتی ہے۔ O گروپ والوں میں اس قسم کی الرجی نیٹرم میور سے درست ہو جاتی ہے۔ B گروپ میں ڈلکامارا اچھا کام کرتی ہے۔ مگر ڈلکامارا والوں میں چھینکیں کسی موسم کی پابند نہیں ہیں۔ B والوں کو بھی اکثر چھینکیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ان کے لئے ساتھ معدہ کی دوا بھی دیں۔ ان کیلئے برائی اونیا موسم سردی سے گرمی میں بدلنے پر اگر ایسا حملہ ہو تو بہترین دوا ہے۔ نیز برائی اونیا A گروپ میں بھی اچھا کام کرتی ہے۔

فاسفورس اور لیکسس A گروپ والوں کے غدود اور سیاہ اخراجِ خون کے امراض میں نیز خون میں (clot) بننے کے عمل کے نتیجے میں دل کے امراض میں آرنیکا کے ساتھ مل کر اچھا کام کرتی ہیں، اور گینگرین وغیرہ میں بھی کام آتی ہیں۔ سکیل کار اور لیکسس مل کر بھی سیاہ اخراجِ خون کی علامات میں اور (clot) بننے کے عمل میں اچھا کام کرتی ہیں۔

A گروپ والوں میں امراضِ جگر ہیپا ٹائٹس وغیرہ میں لائیکوپوڈیم، لیکسس، فاسفورس، برائی اونیا، آئرس ورس، پلسٹیلا اور سلفر وغیرہ میں علامت کے مطابق دوا منتخب کریں۔ A گروپ والوں میں ہیپر سلفر اور نائٹرک ایسڈ

،لیکسس کے ساتھ مل کر بہت سے امراض کا علاج ثابت ہوتی ہیں۔ A گروپ میں گردوں کی بیماریوں کے لئے آرسینک البم، سارسپریلا بہتر دوائیں ہیں۔ خشک کھانسی میں آرسینک البم،لیکسس ، بیلاڈونا، برائی اونیا A گروپ میں مفید ہیں۔ آرسینک البم تو دل کے امراض میں بھی کاربوویج کے ساتھ مل کر اچھا اثر رکھتی ہے۔ A بلڈ گروپ والوں میں گینگرین کے مریض اکثر آرسینک البم cm ،سلیشیا cm ،اورسلفر cm ، کالی آئیوڈائڈ cm سے مکمل ٹھیک ہوجاتے ہیں۔ آرسینک البم اور فاسفورس دونوں دوائیں پراسٹیٹ گلینڈز ، گردے اور مثانے کی بیماریوں، نیز کینسر تک کیلئے A گروپ والوں میں مفید ہیں۔

آرسینک البم اور سکیل کار (Secale Car) دونوں A گروپ کی ادویہ ہیں۔ خون کے گہرے امراض میں ان کی علامات کو دیکھ کر A گروپ والوں کا علاج کریں۔

A گروپ والوں میں مرک سال کے بعد ہیپر سلفر استعمال کروا کے سلیشیا دے سکتے ہیں۔ روزمرہ کی چھوت کی (Viral) بیماریوں کیلئے ہیپر سلفر اچھا اثر دکھاتی ہے۔ گلے کی خرابی میں بھی مفید ہے۔ کلکیر یا سلف اور ہیپر سلفر غدود کے سخت ہوجانے اور پیپ پڑنے میں بہت مفید ہیں۔ کونیم اور فائٹولیکا بھی مطالعہ کرلیں۔ چوٹوں اور موچ وغیرہ میں جس طرح آرنیکا ایک حادثاتی دوا ہے اور سب میں کام کرتی ہے مگر مخصوص AB میں زیادہ بہتر ہے تو ایسے ہی لیڈم چوٹ، موچ وغیرہ میں ہر بلڈ گروپ میں کام کرتی ہے مگر A بلڈ گروپ کیلئے بہت بہتر ہے۔ ھائیپیریکم، آرنیکا، لیڈم ملا کر بھی استعمال کروا سکتے ہیں۔ A گروپ والوں کی مرگی کو کالی سلف 1000 اور کالی بائکروم 1000 بعض دفعہ جڑ سے اکھاڑ دیتی ہیں۔ نیز کالی سلف جگر اور تلی کے امراض اور سل ودق کیلئے پھیپھڑوں میں ٹانک کا درجہ رکھتی ہے۔ بڑی آنت کے زخم (Ulcerative colitis) جو کہ اکثر A گروپ میں ہوجاتا ہے، کیلئے کالی بائیکروم ایک اہم دوا ہے۔ A گروپ میں پتہ کی پتھری کیلئے کالی بائیکروم، لائیکوپوڈیم، کولیسٹرینم، نیٹرم سلف 30 میں ملا کر دیں، مفید ہے۔ کالی بائیکروم اور کالی کارب مل کر اعصابی غدی مزاج رکھتی ہیں، پھیپھڑوں کی دق کیلئے ہلدی اور آک کے دودھ کے نسخہ کانعم البدل ہیں۔

B بلڈ گروپ امراض وعلاج۔ ہومیوادویہ کا تقابلی جائزہ

B بلڈ گروپ میں درجہ اول کی ادویہ تھوجا، میڈھورائنم، ارجنٹم میٹ، برائٹا کارب، ارجنٹم نائٹ، سیپیا ہیں۔ ان لوگوں کی علامات اکثر ان ادویہ کے گرد گھومتی ہیں۔ مزید درجہ بندی سابقہ صفحات میں دیکھیں۔ بعض دفعہ آپ میری ادویہ کی درجہ بندی میں کچھ اختلاف دیکھیں گے۔ بعض گروہ بندیوں میں، میں نے ایک ہی دوا کو کبھی درجہ سوئم دیا ہے اور دوسری گروہ بندی میں درجہ اول یا دوئم دے دیا ہے تو یہ مختلف مشاہدات کی وجہ سے ہے۔ اس کے پیچھے سالہا سال کی

محنت ہے۔ درجہ بندی پر خوب غور کر کے دوا دیں تو فوائد یقینی ہیں' اور مریض یقیناً صحتیاب ہوگا۔ B گروپ کے لوگوں میں یادداشت کی کمزوری کیلئے ارجنٹم میٹ اچھی دوا ہے۔ نیز دماغی اور جسمانی ہڈیوں کو مضبوط کرتی ہے۔ ذہنی صلاحیتیں بڑھاتی ہے۔ اس مقصد کیلئے ارجنٹم نائٹ کے ساتھ مل کر بھی اچھا کام کرتی ہے۔ کیونکہ B والوں کو اکثر تیزابیت معدہ وغیرہ کی وجہ سے ذہنی اور معدی بیماریاں ہو جاتی ہیں۔ پیٹ میں ہوا وغیرہ ہونے لگتی ہے۔ یادداشت متاثر ہو جاتی ہے۔ نیز معدے کے السر میں B والوں کیلئے ارجنٹم نائٹ' کاربوانیملس دونوں اچھا کام کرتی ہیں اور دل کی کمزوری جو بوجہ معدہ ہوتی ہے' اس میں ان دونوں دواؤں کے ساتھ کاربو ویج پر بھی غور کریں۔ ارجنٹم میٹ بعض دفعہ B والوں میں شوگر کی اچھی دوا ثابت ہوتی ہے۔ تاہم لیکسس اور لائیکو پوڈیم' کاربو ویج' کلکیر یا کارب بھی دیکھ لیں۔ B والوں میں خشکی گرمی اور گرمی خشکی کا چونکہ غلبہ ہوتا ہے' اس لئے بعض دفعہ وقت سے پہلے بڑھاپے کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ اسکے لئے ارجنٹم میٹ شاندار دوا ہے۔ اس کے ساتھ سارسپریلا بھی مفید رہتی ہے۔ عورتوں میں دل کی دھڑکن وغیرہ میں بھی مفید ہے۔ B بلڈ گروپ کی عورتوں میں ایامِ حیض کے آغاز میں معدہ میں درد ہوتا ہے یا خون لمبا عرصہ جاری رہتا ہے۔ ارجنٹم نائیٹریکم ایسے میں مفید دوا ہے۔ B گروپ کے لوگوں کے خون میں کڑواہٹ زیادہ ہوتی ہے اس لئے بعض دفعہ میٹھے کے بہت شوقین ہوتے ہیں۔ مگر میٹھا ان کے پیٹ میں ہوا پیدا کرتا ہے۔ اس کیلئے ارجنٹم نائٹ دیں۔ B گروپ میں حمل کے دوران پیدا ہونے والی اکثر تکالیف میں ارجنٹم نائٹ مفید ہے۔ عوتوں کی تکالیف B گروپ میں زیادہ تر سیپیا' فیرم میٹ لیکسس' پلسٹیلا' پلاٹینم' سبائنا' وائی برنم' لیلیم ٹیگ وغیرہ میں پائی جاتی ہیں اور جگر کی علامات میں B گروپ کیلئے چیلیڈونیم' کارڈوس' چیونتھس' سیانوتھس وغیرہ کا کمپاؤنڈ بہتر رہتا ہے۔ ساتھ برائی اونیا' سلفر' لائیکو پوڈیم' سلیشیا' مرکسال تھوجا وغیرہ حسبِ علامات اچھا اثر رکھتی ہیں۔ چونکہ B والوں میں سوزاک کا زہر دبا ہوتا ہے' اس لئے ان میں میڈھورائینم cm بہت اچھا کام کرتی ہے۔ تھوجا بھی بہت مفید ہے۔ دبے ہوئے سوزاک کا قلع قمع کرتی ہے۔ B گروپ کے بچوں کے سوکھے کیلئے نیز ان کے پرانے نزلے نیز دمہ میں نیٹرم سلف کے ساتھ میڈھورائینم بہتر دوا ہے۔

بعض دفعہ B گروپ والوں میں جوڑوں کی دردیں خواہ وجع المفاصل ہوں یا عمومی بائی کی دردیں شروع ہو جاتی ہیں۔ ان میں میڈھورائینم' برائی اونیا' ایپس' مرک سال' کالوسنتھ' بینزوئک ایسڈ' بربیرس وغیرہ پر غور کریں' جب عورتوں میں جنسی رجحان مٹ جائے تو میڈھورائینم کے بعد سیپیا پر غور کریں۔ کیونکہ سیپیا میں جگر اور رحم کی خرابیاں پائی جاتی ہیں۔ خودکشی کا رجحان' خاوند سے نفرت' بچوں کی طرف توجہ نہ کرنا بلکہ مریضہ اندر سے ٹوٹ جاتی ہے۔ اس کا جگر متاثر ہو رہا ہوتا ہے۔ رحم میں نقائص اور جگر کی خرابی سے طبعاً ہر شے سے نفرت اور لاتعلقی سی محسوس کرتی ہیں۔ چہرے پر چھائیاں' چہرہ بے رونق' رحم نیچے گرنے کا احساس' لیکوریا بالخصوص حمل کے دوران کثیر مقدار میں لیکوریا' ایسے میں' سیپیا'

B والی عورتوں میں مفید دوا ہے۔ B والی عورتوں میں سر درد اکثر سیپیا سے ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اگر کمی خون بھی ہو تو فیرم میٹ مفید ہے۔ کلیریا کارب، پلسٹیلا اور سیپیا عورتوں کی بہت سی بیماریوں میں مفید ہے۔ پلسٹیلا کی عورتیں جو B گروپ میں پائی جاتی ہیں، بات بات پر رو پڑتی ہیں، چھوٹی چھوٹی باتیں بہت شدت سے محسوس کرتی ہیں۔ بہت وہمی اور اپنی عزت کے معاملے میں بہت حساس، بعض دفعہ مذہبی جنونی عورتیں پلسٹیلا کے مزاج کی ہوتی ہیں۔ شرمیلا پن لائیکو پوڈیم اور پلسٹیلا میں بہت پایا جاتا ہے۔ بعض دفعہ B گروپ میں عورت کو شادی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ اس کیلئے پلسٹیلا مفید دوا ہے۔ معدہ کی تکالیف تو خیر B گروپ کا خاصہ ہیں۔ تیل گھی اور مرغن غذا بعض دفعہ ہضم نہیں ہوتی اور چکنائی سے نفرت ہو جاتی ہے۔ کاربو ویج کے ساتھ پلسٹیلا اچھا اثر دکھاتی ہے۔ ڈپریشن وغیرہ کے دورے ختم کر دیتی ہے۔ B میں 'مینو پاز' حیض ختم ہونے کے دور میں جو مختلف تکالیف پیدا ہو جاتی ہیں ان میں پلسٹیلا کے ساتھ لیکسس اچھا کام کرتی ہے۔ پلسٹیلا، فیرم میٹ اور کلکیر یا کارب کے ساتھ مل کر B گروپ کی عورتوں میں کمی خون کی شاندار دوا ہے۔ کنپٹیوں یا آدھے سر کے درد میں B گروپ میں پلسٹیلا مفید ہے۔ انفیکشن، گوہانجیاں، کانوں میں پیپ یا نزلہ جم جانا اور قوتِ شامہ کمزور ہو جائے تو پلسٹیلا دیں۔ پلسٹیلا حمل گرنے کو روکتی ہے اور سیپیا کی طرح رحم گرنے کی علامات میں بھی مفید ہے۔ بعض دفعہ B بلڈ گروپ کی عورتوں میں خون بہنے کا رجحان ہوتا ہے۔ خونِ حیض بہت تیز بہتا ہے۔ ایسے میں سیپیا بے قاعدگی کو دور کرتی ہے۔ سبائنا، فیرم میٹ اور ملی فولیم خون روک دیتی ہیں۔ B عورتوں میں رحم کی رسولیوں کیلئے تھوجا یا میڈھورائینم cm دے کر، اگر کلکیر یا کارب، سبائنا اور میوریکس 30 طاقت میں کمپاؤنڈ بنا کر دیا جائے تو رسولیاں غائب ہو جاتی ہیں۔ بعض دفعہ سلفر 6 طاقت میں بھی ساتھ دینی پڑتی ہے۔ آرم میور، نیٹر نیٹم 3x اور فریکسی نس امیریکانا Q، 15، 15 قطرے تین بار بھی رسولیوں کیلئے نہایت مفید ہیں۔ اور بڑھے ہوئے رحم کو بھی اعتدال پر لے آتے ہیں۔ تھوجا اور کلکیر یا کارب اونچی طاقت میں ساتھ ساتھ استعمال کرواتے رہیں تو نتائج سو فیصدی رہتے ہیں۔

B گروپ میں بعض چھوٹے قد کے بڑے ہشیار اور چالاک لوگ پائے جاتے ہیں۔ ان کی دوا برائٹا کارب ہے۔ ان میں کلکیر یا فلور اور سلیشیا بھی مفید ہے۔ B بچوں کی کمزور ٹانگوں کیلئے برائٹا کارب اور کلکیر یا کارب مفید ہیں۔ O گروپ میں کالی فاس اور نیٹرم میور مفید ہیں۔ B بلڈ گروپ کی بچیوں میں اگر بلوغت کے آثار دیر سے ظاہر ہوں تو یہ اکثر گلینڈز غدود میں سوزش کے باعث ہوتے ہیں اور ان کا مزاج B گروپ میں غدی عضلاتی ہوتا ہے۔ اور O گروپ میں جسم پر چربی کے ٹیومر وغیرہ کیلئے برائٹا کارب مفید ہے۔ O گروپ میں برائٹا کارب درجہ دوئم کی دوا ہے اور B میں درجہ اول کی دوا ہے۔ بعض دفعہ B بلڈ گروپ میں صرف اوپر کا بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے۔ نچلا بلڈ پریشر (Diasystolic) ٹھیک ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں میں برائٹا کارب مفید ہے۔ کان کے درد میں پلسٹیلا، سلیشیا کے ساتھ

ساتھ برائٹا کارب بھی مفید ہے۔ بانجھ پن اور جنسی کمزوری میں کونیم' کلکیر یا کارب' برائٹا کارب' ارجنٹم میٹ اور لائیکو پوڈیم بہترین ادویہ ہیں۔ ڈلکامارا اور سلیشیا کے ساتھ مل کر برائٹا کارب بہت سی بیماریوں کا علاج ثابت ہوتی ہے۔

B بلڈ گروپ والوں میں فلورک ایسڈ کی علامات بھی ظاہر ہو جاتی ہیں۔ چونکہ گرمی خشکی اور خشکی گرمی بہت ہوتی ہے اس لئے اکثر بھگندر فسچولا ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے فلورک ایسڈ 1000 اور سلیشیا 1000 کے ساتھ کلکیر یا فلور' ہیپر سلف مفید رہتی ہے۔ B گروپ میں جنسی بے راہ روی کے شکار لوگوں کیلیئے فلورک ایسڈ' پکرک ایسڈ' سیپیا اور لائیکوپوڈیم اہم ادویہ ہیں۔ گلے کے پرانے زخموں میں بھی فلورک ایسڈ' ہیپر سلفر اور سلیشیا کے ساتھ مل کر B گروپ میں اچھا کام کرتی ہے۔

AB بلڈ گروپ امراض وعلاج۔ ہومیوادویہ کا تقابلی جائزہ

کلکیر یا کارب یوں تو O بلڈ گروپ میں دوسرے درجے کی دوا ہے اور B بلڈ گروپ میں بھی درجہ دوئم رکھتی ہے مگر دراصل یہ خشک سرد یعنی عضلاتی اعصابی مزاج رکھنے والی دوا ہے۔ اور AB گروپ والے لوگوں میں بہت بہتر کام کرتی ہے۔ AB گروپ میں بطور نوسوڈ ٹیوبر کلینم cm ایک بہترین دوا ہے۔ چونکہ اس گروپ میں A اور B دونوں اینٹی جین موجود ہیں اس لئے بہت سی ادویہ مشترک بھی کام کرتی ہیں جیسے مرک سال' سلفر' آرسینک البم' لیکسس وغیرہ۔ تاہم اس گروپ کی مخصوص ادویہ میں اینا کارڈیم بھی شامل ہے جو کہ اس گروپ میں یادداشت بہتر کرنے کیلیئے بہت شاندار دوا ہے۔ اگر AB گروپ والوں میں کھانسی رات کو خشک اور دن کو بلغمی ہو' کیونکہ یہ A گروپ سے بلغمی اور B گروپ کی وجہ سے خشک ہوتی ہے اور بلغم زردی مائل بدبودار نکلتا ہے تو کلکیر یا کارب سے یہ مرض مکمل ٹھیک ہو جاتا ہے۔

کلکیر یا کارب خون کی کمی کا بھی موثر علاج ہے۔ چونکہ عضلاتی اعصابی دوا ہے اس لئے عضلات کے ڈھیلے پن میں مفید ہے۔ اور AB گروپ کا تعلق کیلشیم اور فیرم سے ہے اور سوڈیم کا تعلق O گروپ سے ہے۔ اس لئے فیرم فاس اور کلکیر یا کارب سرخ ذرات خون میں بنانے کا ذریعہ ہیں۔ جسم میں جتنی فولاد اور کیلشیم کی مقدار بڑھے گی' سوڈیم کی مقدار کم ہوتی چلی جائے گی۔ صرف جسم ہی کیا' کسی بھی سبزی' پھل یا کھانے کی اشیاء میں جن میں کیلشیم اور فولاد (فیرم) کی مقدار زیادہ ہوگی اِن میں سوڈیم کی مقدار کم ہوتی چلی جائے گی اور جن اشیاء میں سوڈیم زیادہ ہوگا اِن میں کیلشیم اور فولاد کم ہوتا چلا جائیگا۔ یہی حال پوٹاشیم اور کالی کے مرکبات کا ہے' جن میں پوٹاشیم بڑھ جاتا ہے۔ ان چیزوں میں سوڈیم خود بخود کم ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور جن میں سوڈیم بڑھ جاتا ہے' ان اشیاء میں پوٹاشیم کا لیول خود بخود ڈاؤن ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہیں سے علاج کا اصول بھی واضح ہوتا ہے۔ AB میں معدہ کے درد اور بدہضمی میں اینا کارڈیم مفید

ہے۔شک وشبہ کرنے والے AB کے لوگ بھی اس دوا سے تندرست ہوجاتے ہیں جو بار بار قسمیں کھاتے ہیں اور لوگوں کو برا بھلا بھی کہتے ہیں۔AB بلڈ گروپ والوں کا مزاج چونکہ خشک سرد ہوتا ہے اور بھلانوہ یعنی Marking Nut سے بنی ہوئی ہومیو دوا اعصابی کمزوری کیلئے اور وہمی طبیعت کیلئے اکسیر ہے۔بعض دفعہ قوتِ فیصلہ کمزور ہونا' ہر بات خواب خواب سی معلوم ہونا کیلئے بھی اینا کارڈیم بہتر رہتی ہے۔تپ دِق کیلئے نوزوڈ ٹیوبر کلینم AB گروپ میں بہتر ہے۔بسلینم بھی بہتر ہے۔سل کیلئے ٹیوبر شاندار ہے۔اور دق کیلئے بسلینم بہتر ہے۔یاد رکھیں سل ہمیشہ بائیں پھیپھڑے سے شروع ہوتی ہے اور دق دائیں پھیپھڑے سے شروع ہوتی ہے۔ٹیوبر کلینم سے کلکیر یا کارب کا بہت گہرا تعلق ہے۔تپ دق کو دونوں مل کر بہت جلد دور کردیتی ہیں۔AB بلڈ گروپ کی عورتوں میں لمبے حیض بھی ٹیوبر سے ٹھیک ہوجاتے ہیں اور اکثر معدے کی تکالیف میں دونوں ادویہ مفید رہتی ہیں۔کالی فاس بھی AB گروپ میں بہت اچھا اثر دکھاتی ہے' بالخصوص اعصابی کمزوری میں اعصاب کو تقویت دینے کیلئے اینا کارڈیم کے ساتھ یا اینا کارڈیم کے بعد ذہنی اور جسمانی تھکاوٹ' کاروباری پریشانیاں' کام کی زیادتی' نیند کا نہ آنا' رات کو سوتے وقت کالی فاس 1000 بہترین اثر رکھتی ہے۔گینگرین میں ٹیوبر کلینم 1m یا cm کے ساتھ کالی فاس اور سلیشیا AB گروپ میں بہت اچھا اثر کرتی ہے اور زخموں کا گلنا سڑنا اور درد ختم ہوجاتا ہے۔حتیٰ کہ کینسر تک کیلئے یہ تینوں دوائیں مفید ہیں۔کالی فاس اور Agaricus کا مزاج ملتا ہے کیونکہ اگیریکس تیسرے درجے میں AB گروپ کی دوا ہے۔نکس وامیکا کے ساتھ مل کر کالی فاس بہت سے اعصابی ہیجان اور ذہنی کشمکش میں مفید ہے۔کالی کارب AB گروپ میں نقرس اور جوڑوں کے درد کیلئے بہت شافی اثر رکھتی ہے۔تپ دق میں مرکسال کے ساتھ مل کر کالی کارب بہت مفید رہتی ہے۔دانتوں کے اردگرد کی سوزش اور مسوڑھے خراب ہونے میں بھی بہتر ہے۔رحم کے غدود کے بڑھنے میں AB کی عورتوں میں کالی کارب اچھا اثر کرتی ہے۔کالی کارب AB والوں کے اعصاب پر بہت اچھا اثر رکھتی ہے۔اگر اعصابی گھبراہٹ بھی ہوتو ساتھ آئیوڈیم مفید رہتی ہے۔آئیوڈیم AB والے افراد کے غدود کے علاج میں بھی اور تپ دق کے علاج میں ٹیوبر اور مرکسال' کالی کارب کے ساتھ مفید رہتی ہے۔کالی آئیوڈائڈ بھی AB گروپ میں گردوں' تلی' جگر وغیرہ کیلئے بہتر ہے۔نیز آئیوڈیم اکیلی رحم کی رسولیوں میں AB گروپ کی عورتوں میں بہتر ہے۔

نوٹ: یہ عنوان ابھی جاری ہے۔مزید تفصیلات کیلئے ہماری آنے والی کتاب ''ہومیو پیتھک میٹریا میڈیکا ریپرٹری اور انسانی بلڈ گروپ مع ہومیو پیتھک نسخہ جات اور غذا'' کا مطالعہ کریں۔

اب ہم کچھ معلومات عامہ عام ہومیوپیتھ ڈاکٹرز کیلئے درج کر رہے ہیں۔

ہومیو پیتھک کا تعارف

اگر چہ آج سے 2500 سال قبل اس کے بارے میں بیان کیا جا چکا تھا' لیکن جو ہومیو پیتھی آج کل رائج ہے اس کا آغاز 200 سال قبل ہوا۔ ہومیو پیتھی یونانی زبان کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے "ایک جیسا بخار۔" جو اس طریقہ علاج کے فلسفے کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ یعنی اگر ایک چیز کسی صحت مند انسان میں بیماری کی علامات پیدا کر سکتی ہے تو وہ ایسے شخص، جس میں وہ بیماری کی علامات موجود ہیں' اس کو دی جائے تو وہ ٹھیک ہو سکتا ہے۔

مثال کے طور پر اگر ایک شخص Hay fever (ایسا بخار جس میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور آنکھوں سے پانی بہنے لگتا ہے) میں مبتلا ہو جائے تو اس کا علاج "پیاز" سے ہو سکتا ہے کیونکہ ایسا شخص جو پیاز کاٹ رہا ہوتا ہے اس کی آنکھوں میں پانی آ جاتا ہے اور سوزش پیدا ہو جاتی ہے (یعنی Hay fever کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں)

اس طریقہ علاج میں تمام دواؤں کی مقداریں بہت کم تعداد میں دی جاتی ہیں تا کہ مضر اثرات سے بچا جا سکے۔ خاص طور پر شیر خوار بچوں اور عورتوں کو احتیاط سے دوا دی جانی چاہیے۔

ہومیو پیتھک کے دو اہم قوانین

اس سے قبل کہ آپ نسخہ تجویز کریں ہومیو پیتھی طریقہ علاج کے دو اہم قوانین ہیں۔

1- ایک جیسا ہونے کا قانون

بیماری یا زخم کی تصویری علامات کو دیکھ کر اسے دوائی کی تصویری علامات سے ملائیں۔ جب آپ کسی کا علاج

کرنے لگیں تو اس کی علامات کو دیکھ کر دوائی تلاش کریں۔

2- کم دوائی کا قانون

کم سے کم دوا استعمال کریں تا کہ جسم کی قدرتی طاقت جو بیماری ٹھیک کرتی ہے حرکت میں آئے۔ پہلے ایک خوراک دیں اور انتظار کریں کہ اس کے اثرات کیا ہیں۔ اگر بیماری ٹھیک ہونے لگے تو دوا ہرگز نہ دہرائیں۔ حتیٰ کہ وہی علامات دوبارہ ظاہر ہو جائیں۔ اگر علامات واضح طور پر تبدیل ہو جائیں تو نئی دوا منتخب کریں۔ اگر کوئی شک ہو تو انتظار کریں۔ دوائی زیادہ دینے سے نہ ہی علاج جلدی ہوگا اور نہ ہی دوائی زیادہ موثر ہے گی بلکہ اس سے دوائی غیر موثر ہو جائے گی۔

ان دوا قوانین کو مدِ نظر رکھ کر آپ موثر علاج کر سکتے ہیں۔

مدِ نظر رکھنے والے دیگر اہم عوامل

1- تریاقیت (Antidoting)

بہت ساری چیزوں کو ہومیوپیتھی ادویات کا تریاق سمجھا جاتا ہے۔ اس لئے ہم تجویز کریں گے کہ ان چیزوں سے پرہیز کیا جائے۔ ان چیزوں میں کافی، پودینہ، ست پودینہ، یوکلپٹس (پودے کا نام ہے۔ اس پودے کا رس vapour rubs میں موجود ہوتا ہے) ہیں۔ ادویات کو ٹھنڈی اور خشک جگہ پر رکھیں اور تیز خوشبو سے بچائیں۔

2- دوائی لیتے وقت

ہومیوپیتھک ادویات نرم ہوتی ہیں۔ اس لئے انہیں احتیاط سے پکڑنا چاہیئے، جس قدر کم سے کم ہو، ان کو پکڑیں۔ دوائی کو مریض کی ہتھیلی پر رکھیں۔ مریض کو چاہیئے کہ نہ دوائی کو منہ میں رکھے اور نہ اسے زبان کے نیچے حل ہونے دے۔ اگر ممکن ہو تو دوائی کو کچھ کھانے یا پینے سے آدھا گھنٹہ قبل یا بعد میں دیں۔ اس وقت مریض کے دانت صاف ہوں اور اس نے سگریٹ بھی نہ پی ہو، لیکن ظاہر ہے یہ سب کچھ ایمرجنسی میں نہیں ہو سکتا ہے۔ آپ دوائیوں کو پانی میں حل کر کے پی تو سکتے ہیں مگر گولی کو چائے، پانی یا کافی کے ساتھ مت نگلیں۔ خوراک دہرانے سے قبل کم خوراک کے قانون کا مطالعہ ضرور کریں۔

3- پہلی احتیاط

شدید زخموں اور چوٹوں کا علاج کسی ماہر کی رائے کے بغیر نہیں کرنا چاہیئے۔ اگر علامات برقرار رہیں تو کسی ماہر سے رجوع کریں۔

''عام بیماریاں جن سے آپ کو واسطہ پڑ سکتا ہے''

1- ایکسیڈنٹ (Accident)

ہڈیاں ٹوٹ جائیں' زخم آئیں ہوں اور چوٹیں لگی ہوں تو فوراً Arnica 1000 دیں۔

2- پریشانی' شدید گھبراہٹ (Anxiety)

متوقع پریشانی + اسہال کیلئے ''Gelsemium 30'' دیں۔ لوگوں سے خطاب سے پہلے بھی ''Gelsemium 30'' دیں۔ اگر ساتھ بخار ہو تو ''Aconite 30'' یا ''Arsenicum 30'' دیں۔ اگر پریشانی سے رو رہا ہو اور کانپ رہا ہو تو ''Gelsemium 30'' دیں۔

3- حملہ (Assault)

اچانک حملہ ہو تو ''Arnica 1000'' دیں۔ حملے کا خوف ہو تو ''Aconite 1m'' دیں۔

4- دانت سے کاٹا یا ڈنک (Bites and stings)

اگر کاٹنے سے ڈنک لگنے سے جگہ سرخ' گرم اور سوجی ہوئی ہو تو ''Apis 30'' دیں۔ اگر جگہ ٹھنڈی' نیلی اور پھولی ہوئی ہو تو ''Ledium 30'' دیں۔ اگر کسی جانور نے کاٹا ہو تو ''Hypencum 30'' دیں۔
مزید دیکھیں کہ اگر کاٹے ہوئے حصے کی اردگرد کی جگہ نیلی ہوئی ہو تو ''Lachesis 30'' دیں۔ اگر درد شدید ہو رہی ہو اور ہاتھ بھی نہ لگایا جائے تو ''Staphisagria 30'' دیں۔

5- خونی چھالے (Blood Blisters)

''Arnica 30'' دیں۔

6-ابل گیا ہو(Boils)

تھوڑا اور معمولی ہو تو ''Arnica 30'' دیں۔جل رہا ہو تو ''Arsenicum 30'' دیں۔گرم اور Throbbingہوتو''Belladonna 30c'' دیں۔آہستہ بھرنے کیلئے''Silica 30c'' دیں۔خارش ہو رہی ہو تو''Sulphur 30'' دیں۔درد ہو رہی ہو اور پیپ پڑی ہو تو''Hepar Sulph 30'' دیں۔

7-ٹوٹی ہوئی ہڈیاں(Broken bones)

سیٹ کرنے سے پہلے''Ruta,Hypericum,Arnica 30c'' دیں۔

Stitch کرنے سے درد ہوتو''Bryonia 30c'' دیں۔

سیٹ کرنے کے بعد دونوں''Sumphytum 6c'' ایک خوراک رات کو اور''Calc phas 6x'' ایک خوراک صبح سات دن دیں۔

8-چھاتی کی نشونما کی مشکلات(Breast feeding difficulties)

سخت گرم اور سرخ ہوتوBellodonna 30cدیں۔

سخت گرم اور نا قابلِ حرکت ہوتوBryonia 30cدیں۔

بدبودار اور پیپ زدہ ہوتوMerc viv 30cدیں۔

پھوڑا نکلا ہو جس کو ٹھیک ہونے میں وقت لگے توSilica 30دیں۔

دودھ بہت زیادہ ہوتوPulstilla 30cیاUrtica Urens 30دیں۔

بچہ دودھ پھینکتا ہوتوSilica 30دیں۔

اگر پھوڑا پیپ زدہ ہو اور بہت درد ہوتوHepar Sulph 30cدیں۔

اگر دودھ بہت کم ہوتوDulcamara 30cدیں۔

9-خراشیں(Bruises)

نرمtissue کیلئےArnica 30یاArnica کریم دیں۔

گہرےtissue کیلئےBellis perennis 30cدیں۔

10- جلے ہوئے کیلئے (Burns)

Arnica 30 -for shock.

If area of injury better cold application > Cantharis 30c.

If area of injury better hot application > Arsenicum 30c.

اگر زخم گہرا ہو جس کو ٹھیک ہونے کیلئے وقت لگے Kali bich 30c دیں۔

مسئلہ زیادہ نازک ہو تو کسی ماہر سے رجوع کریں۔

11- چکن پاکس (chicken pox)

شدید خارش اور بے سکونی۔ Rhus tox 30c دیں۔

بخار اور خوف طاری ہو۔ Aconite 30c دیں۔

بخار اور سر درد بھی ساتھ ہو تو۔ Belladonna 30c دیں۔

کھانسی اور پیاس نہ لگنا۔ Pulsatilla 30c دیں۔

چھالے ہوں اور بدبو ہو۔ Merc viv 30c دیں۔

مزید تجویز کریں Calendula cream، لیکن خارش کے مکمل ختم ہونے کا انتظار کریں۔

12- سردی لگنا (colds)

ابتدا میں aconite 30c دیں۔

پتلا پانی خارج ہو تو Arsenicum 30c دیں۔

گاڑھا نرم اور وافر اخراج ہو تو Pulsatilla 30c دیں۔

ساتھ فلو ہو تو Gelsemium 30c دیں۔

آہستہ جانے والا ہو تو Silica 30c دیں۔

گاڑھا پیلا اخراج ہو تو Kali bich 30c دیں۔

چھینکیں بھی آ رہی ہوں اور ناک بہے تو Natrum mur 30c دیں۔

13- ٹھنڈ کے زخم (cold sores)

ہونٹوں پر ہوں تو Rhus tox 30c یا Sepia 30c دیں۔

ہونٹوں اور منہ پر سورج کی وجہ سے ہوں تو Natrum mur 30c دیں۔

14- قولنج، دردِ شکم (colic)

Better bending forward > Belladonna 30c

اگر ساتھ بخار ہو تو Nux vomica 30c دیں۔

Better lying still with knees > Bryonica 30.

ناف کا اوپر والا حصہ پھول جائے تو (کھا کھا کر) China 30c دیں۔

ناف کا نچلا حصہ پھول جائے تو Carbo veg 30c دیں۔

درد سے نجات کیلئے Mag phos 30c دیں۔

اگر شکایات برقرار رہیں تو Staphisagria 30c دیں۔

15- قبض (constipation)

مستقل، بے اثر ابھرنا۔ Nux vomica 30c دیں۔

pregnancy کے دوران۔ Nux vomica 30c دیں۔

بہت زیادہ خشک، پیاس لگنا اور سر درد۔ Bryonia 30 دیں۔

پاخانہ اگر واپس چلا جاتا ہو تو Silicea 30c دیں۔

پاخانہ سخت ہو تو Lycopodium 30c دیں۔

16- کھانسی (coughs)

ٹھنڈی اور خشک ہوا لگنے سے۔ Aconite 30c دیں۔

خشک کھانسی، سینہ درد اور سر درد۔ Bryonia 30c دیں۔

رات کو نہ ہو اور دن کو ہو۔ Pulsatilla 30c دیں۔

گلا بھی خراب ہو تو Hepar Sulph 30c دیں۔

الٹیاں بھی آ رہی ہوں تو Ant tart 30c دیں۔

چہرہ نیلا ہو جائے اور الٹیاں آئیں۔ Drosera 30c دیں۔

چہرہ نیلا، الٹیاں اور ناک سے خون آئے تو Ipecac 30c یا Drosera 30c دیں۔

17-بچوں کا التہاب حلق (Croup)

سب سے پہلے بچے کا خوف کم کرنے کی کوشش کریں اور Aconite 30c دیں۔

On walking,with lump sensation > Lachesis 30c.

ابتدائی گھنٹوں میں حملہ ہوتو Hepar Sulph 30c دیں۔اگر Aconite نا کام ہو جائے تو اور حملہ آدھی رات کو ہوتو Spongia 30c دیں۔

18- تھیلی' جوف (مثانہ)(Cystitis)

پیشاب سے پہلے' دوران اور بعد میں جلن ہوتو Cantharis 30c دیں۔ پیشاب کے دوران جلن ہوتو Apis 30c دیں۔ پیشاب کے دوران اور بعد میں جلن ہوتو Pulsatilla 30c دیں۔ جنسی ملاپ کے بعد Staphisagria 30c دیں۔

19-دانتوں کا علاج (Dental treatment)

Filling یا Extraction سے پہلے Arnica 30c دیں۔اگر دانتوں کے علاج سے قبل مریض خوفزدہ ہوتو Aconite 30c دیں۔اگر بعد میں اعصابی تناؤ ہوتو Hypericum 30c دیں۔اگر mercury کی filling کے بعد زکام اور سردی لگنے کی علامات ظاہر ہوں تو Merc viv 30c دیں۔اگر بعد میں مسوڑھوں سے خون آئے تو Arnica 30c دیں۔اگر مسوڑھے زخمی ہوں تو Calendula 30c یا staphisagria 30c دیں۔

20-اسہال' پیٹ چلنا (پسلی چلنا)(Diarrhoea)

متوقع پریشانی کی وجہ سے ایسا ہوتو Gelsemium 30c دیں یا Arg nit 30c دیں۔اگر بد پرہیزی کی وجہ سے الٹیاں آرہی ہوں تو Arsenicum 30 c دیں۔متوقع پریشانی سے ایسا ہوتو Arg nit 30c بھی دے سکتے ہیں۔بعد میں تھکاوٹ ہوتو china 30c دیں۔

21-امتحان کا خوف (Examination nerves)

پیٹ خراب ہو جائے اور خوف کی وجہ سے مریض کانپنے لگے تو Gelsemium 30c دیں۔اگر بد ہضمی ہو ساتھ بے چینی ہوتو Arg nit 30c دیں۔

22- آنکھوں کی سوجن (eye inflammation)

اوپر اور نیچے کے پپوٹے سرخ اور پھولے ہوئے ہوں تو Apis 30c دیں۔ آنکھیں سرخ ہوں اور پیلے بدبودار پانی کا اخراج ہو تو Arg nit 30c دیں۔ ٹھنڈا' گاڑھا اور پیلا بدبودار پانی خارج ہو تو Pulsatilla 30c دیں۔ آنکھوں کو Euphrasia یا Hypercal کے Dilute ٹنکچر سے دھوئیں۔

23- آنکھوں کے زخم (Eye injuries)

خراش آجائے تو Arnica 30c دیں اور بعد میں خوف آتا ہو تو Aconite 30c دیں۔ آنکھ کالی ہو جائے (Black eye) کیلئے Ledum 30c دیں۔ اگر Arnica 30c کام نہ کرے اور زخم آنکھ کے ڈیلے کو پہنچا ہو تو Symphytum 30c دیں۔ اگر دکھ کی وجہ سے ہو تو Staphisagria 30c دیں۔

24- آنکھ کا کھچاؤ (Eye strain)

Ruta 30c دیں۔

25- تھکاوٹ (Exhaustion)

اگر جسمانی تھکاوٹ کی وجہ سے ہو تو Arnica 30c دیں۔ اگر Dehydration کے بعد ہو تو china 30c دیں۔ اگر اعصابی تھکاوٹ ہو تو kali phos 6x دیں۔

26- بدہضمی (food poisoning)

خصوصاً کھانے کے بعد ہو تو Arsenicum 30c دیں۔ Bad fish کے بعد ہو تو Pulsatilla 30c دیں۔ اگر Shell fish کے بعد ہو تو Lycopodium 30c دیں۔

27- نزلہ' زکام (Flu)

اس کیلئے بہت سی ادویات موجود ہیں۔ آپ مندرجہ ذیل میں سے کوئی سی منتخب کرلیں۔ (MMM)

Gelsemium 30c,Bryonia 30c,Arsenicum 30c,Nux vomica30c

28- ٹوٹی ہوئی ہڈیاں (Fractures)

اگر درد اور سوجن زیادہ ہو تو Arnica 30c دیں۔

اگر اعصابی رگوں میں درد ہوتو Hypericum 30 دیں۔
اگر معمولی حرکت سے درد ہوتی ہوتو Bryonia 30c دیں۔

29-معدی فلو (Gastric flu)

اس کی بہت ساری ممکن ادویات ہیں، مندرجہ ذیل میں سے کوئی بھی منتخب کر سکتے ہیں۔

Bryonia 30c,Gelsemium 30c,Pulsatilla 30c,Nux Vomica30c, Arsenicum 30c.

30-جریان خون (Haemorrhoids)

Pregnancy کی وجہ سے ہوتو Nux vomica 30c دیں۔
Hamamelis 30c,Kali carb 30c,Nit ac 30c بھی دی جاسکتی ہیں۔

Hangovers-31

ہلکی سر درد ہوتو Nux vomica 30c دیں۔اگر سگریٹ کے دھوئیں کی وجہ سے ہوتو Ignatia 30c دیں۔

32-سر درد (Headache)

سردی لگ جانے سے Aconite 30c دیں۔اچانک حملہ کی وجہ سے سر درد ہوتو Aconite 30c یا Belladonna 30c دیں۔بہت زیادہ خوشی یا تھکاوٹ کی وجہ سے ہوتو Arsenicum 30c دیں۔بال دھونے کے بعد ہوتو Belladonna 30c دیں۔Period کے دوران ہوتو Belladonna 30c دیں۔دھوپ میں بیٹھنے سے ہوتو Belladonna 30c دیں۔موسم میں تبدیلی کی وجہ سے سر درد ہوتو Bryonia 30c دیں۔بہت زیادہ کھانے یا شراب پینے کی وجہ سے ہوتو Nux vomica 30c دیں۔گیلے ہونے کی وجہ سے ہوتو Rhus tox 30c دیں۔مصنوعی روشنی میں کام کرنے کی وجہ سے ہوتو Silica 30c دیں۔سفر کی وجہ سے ہوتو Silica 30c دیں۔طوفان سے پہلے ہوتو Phosphorus 30 دیں۔مصنوعی روشنی کی وجہ سے سر درد ہوتو Sepia 30c بھی دی جاسکتی ہے۔

33-سر کی چوٹیں (Head injuries)

فوراً Arnica 30c دیں۔اگر درد برقرار رہے تو Natrum Sulphuricum 30c دیں۔کسی ماہر سے مدد ضرور حاصل کریں۔

34- شہد کی مکھیوں کا کاٹا (Hives)

اگر ساتھ میں بخار ہو تو Apis 30c دیں۔ اگر جلن اور خارش ہو رہی ہو تو Rhus tox 30c دیں۔

35- مندرجہ ذیل حصے زخمی ہوں تو

ہڈیاں ہوں تو Ruta 30c۔

سر ہو تو Arnica 30c۔

انگلیاں ہوں تو Hypericum 30c۔

وتر کیلئے Rhus tox 30c۔

پاؤں کے سول کیلئے Ledum 30c۔

ہاتھوں کی ہتھیلیوں کیلئے Ledum 30c۔

نرم ٹشو کیلئے Arnica 30c۔

چھاتی کیلئے Bellis Perennis 30c۔

36- ان چیزوں سے زخمی ہو تو

خوف سے۔ Aconite 30c

جھٹکے سے۔ Arnica 30c

چھپٹی سے۔ Silica 30c

37- ٹیکہ لگانا (Inoculation)

ٹیکے لگنے سے قبل عمومی ردِعمل کو کم کرنے کیلئے Hypericum 30c دیں۔ زخم ٹھیک کرنے کیلئے Ledum 30c دیں۔ ٹیکے کے بعد کی درد دور کرنے کیلئے Hypericum 30c دیں۔

Jet-Lag-38

فالج کا احساس ساتھ ہو تو Gelsemium 30c دیں۔ نیند نہ پوری ہوئی ہو تو Cocculus 30c دیں۔

39- خسرہ (Measles)

جلن اور خارش ہو تو Aconite 30c یا Belladonna 30c دیں۔ اگر ساتھ میں آنکھوں کی سوجن ہو تو

Apis 30یاPulsatilla 30cدیں۔اگر ساتھ سر درد ہوتوBryonica 30cیاGelsemium 30cدیں۔

40-ماہواری کا مسئلہ(Menstrual Problem)

After a fright or becoming chilled > Aconite 3x.

اگر پیریڈ(period)lateہوتو Pulsatilla 30cدیں۔گرم اور گاڑھا خون ضائع ہوتو Belladonna30c دیں۔periodسے پہلے اور بعد میں متلی ہوتو Ipecac 30cدیں۔پٹھے کھینچے جائیں اور ساتھ درد ہوتوMag Phos 30cدیں۔مزید براںLechesis 30c'Natrum mur 30c'اور Sepia 30c بھی دی جاسکتی ہیں۔

41-منہ کا السر(Mouth Ulcers)

درد یں'لعاب دہن کا زیادہ ہونا' سانس میں رکاوٹ (ناگوار سانس)ہوتوMer viv 30cدیں۔

42-گلے کی سوزش(Mumps)

اس مرض کی بہت ساری دوائیاں ہوسکتی ہیں۔مندرجہ ذیل میں سے جو مناسب لگے وہ دوائی دیں۔ (MMM کو دیکھتے ہوئے)

Pulsatilla 30c,Silica 30c,Merc viv 30c,Lycopodium 30c,Lachesis 30c,
Carbo Veg 30c.

43-ناک سے خون بہنا(Nose bleeds)

چوٹ لگنے کی وجہ سے۔Arnica 30c

زکام کی وجہ سے ہوتو۔Ipecac 30c

44-محنت کرنے سے درد ہونا(Labour pains)

اگر درد ناقابلِ برداشت ہوتو Chamomilla 30cدیں۔کمزوری اور کمر درد ہوتو Kali carbیا Gelsemium 30cدیں۔

45-پیدائیش کی احتیاطیں(Post Natal Care)

اگر عورت خوفزدہ ہو کہ بچے کی پیدائیش کے دوران مرجائے گی تو اسے Aconite 30 دیں۔

فوری پیدائیش کے بعد شاک ہو تو Aconite 30c دیں۔ پیشاب زیادہ آئے تو Aconite 30c دیں۔

تمام کیسز میں پیدائیش کے بعد Arnica 30c دیں۔

coccyx کو زخم آئیں ہوں تو Hypericum 30c دیں۔

46-ابلے ہوئے پانی سے جلنا(scalds)

متاثرہ حصہ سرخ اور گرم ہو تو Belladonna دیں۔اگر پیپ زدہ ہو اور خون آتا ہو تو Merc viv 30c دیں۔اگر ٹھیک ہونے کیلئے وقت درکار ہو تو Silica 30 دیں۔

47-صدمہ(Shock)

ایکسیڈنٹ کی وجہ سے۔Aconite 30c

جذباتی صدمہ۔Ignatia 30c

اگر ساتھ خوف طاری ہو تو Aconite 30c۔

بری خبر سن کر۔Gelsemium 30c

48- گلہ خراب ہونا(Sore throat)

خشک'سرخ اور جلتا ہوا۔Aconite 30c

خشک'سرخ اور ایسے محسوس ہو کہ جیسے سوج رہا ہے تو Belladonna 30 دیں۔فلو'خارش اور کمزوری ہو تو Gelsemium 30c دیں۔

گلا اور منہ پیاس سے خشک ہوتا ہو تو Bryonica 30 دیں۔

شدید درد اور سوجن ہو تو Apis 30c دیں۔

اگر سانس میں رکاوٹ ہو تو Merc viv 30 دیں۔

زیادہ بولنے سے گلہ بیٹھ جائے تو Arg bit 30 دیں۔

49-پھٹیاں (زخمی کو باندھی جانے والی)(Splinters)

آسانی سے باہر نکالنے کیلئے Silica 30 دیں۔

50-موچ آنا اور کھنچاؤ پیدا ہونا(Sprains and strains)

سوجن کو دور کرنے کیلئے Arnica 30 دیں۔اگر حرکت نہ ہو سکتی ہو تو Bryonia 30 دیں۔پہلی دفعہ حرکت کرنے سے درد ہو اور بعد میں حرکت سے آہستہ آہستہ بہتر ہو تو Rhus tox 30 دیں۔متاثرہ حصہ بیٹھ نہ سکے یا اس حصے کو لٹانے سے درد ہو تو Ruta 30c دیں۔

51- سٹیج پر جانے کا خوف(Stage fright)

مفلوج ہونے کا احساس ہو تو Gelsemium 30 دیں۔اس کے علاوہ Arg nit 30 یا Lycopodium30 بھی دی جا سکتی ہیں۔

52- گردن کا اکڑ جانا(Stiff neck)

Rhu tox 30c دیں۔

اگر ساتھ بخار ہو اور اس کی شکائیت مستقل ہو تو ماہر سے رجوع کریں۔

53- گوہانجنی (آنکھ سے پانی نکلنا)(Styes)

آنکھ سرخ ہو'پپوٹوں میں درد ہو اور سوجے ہوئے ہوں تو Apis30 دیں۔آنکھ میں خارش ہو اور پپوٹے جڑے ہوئے ہوں تو اور گاڑھا پیلا یا سبز پانی نکلے تو Pulsatilla 30 دیں۔

54-سورج سے جلنا(Sun burn)

اگر جلد گرم'خشک'اور سرخ ہو اور درد محسوس ہو تو Belladonna 30 دیں۔اگر مسلئہ شدید نوعیت کا ہو تو فوراً Cantharis 30c دیں۔

55- گرمی لگنا(سورج کی وجہ سے غشی پڑنا)(Sun stroke)

اگر علامات شدید ہوں تو Bryonia 30 دیں۔مزید Glonoin30 بھی تجویز کر سکتے ہیں۔

56-جراحی آپریشن (Surgical operations)

آپریشن کی تیاری کیلئے Arnica 30c دیں۔اس کے بعد کے اثرات کم کرنے کیلئے اوراعصابی تناؤ کیلئے Hypericum 30 دیں۔جراحی زخموں کیلئے Calendula 30c دیں۔Anesthesia کے مضر اثرات کم کرنے کیلئے Phosphorus 30c دیں۔اگراندرونی ٹشو متاثر ہوں تو Bellis prennis30c دیں۔

57-دانتوں کے مسائل (teething problems)

Chamomilla 30c,Belladonna30c,Aconit 30c,pulsatilla 30c میں سے دوا تجویز کریں۔اگر teething آہستہ ہوتو Calc carb30 دین۔درد یں کم کرنے کیلئے Mag phos 30c دیں۔

58-سفری تھکاوٹ (Travel Sickness)

الٹی آتی ہوتو Nux vomica 30 دیں۔

Cocculus30c,Petrolium 30c, یا Tabacum 30c دیں۔

59-الٹیاں آنا (Vomiting)

ساتھ میں اسہال ہوتو Arsenicum 30c دیں۔اگر کسی مشروب کے پینے کے تقریباً پندرہ منٹ بعد آئیں تو Phosphorus 30 دیں۔اگر ساتھ کھانسی ہوتو Ant tart 30c,drosera 30c,Ipeca 30 میں سے دوا منتخب کریں۔Dehydration کی تھکاوٹ کے بعد China 30 دیں۔اگر ساتھ میں لگا تار متلی ہوتو Ipecac 30 دیں۔

Whiplash-60

اگر ساتھ میں شدید اعصابی درد ہوتو Hypericum 30c دیں۔

زخم اور ممکنہ آنسو۔Ruta 30 دیں۔

61-زخم (wounds)

چوٹیں اور خراشیں آئیں ہوں تو Calendula 30. دیں۔

چیر پھاڑ۔Hypericum 30 'جراحی زخموں کیلئے۔Staphisagria 30 دیں۔

Mini Materia Medica

آپ کی سہولت کیلئے 36 ادویات کی تفصیل لکھی گئی ہے۔نسخہ تجویز کرنے سے قبل دوائی کی علامات (خصوصیات) کو پڑھ لیں اوراس کی روشنی میں نسخہ تجویز کریں۔

Aconite -1

ٹھنڈ لگنے کا نسخہ

بخار، سردی کی ابتدائی علامات میں مفید ہے۔صحت مند لوگوں کیلئے مفید ہے جن کو اچانک شکائیت ہوئی ہو۔
وجوہات: ٹھنڈ لگنا، خشک ہوا'' شدید بے آرامی اور خوف، بعض اوقات بلا وجہ موت کا خوف، خشک گرم جلد۔علامات آدھی رات کو بدتر ہو جاتی ہیں۔ٹھنڈے مشروبات کی پیاس۔مریض یہ بھی کہ سکتا ہے کہ ہر چیز کڑوی لگتی ہے۔

ANT TART -2

کھانسی کی اہم دوائی ہے۔مریض گھٹن اور کمزوری محسوس کرتا ہے۔ چڑچڑا پن بھی ہو سکتا ہے۔زبان پر سفید سی سطح جم جاتی ہے۔بہتر ہے: بیٹھنا، ٹھنڈے مشروبات۔نقصان دہ: گرمی، لیٹنا، company۔

Apis -3 (کاٹے یا ڈنگے کی دوائی)

اس کے موثر ہونے کیلئے مندرجہ ذیل علامات کا ہونا ضروری ہے: سوجن، سرخی، درد، بے آرامی اور پیاس کا نہ لگنا۔
بہتر ہے: cold applications۔نقصان دہ: گرمی 4-6 pm۔

ARG NIT -4 (اڑنے کے خوف کیلئے)

متوقع پریشانی اور معدے کے مسائل کیلئے مفید ہے مثلاً ڈکار وغیرہ کا آنا۔ گرم خون والے لوگوں کو موافق آتی ہے؛ جن کا رجحان من موجی قسم کا یا جلدی کا ہوتا ہے۔ ان لوگوں کو بعض اوقات عوام میں perform نہ کر سکنے کا خوف ہوتا ہے۔

بہتر ہے: تازہ ہوا' تیز چلنا۔ نقصان دہ: ہجوم' میٹھی چیزیں۔

Arnica -5 (حادثات اور جسمانی تھکاوٹ کی دوائی)

زیادہ تر حادثات کے بعد پہلا انتخاب اس کا ہونا چاہیے۔ مریض کو جلدی دی جائے تو سوجن کو کم کر دیتی ہے اور خارش کو بھی کم کرتی ہے۔ مریض کو چھوئے جانے کا خوف ہوتا ہے اس لئے وہ اکیلا رہنا چاہتا ہے۔ مریض درد میں مبتلا ہونے کے باوجود اپنے آپ کو ٹھیک بتاتا ہے۔ جسم کا اوپر والا حصہ گرم اور نچلا ٹھنڈا ہوتا ہے۔ یادداشت بھی کمزور ہو سکتی ہے۔

نقصان دہ: متاثرہ حصے پر لٹانا اور شور۔

Arsenicum -6 (food poisoning کی دوائی)

characterized by great physical prostratio کے ساتھ دماغی بے سکونی۔ مریض اکیلا نہیں رہنا چاہتا۔ موت کا خوف بھی ہو سکتا ہے۔ درد والی جگہیں جلتی محسوس ہوتی ہیں۔ مریض سردی محسوس کرتا ہے۔ سوائے سر درد کے تمام علامات موت کے لئے بہتر ہیں۔ گرم مشروبات کی چسکیوں کیلئے لگاتار پیاس محسوس ہوتی ہے۔

بہتر ہے: گرمی' لیٹ جانا۔ نقصان دہ: آدھی رات 3 am ۔

Belladonna -7 (دوائی برائے شدید بخار)

جلا ہوا حصہ یا پورا مریض جل رہا ہوتا ہے۔ سرخ اور گرم ہوتا ہے۔ آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے۔ مرض کا حملہ اچانک ہوتا ہے۔ ممکنہ وجوہات: سر کو سردی لگنا۔ دردیں شدید ہوتی ہیں۔ دل کی دھڑکنیں تیز ہو جاتی ہیں۔ مریض ناراض رہتا ہے' بے چین بھی ہو سکتا ہے۔ پیاس میں لیموں کے جوس کی تمنا کر سکتا ہے۔

بہتر ہے: لیٹ جانا۔ نقصان دہ: ہاتھ لگانا movement 3 pm۔

Bryonica -8 (خشک اور درد والی کھانسی کی دوائی)

ساری بلغمی جھلی خشک ہو جاتی ہے۔ لمبے وقفوں کے بعد پیاس کی شدید ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ مریض مکمل ساکت ہو جاتا ہے۔ تمام علامات تھوڑی سی حرکت سے بدتر ہو جاتی ہیں۔ چبھن والی دردیں ہوتی ہیں۔

بہتر ہے: مضبوط دباؤ۔ نقصان دہ: 9 pm، بند گوبھی اور beans کھانا۔

Calc carb -9 (آہستہ اور مشکل teething کی دوائی)

عام طور پر اس کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے جب نشوونما ہو رہی ہو یا کوئی اور تبدیلی جسم میں پیدا ہو رہی ہو۔ کئی چیزوں سے خوف آتا ہے۔ خوراک کے معاملے میں لاپرواہی ان کا معمول بن جاتا ہے، جس کی وجہ سے ہڈیوں اور دانتوں کے مسائل پیدا ہوتے ہیں۔

بہتر ہے: قبض، خشک موسم۔ نقصان دہ: اونچائی، گیلا یا ٹھنڈا ہونا، دودھ; teething۔

Calendula -10 (زخموں کو بھرنے کی دوائی)

ابتدائی طبی امداد برائے زخم، جلنا، السر، دانت نکلوانے کے بعد اور بچے کی پیدائش کے بعد بہت مفید ہے۔ یہ صحت مند scar tissue بننے کے عمل کو بہتر کرتی ہے۔ بیرونی حالت میں کریم کی صورت میں استعمال کریں یا ٹنکچر کی صورت میں۔ اندرونی حالت میں اس وقت لیں جب بہت زیادہ بے آرامی ہو یا پیپ ہو۔

بہتر ہے: گرمی، چلنا یا ساکت ہو کر لیٹنا۔ نقصان دہ: خراب موسم، شام۔

Cantharis -11 (جلنے کی شدید درد کی دوائی)

اکثر مفید ہوتی ہے مثانہ کے علاج میں، جب پیشاب سے پہلے، دوران یا بعد میں جلن ہو۔ شدید دماغی اور جسمانی ہیجان۔ حملہ اچانک ہوتا ہے۔ دردیں جلن والی ہوتی ہیں۔ مریض کو شدید پیاس لگتی ہے لیکن پینے کے بعد حالت زیادہ خراب ہو جاتی ہے (خاص کر ٹھنڈے مشروبات)

بہتر ہے: cold applications۔ نقصان دہ: چھوا جانا۔

Carbo Veg -12 (ہوش میں لانے کی دوائی)

''ہومیوپیتھی کی مردے زندہ کرنے والی دوائی۔'' اس دوائی نے اب تک سینکڑوں جانیں بچائی ہیں۔

علامات جب شدت اختیار کر جاتی ہیں تو آکسیجن کی کمی کے باعث مریض مردہ حالت میں محسوس ہوتا ہے۔ جسم (سانس لے رہا ہوتا ہے) ٹھنڈا اور نیلا پیلا ہو جاتا ہے۔ جو کیس زیادہ شدید نہ ہوں ان میں مریض کو شدید بے ہمتی اور سستی ہو جاتی ہے۔ معدے کی بہت ساری پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ معدے اور کولہے کا اوپر والا حصہ پھولا ہوا ہوتا ہے۔

بہتر ہے: تازہ ہوا۔ نقصان دہ: گرمی' Dehydration' نیند سے پہلے' تنگ کپڑے پہننا۔

Chamomilla -13 (بچوں کی teething کی دوائی)

خاص طور پر اگر بچے کا ایک گال سرخ ہو' دردیں برداشت کی تمام حدوں سے زیادہ محسوس ہوتی ہوں۔ ایسے بچوں کیلئے مفید ہے جو خواہش رکھتے ہیں کہ ان کو اٹھا کر رکھا جائے اور صرف اس وقت چپ کرتے ہیں جب ان کو اٹھایا جاتا ہے۔ پہلے چیزوں کو مانگتے ہیں پھر انہیں نظر انداز کر دیتے ہیں۔ ایسے بچے گرم اور ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

بہتر ہے: ڈھانپا نہ جائے۔ نقصان دہ: آدھی رات 9 pm ۔

China -14 (پانی کی کمی کی دوائی)

نرم قسمیں جن میں احساسات بہت حساس ہوتے ہیں۔ شکایات اکثر مادے کے بہت زیادہ بہنے کی صورت میں ہوتی ہیں/ پانی بہت زیادہ کمی۔ مثال کے طور پر بخار یا اسہال کے بعد۔ کولہا پھولا ہوا ہوتا ہے۔

بہتر ہے: سخت دباؤ' لیٹ جانا' ڈھیلے کپڑے۔ نقصان دہ: ہلکا چھونا۔

Drosera -15 (کالی کھانسی کی بہترین دوائی)

کالی کھانسی کیلئے بہترین دوائی ہے۔ مزید دیکھیں :Ipecac+Ant Tart۔ جب کھانسی شدید ہو اور اس حد تک پہنچ جائے کہ الٹیاں آئیں اور ناک بہے۔ سینہ تھامنا بہتر ہے۔ گلے میں پَر اٹکا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ بے آرامی ہوتی ہے۔ جذباتی طور پر شک وشبہات میں مبتلا ہوتا ہے۔ تمام علامات آدھی رات کو بہتر ہو جاتی ہیں۔

بہتر ہے: بیٹھنا' تازہ ہوا۔ نقصان دہ : لیٹنا' بولنا اور گرمی۔

Gelsemium-16 (فلو کی دوائی)

خاص کر اگر spine (ریڑھ کی ہڈی) کے اوپر نیچے کپکپی طاری ہو' یا فالج کی خصوصیات ہوں۔ اس دوائی کو ''شیشے کا صندوق'' بھی کہا جاتا ہے۔ دماغی چستی کیلئے بھی مفید ہے۔ مریض خوفزدہ ہوتا ہے۔ مریض کا سر بھاری ہوتا

ہے۔حتیٰ کہ آنکھوں کے پپوٹے گر جاتے ہیں۔

Hepar Sulph -17 (درد اور infection والے زخموں کی دوائی)

بہت ساری چیزوں سے نہائیت حساس ہوتے ہیں۔چھونا، درد، شور، پریشانی۔جذباتی طور پر شدت پسند ہوتے ہیں۔پیپ بنانے کی صلاحیت رکھتی ہے۔دردیں چبھن والی ہوتی ہیں۔

بہتر ہے: گرمی، گرم بستر میں لیٹنا۔نقصان دہ: سردی، ڈھانپے ہوئے نہ رہنا۔

Hypericum -18 (اعصابی زخموں کی دوائی)

ایسے زخم جو چیرنے پھاڑنے سے ہوتے ہیں، ان کیلئے ابتدائی طبی امداد اور مفید ہے، یا کسی حادثے کی وجہ سے اگر کوئی ایسا حصہ متاثر ہو جہاں nerves زیادہ ہوں، مثلاً دروازہ بند ہو جائے اور انگلیاں اندر آ جائیں۔دردیں نہائیت شدید ہوتی ہیں۔درد کی ٹیسیں nerves کے ساتھ ہوتی ہیں۔شہرت یافتہ Anti-tetnaus خصوصیات کی حامل ہے۔

Ignatia -19 (تازہ محرومی اور جذباتی صدمے کی دوائی)

ایسی علامات کیلئے مفید ہے جن میں دکھ، نقصان، غم اور محبت میں ناکامی شامل ہے۔مریض حقیقت کو قبول کرنے سے انکار کر دیتا ہے اور اس کو جو ہو چکا ہوتا ہے اس پر یقین نہیں آ رہا ہوتا۔دوسری علامات میں آہیں بھرنا شامل ہے۔بے ہوشی اور ہسٹریا کے علاج میں بھی مفید ہے۔

بہتر ہے: گرمی۔نقصان دہ: تمباکو اور تازہ ہوا۔

Ipecac -20 (شدید متلی کی دوائی)

الٹیاں آنے سے بھی آرام نہیں ملتا۔اچانک روشن سرخ خون بہتا ہے (ناک بہنا اور periods وغیرہ) کبھی کبھی سانس کے دورے پڑنے کی بھی شکائیت ہوتی ہے۔خشک کھانسی، سانس کا بند ہونا، پیاس نہ لگنا، مسلسل لعابِ دہن اور صاف منہ۔

بہتر ہے: تازہ ہوا۔نقصان دہ: بہت زیادہ کھانا۔

Kali bich -21 (درد والی sinuses کی دوائی)

سردی لگنے اور sinusitus کی بہترین دوائی ہے۔اس کا بہتر علاج ایک ماہر ہومیو پیتھک ہی کر سکتا

ہے۔اس کی بنیادی خصوصیت stringy پیلا/سبز مادے کا اخراج ہے۔ان لوگوں کیلئے مفید ہے جن کو ٹھنڈ لگنے سے بخار ہو جاتا ہے۔سردیوں میں سردی زیادہ لگنے کے باوجود ان کو گرمیوں کا موسم ناپسند ہوتا ہے۔دردیں عام طور پر ایک مخصوص حصے میں ہوتی ہیں لیکن یہ دردیں آوارہ گردی بھی کرسکتی ہیں۔

نقصان دہ: رات کے وقت کھانا کھانے کے بعد چلنا۔

Lachesis -22

دردیں بائیں جانب سے شروع ہو کر دائیں جانب چلی جاتی ہیں۔یہ جن لوگوں کیلئے بہتر ہے ان میں گرم خون، بولنے والے، ہنس مکھ لیکن بہت زیادہ تیز دماغ والے لوگ ہوتے ہیں۔شکی مزاج اور حاسد بھی ہو سکتے ہیں۔

بہتر ہے: تازہ ہوا، cold drinks، period کے دوران اور بعد میں۔نقصان دہ: شراب، گردن کے گرد کوئی چیز زور سے لپیٹنا، گرمی، رات کو سونے کے بعد، اور حیض کی دائمی بندش۔

Ledum -23 (سوراخ دار زخموں اور Black eyes کی دوائی)

Hypericum کی طرح یہ بھی ایک شہرت یافتہ دوائی ہے جس میں anti-tetnus خصوصیات ہیں۔گہرے زخموں کیلئے مفید ہے، مثلاً ایسے زخم جو ناخن لگنے سے آتے ہیں یا جانوروں اور کیڑوں کے کاٹنے سے آتے ہیں۔دردیں شدید ہوتی ہیں۔متاثرہ حصہ سوج جاتا ہے اور نیلا ہو جاتا ہے۔ٹھنڈا ہوتا ہے لیکن مریض کو بہت گرم محسوس ہوتا ہے۔

بہتر ہے: cold applications۔نقصان دہ: گرمی۔

Lycopodium -24

بے چینی، خصوصاً نیا کام شروع کرتے وقت خود اعتمادی کی کمی، عوام میں بولنا، لیکن اگر ایک دفعہ شروع کرلیں تو پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں (جو زیادہ جلدی کرتا ہے، ناکام ہو جاتا ہے)۔پر کشش بھی ہو سکتے ہیں، لیکن گھر میں dictator ہوتے ہیں۔شکایات دائیں سے بائیں جانب جاتی ہیں (Lachesis کے الٹ)۔معدہ اور کولہا پھولا ہوا ہوتا ہے۔اپھارہ کی صلاحیت (رجحان) ہوتی ہے۔

بہتر ہے: گرم مشروبات، میٹھی چیزیں، تازہ ہوا۔

نقصان دہ: 4 pm تا 8 pm۔

Mag Phos -25

ہومیو پیتھک Aspirin کے طور پر جانی جاتی ہے۔اگر پیس کر گرم پانی میں ملا لی جائے تو زیادہ موثر ہو جاتی ہے۔سر اور چہرے کے اعصابی درد کیلئے مفید ہے۔سر درد اور toothaches سے نجات دلاتی ہے۔جن لوگوں کو یہ دوا موافق آتی ہے وہ حساس اور پریشان قسم کے لوگ ہوتے ہیں جو ہر وقت اپنی دردوں کا ذکر کرتے رہتے ہیں۔اگر علامات برقرار رہیں تو کسی ہومیو پیتھک ڈاکٹر سے رجوع کریں۔

بہتر ہے: گرمی، مضبوط دباؤ۔

نقصان دہ: سردی، چھونا، ڈھانپے ہوئے نہ رہنا۔

Merc viv -26 (منہ کے السر کی دوائی)

ان لوگوں کیلئے مفید ہے جو انسانی تھرمامیٹر ہوتے ہیں۔سردی اور گرمی کے معاملے میں نہائیت حساس ہوتے ہیں اور درمیانے موسم میں ٹھیک رہتے ہیں۔ان کے سانس اور discharges بدبودار ہوتے ہیں۔یہ سوجے ہوئے glands کی طرف مائل ہوتے ہیں۔ٹھنڈی اور میٹھی چیزوں کی طرف مائل ہوتے ہیں۔خاص طور پر رات کو لعابِ دہن زیادہ ہوتا ہے، لیکن ان کو پیاس بہت زیادہ لگتی ہے۔

برا ہے: رات کو بستر میں برا محسوس کرتے ہیں۔

Natrum Mur -27 (ٹھنڈ کے زخموں کی دوائی)

اگر زخم ہونٹوں پر ہوں اور ساتھ کوئی اور علامات نہ ہوں تو اس دوائی کے متعلقہ لوگ بہت حساس ہوتے ہیں، جو معمولی باتوں کو بہت دیر تک یاد رکھتے ہیں۔ہر چیز کی جانب ان کا ردِ عمل حساس ہوتا ہے۔وہ اپنے آپ کو دوسروں سے الگ رکھ کر بچانا چاہتے ہیں۔وہ چند مخصوص لوگوں کے دوسرے لوگوں سے تسلیاں لینا ناپسند کرتے ہیں۔نچلے ہونٹ کا درمیان والا حصہ زخمی بھی ہو سکتا ہے۔Discharges انڈے کی سفیدی کی طرح کے ہوتے ہیں۔

نقصان دہ: گرمی، سورج۔

Nux Vomica -28 (نشہ اتارنے کی دوا)

لذیذ غذاؤں کے دلدادہ ہوتے ہیں۔اس دوائی کے متعلق لوگ chilly ہوتے ہیں۔جذباتی طور پر پریشان رہتے ہیں۔بہت زیادہ حساس ہوتے ہیں۔ان کو ہاضمے کی شکایات رہتی ہیں اور الٹیاں آنے سے طبیعت بہتر

ہو جاتی ہے' لیکن ایسا کرنے میں دقت محسوس کرتے ہیں۔ وہ کھیلتے اور کام کرتے وقت بہت زیادہ محنت کرتے ہیں۔ ایک کافی کا کپ یا سگریٹ پی کر بہت سارا وقت کام کر سکتے ہیں۔ اس بات سے بے خبر کہ ایسا کرنے سے ان پر کیا اثرات ہوں گے۔ بہتر نتائج کیلئے دوائی کو سونے سے قبل استعمال کریں۔

بہتر ہے: آرام' گرمی اور گرم مشروبات۔

نقصان دہ: صبح کا وقت۔

Phosphorus -29

اس قسم کے متعلقہ لوگ پیار محبت والے' جذباتی اور شگفتہ قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہ دوسروں کے مسائل کے بارے میں سوچ کر پریشان ہو جاتے ہیں۔ بہت زیادہ پر اثر ہوتے ہیں۔ خون جلدی بہنے لگتا ہے۔ نمکین خوراک اور ice-cream کی خواہش رکھتے ہیں۔

بہتر ہے: مشروبات' کھانا اور سونا۔

نقصان دہ: اچانک موسم میں تبدیلی' خوراک نہ کھانا اور بائیں کروٹ لیٹنا۔

Pulsatilla -30 (بچوں کے کانوں کی انفیکشن کی دوائی)

اس دوائی کے ساتھ علامات اور مریض دونوں بدلتے رہتے ہیں۔ جذباتی طور پر من موجی ہوتے ہیں۔ دوستوں کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اس دوائی کے متعلقہ بچے ضدی ہوتے ہیں۔ پلسٹیلا کی اقسام پیاس نہ لگنا اور علامات بند کمرے میں رہنے سے بھی بدتر ہوتی ہیں۔ جب یہ تازہ ہوا میں جاتے ہیں تو انکا مزاج ڈرامائی طور پر تبدیل ہو جاتا ہے۔ discharges گاڑھے پیلے/سبز ہوتے ہیں۔

بہتر ہے: نہانا' چیخنا' حرکت' دباؤ۔

نقصان دہ: گیلا ہونا' آندھی والا موسم۔

Sepia -31

عورتوں میں Harmonal تبدیلیوں کی وجہ سے جو علامات سامنے آتی ہیں' ان کیلئے مفید ہے۔ ان کے محسوسات بھاری ہوتے ہیں۔ رونے والے ہوتے ہیں۔ ہمدردی لینا پسند نہیں کرتے۔ اکیلے رہنا پسند کرتے ہیں۔ Acidic چیزیں اور چاکلیٹ پسند کرتے ہیں۔

بہتر ہے: ورزش' کھانا' گرمی' تازہ ہوا۔

نقصان دہ: حالت زیادہ خراب ہوتی ہے Menses کے دوران، کھانا نہ کھانا، pregnancy۔

32- Rhus tox (موچ اور کھچاؤ کی دوائی)

بہت زیادہ بے آرامی:۔ درد ین جوڑوں کے گرد ہوتی ہیں۔ بہت تکلیف محسوس کرتے ہیں۔ پہلی دفعہ حرکت کرنے سے دردیں بہت شدید ہو جاتی ہیں، ساتھ میں چبھن کا احساس ہوتا ہے مگر بار بار حرکت سے یہ صورتحال نہیں رہتی ہے۔ جن مریضوں کو رسٹاکس کی ضرورت ہوتی ہے وہ نمی سے نفرت کرتے ہیں۔ سردیوں کا موسم ناپسند ہوتا ہے۔ ان کو بخار ہونا، فلو ہونا، زبان کے سرخ تکون ہونا، ان علامات کی واضح نشانی ہے۔ اس دوائی کے متعلق بچے ٹھنڈے دودھ کے ملتجی ہوتے ہیں۔

33- Ruta (وتروں اور ہڈیوں کی سطح پر جو زخم آتے ہیں ان کی دوا)

روٹا کا اثر بہت گہرا ہوتا ہے لیکن یہ رسٹاکس سے زیادہ مختلف نہیں ہے۔ ہڈیاں ہوئی محسوس ہوتی ہیں۔
نقصان دہ: متاثرہ حصہ پر لیٹنا۔

34- Silica (splinter) (پھٹیاں باہر نکالنے کی دوا)

ابتدائی طبی امداد میں foreign bodies باہر نکالنے کی بہترین دوائی ہے۔
بہتر ہے: گرمی۔
نقصان دہ : سردی، گیلا موسم۔

35- Staphisagria (episiotomy کی دوائی)

بظاہر میٹھا اور پرسکون نظر آتا ہے لیکن ناراض اور غمگین ہوسکتا ہے۔ تیز اوزاروں کے لگنے سے جو زخم آتے ہیں ان کیلئے بہت مفید ہے۔ مریض نہیں چاہتا کہ اسے چھوا جائے۔
بہتر ہے: گرمی، آرام اور ناشتہ۔
نقصان دہ: کسی بھی وقت کا کھانا نہ کھانا، تمباکو اور پریشانی۔

36- Sulphur

گرم خون والے ہوتے ہیں، چاہتے ہیں کہ کھڑکیاں اور دروازے کھلے رکھے جائیں۔ 11 am۔ ان کو

محسوس ہوتا ہے کہ معدہ خالی ڈوب رہا ہے۔علامات برقرار رہیں تو کسی ماہر سے رجوع کریں۔

بہتر ہے: تازہ ہوا۔

نقصان دہ: 10-11 am کے دوران نہانا۔

Other useful products (دوسری مفید مصنوعات)

کریمیں

Arnica: بیرونی استعمال کیلئے، خارش اور سوجن کو کم کرتی ہے۔

Calendula: کٹ لگنے اور جلد کے زخموں کے لئے مفید ہے۔یہ "Homeopathic antiseptic" ہے اور زخموں کیلئے مفید Balm ہے۔

Urtica Urens: جلنے سے جو زخم آتے ہیں اور سورج کی تپش اور الرجی اور کیڑے مکوڑوں کے کاٹے کیلئے مفید ہے۔

(Bach flower Remides (rescue دوائی): پانچ پھولوں کی دواؤں کا مرکب ہے۔جو لوگ خطرناک حادثات کا شکار ہو چکے ہوں ان کیلئے مفید ہے۔بہت ساری صورتحال میں آپ اسے فوراً دے سکتے ہیں۔

مختلف علامات اور علاج

نوٹ: علامات کے کالم میں لکھی گئی ادویات سامنے لکھے گئے ان بلڈ گروپس کیلئے کارگر ہیں جو سیاہ خانوں میں درج ہیں۔

نمبرشمار	علامات	
1	اگر مریض میں علامات کے باوجود سلفر کام نہ کرے تو ''سورانیئم 200'' دیں۔	A AB B O
2	جماع کے بعد اگر عورت کو قے شروع ہو جائے تو ''موسکس 30'' دیں۔	A AB B O
3	اگر اسقاط کے بعد رحم میں ورم ہو جائے تو ''سبائنا200'' دیں۔	A AB B O
4	اگر مرگی کے دورے شراب کی زیادتی یا مباشرت کی زیادتی سے ہوں تو ''سیپیا30'' دیں۔	A AB B O
5	جب ذیابطیس کے مریضوں میں شدت کی پیاس ہو اور برف کی خواہش کریں تو ''فاسفورس200'' دیں۔	A AB B O
6	اگر مریض دوستوں، رشتہ داروں اور ہجوم سے گھبرائے تو اسے ''نیٹرم کارب200'' دیں۔	A AB B O
7	خون کی شدت اور پیڑو میں تشنجی جھٹکے محسوس ہوں تو ''ملی فولیم30'' دیں۔	A AB B O
8	اگر جلد پر پسینہ زیادہ آئے اور اس کی خوشبو اور ذائقہ میٹھا یا شہد کی مانند ہو تو ''تھوجا1000'' کی ایک خوراک دیں۔	A AB B O

9	اگر مریض کی ذہنی تکلیف یا ہیجان کو سرد اور ٹھنڈی ہوا سے سکون ملتا ہو تو ''برائی اونیا 30'' دیں۔	O	B	AB	A
10	اگر مریض اپنے جسم کا کوئی حصہ کوئلے کی مانند جلتا ہوا محسوس کرے تو اسے ''کریازوٹ 200'' دیں۔	O	B	AB	A
11	اگر مریض دائمی نزلہ زکام' ناک بند ہونے اور ڈکاروں کی شکائیت کرے تو ''کاربوویج 30'' دیں۔	O	B	AB	A
12	جب اس قسم کے مریضوں میں اگر سر درد کا عارضہ ہو تو ''کیمومیلا 30'' دیں۔	O	B	AB	A
13	شرابیوں کی شدید کھانسی کیلئے ''کاکوس کاکٹی 30'' بے حد مفید دوا ہے۔	O	B	AB	A
14	اگر حاملہ کو دورانِ حمل کوئلہ کھانے کی خواہش ہو تو اسے ''کلکیریا کارب 30'' دیں	O	B	AB	A
15	اگر دورانِ حمل شرمگاہ میں شدید قسم کی خارش ہو تو ''ایمبر اگریشیا ×3'' دیں۔	O	B	AB	A
16	اگر دورانِ حمل حاملہ کے چہرے پر بھورے داغ پڑ جائیں تو ''سیپیا 30'' دیں۔	O	B	AB	A
17	اگر حاملہ کے رحم کے اندر بچے کی حرکت محسوس ہو تو ''پلسٹیلا 30'' دیں۔	O	B	AB	A
18	اگر حاملہ کی چھاتیوں میں درد ہوتا رہے اور گرہیں پڑ جائیں تو ''فائیٹولاکا ×6'' دیں	O	B	AB	A
19	اگر حاملہ کو ولادت سے قبل دردیں صرف رحم کے منہ تک ہی رہتی ہوں تو ''کالوفائلم 30'' دیں۔	O	B	AB	A
20	اگر حاملہ کو ولادت سے قبل دردیں شروع ہو کر غائب ہو جاتی ہوں تو ''اوپیم 30'' دیں۔	O	B	AB	A
21	اگر دورانِ حمل دانت درد ہو تو حاملہ کو ''کافیا'' دیں۔	O	B	AB	A
22	اگر دورانِ حمل غشی کے دورے پڑتے ہوں تو ''اگنیشیا ×3'' دیں۔	O	B	AB	A
23	اگر دورانِ حمل حاملہ کی وریدیں پھول جائیں تو اسے ''ہیمامیلس Q'' کی ٹکور کرائیں اور کھانے کو ''پلسٹیلا 30'' دیں۔	O	B	AB	A
24	اگر بال جلدی سفید ہو جائیں تو ''فاسفورس ×۳'' کبھی کبھی دیں اور آرنیکا ہیئر آئل لگائیں۔	O	B	AB	A

نمبر	ہدایت				
25	حاملہ کو قبض ہو تو ''سپیا'' دیں۔	O	B	AB	A
26	اگر مریضہ ذرا سی غذا کھانے کے بعد پیٹ میں اپھارہ محسوس کرے یا پیٹ میں ہوا بھری جائے تو اسے ''پکرک ایسڈ 30 یا Q'' دیں۔	O	B	AB	A
27	مہاسوں، سوزاک کیلئے ''پکرک ایسڈ 30'' بہترین دوا ہے۔	O	B	AB	A
28	اگر مریض دوسروں کی موجودگی میں حالات نہ بتا سکے یا کوئی کام نہ کر سکے تو اسے ''ایمبر اگریشیا 30'' دیں۔	O	B	AB	A
29	اگر مریض کی ریڑھ کی ہڈیوں کے مہرے ذکی الحس ہوجائیں تو اسے ''چائنا 30'' دیں	O	B	AB	A
30	اگر زکام کے مریض کو پیشاب کثرت سے آئے تو ''ایلیم سیپا'' دیں۔	O	B	AB	A
31	اگر مریض کو ہر چیز پتلی اور باریک نظر آئے تو ''ایلوز 200'' دیں۔	O	B	AB	A
32	زبان کی لکنت کیلئے ''سٹرامونیم 200'' اور ''کاسٹیکم'' بہترین ادویات ہیں۔	O	B	AB	A
33	یک دم درد شروع ہو جائے چاہے کیسا ہی ہو ''بیلاڈونا 30'' دیں۔	O	B	AB	A
34	دائمی قبض ہو تو ''کاسٹیکم 1000'' لاجواب ہے۔	O	B	AB	A
35	بچے کی پیدائش کے وقت سخت کمزوری ہو تو ''چائنا 30'' دیں۔	O	B	AB	A
36	سفید بالوں کی پیدائش روکنے کیلئے ''اینا کارڈیم'' استعمال کریں۔	O	B	AB	A
37	وضع حمل میں آسانی کیلئے ''اپیکاک'' دیں۔	O	B	AB	A
38	بچوں کی مٹی چھڑانے کیلئے ''کیپسیکم 30'' دیں۔	O	B	AB	A
39	اگر خارش کو ٹھنڈے پانی سے افاقہ محسوس ہو تو اس قسم کے مریضوں کو ''امونیم میور 200'' دیں۔	O	B	AB	A
40	اگر مریض سوتے میں بھیانک خواب دیکھے اور ڈر جائے، بول نہ سکے تو ''کالی بروم 200'' دیں۔	O	B	AB	A
41	جسمانی اور دماغی طور پر اگر مریض مضطرب ہو تو اسے ''آرسنک 200'' دیں۔	O	B	AB	A
42	اگر مریض بچوں کی ذہنی نشونما کے نظام میں رکاوٹ ہو جائے تو ''کلکیریا کارب 30'' دیں۔	O	B	AB	A

A	AB	B	O	ہدایت	نمبر
A	AB	B	O	اگر جلد پر شام کے وقت خارش ہو تو ''امونیا میور 30'' دیں۔	43
A	AB	B	O	اگر کالی کھانسی کا مریض بچہ موٹا تازہ اور سرخ ہو تو اسے ''سائنا ×6'' دیں۔	44
A	AB	B	O	اگر نکسیر خطرناک صورت اختیار کرے تو ''اپیکاک ×6'' دیں۔	45
A	AB	B	O	اگر حاملہ عورت کو دانت درد کی تکلیف ہو تو ''کلکیریا فاس ×6'' دیں۔	46
A	AB	B	O	اگر مصنوعی دانت لگانے سے جبڑے میں ورم ہو یا درد ہو تو ''آرنیکا Q'' دن میں 3 بار گرم پانی میں ڈال کر کلی کرے۔	47
A	AB	B	O	اگر مریض تیز دھوپ یا تیز بو برداشت نہ کر سکے تو اسے ''کالچی کم 30'' دیں۔	48
A	AB	B	O	اگر جماع کے بعد مستورات میں خون جاری ہو جائے تو ان کو ''کریازوٹ 200'' دیں۔	49
A	AB	B	O	استخوانی امراض میں ''کلکیریا فاس ×6'' دوسری مجوزہ ادویات کے ساتھ ضرور دیں۔	50
A	AB	B	O	اگر موسم کی خرابی کے باعث اسہال ہو، شدید بو ہو تو ''ایسافوٹیڈا 30'' دیں۔	51
A	AB	B	O	اگر مریض شور، موسیقی، یا گرم کمرہ پسند نہ کرے تو اسے ''نیٹرم میور 1000'' دیں۔	52
A	AB	B	O	اگر مریض انتہائی درجہ کا چڑچڑا ہو تو اسے ''کالی کارب 30'' دیں۔	53
A	AB	B	O	اگر ہونٹ پر مسا ہو جائے تو ''کالی سلف 30'' دیں۔	54
A	AB	B	O	اگر مریض کو احساس ہو کہ اسکے پیٹ میں پتھر ہیں تو اسے ''کالی فاس ×6'' دیں۔	55
A	AB	B	O	اگر پیشاب کرتے وقت جلن اور درد ہو تو ''کالی کارب'' دیں۔ اگر درد یا جلن پیشاب کے بعد ہو تو ''نیٹرم میور'' دیں۔	56
A	AB	B	O	ایپس کے بعد نیٹرم میور دینا مفید ہے، اور بیلاڈونا کے بعد کلکیریا کارب۔	57
A	AB	B	O	ایکونائٹ کے بعد سلفر، اور کیمومیلا کے بعد میگنیشیا فاس۔ اس طرح ادویات دینے سے مکمل شفا کا حصول ہوتا ہے۔	58
A	AB	B	O	مریضہ اگر حاملہ ہے اور گلے میں تکلیف محسوس کرے تو ''بیلاڈونا 30'' دیں۔	59
A	AB	B	O	پھولوں کی خوشبو سے زکام ہو جائے تو ''سباڈیلا 30'' بار بار دیں۔	60

نمبر		بلڈ گروپ
61	اگر مریض یہ محسوس کرے کہ اس کے ایک کندھے کی طرف شیطان اور دوسرے کی طرف فرشتہ بیٹھا ہے تو اسے ''انا کارڈیم 200'' دیں۔	A AB B O
62	سکتے کی حالت میں سب سے پہلے ''بیلاڈونا 30'' دیں۔	A AB B O
63	کالا موتیا اور آئرس کی سوزش کے لئے ''کالوسنتھ 30'' مشہور دوا ہے۔	A AB B O
64	دل کے پردوں کی سوزش میں ''آرنیکا 30'' تریاق ہے۔	A AB B O
65	اگر علامات سردی سے شدت اختیار کر لیں تو ''ایکونائٹ 30'' دیں۔	A AB B O
66	ولادت کے بعد اگر زچہ کا نفاس رک گیا ہو تو اسے فوراً ''برائی اونیا 30'' دیں۔	A AB B O
67	اگر مریض کی رگوں میں خون کی بجائے سرد پانی دوڑتا ہوا محسوس کرے تو ''ایپس 30'' دیں۔	A AB B O
68	اگر قرنیہ کے زخم ہوں تو ''مرکیورس آئیوڈائڈ 30'' دیں۔	A AB B O
69	آسان اور محفوظ ولادت کیلئے ''کالی فاس ×6'' 2 ماہ قبل دیں۔	A AB B O
70	اگر مریض کو انڈے یا مچھلی کی بو سے متلی ہو تو ''کالچی کم 30'' دیں۔	A AB B O
71	اگر مریض کا کھانستے کھانستے پیشاب نکل جائے تو ''کاسٹیکم 200'' دیں۔	A AB B O
72	سرعتِ انزال کے لئے ''ہیلونائٹس 200'' اکسیر دوا ہے۔	A AB B O
73	اگر قے خونی ہو اور اس میں غیر منہضم اشیاء خارج ہوں تو ''فیرم فاس ×6'' دیں۔	A AB B O
74	اگر پنسیلین کے ٹیکے کے ردعمل کو روکنا ہو اور اس کے اثرات کو زائل کرنا ہو تو فوراً ''سلفر 30'' دیں۔	A AB B O
75	اگر دیگر اینٹی بائوٹک ادویات کے ردِعمل اور مضر اثرات کو روکنا ہو تو ''کاربو ویج 30'' دیں۔ یا ''نکس وامیکا 200'' دیں۔	A AB B O
76	اگر مریض کو دودھ ہضم نہ ہو اور پینے سے اسہال شروع ہو جائیں تو ''نیٹرم کارب 30'' دیں۔	A AB B O
77	ناریل کو بمع جڑ اکھاڑ لیں اور 3 حصہ ریکٹی فائڈ سپرٹ میں ڈال لیں۔ ایک حصہ بعد میں نکال لیں، چھان کر رکھ لیں، مدر ٹنکچر تیار ہے۔ پیشاب بند جلن میں کام آتا ہے۔	A AB B O

بلڈ گروپ				بیان	نمبر
A	AB	B	O	''کاربو ویج'' اور ''لائکوپوڈیم'' ایک دوسرے کے معاون ادویات ہیں۔	78
A	AB	B	O	اگر مریض تنہا رہے یا مکان میں تنہا رہنے سے گھبرائے۔ اسے ''کالی کارب'' دیں۔	79
A	AB	B	O	اگر مریضہ یہ خیال کرے کہ وہ شیشے کی بنی ہوئی ہے تو اسے ''تھوجا'' دیں۔	80
A	AB	B	O	اگر سکول کی بچیوں میں سر درد اور زکام کا عارضہ رہتا ہو تو ان کو ''سباڈیلا 30'' دیں۔	81
A	AB	B	O	اگر مریض خودکشی کرنا چاہے مگر موت سے ڈرے، خودکشی کی ہمت نہ ہو۔ ''ریسٹاکس 1000'' دیں۔	82
A	AB	B	O	دق کے مریضوں کو اگر گرم کمرے میں دم کشی محسوس ہو تو اسے ''ٹیوبرکولائنم 200'' دیں	83
A	AB	B	O	اگر مریضہ کے پاؤں گرم ہوں اور ہاتھ ٹھنڈے رہیں۔ پاؤں سرد ہو جائیں اور ہاتھ گرم ہو جائیں۔ ''سیپیا 30'' دیں۔	84
A	AB	B	O	اگر مریضہ کمرہ ٹھنڈا محسوس کرے اور گرم کپڑا اوڑھے رکھے تو اسے ''ہیپر سلفر 200'' دیں۔	85
A	AB	B	O	اگر بواسیر کے مسے کوئلے کی طرح جلتے محسوس ہوں تو ''کالی کارب 30'' دیں۔	86
A	AB	B	O	اگر مریض یہ خیال کرے کہ اس کی روح عورت ہے تو اسے ''پلسٹیلا 30'' دیں۔	87
A	AB	B	O	مریض کے سر درد میں اگر یہ احساس ہو کہ اس کے سر کے گرد لوہے کا فریم یا تار کس کر باندھ رکھی ہے تو اسے ''ٹیوبرکولائنم'' دیں۔	88
A	AB	B	O	اگر مریض گرم کمرہ میں تکلیف زیادہ محسوس کرے مگر گرم مشروبات سے آرام محسوس ہو۔ لیکن ٹھنڈی جگہ رہنا پسند کرے تو اسے ''سپونجیا 30'' دیں۔	89
A	AB	B	O	اگر دورانِ حمل وضع درد یک دم رک جائے اور تشنجی دورے شروع ہو جائیں تو ''چائنا 30'' جلدی جلدی دیں۔	90
A	AB	B	O	انفلوئنزا میں ''ٹیوبرکولائنم 1000'' ایک خوراک دینے سے اس مرض کی روک تھام ہو جاتی ہے۔	91
A	AB	B	O	زیادہ بولنے گانے سے اگر آواز بیٹھ جائے یا گلا پک جائے اور درد کرے تو ''ایلومینا 30'' دیں۔	92

A	AB	B	O		
A	AB	B	O	اگر مریض یہ احساس رکھے کہ اس کے گلے میں بندش ہے یا گلے میں کوئی چیز پھنسی ہوئی ہے تو اسے ''ہیپر سلفر×3'' دیں۔	93
A	AB	B	O	اگر مریض صبح تین بجے کے بعد سو نہ سکے تو اسے ''دنکس وامیکا30'' دیں۔	94
A	AB	B	O	اگر مریض یہ محسوس کرے کہ اس کی آنکھیں دھوئیں سے بھری ہوئی ہیں تو اسے ''کروکس سٹائیوا30'' دیں۔	95
A	AB	B	O	مریضہ کو دورانِ حمل حیض اسہال شروع ہو جائیں تو اسے ''بووسٹا200'' دیں۔	96
A	AB	B	O	اگر خونِ حیض گرم اور بدبودار ہو تو مریضہ کو ''بیلا ڈونا200'' دیں۔	97
A	AB	B	O	اگر معدے میں زخم ہو جائیں اور پیٹ نفخ سے پھول جائے تو ''ارجنٹم نائٹریکم30'' دیں۔	98
A	AB	B	O	اگر مریض بار بار دودھ پینے کی خواہش رکھے تو اسے ''رسٹاکس200'' دیں۔	99
A	AB	B	O	اگر حیض شروع ہونے سے قبل مریضہ کا گلا خراب ہو جائے یا سوزش ہو جائے تو اسے ''منگنیشیا کارب30'' دیں۔	100
A	AB	B	O	اگر بچوں کا قد تھوڑے عرصے میں لمبا ہو جائے اور وہ دبلے پتلے کمزور ہوں تو ان کو چند ماہ ''ایسڈ فاس×3'' دیں۔	101
A	AB	B	O	اگر چائے پینے سے علامات میں زیادتی ہو یا جنسی کمزوری شروع ہو جائے تو ان کو ''سیلینیم1000'' دیں۔	102
A	AB	B	O	مریض کو اگر یہ وہم ہو کہ اس کے جسم کا کوئی حصہ گر جائے گا ''بٹیشیا200'' دیں۔	103
A	AB	B	O	اگر شیر خوار بچوں کا ناک بند ہو جائے اور وہ ناک سے سانس نہ لے سکیں تو ان کو ''ڈلکامارا30'' دیں۔	104
A	AB	B	O	اگر بچہ ایک پستان سے دودھ پی رہا ہو' دوسرے پستان سے خود جاری ہو جائے یا دودھ بہ نکلے تو ''بوریکس30'' دیں۔	105
A	AB	B	O	اگر دانت درد کو سرد پانی سے آرام آئے تو ''برائی اونیا30'' دیں۔	106
A	AB	B	O	اگر مریض کو ٹھنڈا پانی پینے سے کھانسی بند ہو جائے تو اسے ''کاسٹیکم200'' دیں	107

نمبر		O	B	AB	A
108	اگر مریض امراضِ تنفسیہ میں حلق کے اندر گندھک کے دھوئیں کو محسوس کرے تو اسے ''پائرو جینیم 30'' دیں۔	O	B	AB	A
109	اگر مستورات میں حلق کی خواہش زور پکڑتی جائے ''گریشیولا ×3' یا ''کلاڈیم 200'' دیں۔	O	B	AB	A
110	بچوں کے ڈر کیلئے ''اینٹم کروڈیم اور بڑوں کے ڈر کیلئے'' آرم میٹیلکم'' شیر جیسی طاقت پیدا کرتی ہے۔	O	B	AB	A
111	پیاس کا نہ ہونا: ''پلسٹیلا'' پیاس کم ہونا: ''ڈلیکسس'' پیاس کا لگنا: ''کالی سلف'' شدید پیاس: ''برائی اونیا''۔	O	B	AB	A
112	مریض بار بار ہاتھ دھوئے: ''آرسینک''	O	B	AB	A
113	نزلہ زکام کھانسی: ''بیسی لینیم''	O	B	AB	A
114	خشک زکام کھانسی: ''ٹیوبر کولائینم''	O	B	AB	A
115	اگر بچہ مریل اور گم سم نظر آئے تو اسے ''جیلسی میم اور ایکونائٹ'' دیں۔	O	B	AB	A
116	اگر مریض سردی بہت محسوس کرتا ہو' سرد ہوا بالکل برداشت نہ ہو۔ سرد ہوا اسے لگ جانے سے بہت سی تکالیف پیدا ہوتی ہوں' مثلاً خناق وغیرہ۔ سردی کی وجہ سے مریض بہت کپڑے اوڑھے رکھتا ہو تو ''ہیپر سلفر'' دیں۔	O	B	AB	A
117	اگر دانت جڑ میں گلتے ہوں تو ''میزیریم'' دیں۔	O	B	AB	A
118	اگر دانت چوٹی پر گلتے ہوں تو ''مرکیورس'' دیں۔	O	B	AB	A
119	بچوں میں چاک کوئلہ اور ناقابلِ ہضم چیزیں کھانے کی خواہش ہو تو ''سیکوٹا'' دیں۔	O	B	AB	A
120	اگر پھنسیاں جڑ کر اگزیما کی موٹی زرد تہ بناتی ہوں عموماً سر اور چہرہ پر ہوتی ہیں۔ سر پر گاہے اس طرح کی تہ بن جائے جیسے گیلی مٹی کا لیپ دیا گیا ہو تو ''سیکوٹا'' دیں۔	O	B	AB	A
121	پیٹ میں ریح۔ ڈھول کی طرح پھولا ہوا پیٹ: ''ٹیریبن تھینا''	O	B	AB	A
122	سردی سے تمام تکالیف بڑھ جائیں تو ''اگیریکس'' دیں۔	O	B	AB	A

نمبر	علامات	بلڈ گروپ
123	بعد جماع عورت کا بیہوش ہو جانا۔ مرد کا تھک ہار کر گر پڑنا۔ کثرتِ جماع کے بعد نتائج۔ مرگی کا دورہ۔ بچے دیر سے چلنا سیکھیں تو ''اگیریکس'' دیں۔	A AB B O
124	تمباکو کے دھوئیں سے شدید نفرت اور علامات میں اضافہ ہو تو ''اگنیشیا'' دیں۔	A AB B O
125	بواسیر کو چلنے پھرنے سے آرام ہو تو ''اگنیشیا'' دیں۔	A AB B O
126	شدید قبض' کئی دن تک حاجت نہ ہو' مینگنوں کی طرح جلا ہوا پاخانہ ہو تو ''اوپیم'' دیں۔	A AB B O
127	بچوں میں سوتے جاگتے وقت ڈر لگے تو ''اوپیم'' دیں۔	A AB B O
128	''ایپس×3'' تین ماہ کا حمل ضائع کر دیتی ہے۔	A AB B O
129	نامردی۔ جب کہ آلہ تناسل نہائیت ذکی الحسی ہوں۔ انتشار کے قبل یا فوراً بعد انزال ہو جاتا ہو تو ''فاسفورک ایسڈ'' دیں۔	A AB B O
130	بوقتِ جماع عورت کو انزال نہ ہو تو ''فاسفورس' گریفائٹس'' دیں۔	A AB B O
131	پیٹ میں پانی اچھلتا ہوا محسوس ہو تو ''فاس فورک ایسڈ'' دیں۔	A AB B O
132	جریان' احتلام بکثرت' باافراط اور کمزور کرنے والے ہوں' ایک وقت میں کئی بار احتلام ہو جاتا ہو' مریض شرمندہ اور اداس رہتا ہو تو ''فاسفورک ایسڈ'' دیں۔	A AB B O
133	جلق مارنے کی نہ رکنے والی خواہش ہو تو ''فاسفورک ایسڈ'' دیں۔	A AB B O
134	دودھ پلانے والی ماؤں کی کمزوری دور کرنے کیلئے ''فاسفورک ایسڈ'' دیں۔	A AB B O
135	اطفال کا پیشاب' دودھیا رنگ خارج ہونا: ''فاسفورک ایسڈ'' دیں۔	A AB B O
136	دودھ خشک کرنا ہو تو ''لیک کینائنم'' دیں۔	A AB B O
137	دودھ بڑھانے کیلئے ''لیک ڈی فلوریٹم'' دیں۔	A AB B O
138	زکام بخار کی ابتداء میں ''کالی سلف اور فیرم فاس'' باری باری دیں۔ بخار جاتا رہتا ہے۔ زکام' ٹھنڈک کو آرام آ جاتا ہے۔	A AB B O
139	لڑکوں کے پستانوں میں دودھ ہو تو ''مرکیورس'' دیں۔	A AB B O
140	بخار کی تیزی سے فالج ہو جائے تو ''دنکس وامیکا'' دیں۔	A AB B O

نمبر	علامات	بلڈ گروپ
141	جولوگ دیرینہ بیماریوں ازقسم ٹائفائڈ میں مبتلا ہوں اور کبھی پورے طور پر ٹھیک نہ ہوتے ہوں تو ''کاربوویج'' دیں۔	A AB B O
142	دوائیوں سے دبائے گئے بخاروں کے اثرات ہر موسمِ بہار میں ظاہر ہوں' ہلکا ہلکا بخار رہے ''دلیکس'' دیں۔	A AB B O
143	جوعورت بچہ کو دودھ نہ پلا سکے یا بچہ مر جائے' دودھ خشک کرنا مقصود ہو تو ''لیک کینائنم'' یقیناً دودھ خشک کر دیتی ہے۔	A AB B O
144	عورت کے پیڑو میں نیچے کی طرف دباؤ' جسے ہاتھ سے دبانے سے افاقہ ہو 'حیض صرف چلتے وقت کرنا۔ ''لیلیئم ٹگرینم'' دیں۔	A AB B O
145	عورت میں جماع کے وقت منی باہر نکل جاتی ہے اور اس لئے بانجھ پن ہو جاتا ہے۔ ''نیٹرم کارب'' دیں۔	A AB B O
146	ماہواری بہت دیر کے بعد قلیل اور صرف چند گھنٹے رہتی ہے۔ ''وائی برنم آپولس'' دیں۔	A AB B O
147	پیٹ پھولا ہوا اور گڑگڑاہٹ ہو جیسے پیٹ میں پانی پھر رہا ہو ''ایسڈ فاس'' دیں۔	A AB B O
148	لیکوریا جبکہ پانی بافراط آتا ہو اور رس رس کر مریضہ کی ایڑیوں تک جاتا ہو۔ ''سفلینیم'' دیں۔	A AB B O
149	لنگڑی کا درد جبکہ دردیں رات کو ہوں' دن چڑھے آرام آجاتا ہو ''سفلینیم'' دیں۔	A AB B O
150	مریض کو بلیوں کے خواب آئیں یا خود کو بلی سمجھیں۔ ''سلفر/مرکیورس سال'' دیں۔	A AB B O
151	جن مستورات کو بچہ پیدا ہونے کے بعد دودھ نہ پیدا ہوتا ہو' ان کو وضع حمل سے ہی ''تھائی روڈینم'' روزانہ تین بار دیں۔	A AB B O
152	بچوں کے خصیے فوطوں میں نہ اترتے ہوں تو نصف نصف ''تھائی روڈینم'' کی خوراکیں کچھ عرصہ تک دیں۔	A AB B O
153	حاملہ کی قے۔ جب قے آئے چہرہ ٹھنڈے پسینہ سے تربتر ہو' منہ سے پانی زیادہ آئے بھوک خوب ہو مگر جی متلاتا ہو اور ریشہ بافراط آتا ہو نقاہت درجہ کمال ہو۔ ''لوبیلیا انفلیٹا'' دیں۔	A AB B O

A	AB	B	O	بچہ گستاخ ہو' تنبیہ کرنے پر ہنس دیتا ہو تو ''گریفائٹس'' دیں۔	154
A	AB	B	O	بچہ دن بھر روتا چلاتا رہے' رات کو آرام سے سوئے۔ ''لائکو پوڈیم'' دیں۔	155
A	AB	B	O	بچہ دن رات سوتا نہ ہو' رات کو چیختا چلاتا رہتا ہو۔ ''سورانیم'' دیں۔	156
A	AB	B	O	دورانِ حمل ہچکی کا عارضہ ہو جائے تو ''سائی کلیمن ×3'' دیں۔	157
A	AB	B	O	ایام حمل میں جی متلاتا ہو' بے حسی اور بے خوابی ہو۔ ''سمی سی فیوگا'' دیں۔	158
A	AB	B	O	رحم کی خرابی کی وجہ سے ہسٹریا یا مرگی کے دورے پڑتے ہوں ''سمی سی فیوگا'' دیں۔	159
A	AB	B	O	وضع حمل کے بعد جب مریضہ رفع حاجت کو جاتی ہو تو کانچ نکل آتی ہو۔ ''روٹا ×6'' دیں۔	160
A	AB	B	O	دھوبی لوگ جو پانی میں کپڑے دھوتے ہوں ان کی بیماریوں کیلئے۔ ''کلکیر یا کارب'' دیں۔	161
A	AB	B	O	صفرادی پتھروں کا درد کم کرنے کے لئے ''کلکیر یا کارب'' دیں۔	162
A	AB	B	O	پلیگ کیلئے ''اگنیشیا 200'' دیں۔	163
A	AB	B	O	چیچک کیلئے ''پلسٹیلا'' دیں۔	164
A	AB	B	O	کالی کھانسی کیلئے ''کمفر ×3 یا سلفر 30'' دیں۔	165
A	AB	B	O	افیون کھانے کی عادت روکنے کیلئے ''وریٹرم'' دیں۔	166
A	AB	B	O	تمباکو کی عادت چھوڑنے کیلئے ''کمفر Q'' دیں۔	167
A	AB	B	O	تمباکو نوشی۔ حقہ۔ سگریٹ میں ''کلیڈیم'' حیرت انگیز اثر رکھتی ہے۔	168
A	AB	B	O	آوارہ گردی کی عادت روکنے کیلئے ''سورانیم' بیوفو'' دیں۔	169
A	AB	B	O	فحش کلامی' گالیاں بکنا۔ ان علامات میں ''بیوفو'' مفید ہے۔	170
A	AB	B	O	سینما بہت دیکھنے اور گانے کے شوقین مزاج انسانوں کو ''ٹیرن ٹیولا'' دیں۔	171
A	AB	B	O	بے حیائی کی باتیں کرنا' ننگا ہو جانے کی خواہش میں ''ہائیوسائمس'' دیں۔	172
A	AB	B	O	جھوٹ بولنے والوں کو کچھ دن ''وریٹرم'' دیں تو سچ بولنے لگیں گے۔	173
A	AB	B	O	مٹھائی چرانے کی عادت ہو تو ''فاسفورس 200'' کی صرف ایک خوراک دیں۔	174

175	سنگدل اور ظالم انسانوں کو ''مرکیورس سال 30'' دیں۔	O	B	AB	A
176	نقلیں اتارنے اور منہ چڑانے والے بچوں کو ''مینگنیم' ایسیٹیکم'' دیں۔	O	B	AB	A
177	بچے اگر ناگفتہ شرارتیں کریں تو ''گریفائٹس'' دیں۔	O	B	AB	A
178	بخیل اور کنجوس انسانوں کو ''لائکوپوڈیم'' دیں۔ (چند خوراکیں دیں)	O	B	AB	A
179	خودکشی کا خیال۔ ''آرم میٹیلیکم'' دیں۔	O	B	AB	A
180	بکرا ذبح کرتے دیکھنا یا خون دیکھ کر گھبراہٹ ہو تو ''ایلومینا'' دیں۔	O	B	AB	A
181	چاقو یا چھری دیکھ کر خودکشی کا خیال ہو تو ''بیلاڈونا یا کلکیر یا کارب'' دیں۔	O	B	AB	A
182	گلے میں رسہ ڈال کر خودکشی کی امنگ ہو تو ''نیٹرم سلف'' دیں۔	O	B	AB	A
183	ریوالور یا گولی لگ کر مر جانے کا خیال ہو تو ''اناکارڈیم یا پلسٹیلا'' دیں۔	O	B	AB	A
184	سانپ بچھو' زہریلے جانوروں کا خیال رہے تو ''چائنا'' دیں۔	O	B	AB	A
185	سیڑھیاں اترنے سے دل ڈوبنے لگے تو ''بوریکس'' دیں۔	O	B	AB	A
186	بجلی کڑکنے سے ڈر ہو تو ''میڈورینم'' دیں۔	O	B	AB	A
187	ناکام محبت کے بداثرات۔ ''اگنیشیا' کالی فاس'' دیں۔	O	B	AB	A
188	غصہ پی جانے کے اثرات۔ ''سٹافی سیگیریا'' دیں۔	O	B	AB	A
189	گرم پانی سے غسل کرنے یا ہاتھ دھونے سے متلی کا احساس ہو تو ''فاسفورس'' دیں۔	O	B	AB	A
190	منہ ہاتھ دھونے سے کھانسی ہو تو ''سٹافی سیگیریا'' دیں۔	O	B	AB	A
191	بیماری کا احساس کرنے سے بیماری بڑھ جائے تو ''کاسٹیکم'' دیں۔	O	B	AB	A
192	ماہواری کی تکالیف سے تنگ آ کر خودکشی کا خیال ہو تو ''سلیشیا'' دیں۔	O	B	AB	A
193	عجیب وغریب ڈراؤنی شکلیں نظر آئیں تو ''سٹرامونیم'' دیں۔	O	B	AB	A
194	اپنی بیوی پر شک کرنا۔ ''ڈلیکسس'' دیں۔	O	B	AB	A
195	وہم کے علاج میں ''سباڈیلا'' عمدہ دوا ہے۔	O	B	AB	A
196	اگر عورت کی چھاتیوں میں دودھ کی بجائے خون آئے تو ''بیوفو'' دیں۔	O	B	AB	A
197	بارش سے بھیگنے سے مرض ہو تو ''رسٹاکس'' دیں۔	O	B	AB	A

198	دھوبیوں کا علاج۔ ''سیپیا'' دیں۔	A AB B O
199	دورانِ حمل اندامِ نہانی میں خارش ہو' گاڑھا مواد خارج ہو' خارش کے باعث جلق کی عادت ہو۔ ''کلاڈیم'' دیں۔	A AB B O
200	حیض کی بے قاعدگی' حیض پیش از وقت با افراط آتا ہو' خون روکنا مشکل ہو' تھوڑی سی اکسائیٹ سے پھر جاری ہو' کمزور مریضہ ہو ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوں' سیلان الرحم مانند دودھ کے آتا ہو۔ ''کلکیر یا کارب'' دیں۔	A AB B O
201	مجامعت کے وقت نہ انزال ہو'' کلاڈیم'' دیں۔	A AB B O
202	حمل کے دوران ہچکی کا عارضہ ہو۔ ''سائی کلیمن ×3 '' دیں۔	A AB B O
203	ایامِ جوانی میں قبض ہو یا شیر خوار بچوں کو قبض ہو۔ ''لائکو پوڈیم'' دیں۔	A AB B O
204	چھوٹی لڑکیوں کو لیکوریا بوجہ کمزوری ہو۔ ''ملی فولیم'' دیں۔	A AB B O
205	ہر پاخانے کے بعد اعضائے تناسل سے خون جاری ہو۔ ''لائکو پوڈیم'' دیں۔	A AB B O
206	بچوں کو خسرہ کے بعد دمہ کا عارضہ ہو گیا ہو۔'' کاربو ویج'' دیں۔	A AB B O
207	مریض اندھیرہ پسند نہ کرے' بھوت وغیرہ کا ڈر لگے' آنکھوں کے سامنے سیاہ دھبے لہراتے نظر آئیں' آنکھوں میں جلن ہو' روزانہ نکسیر آتی ہو' ضعفِ بصر ہو۔ ''کاربو ویج ×30 '' دیں۔	A AB B O
208	کثرتِ حیض' دو حیضوں کے درمیانی وقفوں میں خون آ جائے' دبلی پتلی مریضہ' حیض پیش از وقت' جنون مجامعت' خارش' اینٹھن اندامِ نہانی ''پلاٹینا 30 '' دیں۔	A AB B O
209	شیر خوار بچے کو فالج' نقاہت بدرجہ کمال۔ ''پلمبم میٹیلکم'' دیں۔	A AB B O
210	وضع حمل' دورانِ حمل بواسیر میں کانچ باہر نکل آتی ہو۔ ''پوڈوفائلم'' دیں۔	A AB B O
211	ہرنیا خواہ کسی قسم کا ہو اور قولنج ہونا۔ ''پلمبم میٹیلکم'' دیں۔	A AB B O
212	ہیضۂ اطفال شیر خوار۔ ''پوڈوفائلم'' دیں۔	A AB B O
213	اگر بچہ گم سم ہو تو ''جیلسی میم'' دیں۔	A AB B O
214	اگر بچے کی چھاتی کی تکالیف ''اینٹی مونیم'' ٹھیک نہ کر سکے تو ''ہیپر سلفر'' دیں۔	A AB B O

A	AB	B	O		
A	AB	B	O	ایامِ جوانی کی قبض،شیر خوار بچوں کو قبض ہو۔''لائیکو پوڈیم'' دیں۔	215
A	AB	B	O	تانبے کے رنگ کے زخم اور خارش کے دانے۔''سنا بیرس'' دیں۔	216
A	AB	B	O	قبض شدید،پاخانہ دقت سے آتا ہو،مقعد چھل جاتی ہو اور خون جاری ہو جاتا ہو، مقعد میں درد ہوتی ہو۔''فیرم فاس'' دیں۔	217
A	AB	B	O	شیر خوار بچوں کے منہ میں چھالے۔''یوپاٹوریم پرفولئیٹیم'' دیں۔	218
A	AB	B	O	چلنے پھرنے،کھانسنے،یا چھینکنے سے پیشاب بے اختیار نکل جاتا ہو۔''زنکم میٹیلکم'' دیں۔	219
A	AB	B	O	خون حیض کے جاری ہونے سے تمام تکالیف ختم ہو جاتی ہوں جب حیض ختم ہو دوبارہ شروع ہو جاتی ہوں۔''زنکم میٹیلکم'' دیں۔	220
A	AB	B	O	کسی مقام کے عضلات جھٹلاتے ہوں۔''زنکم میٹیلکم'' دیں۔	221
A	AB	B	O	ہاتھوں کے چھوٹے جوڑوں میں دردیں ہوتی ہوں۔''کالوفائلم'' دیں۔	222
A	AB	B	O	کیل مہاسے نوجوان فربہ اشخاص کے چہروں،سینوں پر نمودار ہو جائیں۔ ''کالی برومیٹم'' دیں۔(نمک سے پرہیز کریں۔)	223
A	AB	B	O	پیشاب میں کیلشیم آرہا ہو تو ''آگزالک ایسڈ'' دیں۔	224
A	AB	B	O	کولہے کے جوڑ کے درد کی دوا ''سٹرامونیم'' ہے۔	225
A	AB	B	O	نفاس جاری کرنے کیلئے ''نیٹرم سلف 6×'' دیں۔	226
A	AB	B	O	پیشاب دن رات بے خبری میں نکلتا رہتا ہو۔بوقتِ مجامعت عورت کو درد ہوتا ہو اور اندامِ نہانی سے خون جاری ہوتا ہو۔مریض سوکھا،مرجھایا ہوا،عمر سے زیادہ بڑا معلوم ہو۔ان تمام علامات کیلئے ''ارجنٹم نائیٹرکم'' دیں۔	227

''جلق''

جلق کی عادت چھڑوانے کے لئے ''بیوفو'' نہائیت مفید ہے۔

مستورات میں انگشت زنی کی عادت چھڑوانے کیلئے ''سٹیفی سیگریا'' اور ''گریشی اولا'' مفید ہیں۔

جلق کے بعد کے اثرات کیلئے ''ایسڈ فاس،چائنا'' وغیرہ دیں۔

''مثانہ کی پتھری''

پیشاب کرنے کے بعد درد۔ ''سارسپریلا'' دیں۔

''کینتھرس'' پیشاب کی تکلیف کو سکون دیتی ہے۔ اور چھوٹی پتھریوں کو خارج کرتی ہے۔

خون آلود پیشاب۔ ''بربرس ولگرس'' دیں۔

جب پتھری نکل رہی ہو تو ''کلکیر یا کارب'' دیں۔

''کلکیر یا کارب' سارسپریلا' بربرس ولگرس'' وغیرہ دیں۔

''آتشک''

بیرونی طور پر ''کیلنڈولا لوشن'' سے صاف رکھیں۔ اگر زخم سے سیلان خون ہو تو اول یہ اندرونی دوائیں دینے سے درست ہو جاتا کرتا ہے۔

اگر ضرورت ہو تو ''کیلنڈولا یا ہامیلس'' لوشن سے پٹی تر کر کے رکھیں اور اندرونی طور پر درج ذیل دوائیں دیں۔

ابتداء میں ''مرکیورس 30 یا 200'' دیں۔ بہت سے مریض اسی دوا سے صحت یاب ہو جاتے ہیں۔ اس کی چند خوراکیں مرض کو جڑ سے ختم کر دیتی ہیں۔ اس کا اثر 4 سے 5 روز میں معلوم ہونے لگتا ہے' اگر مرکیورس سال سے مکمل فائدہ نہ ہو تو ''مرکیورس کار'' دیں۔ دوسرے درجہ میں جبکہ مرکیورس سے فائدہ نہ ہو تو ''نائٹرک ایسڈ'' دیں۔ منہ کا زخم' مقعد میں شگاف' زخم سے خون بہے' سردی سے ذکی الحس وغیرہ اس کی علامات ہیں۔ جبکہ زخم فاسد ہوں' نہائت شدید درد جلن' سینکنے سے آرام ملے تو ''آرسینکم البم'' اکسیر ہے' جب زخم سے پتلا مواد کافی مقدار میں آ رہا ہو تو ''سلیشیا'' اونچی طاقت میں دیں' دوسرے درجہ میں جبکہ سفید جلدی تکالیف ہوں' سفلینیم 1000 '' دیں۔ یہ آتشک کی ہر قسم کیلئے مفید ہے۔ ابتداء میں سفلینیم cm ایک خوراک دینے سے چند ہفتہ میں مرض بالکل ٹھیک ہو جاتا ہے۔

گھونگھٹ اور حشفہ بہت متورم ہو جائیں اور فوطوں پر کھجلی کے دانے ہوں تو ''رسٹاکس'' دیں۔

اگر ورم استسقائی قسم کا ہو' چمک ہو' ڈنگ مارنے والے درد ہوں تو ''ایپس'' دیں۔

آبلے ہوں تو ''مرکیورس کار' سفلینیم ' کالی آیوڈائیڈ'' مفید ہیں۔

''سوزاک''

مرض کے شروع میں جب ورمی کیفیت اور بخار ہو تو ''ایکونائٹ'' دیں۔ جب ورم کم ہو جائے تو اور مواد آنے لگے تو ''کینابس سٹائیوا'' کا استعمال کئی دنوں تک کریں۔

بالکل ابتدا میں ''سیپیا30 ''اور اس کے بعد'' کینابس سٹائیوا'' استعمال کرتے رہیں۔
''نیٹرم سلف ×3'' چار مرتبہ روزانہ اور ''تھوجا30 ''ایک خوراک روزانہ دینے سے سوزاک ٹھیک جلد ٹھیک ہوجاتا ہے۔
سوزاک شروع ہوتے ہی ''مرکیورس سال'' دس بارہ دن تک پھر اس کے بعد ''ہیپر سلفر'' شروع کردیں۔اگر ورم نہ ہوتو ''کینابس سٹائیوا'' کا استعمال کرائیں۔اس علاج سے کبھی قرحہ نہیں ہوتا۔
سوزاک کے آغاز میں ''مرکیورس کار نمبر3 ''اور ''ایکونائٹ نمبر3'' یکے بعد دیگرے دیں۔تین ہفتے میں مریض صحت یاب ہوجاتا ہے۔
ڈاکٹر ہارٹ اور ہانیمن ''تھوجا' اور اس کے بعد ''نائٹرک ایسڈ'' کی سفارش کرتے ہیں۔
خصیوں میں ورم آجائے تو ''پلسٹیلا'' اگر یہ ناکافی ثابت ہوتو ''مرکیورس'' دیں۔
خصیوں میں ورم کیلئے ''ایکونائٹ'' اور اس کے بعد ''بیلاڈونا'' دیں۔
سوزاکی آشوبِ چشم کے لئے ''ایکونائٹ نمبر30 ''اور ''پلسٹیلا'' اور ''مرکیورس سال'' دیں۔
ابتدا میں جبکہ ورم اور بخار ہوتو ''ایکونائٹ نمبر30 ' کینابس سٹائیوا'' دیں۔
اگر مواد سبزی مائل بکثرت آئے۔پیشاب میں درد اور جلن ہو۔آتشک اور سوزاک مخلوط ہوں۔عورتوں کی اندامِ نہانی میں زخم ہوں تو ''مرکیورس سال یا مرکیورس کار200 '' دیں۔

''دردِ گردہ''

شدید تشنجی درد یکا یک آئیں اور یکا یک جائیں ''بیلاڈونا'' دیں۔
بہت سے ڈاکٹر ''بیلاڈونا اور کیمومیلا'' باری باری دینے کی سفارش کرتے ہیں۔
''بربرس ولگیرس Q'' درد کی سکون دینے کی بہترین دوا ہے۔
دائیں طرف کے دردِ گردہ میں جب بعد دوپہر 4 بجے سے 8 بجے تک زیادتی ہوتو ''لائکوپوڈیم'' دیں۔
بائیں طرف دردِ گردہ۔جب کہ پیشاب بالکل بند ہوجائے۔''اری جیرن'' دیں۔
بائیں طرف دردِ گردہ میں بلبلے اٹھنے کا احساس ہو' درد والی طرف جھکنے سے آرام محسوس ہوتو ''بربرس ولگیرس'' دیں۔
جبکہ پتھری خارج ہو رہی ہوتو ''کینتھرس'' بہت مفید ہے۔یہ پتھری کو خارج کرتی ہے' پیشاب زیادہ لاتی ہے اور درد کو سکون دیتی ہے۔
''کلکیر یا کارب نمبر200 '' درد کو سکون دیتی ہے۔

پتھری کی پیدائش روکنے کیلئے ''لائیکو پوڈیم''، ''سارسپریلا''، ''کلکیر یا کارب'' وغیرہ مفید ہیں۔
نیز ''نکس وامیکا' ارجنٹم نائٹریکم' کوکس کیکٹائی' میگنیشیا فاس'' وغیرہ کا مطالعہ کریں۔

''مقعد کا ناسور''

پھوڑے کی صورت میں ''مرکیورس''، ''بیلا ڈونا'' وغیرہ حسبِ ضرورت دیں۔
مواد خارج کرنے کے لئے ''ہیپر سلفر یا سلیشیا'' دیں۔
ناسور بن جائے تو ''سلیشیا' کلکیر یا فاس' کلکیر یا سلف'' حسبِ ضرورت دیں۔

''مردوں کے خاص امراض''

گھونگھٹ کو آہستہ آہستہ پیچھے ہٹائیں۔ حنائی رکھیں۔ اگر آتشک سوزاک باعثِ مرض ہو تو ''مرکیورس'' دیں۔ ''ایکونائیٹ'' اور ''کالی ہائڈروڈیکم'' کی بھی ضرورت ہو سکتی ہے۔
اگر ورم استسقائی قسم کا ہو' اس میں چمک ہو اور ڈنگ مارنے والے درد ہوں تو ''ایپس'' دیں۔
اگر ضروری ہو تو ختنہ کرا دیں۔

''عضوِ تناسل کا ورم''

''رسٹاکس'' اور ''ایکونائٹ'' اس شکائیت کو دور کرنے کے لئے کافی ہیں۔ اگر ضرورت ہو حسبِ علامات ''بیلا ڈونا' ایپس'' بھی دے سکتے ہیں۔ (نوٹ) اس مرض میں عضوِ تناسل سرخ اور متورم ہو جاتا ہے۔ تمام عضو پر زہر باد جیسی سرخی آ جاتی ہے' لیکن درد نہیں ہوتا۔

''سپاری کی سوجن''

اس مرض میں گھونگھٹ کے نیچے والا حصہ متورم سرخ ہو جاتا ہے۔ اس میں زخم بن جاتے ہیں اور پیپ نکلنے لگتی ہے۔ اس کو آتشک اور سوزاک سے امتیاز کرنا چاہئے۔ ''مرکیورس سال'' دیں۔
اگر ورم زیادہ ہو تو ''ایکونائٹ'' دیں۔
مقامی طور پر ''کیلنڈولا لوشن'' سے دھو کر صاف رکھیں۔

''ورم نائزہ''

اس مرض کو سوزاک سے امتیاز کرنا چاہئے۔ بالکل سوزاک کے مانند ہی ہوتا ہے۔ اس کا علاج سوزاک کی

طرح کریں۔ابتداء میں ''ایکونائٹ'' دیں۔ضرورت ہوتو ''کیناٹبس سٹائیوا'' دیں۔

''سپاری کی پھنسیاں''

مرکیورس سال، نائٹرک ایسڈ وغیرہ دیں۔

''درد خصیہ''

سرد ہوا لگنے سے درد، بے چینی، گھبراہٹ۔درد یکا یک آئیں اور یکا یک جائیں تو ''بیلا ڈونا'' دیں۔
خصیوں میں شدید اعصابی درد، رات کو احتلام، جس کا علم نہ ہو، جماع کی خواہش۔''ہیمامیلس'' دیں۔
اعصابی درد خصوصاً داہنے خصیے میں چھونے سے چوٹ جیسا درد۔''آرم میٹیلکم'' دیں۔

''نکسیر آنا''

عام طور پر جبکہ کوئی خاص علامات نہ ملیں ''ملی فولیم'' دیں۔دو قطرہ فی خوراک ''وائی پرا''، ہر قسم کی نکسیر کے لئے ایک موثر دوا ہے۔

اگر چوٹ لگنے کی وجہ سے آئے تو ''ایکونائٹ'' دیں۔
خون سیاہی مائل پتلا ہوتو ''ہیمامیلس'' دیں۔
بوڑھے اور کمزور مریضوں میں روزانہ نکسیر۔''کاربوویج'' دیں۔
نکسیر بار بار، کوئی ظاہری وجہ معلوم نہ ہو تو ''فیرم فاس 6×'' دیں۔

عورتوں کی خاص ادوّیات

''پلسٹیلا، سیپیا، بوسٹا، پلاٹینا، سائکلیمن، سبائنا، سکیل کار، لیلئم ٹگرینم، میوریکس، ہیلونیاس''

میڈوسا

اِس دوائی کا اثر پستانوں پر خاص کر ہوتا ہے۔اس دوائی کے دینے سے پستانوں میں دودھ آنا شروع ہو جاتا ہے۔خوراک: 3× اور اونچی طاقتیں

لیلئم ٹگرینم

عورتوں کے پیڑو میں نیچے کی طرف دباؤ جسے ہاتھ سے دبانے سے افاقہ ہو۔حیض کا صرف چلتے پھرتے وقت آنا۔عموماًرحم کی علامات' دماغی علامات اور دل کی علامات بدل بدل کر پیدا ہوتی ہیں۔ایک ٹھیک ہوتی ہے دوسری ہوجاتی ہے۔دباؤ کے ساتھ پاخانہ اور پیشاب کی بار بار حاجت اور رحم گر جانا۔یہ حالت اکثر اوقات وضع حمل کے بعد جلد چلنے پھرنے سے واقع ہوتی ہے۔عموماً مریضہ ہسٹریا کی مریضہ ہوتی ہے۔

پلاٹینا

نمایاں تکبّر' عورتوں میں جنونِ شہوت اعضائے تناسل اور سیاہ لوتھڑے دار حیض' کنواری لڑکیوں میں خواہشِ جماع بہت زیادہ' اعضائے تناسل کو ہاتھ لگانے سے یا جماع کرنے سے غشی کی نوبت آجاتی ہے۔خونِ حیض مقدار میں زیادہ' سیاہ جمے ہوئے لوتھڑوں والا۔

سکیل کار

دبلی پتلی کمزور اور مریل عورتوں میں سیاہ پانی کی طرح کا خون آہستہ آہستہ چلتا رہتا ہے۔حرکت سے تیز ہو جاتا ہے۔کمزور وضع حمل کیلئے 200 طاقت استعمال کریں۔

میوریکس

عورتوں میں نیچے کی طرف دباؤ' جبکہ شہوت تیز ہو اور خونِ حیض زیادہ آئے۔جنونِ شہوت' خصوصاً وضع حمل کے بعد' یاس یاس میں اگر اعضائے تناسل کو ذرا سا ہاتھ سے چھوا جائے تو شہوت بھڑک اٹھتی ہے۔اس کی علامات ''سیپیا'' سے ملتی ہیں۔''سیپیا'' میں جماع سے نفرت ہے۔اس میں خواہش زیادہ ہوتی ہے۔

ہیلونیاس

اس کو رحم کا ٹانک کہتے ہیں۔کمی خون والی مریضہ اور بے جان عورتوں میں ہوتی ہے۔بار بار اسقاطِ حمل۔کثرتِ جماع زیادہ محنت دماغی یا جسمانی۔زیادہ مقدار میں خونِ حیض کا نکلتے رہنا۔ہر وقت توجہ رحم پر رہتی ہے۔حیض جلد جلد اور بکثرت لیکوریا اور حیض بدبودار۔اعضائے تناسلی کی شدید خارش۔''ہیلونیاس کی علامات اکثر بلوغت اور دورانِ حمل اور وضع حمل کے بعد ملتی ہیں۔مریضہ چڑچڑی۔ہر وقت کام میں لگی رہتی ہے۔تمام تکالیف میں کمی خون ضرور موجود ہوتی ہے۔

گوسی پیم Q: (کپاس کے پودے کی جڑ کی چھال)

اس دوا کا استعمال زیادہ تر آلاتِ تناسل زنانہ پر ہوتا ہے۔ اسقاط حمل کے لئے اس کا جوشاندہ استعمال ہوتا ہے۔ بیرونی آلات تناسل کی علامات اس میں نمایاں ہیں۔ خصیۃ الرحم دردگاہ بن جاتے ہیں جہاں سے درد رحم تک جاتا ہے۔ چنانچہ خصیۃ الرحم کی نوبتی درد اس کی نمایاں علامت ہے۔ چونکہ اس میں صبح کے وقت قے اور تھوک زیادہ ہوتی ہے اس لئے یہ دوا حمل کی متلی قے میں مفید ہے۔ اگر حیض کا احساس ہو اور حیض جاری نہ ہو تو یہ دوا حیض جاری کر دیتی ہے۔ حیض آئے تو بیماریاں ختم' جب نہ ہو تو پھر بیماریاں شروع ہو جائیں۔ ''زنکم میٹیلکم'' دیں۔

عورتوں کے امراض

رعشہ

رنج وغم کی وجہ سے رعشہ' ہسٹریکل علامات۔۔۔''اگنیشیا'' دیں۔ اگر یہ بھی ناکافی ہو تو ''کاسٹیکم'' دیں۔
''آرسینکم'' بھی تعریفی لسٹ میں شامل کریں۔
''جیلسی میم Q'' بھی مفید ہے۔
ایک طرف کے ہاتھ اور دوسری طرف کے پاؤں میں رعشہ۔''زنکم' زویا' سٹرامونیم' سلفر' کلکیر یا کارب''
بھی حسبِ علامات دیں۔

حیض

یکا یک سردی یا خوف وڈر سے حیض بند ہو جائے۔۔۔''ایکونائٹ''
دماغی علامات' چہرہ سرخ اور دردِ سر۔۔۔''بیلاڈونا''
قبض' پیاس' دردسر' نکسیر۔۔۔''برائی اونیا''
بھیگنے سے حیض بند ہو جائے' بے چینی جس کو حرکت سے آرام ملے۔۔۔''رسٹاکس''
کثرتِ خونِ حیض صرف رات کو آئے۔۔۔''بووسٹا''
صرف دن کو خونِ حیض جاری ہو۔۔۔''ہمامیلس''
کثرتِ حیض' پیڑو میں تشنجی جھٹکے۔۔۔''ملی فولیم ۳۰''
کثرتِ حیض۔ وضع حمل کے بعد جریان خون' اسقاطِ حمل کے بعد خون چمکدار اور سیاہ لوتھڑے دار اور جما ہوا

اور کچھ پانی کی طرح، جلد جلد اور بکثرت۔۔۔ ''سبائنا''
حیض کے درد سے تنگ آ کر خودکشی کا سوچنا۔۔۔ ''سلیشیا''
خونِ حیض گرم اور بدبودار ہو۔۔۔ ''بیلاڈونا 200''

''کالوفائلم''

تشنجی اور اینٹھن والے درد جو شکم میں چاروں طرف پھیل جائیں۔ اکسیر ہے۔ حیض کے دوران دینے سے سکون دیتی ہے۔ وقفہ کی حالت میں دیں۔ آئندہ کے لئے شفا دیتی ہے۔ کافی ڈاکٹروں نے سفارش کی ہے۔

''انتھا اکسائیلم ×۱یا×۲''

نازک، آرام طلب، عصبی مزاج مریضاؤں کے درد بھرے حیض شروع ہونے میں دیں۔

''وائی برنم اوپولس Q''

5 قطرے فی خوراک تین بار روزانہ حیض شروع ہونے سے ایک ہفتہ قبل شروع کریں، درد نہیں ہوتا اور دورانِ حیض دینے سے دردوں کو سکون ملتا ہے۔

''میگنیشیا فاس'' (اونچی طاقت)

سیکنے سے تکلیف بڑھ جائے۔ حیض کم گاڑھا، سیاہ، کبھی جاری ہو جائے کبھی رک جائے۔ ورم یا اجتماع خون کی وجہ سے حیض درد سے آئے۔۔۔ ''ایکونائٹ۔ بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔''
عصبی، تشنجی ''بیلاڈونا، مگنیشیا فاس، کیمومیلا، کالوفائلم، زنتھ اوکسائلم، کافیا، پلسٹیلا، وائی برنم آپوش، سمی سی فیوگا''
خونِ حیض رحم کی بجائے ناک اور منہ سے نکسیر آئے۔۔۔ ''برائی اونیا ×30''
لیٹنے سے خونِ حیض جاری ہو، بیٹھنے چلنے پھرنے سے بند ہو جائے۔۔۔ ''کریازوٹ اور سلیشیا''
ایام ماہواری کی خرابی سے جوڑوں میں درد۔۔۔ ''سمی سی فیوگا ×30''
حاملہ عورت کو یہ ادویات مت دیں، ورنہ اسقاط ہوگا۔۔۔ ''ایپس اور کینتھرس''

دورانِ حمل استعمال کرانے کیلئے مفید ادویات

جن عورتوں کو ہمیشہ بچے مردہ پیدا ہوتے ہوں' ان کو وضع حمل سے 2 ماہ قبل ''ایکٹیا ریسی موسا نمبر 1'' دیں۔ مسلسل استعمال کرانے سے بچے زندہ پیدا ہوں گے۔

اگر وضع حمل ہمیشہ تکلف سے ہوتا ہو تو وضع حمل سے 1 یا 2 ماہ قبل ''جیلسی میم ×3 یا ×30'' استعمال کرانے سے وضع حمل آسانی سے ہوگا۔

حمل کے دوران خصوصاً پچھلے تین میں ''کلکیر یا فاس نمبر 6 یا کالی فاس نمبر 6 'مگنیشیا فاس نمبر 6'' مسلسل استعمال کرانے سے وضع حمل نہائیت آسان ہوتا ہے۔ نیز دورانِ حمل بہت سی تکالیف سے بچاؤ رہتا ہے۔ تشنجی دوروں کے ہونے کا ڈر بہت حد تک ختم ہو جاتا ہے۔

اگر ہر حمل تیسرے مہینے اسقاط ہو جاتا ہو تو قیام حمل سے ہی ''الٹرس فیری نوسا Q'' فی خوراک دن میں ۳ بار استعمال کرانا مفید ہوگا۔ لیکن آتشک وغیرہ کی مریض رہ چکی ہو تو حسبِ ضرورت آتشک کی یا اینٹی سائکوٹک ادویہ کا استعمال ضروری ہوگا۔

اگر بچہ دانی چھوٹے ہونے کی وجہ سے تیسرے چوتھے مہینے اسقاط ہو جاتا ہو تو ''الٹرس فیری نوسا اور وائی برنم پرولی فولیم Q'' ' ہر دوا دس دس قطرے فی خوراک تین چار بار روزانہ قیامِ حمل سے وضع حمل مسلسل دیں۔

''نائٹرم سلف 200 ' کالی فاس 200'' ادل بدل کر ہر چوتھے روز دوران حمل دینا' حاملہ اور ہونے والے بچے کی تندرستی کیلئے بہت مفید ہے۔

دورانِ حمل ''کلکیر یا فاس 1000'' کبھی کبھی کھلانے سے ہونے والے بچے کو مرضِ سوکھا سے بچاتا ہے۔ نیز بچہ تندرست اور عقل مند پیدا ہوتا ہے۔

اگر کسی عورت کے بچے سوکھے کے مریض یا ہڈیوں کی بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہوں تو اس کا مطلب ہے کہ والدین میں آتشک یا سوزاک کا اثر ہے۔اس لئے دوران حمل ''میڈرونیم' تھوجا' کلکیر یا فاس' سفلینیم' مرکیورس' نائٹرک ایسڈ'' وغیرہ اونچی طاقت میں حسبِ ضرورت دیں۔ بچہ سوکھے کی بیماریوں سے محفوظ رہے گا۔

اگر والدین میں دق یا دمہ کی ہسٹری ہے تو دوران حمل ''ٹیوبر کالائنم' فاسفورس' کلکیر یا فاس' کلکیر یا کارب'' وغیرہ کا گاہے بگاہے استعمال ہونے والے بچے کو بہت حد تک ان امراض کے اثر سے بچائے گا۔

جن مستورات کو آنول رک جانے کی عادت ہو ان کو دورانِ حمل ''کلکیر یا فلور' یا آرنیکا'' میں سے کوئی ایک دوا وضع حمل سے چند ہفتے قبل استعمال کرائیں۔یا ''ہائیڈرائیس ×۳'' چوتھے یا پانچویں روز چھٹے مہینے میں تین بار روزانہ دیں۔

شکم کا لٹک جانا

بعض اوقات وضع حمل کے بعد رحم اپنی اصلی حالت پر نہ آنے کی وجہ سے بڑا ہو جاتا ہے اور کروٹ لینے کے ساتھ ہی لٹک جاتا ہے۔اس کے لئے ''کروکس ۳۰'' کافی ہوتا ہے۔اگر ضرورت ہو تو ''بیلاڈونا' کلکیر یا کارب' سکیل کار' کالی کارب'' وغیرہ حسبِ علامات دیں۔

پیٹ میں جھریاں

''سلیشیا' ہیپر سلفر' سیپیا'' وغیرہ حسبِ علامات دیں۔

وضع حمل کے بعد درد

وضع حمل کے فوراً بعد آرنیکا 200 کی تین خوراکیں ہر آدھا گھنٹہ بعد دیں۔یہ زچہ کیلئے بہت مفید ہیں۔اس سے درد بہت شدید نہیں ہوتے۔رحم میں زہریلے اثرات کا خطرہ نہیں رہتا۔ دردوں کو کم اور ورم دور کرنے کیلئے ''آرنیکا'' گرم پانی میں ڈال کر شکم کے نچلے حصے پر کپڑے ٹکور کرنا مفید ہے۔

نہائیت شدید درد' بے خوابی۔۔۔''کافیا''

درد یکا یک آئیں اور یکا یک جائیں۔۔۔''بیلاڈونا''

نا قابل برداشت درد۔۔۔''کیمومیلا' سمی سی فیوگا''

اگر ایک سے زیادہ بچے پیدا ہوں اور درد نہائیت تیز ہوں۔۔۔''کیوپرم میٹیلکم' سکیل کار' پلسٹیلا''

''مکنیشیا فاس اور فیرم فاس'' باری باری دینا نہائیت مفید ہے۔

بواسیر ''کالنسو نیا، نکس وامیکا''

رگیں پھولنا۔۔۔''ہمامیلس، ایکونائٹ، پلسٹیلا''

پستانوں میں درد۔۔۔''ایکونائٹ، برائی اونیا، بیلاڈونا، پلسٹیلا''

پیشاب کا بار بار آنا۔۔۔''بیلاڈونا، لیکسس، پلسٹیلا، کنابس سٹائیوا''

پیشاب کا بند ہوجانا۔۔۔''ایکونائٹ، کیمفر، کینتھرس، لیکسس''

جھوٹا درد زہ۔۔۔''کالوفائلم'' اکسیر ہے۔

شرمگاہ کی خارش۔۔۔''سیپیا، ایمبر اگریشیا، کلیڈیم''

شکم میں بچے کی بہت زیادہ حرکات۔۔۔''اوپیم 200'' اکسیر ہے۔

جوئیں پڑنا۔۔۔''سٹافی سیگیر یا ۳۰''

ہسٹریا یا باؤ گولا

رنج وغم، محبت میں ناکامی کی وجہ سے ہسٹریا یا دورے۔ گہری ٹھنڈی سانس کے ساتھ ختم ہوں۔ ''اگنیشیا'' دیں۔ مغرور اور اپنے آپ کو بڑا خیال کرے، دوسروں کو حقیر سمجھے۔ خواہشِ نفسانی کا زور اور زیادتی ''پلسٹیلا نمبر 6'' دیں۔

بڑی عمر کی کنواری لڑکیوں اور بیواؤں کیلیئے جبکہ ہسٹریا کی وجہ سے خواہشِ نفسانی کا پورا نہ ہونا۔ ''کونیم میکولیٹم نمبر 6'' دیں۔

بے خوابی، رونے کی خواہش، دل میں دھڑکن اعصابی مزاج۔۔۔''کالی فاس''

''کروکس اور مِیٹ ویلریانیا نمبر 6، پلسٹیلا، ہائیوسائمس نمبر 6'' کا مطالعہ کریں۔

رحم کی خرابی کی وجہ سے ہسٹریا یا مرگی۔ ''سمی سی فیوگا'' دیں۔

سیلان الرحم: (لیکوریا)

(نوٹ) : اگر حیض میں سردی لگ جائے تو رحم میں ٹھنڈک ہوجاتی ہے، جس سے تمام حیض درد اور مشکل سے آتے ہوں۔۔۔''کلکیر یا فاس''

موٹی پتلی مستورات جو رونے کی رغبت رکھتی ہوں۔ کھلی ہوا پسند ہو، گاڑھا سفید یا زرد لیکوریا۔ ''پلسٹیلا'' دیں۔ اگر کوئی علامات نہ ہوں تو میں علاج ''پلسٹیلا'' سے شروع کرتا ہوں۔

''ہیلونائس Q'' 5 یا 6 قطرے 3 بار روزانہ دیں۔

مستورات جن میں زینہ چڑھنے سے سانس پھول جائے، حیض بے قاعدہ اور جلد جلد ہوں۔ ''کلکیر یا کارب''
سفید پانی جیسا اخراج، قبض، کمی خون، نمک کھانے کی خواہش۔۔۔ ''نیٹرم میور''
سیلان جوایڑیوں تک بہے۔۔۔ ''ایلو مینا، سفلیم''
زردی مائل، سبز اور پتلا اخراج۔ چہرہ پر ناک کے آس پاس پھیلا ہوا سفید یا زرد داغ۔۔۔ ''سیپیا''
اخراج زرد اور گاڑھا۔۔۔ ''ہائڈراسٹس، پلسٹیلا، کالی بائی کروم''
انڈے کی سفیدی جیسا۔۔۔ ''بوریکس، کلکیر یا فاس''
لیکوریا کی زیادتی۔۔۔ ''سفلا نیم''
دودھ جیسا لیکوریا سفید۔۔۔ ''کونیم، نیٹرم میور، پلسٹیلا، سیپیا''
''جیکا رنڈہ'' تین قطرہ فی خوراک تین بار روزانہ دیں۔ دیگر دواؤں کے فیل ہو جانے پر یہ دوا مفید ہوتی ہے۔ ''سلفر آیوڈیم، کریازوٹ، امونیم میور، ایمبر اگریشیا، گرے فائٹس'' کو بھی نظر میں رکھیں۔

''چھوٹی لڑکیوں میں سیلان الرحم''

اگر بہت بو آئے تو ''آرم میٹ 30'' دیں۔
اگر شرمگاہ متورم، سرخ ہو۔ پیشاب میں درد اور جلن ہو۔ اخراج سبزی مائل ہو تو ''کینابس سٹائیوا'' دیں۔

ورم شرمگاہ

اس مرض کی علامات سوزاک سے ملتی جلتی ہیں، اس لئے سوزاک سے اس کی تفریق کرنی چاہیے۔ ''نائٹرک ایسڈ'' دیں۔

رحم میں بچہ کا مر جانا

''کنتھرس Q5'' قطرے دیں، عموماً مطلب برآری ہو جاتی ہے۔

آنول کا رک جانا

''کنتھرس Q'' رکی ہوئی آنول نکالنے کیلئے لاجواب ہے۔ ''وسکم البم'' کے استعمال سے رکی ہوئی آنول فوراً نکل جاتی ہے۔

نفاس کا رک جانا

''نیٹرم سلف ×6 '' نہائیت مجرب ہے۔اس سے رکا ہوا انفاس جاری ہو جاتا ہے۔

نفاس کم ہو بد بودار ہو۔ بد بودار ہونے میں '' کالی فاس' برائی اونیا' رسٹاکس' ایکونائٹ '' وغیرہ مفید ہوتی ہیں۔

نفاس جاری کرنے کیلیئے۔۔۔ ''نیٹرم سلف''

نفاس رک جائے تو۔۔۔ ''برائی اونیا30''

'' پلسٹیلا ۱۰۰۰'' کی تین خوراکیں ایک گھنٹہ میں دیں۔حیض جاری ہو جاتا ہے۔

نفاس رک جائے تو '' برائی اونیا30 '' دیں۔ مریضہ کی انفرادی علامات کے مطابق دوائیں تجویز کریں۔

'' کالوفائلم' کلکیر یا کارب' مرکیورس'' وغیرہ مفید ہیں' جب بچے کے ہر بار چھاتی منہ میں لینے پر خالص خون کا سیلان ہوتو ''سلیشیا'' دیں۔

اسقاط

''کینتھرس'' اور '' ایپس'' دینے سے اسقاط ہو جاتا ہے۔

وضع حمل کے بعد پیشاب کا رک جانا

'' آرنیکا ×200 '' اکثر کافی ہوتا ہے۔اگر نا کافی ہوتو '' کاسٹی کم'' دیں۔

دودھ کا بخار

عموماً ایکونائٹ کافی ہے۔اگر قبض ہوتو '' برائی اونیا'' دیں۔

حادورمی علامات میں '' ایکونائٹ' کنائیبس سٹائیوا' کینتھرس' مرکیورس'' وغیرہ دیں۔

مزمن حالات میں '' سیپیا' کلکیر یا کارب' ہائیڈ راسٹس'' دیں۔

شرمگاہ کی خارش

اندامِ نہانی کی خارش۔خواہشِ نفسانی بڑھی ہوئی۔لب ہائے فرج متورم' نیلگوں' سفید رطوبت کا اخراج' دورانِ حمل خارش۔ '' امبرا گریشیا'' دیں۔

لب ہائے متورم کھجلی کے تر دانے' لیکوریا۔ '' سیپیا'' دیں۔

پیشاب درد جلن اور کٹن سے بار بار آئے۔ شرمگاہ پر خارش اور جلن۔ ''کینتھرس'' دیں۔
پیشاب کا قطرہ لگنے سے کھجلی بن جائے جسے فوراً پیشاب کے بعد پانی سے دھونا پڑے۔ ''مرکیورس'' دیں۔
ایامِ حمل میں شرمگاہ کی خارش۔ ''کلیڈیم'' دیں۔
شرمگاہ پر کھجلی اور آلائے تناسل کے بال گر جائیں۔ ''نیٹرم میور''
شرمگاہ میں خارش' زخم' درد۔ ''کریازوٹ'' دیں۔
خارجی طور پر ''نیٹرم میور×3'' تین گرین سفید ویزلین میں ملا کر مرہم بنا کر لگائیں۔
''سلفر' آرسینیکم' کریازوٹ'' وغیرہ کو بھی یاد رکھیں۔

شرمگاہ ذکی الحسی

نئی دلہنوں میں پہلی بار جماع کے بعد پریشانی' درد' پیشاب میں جلن۔ ''سٹافی سیگیریا''۔ ایک ہی خوراک جادو کا کام کرتی ہے۔
خشکی کی وجہ سے دورانِ جماع سخت تکلیف یا سیلان الرحم پانی جیسا' مقدار میں زیادہ۔ ''نیٹرم میور'' دیں۔
جماع کے وقت درد کیلئے بکثرت استعمال ہونے والی دوا ''سیپیا'' دیں۔

زخم کا اعصابی درد

درد یکا یک آئیں اور بند ہو جائیں۔۔۔ ''بیلاڈونا''
بدمزاجی' غصہ اور چڑچڑاپن' درد برداشت نہ ہو۔۔۔ ''کیمومیلا''
دردِ زہ جیسا درد' نفخ شکم ہسٹریا۔۔۔ ''ایسافوٹیڈا''
علاوہ ازیں ''کالوسنتھ' کافیا'' وغیرہ دیں
ڈر یا صدمے سے آخری مہینوں میں اسقاط۔۔۔ ''اوپیم''
اگر کسی دوائی کی علامات نہ ملیں' پندرہ قطرے فی خوراک دیں' ہر قسم کے اسقاط کو روکنے کیلئے مفید ہے۔

''برتھ کنٹرول''

حیض بند ہونے کے بعد ٹھیک دوسرے دن ''نیٹرم میور×200'' تین خوراک ایک خوراک روزانہ دیں۔ ایک ماہ کیلئے مانعِ حمل ہے۔ 99% کامیاب ہے۔ ''ایپس×۳' کینتھرس'' تین ماہ کا حمل دور کرتی ہے۔

دردِزہ اور مشکل وضع حمل

جب کسی دوائی کی علامات نہ ملیں تو ''پلسٹیلا 1000'' کی ۳ خوراکیں ہر پندرہ منٹ بعد دیں'اس سے دردِ زہ ہوکر ولادت ہو جاتی ہے۔اگر اس کے بعد بھی ضرورت ہو تو ''گوشی پیم Q'' 5 قطرے فی خوراک دیں۔وضع حمل جلد تر ہو جاتا ہے۔

شدید اور بے قاعدہ درد اگر کافی دیر تک رہیں اور پھر کمزور ہو جائیں تو ''کالوفائلم'' دیں۔

وضع حمل کے وقت کمزوری۔۔۔''چائنا 30''

وضع حمل میں آسانی۔۔۔''اپیکاک' کالی فاس×6'' 2ماہ قبل دیں۔

کمزور مستورات میں جبکہ دردِزہ کمزور اور بند ہو گیا ہو تو ''سکیل کار 200'' دردوں کو تیز کر دیتا ہے۔

درد برداشت نہ ہوں اور مزاج چڑ چڑا' ہر بات کا غیر مہذبانہ جواب جوش میں آئے۔''کیمومیلا×200'' دیں۔

ہر درد کے ساتھ پیشاب اور پاخانہ کی حاجت۔۔''نکس وامیکا 200'' دیں۔

اگر درد بند ہو جائیں اور مریضہ ٹھنڈی ہو جائے تو۔۔۔''کیمومیلا×200'' دیں۔

''کالی فاس×6 دس گرین' جلد جلد دینا بھی مفید ہوتا ہے۔ولادت کرا دیتا ہے۔

''بیلاڈونا' کافیا' سمی سی فیوگا' جیلسی میم' اپیکاک'' بھی حسبِ علامات دیں۔

اگر بچہ غلط وضع ہو یعنی آڑا ٹیڑھا تو ''پلسٹیلا'' اور ''کالوفائلم'' اکسیر ہیں۔یہ دوائیں بچہ کی غلط وضع درست کر کے وضع حمل کر دیتی ہیں۔

حیض کا درد سے آنا

پیٹ میں بائیں جانب بوجھ اور درد۔۔۔''سیپیا''

جب ایسا معلوم ہوتا ہو کہ کوئی چیز نیچے چھبی جا رہی ہے اور سر درد ہو تو ''بیلاڈونا'' دیں۔

جب درد اور بوجھ معلوم ہوتا ہو' بل پڑ جاتے ہوں' ایسا معلوم ہوتا ہو کوئی چیز اندر کٹ رہی ہے' درد سے رگیں تڑپتی ہوں تو ''پلسٹیلا'' دیں۔

جب قولنج کا درد اور قے آ رہی ہو' پاخانہ کبھی پتلا کبھی گاڑھا تو '' جیلسی میم'' دیں۔

جب چہرہ سرخ ہو آنکھیں سرخ اور پر درد ہوں اور مریضہ نڈھال پڑی رہے۔''کلکیر یا کارب'' دیں۔

جب عصبی کمزوری ہو مریض فربہ لیکن زرد' ہاتھ پاؤں میں چپچپاہٹ سی ہو۔'' کالن سونیا'' دیں۔

جب قبض اور بواسیر ہو۔۔۔''سلفر''

مزمن حالت میں گاہے بگاہے یہ دوا بھی دینی چاہئیے۔ دن میں 4 مرتبہ دیں۔

حیض کا کم آنا یا بند ہو جانا

''پلسٹیلا''

حیضی عورتوں میں بہ سبب نمی مثلاً بھیگ جانے سے یا زیادہ تر پانی میں ننگے پاؤں رہنے سے دقت یا درد' بیلا ڈونا' جب مریضہ میں کثرتِ خون ہو' حیض یک دم بند ہو جائے اور تڑپ پیدا کرنے والا درد ہو۔ ''سیپیا'' دیں۔

''سیپیا'' سیاہ فام یا بھورے رنگ کی عورتوں میں مفید ہے' (جب سر درد ہو اور ساتھ ہی طبیعت مضمحل سی ہو جائے' جاڑا ہو اور گرمی کے شعلے محسوس ہوتے ہوں اور پیڑو میں درد ہو)

اگر ساتھ لیکوریا ہو' ''سبائنا'' دیں۔

کالوفائیلم جب حیض کے ساتھ درد ہو' چھوٹے جوڑوں میں بھی درد ہو۔

کالی کارب

نوجوان لڑکیوں میں جب حیض کم ہو' جلن ہو' خون کا رنگ زرد ہو' آنکھوں کے نیچے ورم ہو۔

فیرم جب چہرے کا رنگ سبزی مائل ہو۔ یہ دوا کمی خون پورا کر دیتی ہے۔

کلکیر یا کارب

جب مریضہ فربہ اندام ہو اور اسے جلدی پسینہ آ جاتا ہو' عام طور پر سر درد رہتا ہو۔ دن میں 4 مرتبہ دیں۔

کثرتِ حیض

بیلا ڈونا

کثرتِ خون والی عورتوں میں جب حیض سخت گرم ہوتا ہو' نیچے کی طرف دباؤ محسوس ہوتا ہو' خون کا رنگ سرخ ہو۔

پلسٹیلا جب خون ایامِ مقررہ سے بہت پہلے آ جاتا ہو' رنگ سیاہ۔

حیض کا بند ہو جانا

جب حیض درد سے شروع ہو' یا بالکل نہ ہو تو ''پلسٹیلا'' پہلی دوا ہے۔ ''پلسٹیلا'' کی مریضہ حلیم الطبع' جلد رو دینے والی' نازک مزاج ہوتی ہے۔ کھلی ہوا پسند کرتی ہے۔

ڈاکٹر جبار لکھتے ہیں۔ ''اگر ''پلسٹیلا'' فیل ہو جائے تو ''سیپیا'' دیں۔

مریضہ اداس' غمگین۔ چہرے پر پیلے داغ۔ ''سیپیا'' دیں۔

موٹی تازی اور خناز یر مزاج والی لڑکیاں جبکہ زینہ چڑھنے سے سانس پھول جائے تو ''کلکیر یا کارب'' دیں۔

جلدی تکلیف کی رغبت' ہاتھ پاؤں میں جلن۔۔۔ ''سلفر''

کمزور اور کمی خون کی مریضہ کو' چائنا' فیرم' پلسٹیلا ' آرسینکم'' دیں۔

دق سل کی رغبت۔۔۔ ''فاسفورس' کلکیر یا کارب''

''اشوکا Q'' 3 سے 5 قطرے روزانہ تین بار دیں۔ نیز'' سائکلیمن' گریفائٹس' نیکس وامیکا' برائی اونیا'' دیں۔

''پلسٹیلا 1000 '' کی تین خوراکیں ایک گھنٹہ میں دیں۔ حیض جاری ہو جائے گا۔

پیڑو میں درد۔۔۔ ''ڈلکیم ٹگرینم''

اسقاطِ حمل

ڈر کی وجہ سے اسقاطِ حمل کا خدشہ۔ نبض تیز۔ جسم گرم۔ موت کا خوف۔ بے چینی۔ تیز درد۔۔۔ ''ایکونائٹ''

چہرہ تمتماتا ہوا' آنکھیں سرخ' سیلان گرم معلوم ہو' حرکت سے درد بڑھے۔ ایسا احساس ہو کہ سب کچھ شرمگاہ کے راستے باہر نکل جائے گا۔۔۔ ''بیلاڈونا''

چوٹ لگنے یا غلط قدم پڑنے پر۔۔۔ ''آرنیکا''

سرخ' چمکدار خون کا سیلان۔ مسلسل متلی۔ ناف کے نیچے کاٹنے والے درد۔۔۔ ''اپیکاک''

تیسرے ماہ درد کمر اٹھ کر رانوں کے اگلے حصے تک جائے۔ خون منجمد' پتلا سیاہ۔۔۔ ''سبائنا''

تیسرے ماہ میں اسقاطِ حمل۔۔۔ ''سمی سی فیوگا''

خون کچھ دیر کیلئے جاری ہو اور پھر رک جائے اور پھر جاری ہو جائے۔ کھلی ہوا کی خواہش۔ ''پلسٹیلا'' دیں۔

دبلی پتلی کمزور اور سست مریضائیں' تیسرے ماہ اسقاط خون پتلا' پانی جیسا اور آہستہ آہستہ آتا رہے۔ ''سکیل کار''

اسقاط کے بعد خون۔۔۔ ''نائٹرک ایسڈ''

نوزائیدہ بچے کا سانس نہ لے سکنا

بچہ بالکل زرد اور بالکل ٹھنڈا۔نبض اور دل کی حرکت محسوس نہ ہو۔''کاربو ویج نمبر 200 ''ہر 5 منٹ بعد دیں۔اس سے دوبارہ زندگی کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔

مشکل وضع حمل کی وجہ سے متورم اور سرخ درد کی شدت سے چلائے۔''آرنیکا نمبر 200 ''دیں۔

سینہ میں گھر گھراہٹ اور سانس نہ آئے۔''انٹم ٹارٹ''دیں۔

ناف سے خون بہنا

ناف کو اچھی طرح بند لگا دیں اور''آرنیکا' ہامیلس' ملی فولیم''دیں۔مفید ہیں۔

اگر خون زیادہ نکل جانے سے کمزوری پیدا ہوگئی ہو تو''چائنا''دیں۔

ناف کا ورم

ناف صاف رکھیں اور کیلنڈولا لوشن لگائیں۔

اندرونی طور پر''آرسینیکم' سیلیشیا''دینا مفید ہے۔

اگر ناف سے خون ملا مواد نکلے تو ''کلیریا فاس''دیں۔اگر بد گوشت دکھائی دے تو''کلکیر یا کارب''دیں۔

اگر پیشاب یا پاخانہ ناف کے راستے نکلے تو''ہائیوسائمس''دیں۔

ناف کو خشک کرنے کیلئے''سیلیشیا''اور''تھوجا''استعمال کریں۔

پیٹ کے کیڑے

ہر قسم کے کیڑے' کدو دانے' کیچوے' اور سوتی کیڑے وغیرہ کیلئے''کیوپرآکسائی ڈیلم ٹانگرم × 1 ''سفوف بہت مفید ہے۔

کدو دانے کے علاوہ باقی ہر قسم کے کیڑوں کیلئے''سنٹونائن × 1 ''سفوف بھی مفید ہے۔

''نیٹرم فاس''بھی کیڑوں کیلئے بہت مفید ہے۔

علاوہ ازیں''سلفر''۔''کلکیر یا کارب''وغیرہ۔

مرض سوکھا مسان

سوکھا مسان۔''تھائی روڈ ینم''دیں۔

ہر وقت کھاتا رہے لیکن تمام بدن سوکھ جائے۔کھال لٹکنے لگے۔غدود بڑھ جائیں۔سفید دہی کی طرح ''آئیو ڈیم'' دیں۔

بھوک بہت زیادہ' ٹانگیں سوکھ جائیں۔کبھی دست اور کبھی قبض ہو۔''ابروٹینم'' دیں۔

چہرہ بوڑھوں جیسا مرجھایا ہوا۔میٹھا کھانے کی زبردست خواہش۔دست کچھ دیر بعد سبز رنگت اختیار کر لیں۔''ارجنٹم نائٹریکم'' بہت مفید ہے۔

دودھ کو دہی بنا کر نکال دے۔ہرے پیلے دست آئیں۔''ایتھوزا'' دیں۔

ہونٹ اور جسم سے مخارج سرخ جلدی تکالیف۔بچہ ہر وقت اپنی مٹھیوں اور کھلونوں کو منہ میں ڈالے۔''سلفر'' دیں۔

قبض پاخانہ بمشکل خارج ہو یا رنگ بدلنے والے دست ہوں۔جسم لاغر' پیٹ بڑا سر پر پسینہ۔''سلیشیا'' دیں۔

سر اور پاؤں پر پسینہ۔کھال لٹکے۔قبض یا دست۔دودھ کی دہی بنا کر قے کر دے۔''سینی کیولا'' دیں۔

موٹے اور تھلتلے بچوں میں ''کلکیر یا کارب''

گردن سوکھ جائے۔نمک کھانے کی خواہش۔قبض یا دست' پیاس۔''نیٹرم میور'' دیں۔

لاغری اور کمزوری دست وغیرہ۔''کلکیر یا فاس''۔یہ دوا طاقت بھی دیتی ہے۔

نوٹ: بچہ کی پیدائش سے 40 دن تک تمام امراض پر ''بیلاڈونا'' دیں۔

40 دن سے زیادہ اور دودھ پینے والے بچے۔۔۔''کیمومیلا''

بستر پر پیشاب کرنا

''رس ایرومیٹا Q ''ایک یا دو قطرے فی خوراک یا ''میلن آئیل'' ایک قطرہ فی خوراک تین بار روزانہ دیں۔

اگر پیشاب پہلی ہی نیند میں نکل جائے تو ''سیپیا۔کاسٹیکم'' دیں۔

کیڑوں کی وجہ سے پیشاب نکل جاتا ہو۔''سلیشیا'' دیں۔

خنازیر کا مزاج رکھنے والے بچوں میں ''کلکیر یا کارب'' دیں۔

ہڈیوں کا نرم اور ٹیڑھا ہو جانا

وٹامن D فاسفورس اور کیلشیم کی کمزوری کا سبب ہے۔تازہ پھلوں کا رس ''کاڈلیور آئل'' دیں۔

ادویات میں ''کلکیر یا کارب۔کلکیر یا فاس۔فاسفورس۔سلیشیا۔'' دیں۔

انفنٹائل سکروی

سنگترہ، لیموں، ٹماٹر، بھنے ہوئے آلو، بافراط استعمال کرائیں۔
ادویات میں ''مرکیورس، کاربوویج، فاسفورس، آرسینکم، چائنا'' وغیرہ دیں۔

بچوں کی تلی بڑھ جانا

''سیانوتھس'' 5 سے 7 بوند مسلسل استعمال کرائیں۔ نہائیت مجرب ہے۔ تلی بڑی ہو تو ''نیٹرم میور ۶'' دیں۔

بچوں میں جگر کا بڑھ جانا

جن بچوں کو جگر کی شکائیت رہتی ہو ان کو شروع ہی میں ''کال میگ'' ایک قطرہ فی خوراک روزانہ صبح دیں۔ ایسا کرنے سے بچہ امراضِ جگر سے محفوظ رہتا ہے۔ لگاتار کچھ عرصے تک دوائی جاری رکھیں۔ اس سے فائدہ یہ بھی ہوگا کہ ملیریا اور بخار کو بھی آرام آجاتا ہے۔ بھوک لگتی ہے، اور بچہ تندرست و توانا ہوجاتا ہے۔
بچوں کی جگر کی بیماری کیلئے ''کلکیر یا فاس، کارڈیاس مریانس'' خاص طور پر مفید ہیں۔

بچوں کا ہیضہ

بڑے بڑے دست اور قے شدید۔ پیاس جسم ٹھنڈا۔ پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ۔ ''وریٹرم البم'' دیں۔
بے چینی، نفاست، بدبودار دست و قے بار بار تھوڑا تھوڑا پانی پینے کے فوراً بعد قے۔ ''آرسینیکم'' دیں۔
دہی جیسی قے، بڑی مقدار میں دست ہرے پیلے، پیاس نہ ہو غنودگی ہو۔ ''ایتھوزا'' دیں۔
پانی جیسے دست، بخار، متلی۔ ''ایلاٹریم''
مطالعہ کریں۔ ''پوڈوفائلم، ایکونائٹ، فیرم فاس'' حسبِ علامات دیں۔
دست سبز گھاس جیسے۔ متلی و قے۔ ''اپیکاک'' دیں۔

بچوں کے تشنجی دورے

تشنجی جھٹکے، سر پیچھے کو جھک جائے، منہ میں جھاگ، جسم پر گرم پسینہ، دورے کے کافی دیر بعد تک بے حس و حرکت پڑا رہے۔ ''سائی کوٹا، وائی اوسا 200'' نہائیت مجرب ہے۔
بخار میں دورے، لرزہ اور کپکپی۔ غنودگی۔ ''جیلسی میم'' دیں۔

تیز بخار، گھبراہٹ، ڈر جانے سے دورے۔ ''ایکونائٹ'' دیں۔
یکا یک تشنجی دورے۔ ''کیوپرم' سٹرامونیم' زنک'' حسبِ علامات دیں۔
رنج وغم، مار پیٹ کے بعد ''اگنیشیا''۔ کیڑوں کی وجہ سے ہو تو ''سائنا'' دیں۔
تنفس خراٹے دار، پیٹ پھولا ہوا، بے ہوشی، آنکھیں نیم وا۔ ''اوپیم'' دیں۔

کاؤپاکس

اگر بخار ہو تو ''ایکونائٹ نمبر 6''، اگر آبلے سرخ ہو جائیں تو ''بیلاڈونا نمبر 6'' دیں۔
پیپ پڑ جائے تو ''مرکیورس سال نمبر 6'' دیں۔
ٹیکہ کے بداثرات کیلئے ''تھوجا نمبر 6'' اور ''سلیشیا'' خاص طور پر مفید ہیں۔
بخار دست یا خونی دست ہوں تو ''تھوجا'' دیں۔
زہر باد جیسی علامات جسم پر سرخ دانے نکل آئیں ''ویکسینم'' دیں۔
دنبل پھوڑے، تشنجی دورے ہوں تو ''سلیشیا'' دیں۔

کن پیڑے

ابتداء میں ''ایکونائٹ'' اور ''بیلاڈونا'' جبکہ بخار چمکدار سرخ سوجن ہو۔
اگر بخار نہ ہو اور سوجن زردی مائل ہو، منہ سے رال گرتی ہو ''مرکیورس سال'' اونچی طاقت میں دیں۔
اگر ورم پستانوں یا خصیوں میں منتقل ہو جائے تو ''پلسٹیلا نمبر 6'' دیں۔
''فیرم فاس ×6' کالی میور ×6'' ادل بدل کر کھلانا عموماً کافی ہوتا ہے۔

دردِ گوش

''پلسٹیلا'' کی چند خوراکیں بہت سے مریضوں میں آرام دہ ثابت ہوئی ہیں۔ اگر کلی آرام نہ ہو تو چند ہی گھنٹے بعد ''مرکیورس'' دیں۔ اگر دردِ گوش بار بار ہو اور کان سے مواد بہتا ہو تو ان ادویہ کے بعد سلفر کی خوراک شب کو اور ایک صبح کو دیں۔ اگر یہ غیر مفید ہو تو ''ریس ٹاکس'' دیں۔ ''میلن آئیل'' کان میں ٹپکانے سے فوراً آرام آجاتا ہے۔ ۴/۵ قطرہ کافی ہوتے ہیں۔ کان کے عصبی دردوں کے لئے ''پلسٹیلا'' مفید ہے۔

ورم گوش

کان کا ورم۔ ابتداء میں جبکہ بخار، پیاس، تیز درد وغیرہ علامات ہوں۔ ''ایکونائٹ'' اور ''بیلاڈونا'' یکے بعد

دیگرے دیں۔
شدید نا قابلِ برداشت درد، بچہ بے چین اور چڑ چڑا۔ گود میں اٹھانا پسند کرے۔۔۔ ''کیمومیلا''
گرمی سے تکلیف بڑھ جائے۔ ٹھنڈک سے آرام ہو، کان کی تکلیف۔۔۔ ''پلسٹیلا''

عوارضاتِ چشم

معمولی شورش، سخت سرخی اور بخار کیلئے ''ایکونائٹ'' مفید ہے۔
اگر روشنی نا قابلِ برداشت ہو اور آنکھوں کی سفیدی سرخ ہو جائے، آنکھیں اشک بار ہوں، آنکھوں کے اردگرد سر میں درد ہو ''بیلاڈونا'' مفید ہے۔
جب آنکھوں میں سخت درد ہو، مگر سرخی بخار اتنی نمایاں نہ ہو، روشنی نا قابلِ برداشت ہو، آنکھوں اور ناک سے بے اندازہ پانی بہتا ہو۔ ''اگنیشیا'' بہتر ہے۔
ککرے کیلئے ''گریفائٹس' مفید ہے۔
جب آنکھوں کی پلکیں چپکنے لگیں تو ''مرکیورس'' اور ''ہیپر سلفر'' دیں' مفید ہے۔
جب آنکھیں متورم ہوں اور پردے سوجے ہوئے ہوں تو ''ایپس'' مفید ہے۔
جب بینائی کمزور ہو جائے یا ایک چیز کی بجائے دو نظر آنے لگیں تو ''جیلسی میم'' مفید ہے۔
جب سوزش ہو اور بہت مواد بہتا ہو تو ''مرکیورس کار'' مفید ہے۔
جب آنسو تلخ ہوں تو ''یوفریزیا'' استعمال کریں۔
آنکھوں سے بہتا پانی ہو اور شدید درد ہو تو ''سپائی جیلیا'' مفید ہے۔
آنکھوں کی پھنسیوں کے ساتھ جب پلکیں جھڑ جاتی ہوں، زرد رنگ کی پیپ آتی ہو تو ''پلسٹیلا'' دیں۔
خوراک ہر دو گھنٹے بعد دیں۔

نفخ

اگر مرغن غذا کی وجہ سے ہو تو ''پلسٹیلا'' دیں۔
پرخوری کی وجہ سے ہو تو ''نکس وامیکا'' دیں۔
اگر اپھارہ ہو اور خالی ڈکار آتے ہوں تو ''کاربو ویجی ٹیبلس'' دیں۔
اگر پیٹ میں اس قدر ہوا جمع ہو جائے کہ کسی طرح بھی خارج نہ ہو سکے تو ''لائیکوپوڈیم'' مفید ہے۔

آنت کا اترنا

دائیں طرف کے ہرنیا کیلئے ''لائیکو پوڈیم'' اور بائیں طرف کیلئے ''لیکسس اور کلکیر یا فاس'' دیں۔

''نکس وامیکا'' کوکولس انڈیکا'' دیں۔

بعض ڈاکٹر ''سلفیورک ایسڈ'' کو بھی اکسیر بتاتے ہیں۔

پھنسے ہوئے ہرنیا میں جب شدید درد ہو تو ''ایکونائٹ'' دیں۔

ایسی حالت کیلئے ''بیلاڈونا اور نکس وامیکا'' ادل بدل کر دیں۔

اگر سڑن پیدا ہو جائے تو ''لیکسس'' دیں۔

ہچکی

''نکس وامیکا'' بہترین دوا ہے۔ بہت دیرینہ مریضوں میں ''جن سینگ'' استعمال کریں۔

اگر کسی دوا کی علامات نہ ہوں تو ''جن سینگ'' 5 بوند فی خوراک دیں۔

ملیریا کے مریضوں میں سخت ہچکی۔ ''اگنیشیا اور مشک''۔

''میگنیشیا فاس'' بھی ہچکی کیلئے بہترین دوا ہے۔ 3× یا 6× استعمال کرائیں۔

اگر خرابی ہاضمہ کی وجہ سے ہو تو ''نکس وامیکا'' دیں۔

سینے کی جلن

اگر بوجہ شراب نوشی ہو تو ''نکس وامیکا'' دیں۔

اگر گلے میں مسلسل جلن ہو اور ڈکار آتے ہوں تو ''کاربو ویج'' دیں۔

مایوس کن حالتوں میں کلکیر یا کارب'' دیں۔ شدید حالتوں میں ایک خوراک ہر ایک گھنٹہ بعد دیں۔ حتیٰ کہ آرام آجائے۔

مسوڑھوں سے پیپ آنا یا پائیوریا

اس مرض میں جراحی علاج مفید ہوتا ہے۔ پائیوریا کے نام پر علاج کرنے سے کامیابی مشکل ہے۔

ویسے ''کلکیر یا سلف سلیشیا 1×'' دونوں ہم وزن ملا کر مسوڑھوں پر ملنا اور اندرونی طور پر ملنا مفید ہے۔

کوا بڑھنا

''کلکیر یا فلو×2'' گلیسرین میں ملا کر لگائیں۔
اندرونی طور پر ''کلکیر یا فلور، مرکیورس، ایپس'' دیں۔

مسوڑھوں کا ورم

جب سخت جلن محسوس ہو اور درد ہو تو ''ایکونائٹ'' مفید ہے۔ اس کے بعد ''بیلاڈونا'' دیں۔
شدید اور تڑپا دینے والے درد کیلئے ''مرکری'' دیں۔
اگر پیپ پڑ جانے کا احتمال ہو تو ''ہیپر سلفر''۔ اگر پیپ پڑ جائے تو ''سلیشیا'' مفید ہے۔

داڑھوں کا پھوڑا

ابتداء میں جبکہ بخار بھی ہو ''ایکونائٹ اور بیلاڈونا'' یکے بعد دیگرے دیں۔
اگر بخار نہ ہو تو شروع میں ''مرکیورس 200'' سے ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور مواد نہیں بنتا۔
اگر پیپ پڑ گئی ہو تو ''ہیپر سلفر'' دیں۔
جب مواد بہنے گا ہو تو ''سلیشیا'' دینے سے پھوڑا تحلیل ہو جائے گا یا پک کر پھٹ جائے گا۔
مریض سردی شکائیت کرتا ہے تو ''سلیشیا'' دیں۔
''کلکیر یا سلف اور ہکلا لاوہ'' بھی مفید ہے۔

زبان کی سوجن

اگر بخار بھی ہو تو ''ایکونائٹ اور مرکیورس'' ہر ایک گھنٹہ کے بعد یکے بعد دیگرے دیں۔
اگر پارہ بکثرت استعمال کی وجہ نہ ہو تو ''بیلاڈونا ہیپر سلفر'' ادل بدل کر دیں۔
اگر پارہ کی وجہ سے ہو تو عموماً ''مرکیورس'' مفید ہے۔
اگر پیپ پڑ جائے تو ''ہیپر سلفر'' دیں۔
اگر پانی وغیرہ سے جل جانے سے ہو تو ''کینتھرس'' دیں۔

سر درد صفرادی

اگر ابتداء میں متلی اور صفرا کے بار بار تے ہونے، تلخ ذائقہ پیاس بھوک کے زائل ہونے، زبان کا میلا ہونے،

حیض کی وجہ سے ہوتو دو گھنٹہ کے وقفے سے ''مرکیورس'' کی تین خوراکیں دیں۔

اگر فائدہ نہ ہوتو ''نکس وامیکا'' کی تین خوراکیں اسی قدر وقفے سے دیں۔اگر سر درد مرغن غذا کی وجہ سے ہوتو ''پلسٹیلا'' دیں۔

بخارِ نزلی

جب عضلات سے قوت زائل ہو جائے' کپکپی محسوس ہو اور بخار ہو جائے۔سستی نمودار ہوتو ''جیلسی میم'' استعمال کرائیں۔

اگر مرض کا حملہ دفعتاً ہو جائے اور مریض بے حد ناتواں اور کمزور ہوتو ''آرسینکم'' مفید ہے۔

اگر نزلی علامات نمایاں ہوں' ناک متورم ہو اور بے حد بدبودار پسینہ آتا ہوتو ''مرکیورس'' دیں۔

جب عضلات مضبوط اور جاڑا پاؤں سے اوپر کی طرف چڑھتا ہو یا اس طرح گرمی بھی محسوس ہوتی ہو اور ساتھ کھانسی ہوتو ''سباڈیلا'' مفید ہے۔

جب اعضاء بھاری معلوم ہوتے ہوں' حرکت سے تکلیف ہوتی ہو اور پیشانی میں درد ہوتو ''برئی اونیا'' دیں۔

جب ابتداء میں مرض کی تشخیص سے پہلے جاڑا اور بخار محسوس ہوتو ''ایکونائٹ'' دیں' مفید ہے۔

سرخ باد (بخار)

ماؤفہ مقام سرخ اور چمکدار آبلے نہ ہو۔دردِ سر' ہذیان' بے چینی۔''بیلاڈونا'' دیں۔

ورم دائیں آنکھ سے شروع ہو کر بائیں کو پھیلے۔جلد سیاہی مائل اور پیلی۔ٹھنڈی چیزیں لگانے سے سکون۔

بہت ورم ہو' بخار تیز' پیاس ندارد۔''ایپس'' دیں۔

مرض بائیں طرف سے دائیں کو پھیلے' جلد اور آبلے سیاہی مائل' جلن اور خارش' رات کو زیادتی۔۔۔''رسٹاکس''

بے چینی اور پیاس کی علامات' سکنے سے آرام۔''آرسینک'' دیں۔

آبلوں میں آگ کی سی جلن۔ان میں پانی بھر جائے۔''کینتھرس'' دیں۔

آبلوں سے گاڑھا زرد مواد نکلے۔''گریفائیٹس'' دیں۔

ملیریا بخار

''اپیکاک ۳۰'' سے ملیریا کے بہت سے مریض درست ہو جاتے ہیں' یا پھر دوسری دوائی کی علامات ظاہر ہو جاتی ہیں۔

جاڑے کے بخار کا کوئی وقت نہ ہو بلکہ کسی وقت بھی ہو جائے' لیکن رات میں نہیں۔ تیسرے دن جاڑا بخار۔
بخار کی حالت میں پیاس ندارد۔ پسینہ بہت زیادہ' دورانِ پسینہ پیاس۔ ''چائنا نمبر 6'' دیں۔
صبح دس گیارہ بجے جاڑا بخار'' ''نیٹرم میور ×30''۔ یہ دوا نئے اور پرانے ہر قسم کے کیسوں میں مفید ہے۔
کونین کے بداثرات دور کرتی ہے۔
ایک یا دو بجے کے بعد دوپہر یا آدھی رات کے وقت جاڑا بخار۔ جاڑا معمولی دورانِ بخار پیاس کی زیادتی'
متلی و قے' کمی خون جگر' تلی کا بڑھ جانا۔ ''آرسینکم البم'' دیں۔
جاڑا بخار صبح رات کے 9 بجے تک' دوسرے دن بعد دوپہر۔۔۔ ''یوپے ٹوریم پرف''
جاڑا بخار ایک ہی مقررہ وقت پر روزانہ آئے۔۔۔ ''سیڈرن''
موسمِ برسات میں ملیریا بخار۔ ''نیٹرم سلف'' مفید ہے۔

سادہ بخار

بے چینی گھبراہٹ ہو تو ''ایکونائٹ'' دیں۔
قبض' درد سر' حرکت سے تکلیف' ہونٹ خشک جلے ہوئے' پیاس۔ ''برائی اونیا نمبر 6''
عدم پیاس کی صورت میں ''جیلسی میم نمبر 6'' دیں۔
کوئی خاص علامات نہ ملیں تو ''فیرم فاس ×6'' دیں۔
بے چینی۔ تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پیئے۔ بعد دوپہر اور آدھی رات کے بعد زیادتی۔ ''آرسینکم''

زرد بخار

پہلے درجے میں ''ایکونائٹ'' اور ''بیلاڈونا'' ہر دو گھنٹہ بعد یکے بعد دیگرے دیں۔ جبکہ تیز بخار اور شدید درد
سر۔ پھر ''جیلسی میم اور برائی اونیا'' باری باری 24 گھنٹے تک دیں جب تک بخار کم نہ ہو۔
دوسرے درجہ میں ''آرسینک اور مرکیورس'' یکے بعد دیگرے ہر گھنٹہ بعد۔
تیسرے درجے میں ''آرسینکم اور کروٹیلس'' یکے بعد دیگرے ہر دو گھنٹہ بعد۔
متلی اور قے کیلئے ''اپیکاک' اینٹم ٹارٹ''

سرخ بخار

عام طور پر ''بیلاڈونا'' بہت مفید ہے۔

جبکہ چہرہ سرخ، گلہ متورم، آنکھیں سرخ، شدید سر درد، ہذیان وغیرہ۔ تمام جسم چمکدار سرخ، شدید خارش ''سلفر''
ٹائفائیڈ جیسی علامات سیاہی مائل۔ زبان چکنی سرخ۔ بے چینی۔۔۔ ''رسٹاکس''
ہر قسم کے تپ سرخ میں ''اینتھس'' مفید ہے۔

جلد کا سرخ ہو جانا

اس مرض کیلئے ''بیلاڈونا'' اکسیر ہے۔
اگر بخار بھی ہمراہ ہو تو ''ایکونائٹ'' کے ساتھ دیں۔
گنٹھیاوی مریضوں میں ''رسٹاکس، کالی بائکروم''

ٹائفائڈ بخار

عام حالات میں جبکہ کسی دوسری دوائی کی علامات نہ ملیں تو ''ٹائفائیڈینم'' دیں۔
سخت قبض، پیاس، درد سر، ہونٹ خشک، تو ''برائی اونیا30'' دیں۔
چہرہ پر نشہ سا معلوم ہو، مدہوش صورت، چکر، جواب دیتے دیتے غنودگی میں چلا جائے۔ ''بپٹیشیا'' دیں۔
ٹائفائڈ میں تمام دوائی کی سرتاج ''بپٹیشیا'' ہے۔
دستوں کا غلبہ، بے چینی، رات میں تکلیف کی زیادتی، ہذیان۔ ''رسٹاکس نمبر 6''
ٹائفائڈ کے بداثرات۔ ''ٹائیفائیم''۔ دیگر ''کاربوویج'' استعمال کرائیں۔
(نوٹ): حاد امراض مثلاً دمہ، کالی کھانسی، ٹائفائڈ کے بعد کے بداثرات اور کمزوری کو دور کرنے کیلئے ''کاربوویج'' اکسیر ہے۔ ہر قسم کے حاد امراض خواہ پرانے ہوں۔ کاربوویج کمزوری دور کر دیتی ہے۔ بداثرات زائل کرتی ہے۔

ہڈی توڑ بخار

''یوپے ٹوریم پرف'' اکسیر ہے۔ ''رسٹاکس۔ سی سی فیوگا۔ برائی اونیا'' بھی حسب علامات دیئے جاسکتے ہیں۔

دودھ کا بخار

عموماً ''ایکونائٹ'' کافی ہے۔ اگر قبض ہو تو ''برائی اونیا'' کی ضرورت ہوسکتی ہے۔

انفلوئنزا

''انفلوئنزم30'' تین چار بار روزانہ دیں۔ اس کو اکیلے یا کسی بھی دوسری مجوزہ دوا کے ساتھ دیا جا

سکتا ہے۔ بہت مفید ہے۔

تیز بخار، بے چینی، پیاس، گھبراہٹ وغیرہ۔۔۔ ''ایکونائٹ''۔ یہ دوائی سرد موسم میں بہت مفید ہے۔

عدم پیاس، سستی یا غنودگی، چھینکیں، سردی کا احساس، موسم گرما میں انفلوئنزا۔۔۔ ''جیلسی میم''

غنودگی تنفس بدبودار۔ سوال کا جواب دیتے وقت سوجائے۔۔۔ ''پٹیشیا''

ہڈیوں میں درد، متلی تے ہری۔۔۔ ''یوپیٹوریم پرف''

کھانسی، قبض، پیاس، نمونیہ، حرکت سے تکلیف بڑھے۔ ''برائی اونیا''

کمزوری نکاہت، بے چینی، تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پیئے۔ بعد دوپہر یا آدھی رات کے بعد زیادتی۔

''نیٹرم سلف'' بھی وبائی انفلوئنزا کیلئے اکسیر ہے۔ وبائی انفلوئنزا کیلئے مندرجہ ذیل نسخہ بہت مفید ہے۔ ''فیرم فاس×6، کالی میور×6، نیٹرم میور×6''

نزلہ زکام

ابتدا میں ''ایکونائٹ×3'' دیں۔ یہ دوائی عموماً کافی ہوتی ہے۔

اگر یہ ناکافی ہو تو ''کیفرQ'' دیں۔

موسم کے نئے زکام میں جبکہ زکام پتلا بہنے والا ہو، جس سے ناک کے نتھنے سرخ ہو جائیں، کھلی ہوا سے نفرت ہو، گرم کمرہ اچھا معلوم ہو تو ''آرسینکم البم'' نہائیت اچھی دوا ہے۔

گرمی کے دنوں میں جبکہ مسلسل پانی ٹپکے، چھینکیں آئیں، کھلی ہوا اچھی لگے ''ایلئم سیپا'' مفید ہے۔

رات کو ناک بند ہو جائے اور دن میں کھلی ہوا بہنے لگے، پیشانی میں ہلکا ہلکا درد ہو۔ ''نکس و میکا'' (بچوں میں)

زکام پک جائے۔ ''پلسٹیلا، ہیپر سلفر'' دیں۔

صبح سویرے چھینکوں کی زیادتی، مسلسل سردی رینگتی محسوس ہو تو ''جیلسی میم'' دیں۔

زکام خشک ہو جائے۔ ''امونیم کارب، لائکوپوڈیم، نکس وامیکا، سمبوکس نمبر 3'' دیں۔

دردِ سر، زکام ہو۔ ''بیلاڈونا، برائی اونیا، نکس وامیکا، چائنا'' دیں۔

بخار بھی ہو تو ''ایکونائٹ، برائی اونیا، آرسینک، فیرم فاس'' وغیرہ دیں۔

ناک میں پھنسیاں ہوں تو ''ہیپر سلفر، سیلیشیا، مرکیورس'' وغیرہ مفید ہیں۔

کالی کھانسی

''ڈارسرا200'' کی ایک خوراک کالی کھانسی کیلئے بہت اکسیر ہے۔

کھانسی آدھی رات کے بعد ہو' شدید دورے پڑیں' جبکہ نزلہ' زکام اور بخار کی شکائیت ہو۔ ''ایکونائٹ'' دیں۔
دم گھٹنے والی کھانسی' چہرہ نیلا ہو جائے' مسلسل متلی اور قے۔ ''اپیکاک'' دیں۔
صبح کے وقت دردوں کی زیادتی۔ دوروں کے اختتام پر تاردار بلغم کی قے۔ ''کاکس کیکٹائی'' دیں۔
خشک دورے والی شدید کھانسی' چہرہ سرخ ہو جائے' شام اور رات کو زیادتی۔ ''بیلا ڈونا'' دیں۔
دورے دن میں کم' رات میں زیادہ۔ ''میفائٹس'' چھوٹی طاقتوں میں دیں۔
اگر کسی دوسری دوا کی علامات صاف نہ ہوں تو ''کاربو ویج 200'' دیں۔
''کسٹینا وسکا Q'' 2 سے 5 قطرے فی خوراک کالی کھانسی اور اس کے دردوں کیلئے البتہ مفید ہے۔
علاوہ ازیں ''سلفر' مگنیشیا فاس' وریٹرم البم'' وغیرہ۔
کالی کھانسی کیلئے متواتر دس یوم استعمال کریں۔ ''برومیم''

خناق وبائی ڈفتھیریا

ابتداء میں جبکہ زیادہ ورم ہو' نگلنے میں دقت ہو' ڈنگ مارنے والے درد ہوں۔ ''ایپس میل'' اکسیر ہے۔
اس کے بعد ''آرسینک البم'' دیں۔ اس سے بے حد کمزوری' بے چینی اور پیاس ہوتی ہے۔
''ڈفتھیرینم 200'' اکسیر ہے۔
خناق دائیں سے شروع ہو کر بائیں جائے' زبان پر پیلے رنگ کی میل اور دانتوں کے نشان ہوں تو ''مرکیورس پروٹو آئیوڈائڈ'' دیں۔
علامات دائیں سے بائیں کو جائیں اور بعد دوپہر چار بجے سے آٹھ بجے تک زیادتی ہو۔ ''لائیکو پاڈیم'' دیں۔
بائیں سے دائیں کو جائیں۔ نیند کے بعد تکلیف بڑھ جائے۔ نہائیت ذکی الحس ہو۔ ''لیکسس'' دیں۔
''ڈفتھیر یا انٹی ٹاکس لیرم'' انجکشن مریض کیلئے رحمت ایزدی ہوتے ہیں۔

ہیضہ (وبائی)

اگر قے اور دست بہت زیادہ ہوں تو ''وریٹرم البم'' دیں۔
اگر ساتھ اینٹھن اور تشنج بھی ہو تو ''وریٹرم البم 30'' دیں۔
اگر قے دستوں کے ساتھ زیادتی کے ساتھ جلد جلد' مردنی چھا رہی ہو تو ''وریٹرم البم 30'' دیں۔
''آرسینکم 30'' یکے بعد دیگرے دیں۔
اگر یکا یک مردنی چھا جائے' جسم برف کی مانند ٹھنڈا ہو جائے تو ''کیمفر Q'' دیں۔

آخری مرحلہ میں جبکہ مریض مثلِ مردہ ہو جائے، جسم تمام ٹھنڈا اور سانس بھی سرد ہو، ہوا کی زبردست خواہش، پنکھا کرنا چاہے، دروازے کھڑکیاں کھولنے پڑیں۔ ''کاربوویج'' اکسیر ہے۔

جبکہ مریض بالکل مردہ پڑا ہو، صرف کبھی کبھی سانس آتا ہو ''ہائیڈروسینک ایسڈ'' لاش میں بھی جان ڈال دیتا ہے۔

اگر پیشاب بند ہو تو ''آرسینک، وریٹرم، کیمفر، کینتھرس'' وغیرہ دیں۔

بخار ہو تو ''ایکونائٹ، آرسینک'' وغیرہ۔

فالج ادھرنگ

دائیں پہلو، زبان، ہر قسم کے فالج مثلاً لقوہ، ادھرنگ وغیرہ کیلئے ''کاسٹیکم'' خاص دوائی ہے۔

بائیں جانب کیلئے ''لیکسس، نکس وامیکا، آرنیکا، فاسفورس'' وغیرہ حسبِ ضرورت دیں۔

''کالی فاس'' ہر قسم کے فالج کی مشہور دوا ہے۔

گھنٹیا

''نیٹرم سلف 2 گولی، نیٹرم فاس 2 گولی، فیرم فاس ×6، 2 گولی'' ایک خوراک کالی آئیوڈائڈ کے ساتھ ادل بدل کر دیں۔

فالج

''کاسٹیکم'' اونچی طاقت میں دیں۔

''جیلسی میم Q'' اور پوٹنسی دونوں دیں۔

مددگار ''ایسڈ فاس، کالی فاس'' دیں۔

نمونیہ

بہت سے ڈاکٹروں نے ''ایکونائٹ'' کی بہت تعریف کی ہے۔ درمیان میں ''سلفر'' کی ایک خوراک بھی دیں۔ جبکہ تیز بخار، پیاس، بے چینی، گھبراہٹ وغیرہ ہو۔

اگر دستوں کا غلبہ ہو تو ''سلفر'' دیں۔

دوسرے درجہ میں ''ایکونائٹ'' کے بعد جبکہ قبض، پیاس، سینہ میں درد، حرکت سے زیادتی، مریض ماؤف کروٹ لیٹ کے دباتا ہو تو ''برائی اونیا'' دیں۔

بایاں پھیپھڑا ماؤف ہو اور مریض کروٹ نہ لے سکے۔ ''فاسفورس'' دیں۔
''برائی اونیا×6 'فاسفورس×6'' یکے بعد دیگرے ہر ایک گھنٹہ بعد دیں۔
نقاہت، مردنی چھا جائے، بےچینی اور پیاس، آدھی رات کے بعد تکلیف بڑھے۔ ''آرسینکم'' دیں۔
ٹائیفائیڈ جیسی علامات ہوں، دست اور بےچینی ہو تو ''رسٹاکس'' دیں۔
بلغم کی گھبراہٹ لیکن بلغم نہیں نکلتی۔ ''انٹم ٹارٹ'' دیں۔
صفراوی نمونیہ، زبان پر پیلی میل، دایاں پھیپھڑا۔ ''چیلیڈونیم'' دیں۔
بچوں کے نمونیہ کیلئے ''اپیکاک، انٹم ٹارٹ'' خاص دوائیں ہیں۔
جبکہ پرانے اور غلط علاج سے پیدا شدہ مریضوں کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں، مریض ہوا کی خواہش کرے، موت کی آخری گھڑیاں گن رہا ہو۔ ''کاربوویج'' معجزہ دکھاتی ہے۔
علاوہ ازیں ''آیوڈین، لائکوپوڈیم، کالی کارب، فیرم فاس، کالی میور'' کا مطالعہ کریں۔

پیچش

ابتداء میں جبکہ بخار، پیاس، بےچینی، گھبراہٹ ہو، پاخانہ درد سے آتا ہو، مروڑ آتے ہوں، خون اور آنول آتے ہوں تو ''ایکونائٹ'' اکسیر ہے۔ اگر شدید بخار بھی ہو تو ''ایکونائٹ'' بہت سے کیسوں میں دو تین دن میں شفا دیتی ہے۔
اگر بخار ہو تو ''ایکونائٹ'' کی ۴ یا ۵ خوراکیں دیکر ''سلفر'' دیں۔ پھر 5 گھنٹے بعد ''ایکونائٹ'' دیں۔
اگر اینٹھن اور مروڑ بہت زیادہ ہوں، اور آنول بکثرت آتے ہوں، پاخانہ کے بعد بھی اینٹھن اور مروڑ بدستور رہیں تو ''مرکیورس کار'' دیں۔
اگر اینٹھن اسقدر شدید ہو اور رات میں دستوں کی زیادتی ہو تو ''مرکیورس سال'' دیں۔
اگر پاخانے کے بعد کچھ دیر کیلئے حاجت رفع ہو جائے، اینٹھن درد اور مروڑ میں بھاری کمی ہو جائے تو ''دنکس وامیکا'' دیں۔
شدید دردِ شکم سے مریض دہرا ہو جائے۔ ''کالوسنتھ'' دیں۔ یہ دوا ''مرکیورس'' کے بعد استعمال ہوتی ہے۔
آخری حالتوں میں جبکہ شدید بےچینی، پیاس، ضعف، نقاہت ہو، ''آرسینک'' دیں۔ اس کو ابتداء میں نہ دیں۔
متلی اور قے کا غلبہ ہو تو ''اپیکاک'' دیں۔
دن میں زیادتی اور رات میں کمی، کھانے سے نفرت۔ ''کالچیکم'' دیں۔
پیٹ میں زبردست گھبراہٹ کے ساتھ پاخانہ نکل آئے یا کانچ نکل آئے۔ ''ایلوز'' دیں۔

ٹائفائڈ جیسی حالتوں میں ''بپٹیشیا' رسٹاکس'' دیں۔
''کینتھرس' کیپسیکم' کاربوویج' چائنا' بئیکر وم'' کا بھی مطالعہ کریں۔
پرانی پیچش کے مریضوں کیلئے ''کورچی Q'' 6 بوندیں اور ''اسٹونیا Q'' ۳ بوندیں بنا کر دیں۔ بہت مفید ہے۔
اگر شدید مروڑ ہوں' خون آنول آتی ہو' پسینہ سرد آتا ہو' جاڑا محسوس ہوتا ہو تو ''مرکیورس 30'' دیں۔ اپنی علامات کے ساتھ اگر پیٹ میں مروڑ پیدا کرنے والا درد اٹھتا ہو جس سے مریض دہرا ہو جائے تو ''کالوسنتھ'' دیں۔
اگر پیچش میں پیشاب بند ہو جائے تو ''مرکیورس کار'' دیں۔ اگر تھوڑے تھوڑے خون آمیز دست آتے ہوں' صبح کو زیادتی ہو تو ''نکس وامیکا'' دیں۔
اگر پیاس تیز اور بے چینی ہو تو ''آرسینکم'' دیں۔

دست اسہال

عام حالتوں میں ''اپیکاک'' مفید ہے۔
پوزیشن بدلنے والے دستوں کیلئے پاخانہ ہرا کبھی پیلا۔۔۔ ''پلسٹیلا''
پتلے بدبودار دست' پیاس بے چینی' کمزوری۔۔۔ ''آرسینکم''
بدہضمی خرابی معدہ کے دست۔۔۔ ''نیکس وامیکا' پلسٹیلا' انٹم کروڈیم''
موسمِ گرما میں پتلے دست' پیاس بے چینی کمزوری۔۔۔ ''آرسینکم''
پتلے پانی جیسے دست' باریک' جیسے دانے نکلیں۔ ''فاسفورس'' دیں۔
علاوہ ازیں ''سلفر' پوڈوفائلم' مرکیورس' برائی اونیا' ایکونائٹ'' وغیرہ۔

دمہ

دورے کی حالت میں ''بلاٹا اورنیٹ Q'' 5 قطرے فی خوراک جلد از جلد دیں۔
''پیسی فلورا Q'' دس بوند ''ایس پی ڈوز پرما'' ایک بوند فی خوراک ملا کر دیں۔
''ہائیڈروسیانک ایسڈ'' بھی مفید ہے۔ ''اپیکاک' آرسینکم'' حسبِ علامات دیں۔
''آرسینکم' کلکیر یا کارب' سلفر' سلیشیا' تھوجا' لیڈرونیم' سورائینیم'' بھی حسبِ علامات دیں۔
موسم برسات میں دمہ کی زیادتی ''نیٹرم سلف'' اور ''بلاٹا اورنیٹ Q'' استعمال کرائیں۔
معدہ کی خرابی۔ ''نیکس وامیکا''۔

بوڑھوں میں ''کاربوویج'' دیں۔
آدھی رات کو زیادتی۔ ''آرسینکم'' دیں۔
صبح تین چار بجے زیادتی ہو تو ''کالی کارب''
2 سے 5 بجے ہو تو ''امونیم کارب سائیوٹک' تھوجا'' دیں۔ جلدی بیماریوں کی ہسٹری کی صورت میں ''سلفر' سورانیم'' دیں۔ ان کے علاوہ ''کالی بائیکروم' کالی آئیوڈائیڈ' انٹم ٹارٹ' حسبِ علامات دیں۔
''بلاٹا اورنیٹ Q'' مسلسل استعمال کرائیں۔

دمہ کاہی

کھلی ہوا میں چھینکوں کی زیادتی' ناک میں سرسراہٹ' آنکھوں میں سرخی پانی وغیرہ۔ ''سباڈیلا نمبر 12'' دیں۔ نیند کے بعد چھینکوں کی زیادتی اور علامات بڑھ جائیں۔ ''لیکسس' ایمبر اگریشیا Q 2/3 قطرے فی خوراک بہت مفید ہے۔
علاوہ ازیں ''آرسینکم آیوڈائیڈ' یوفریزیا'' وغیرہ۔

خون تھوکنا

''اپیکاک اور ملی فولیم'' یکے بعد دیگرے دیں۔
''فاسفورس'' بھی مفید ہے۔
خون تھوکنے کے ساتھ بخار بھی ہو تو ''ایکونائٹ'' دیں۔
چوٹ لگنے کی وجہ سے ''آرنیکا'' دیں۔
خون سیاہی مائل ''ہیما میلس'' دیں۔
''فیرم فاس'' سب سے پہلی دوا ہے۔

یرقان

یرقان میں جبکہ بخار بھی ہو تو ''ایکونائٹ'' دیں۔
قبض' پیاس' پانی کافی مقدار میں پیئے' حرکت سے زیادتی۔ ''برائی اونیا'' دیں۔
دردِ سر' ذائقہ کڑوا' زبان درمیان سے سفید اور کنارے سرخ' متلی اور صفرادی قے' صفرادی پاخانے' پیشاب سبز زرد' جگر کے مقام پر بھاری پن۔ ''کارڈیاس مریانس Q'' دیں۔

دائیں کندھے کے مقام پر درد، جگر میں درد، ذائقہ کڑوا، زبان پر زرد میل، گرم پانی کے علاوہ ہر چیز کی قے ہو جائے۔ ''چیلی ڈونیم'' دیں۔

''چیلی ڈونیم'' سے بہتر کوئی دوا نہیں۔

پاخانے سفید، ریاح بہت خارج ہو، ملیریائی ہسٹری پر دوسرے دن تکلیف بڑھ جائے، جگر متورم۔

عام طور پر یرقان کے حملے کو ابتداء ہی میں روک دیتی ہے۔ ''چائنا''

زبان متورم، دستوں کے نشان، پاخانے مٹیالے، جسم پر خارش، رات میں زیادتی۔ ''مرکیورس'' دیں۔

''مرکیورس'' بہت سے کیسوں کیلئے اکسیر ہے۔

رات کو سوتے وقت گرم پانی میں ''چیلی ڈونیمQ'' 5 قطرے اور صبح سویرے نہار منہ ''ہائیڈروسین'' 5 قطرے 15/20 دن تک دیں۔ یرقان کی رغبت کو دور کرتا ہے۔

نیز ''کیمومیلا، نکس وامیکا، سلفر، پوڈوفائلم، فاسفورس'' وغیرہ بھی ہیں۔

خبیث یرقان

اس مرض میں ''لیکسس'' کا اثر بالکل ہومیو پیتھک ہے۔

صرف ''فاسفورس'' اس مرض کیلئے قابلِ اعتبار دوا ہے۔

''فاسفورس'' کی علامات اس بیماری سے بالکل مشابہ نہیں۔

علاوہ ازیں ''آرسینکم، کروٹیلس''

ٹانسلز کا ورم

ابتداء میں ''ایکونائٹ اور بیلا ڈونا'' کافی ہوتی ہیں۔

دائیں طرف کا غدود متورم، زبان کی جڑ پر پیلا میل، زبان پر دانتوں کے نشان۔ ''مرکیورس، پروٹو آئوڈائیڈ'' دیں۔

ورم دائیں طرف سے شروع ہو کر بائیں کو جائے۔ شام کو 4 بجے سے 8 بجے تک زیادتی۔ ''لائکوپوڈیم''

بائیں سے دائیں کو جائے، گرم چیزیں پینے سے تکلیف بڑھ جائے۔ ''لیکسس''

بائیں سے دائیں کو جائے لیکن گرم چیزوں سے سکون ملے۔ ''سباڈیلا''

گلے میں سفید داغ، تیز درد جو کانوں تک جائے، تیز بخار۔ ''فائٹولیکا''

جبکہ ابھی پکنے کی کیفیت نہ ہوئی ہو تو ''برائیٹا کارب'' مفید ہے۔

پیپ بڑھ جانے کی حالت میں ''ہیپر سلفر'' دیں۔

مزمن حالت میں ''کلکیر یا آئیوڈائیڈ' برائیٹا میور' برائیٹا آئیوڈائیڈ' ٹیوبرکولائینم'' مفید ہیں۔

پھیپھڑوں کی دق

''بیسی لائینم ۲۰۰'' سے بہت سے کیس درست ہوجاتے ہیں۔اس دوا کا اثر حیرت انگیز ہے۔بار بار نزلہ زکام ہونے کی رغبت' ہلکا بخار کھانسی' اس دوائی کو جلد جلد نہ دہرانا چاہئے۔200 نمبر کی ایک خوراک 15/20 دن بعد دیں۔

''بیسی لائینم'' کی طرح ''ٹیوبرکولائینم'' کا استعمال بھی تپ دق کے مریضوں کیلئے بہت مفید ہوتا ہے' لیکن یہ دوائیں بہت تیز اور خطرناک ہیں' اسلئے جو زیادتی پیدا ہوتی ہے اس پر کنٹرول ہونا مشکل ہو جاتا ہے۔اسلئے کمزور مریضوں پر اس کا استعمال احتیاط سے کرنا چاہیے۔نمبر 200 یا 1000۔

''آرسینک آئیوڈائیڈ نمبر 3'' تپ دق کے مریضوں کیلئے بے مثل دوا کہی جا سکتی ہے۔

بخار کی حالت میں ''آرسینک آئیوڈائیڈ ×3 'فیرم فاس ×6'' یکے بعد دیگرے دیں۔

چیچک

مرض کے شروع سے لے کر آخر تک ''ویری اولینم 30'' کا استعمال مفید ہے۔اس سے مرض کا کورس ہلکا ہو جاتا ہے اور مریض بلا کسی پیچیدگی کے جلد شفا پاتا ہے۔نیز بعد میں جسم پر چیچک کے نشان معمولی رہ جاتے ہیں۔''ویری اولینم'' کا تعلق چیچک سے اتنا ہی ہے جتنا ''اینٹی ٹاکسین'' کا ڈف تھیریا سے ہے۔

ابتداء میں جبکہ تیز بخار' پیاس' بے چینی وغیرہ ہو تو ''ایکونائٹ'' دیں۔

اگر دانے رک جائیں تو ''برائی اونیا نمبر 6'' دیں۔

مرض کے ہر درجہ میں ''انٹم ٹارٹ نمبر 6'' نہائیت مفید ہے۔

جب چہرہ متورم ہو' آنکھوں کے پپوٹے سرخ ہو تو ''ایپس نمبر 6'' دیں۔

''ویری اولینم'' کے درمیان میں ایک آدھ خوراک ''سلفر'' دینا نہائیت مفید ہے۔

دانوں کی رنگت سیاہی مائل ہو' دست ہوں تو ''رسٹاکس نمبر 6'' دیں۔

خونی چیچک کیلئے ''کروٹیلس نمبر 6' آرسینک' لیکسس'' وغیرہ دیں۔خارجی طور پر ''ہائیڈراسٹس گلیسرین'' لگائیں۔

چکن پاکس

''ایکونائٹ اور رسٹاکس'' کافی ہیں۔اگر ضرورت ہو تو ''ویری اولینم'' بھی دیا جا سکتا ہے۔

سبز بھس

اگر کسی خاص دوائی کی علامات نہ ملیں تو ''پلسٹیلا'' دیں۔اس کے بعد ضرورت ہوتو ''سلفر' کلکیر یا کارب''
دیں۔''پلسٹیلا'' کی مریضہ حلیم المزاج اور ہر بات پر رو دیتی ہے۔حالات بتاتے وقت رو دینا' لیکن تسلی دینے سے
سکون ملتا ہے۔حیض بہت کم دیر سے' بالکل ندارد ہوتے ہیں۔کھلی ہوا کی خواہش۔''سیپیا'' دوسری مفید دوا ہے۔مریضہ
اداس اور غمگین رہتی ہے۔رخساروں کے بالائی حصہ پر ناک کے آس پاس پیلے رنگ کے داغ' تمام بدن پیلا۔آدھے
سر میں درد' سیلان الرحم پیلا یا سبزی مائل پتلا' تھوڑی دیر چلنے سے تھک جائے۔''فیرم'' بھی مفید ہے۔سبز بھس کے سادہ
کیسوں میں اکسیر ہے۔موٹی تازی اور خنازیری مزاج والی لڑکیوں کیلئے جبکہ زینہ چڑھنے سے دم پھول جائے۔
''کلکیر یا کارب' نیٹرم میور' فاسفورس' گریفائٹس' سائکلیمن'' بھی مفید ہے۔

عصبی کمزوری

ڈاکٹر ڈِر لینے ''جیلسی میم'' کی تعریف کی ہے۔
تمام حالتوں میں ''ایسڈ فاس ×3 اور کالی فاس ×3'' دیں' مفید ہے۔
''زنکم بروم' زنکم میٹ' پکرک ایسڈ' فاسفورس' ایمبر اگریشیا نمبر 6'' حسب علامات دیں۔

سفید رطوبت آنا (سیلان الرحم)

''پلسٹیلا'': جب رطوبت بالائی کی طرح گاڑھی ہو۔بعض اوقات جلن بھی محسوس ہوتی ہو تو اس کو ''کلکیر یا کارب'' کے ساتھ باری باری دیں۔

''سیپیا'' : جب رطوبت پتلی پیدا کر دیتی ہو جو کہ زرد اور پانی کی مانند ہو' اور ساتھ ہی نیچے کو جاتا ہوا درد ہو۔

''مرکیورس'': جب رطوبت گاڑھی سبزی مائل اور بہت تیز ہو اور رات کو زیادہ ہو۔

''چائنا'' : جب رطوبت بہت زیادہ اور کمزور کر دینے والی ہو۔

جب رطوبت سے بدبو آتی ہو' خارش اور سوزش ہو جاتی ہو' دن میں 4 مرتبہ دیں حتیٰ کہ آرام آ جائے۔بعض
اوقات ''سلفر'' کی ایک خوراک دوسری ادویات کے ساتھ دینا مفید ہے۔

عرق النساء

عرق النساء یا رینگن کا درد ابتدائی حالتوں میں۔۔۔''کالوسنتھ''

ٹانگ سکیڑنے اور لیٹنے سے درد زیادہ ہو۔ ''ایپس ٹاکس'' مفید ہے۔
اگر رات میں اضافہ ہو جاتا ہے تو ''آرسینکم'' مفید ہے۔ مزمن حالتوں میں ''سلفر'' دینا مفید ہے۔
درد کی شدید حالتوں میں ''ایکونائٹ × 3 اور آئیوڈیم × 6'' ادل بدل کر دیں۔ فوراً سکون دیتی ہے۔
تیز درد جس کو دہرا ہونے یا دبانے یا سینکنے سے آرام ہو۔ ''کالوسنتھ'' دیں۔
مسلسل حرکت سے آرام، رات کو زیادتی۔ ''رسٹاکس'' دیں۔
''رسٹاکس × 3'' ادل بدل کر دیں۔
درد سینکنے سے آرام، آدھی رات کے بعد زیادتی۔۔۔ ''آرسنک''
''لائیکوپوڈیم، مگنیشیا فاس، لیڈم پال'' بھی حسب علامات دیں۔

بچہ کا رونا چلانا اور نیند نہ آنا

بخار، پیاس، بے چینی، گھبراہٹ، بچہ ڈر جائے۔۔۔ ''ایکونائٹ''
یکایک روئے چلائے، رونا بند ہو جائے پھر چیخے، سوتے سوتے چونک اٹھے۔۔۔ ''بیلاڈونا''
بچہ ہر وقت گود میں اٹھایا جانا پسند کرے۔ اگر کھال گرم ہو سرخ دوسرا زرد اور سرد۔۔۔ ''کیمومیلا''
''بیلاڈونا اور کیموميلا'' ادل بدل کر دینا بھی مفید ہے۔
تمام دن روئے چلائے اور تمام رات سوئے۔۔۔ ''لائکوپاڈیم''
تمام دن ٹھیک رہے لیکن تمام رات سوئے چیخے چلائے۔۔۔ ''جلاپا''
ہر وقت دن رات روئے چلائے۔ ''سورینیم''
عصابیت کی وجہ سے سوئے خوش اور کھیل میں مشغول رہے۔ ''کافیا''
کانچ نکل آتی ہو۔ ''اگنیشیا، روٹا''

منہ کے چھالے

بچوں کے منہ میں چھالے جبکہ دست بھی آتے ہوں ''بوریکس × 3'' عموماً مفید ہوتا ہے۔ منہ میں چھالے: ''یوپیٹوریم میٹیلکم''
منہ میں شدید زخم، منہ سے بدبو، زبان متورم، سفید زخم۔ ''کالی کلوریکم'' بہترین دوا ہے۔
جب رال کثرت سے گرتی ہو اور مزے سے بدبو آئے تو ''مرکیورس'' دیں۔
اگر مرکیورس فیل ہو جائے تو ''نائٹرک ایسڈ'' دیں۔

نکسیر آنا

عام طور پر جبکہ کوئی خاص علامات نہ ہوتو ''ملی فولیم'' دیں۔2 قطرے فی خوراک ''وائی پرا''، ہر قسم کی نکسیر کیلئے ایک موثر دوا ہے۔

اگر چوٹ لگنے کی وجہ سے ہوتو ''آرنیکا'' دیں۔

خون سیاہی مائل ہوتو ''ہمامیلس'' دیں۔

بوڑھوں اور کمزور مریضوں میں روزانہ نکسیر۔''کاربوویج'' دیں۔

نکسیر بار بار، کوئی ظاہری وجہ معلوم نہ ہوتو ''فیرم فاس نمبر 6'' دیں۔

مردوں کے خاص امراض

جماع کے وقت عضو ڈھیلا۔۔۔''ارجنٹم نائٹریکم''

جماع کے وقت انزال نہ ہو۔۔۔''کلاڈیم''

نامردی

بوڑھے آدمیوں کی نامردی۔کثرتِ مباشرت کی وجہ سے نامردی۔خواہشِ جماع بدستور طاقت عمل ندارد عضو چھوٹا اور ڈھیلا۔''لائیکوپوڈیم'' اونچی طاقت میں دیں۔

کنوارے آدمیوں کی نامردی، کافی عرصے تک خواہشات کو روکے رکھنا۔''کونیم'' جادو کی طرح اثر کرتی ہے۔

سوزاک، جلن، کثرت جماع کے بعد نامردی، بے حد غمگین۔۔۔''ایگنس کاسٹس''

''ڈمیانا'' 10 قطرے فی خوراک یا 3×1 استعمال کریں۔بہت مفید ہے۔

دل کا دھڑکنا

زبردست دھڑکن۔کپڑوں کے اوپر سے دل دھڑکتا ہوا دکھائی دے۔۔۔''سپائی جیلیا''

کمی خون کے مریضوں میں ''آرسینکم۔چائینا۔نیٹرم میور۔کالی کارب''

بدہضمی اور خرابی معدہ کی وجہ سے۔۔۔''نکس وامیکا۔لائیکوپاڈیم۔پلسٹیلا''

ہسٹریا میں ''اگنیشیا۔نیکس وامیکا، ایسافوٹیڈا''

تلی کا بڑھ جانا

تلی بڑھی ہوئی ہو تو ''نیٹرم میور'' دیں۔

کیل مہاسے

''بر برس اکوٹی فولیم'' تین قطرہ فی خوراک تین بار روزانہ دیں۔
''آرسینک' برومیٹم'' کی بھی سفارش کی جاتی ہے۔
جلن اور سخت۔۔۔''سلفر''
مزمن حالت میں اور جوان لڑکیوں میں۔۔۔''کالی برومائیڈ''

موٹاپہ

گھی' مکھن' شراب وغیرہ بند کریں۔ میوہ جات نہ دیں۔ موٹے آٹے کی روٹی دیں۔ کبھی کبھی فاقہ کرائیں۔
''فائیٹو لیکا بیری 3×'' دیں۔ اور ''فیوکس ویسی کیولوسس Q'' 20 بوند فی خوراک دیں۔
علاوہ ازیں ''کلکیر یا کارب۔ گریفائیٹس۔ امونیم برومائیڈ'' وغیرہ دیں۔
''فائیٹو لیکا بیری Q'' جنرل دوا ہے۔
نوجوانی میں۔۔۔''پلسٹیلا''
ادھیڑ عمر میں۔۔۔''گریفائیٹس''

جوئیں پڑنا

''سٹافی سیگیر یا 30'' دیں۔

پھوڑا

ابتداء میں جبکہ ابھی پیپ پیدا ہوئی ہو۔۔۔''بیلاڈونا''
اگر بخار ہو۔ ''ایکونائٹ اور بیلاڈونا'' باری باری دیں۔
شروع میں ''مرکیورس 200'' ایک خوراک سے پھوڑا تحلیل ہو جاتا ہے۔
جب مواد بہنے لگ جائے۔۔۔''ہیپر سلفر۔ سیلیشا۔ سلفر۔ کلکیر یا کارب''

بھینگا پن

''ارجنٹم نائٹریکم 200'' ہفتہ میں 2 بار دیں۔
''سائیکلیمن 3x''، تین بار روزانہ کئی ماہ تک دیں۔

کھجلی خارش

''سلفر' اس مرض کیلئے اکسیر ہے۔ کھجلی جو بستر کی گرمی سے بڑھ جائے۔۔۔''آرسینک' ریومیکس''

چھوت دار خارش

سلفر اس مرض کیلئے اکسیر ہے۔
اگر سلفر فیل ہو جائے تو ''سورائنیم 200'' دیں۔
''فیونیز' میزیریم' گریفائیٹس' آرسینک' ہیپر سلفر''

برص (سفید داغ)

''آرسینکم' سلفوریئم'' کافی دنوں تک استعمال کرائیں۔

حلق کی بیماریاں

ورم حلق

شروع میں ''ایکونائٹ'' کافی ہے۔ اگر جلدی میں دی جائے تو اس سے شفا ہو جاتی ہے۔
حلق متورم سرخ' نگلنے میں تکلیف۔۔۔''بیلا ڈونا''
علاوہ ازیں ''مرکیورس' فیرم فاس' ڈلکامارا'' وغیرہ۔
مزمن حالت میں ''مرکیورس آئیوڈائیڈ' فائیٹو لیکا' کالی بائیکروم' ہیپر سلفر'' وغیرہ۔

پیشاب کا بند ہو جانا

بذریعہ کیتھیٹر پیشاب نکال دیں۔ اصل سبب معلوم کر کے علاج کریں۔
چوٹ لگ جانے کی وجہ سے ہو تو۔۔۔''آرنیکا''

سردی لگنے کی وجہ سے ہو اور بخار ہو تو ''ایکونائٹ'' دیں۔
''ایکونائٹ اور کینتھرس'' باری باری دیں، مفید ہے۔
ہسٹریا کی وجہ سے ہو تو ''اگنیشیا'' دیں۔
ہسٹریکل مزاج والی مستورات میں جبکہ مثانہ پیشاب سے بھرا ہو۔ دردی صاف نہ ہو تو ''اوپیم'' دیں۔

ذیابطیس شکری

''یورینیم نائٹریٹ 3×'' بہت مفید ہے۔ شدید پیاس بھوک اور لاغری یہاں تک ذیابطیس کی بے ہوشی تک مفید ہے۔
''ایسڈ فاس 3×'' بہت مفید ہے۔ جبکہ دماغی محنت کثرتِ مباشرت وغیرہ کی پڑی ہوا اعصابی مریضوں کیلئے مفید ہے۔
''آرسینکم البم'' لاغری پیاس بے چینی اسہال کے علامات وغیرہ مفید ہیں۔
''نیڑم سلف'' کا مسلسل استعمال ذیابطیس کے مریضوں کے لئے بہت ہی مفید ہے۔ خاص کر آبی مزاج والوں کیلئے۔

کان میں آوازیں آنا

کان میں مختلف قسم کی آوازیں۔ چکر اور بہرہ پن۔۔۔ ''نیٹرم سیلیکم''
شائیں شائیں۔ بھنبھناہٹ یا گھنٹہ بجے۔ خون نکل آئے یا اخراج رطوبت کے بعد۔۔۔ ''چائینا''
اجتماعِ خون کی وجہ سے۔۔۔ ''بیلاڈونا''
کونین کے استعمال سے۔۔۔ ''نیٹرم میور''
مختلف قسم کی آوازیں خصوصاً آتشک کے مریضوں میں۔۔۔ ''کالی آئیوڈائیڈ''
گرج کی آوازیں، بہرہ پن کے ساتھ لیکن شور وغل میں اچھا سن سکے۔۔۔ ''گریفائیٹس''

کان میں گوشت بڑھ جانا

''کاربوارین 3×'' سفوف کان میں پھونکیں یا ''تھوجا'' لگائیں (اندرونی طور پر)
موٹے آدمیوں میں ''کلکیر یا کارب'' دیں۔ ''تھوجا۔ نائٹرک ایسڈ'' وغیرہ مفید ہیں۔

بہرہ پن

میلن آئل کان میں ڈالیں۔

اگر بخار کے بعد بہرہ پن ہو تو۔۔۔ ''چائینا۔ سلفر۔ ایسڈ فاس۔ پیلسٹیلا'' وغیرہ۔

عام کمزوری کی حالت میں ''فاسفورس۔ چائینا۔ ایسڈ فاس چائینم سلف'' وغیرہ دیں۔

سردی لگنے سے۔۔۔ ''ایکونائٹ' ہیپر سلفر' برائی اونیا' مرکیورس۔''

مرطوب موسم سے۔۔۔ ''ڈلکامارا''

کان کی نالی کے ورم کی وجہ سے۔۔۔ ''کالی میور۔ مرکیورس سال''

دانے دب جانے یا کان بہنے کی وجہ سے۔۔۔ ''ہیپر سلفر۔ فاسفورس'' وغیرہ۔

کان کی بیماریاں

کان کا میل

کان کو با احتیاط نیم گرم پانی کی پچکاری سے صاف کریں۔ کیلنڈولا و گلیسرین ڈالیں۔
اگر بار بار میل پیدا ہو تو ''کو لینم'' کھلائیں۔ اس سے میل کی پیدائش رک جاتی ہے۔

کان کا اکوتہ

کان کے پیچھے اکوتے جس سے گاڑھی زرد مواد بہے۔ ''گریفائیٹس' انٹم کروڈ' سلفر' سورائینم' رسٹاکس'' وغیرہ حسب علامات دیں۔

درد گوش

کان کا درد میں خارجی طور پر ''پلاٹینگر گلیسرین'' ڈالیں۔ ''بیلاڈونا۔ پلسٹیلا۔ کلکیر یا فاس'' وغیرہ کھلائیں۔ اس کی چند خوراکیں بہت سے مریضوں میں آرام دہ ثابت ہوئی ہیں۔

اگر کلی آرام نہ ہو تو چند ہی گھنٹے بعد ''مرکیورس'' دیں۔

اگر دردِ گوش بار بار ہو اور کان سے مواد بہتا ہو تو ان ادویہ کے بعد ''سلفر'' کی ایک خوراک شب کو اور ایک صبح کو دیں۔ اگر یہ غیر مفید ثابت ہوں تو ''ریسٹاکس'' دیں۔

میلن آئیل کان میں ٹپکائیں' فوراً آرام آجاتا ہے۔ 4 یا 5 قطرے کافی ہیں۔

دردِ معدہ

مردوں کا علاج "نکس وامیکا" اور عورتوں کا علاج "اگنیشیا" سے شروع کریں۔
شدید بے چینی، پیاس، معدہ میں جلن، شدید درد۔۔۔ "آرسینک"
شدید درد کو دہرا ہونے سے آرام۔۔۔ "کالوسنتھ"
درد بجلی کی تیزی سے آئیں اور اسی طرح غائب ہو جائیں۔ دبانے اور سینکنے سے آرام۔ "میگنیشیا فاس" دیں۔
لحہ کے بعد درد کا دورہ۔۔۔ "کیمومیلا"

زخمِ معدہ

زخمِ معدہ کو کنٹرول کرنے کیلئے "اٹروپین سلف ×3" دیں۔ اس سے بہتر کوئی دوا نہیں۔
معدے میں جلن، کھانے پینے کے فوراً بعد قے، بے چینی۔۔۔ "آرسینکم" بہترین دوا ہے۔
زبردست خواہش، اونچی آواز میں ڈکاریں۔۔۔ "ارجنٹم نائٹریکم"
قے میں لمبا مواد خارج ہو، کھانے کے بعد درد زیادہ ہو۔۔۔ "کالی بائیکروم"
ٹھنڈے پانی کی خواہش۔ پانی معدہ میں پہنچ کر جونہی گرم ہو، قے ہو جائے۔۔۔ "فاسفورس"
علاوہ ازیں "کاربوویج، یورینیم نائٹریٹ، کریازوٹ" وغیرہ دیں۔

خنازیر کنٹھ مالا

"ٹیوبرکولائینم" دیں۔ ہر دوا 15 یا 20 دن کے بعد صرف ایک خوراک دیں۔
"سکروفولیز یا Q" ایک بوند فی خوراک تین چار بار روزانہ دیں۔
"کلکیریا کارب۔ کلکیر یا آئیوڈائیڈ۔ ہیپر سلفر" وغیرہ حسب علامات دیں۔
مزاج خنازیری، کمزور اشخاص، زینہ چڑھنے سے پھول جائے۔ زیادتی بھوک، معدہ میں ہوا پیدا ہونا، ڈکار آنا۔ غدود بڑھ جائے۔ "آئیوڈیم" دیں۔

گلڑ۔ گھیگھا

سیاہ مریضوں کے اندر جبکہ گھیگھا بہت سخت ہو "آوڈیم" اونچی طاقتوں میں استعمال کریں۔ ×3 "تھائی روڈینیم" دیں یا "سپونجیا" مدر ٹنکچر پلائیں۔
نوٹ: آوڈیم مدر ٹنکچر ایک حصہ پانی 3 حصہ خوراک تین قطرہ 3 گھنٹہ بعد دینے سے پیٹ کے کیڑے آسانی سے نکل

جاتے ہیں۔کدودانے ٹیپ ورم نکالنے کیلئے ''کالی آئیوڈیم'' 3 گرین۔ ''آئیوڈیم'' 4 گرین پانی ایک اونس فی خوراک 10 قطرے، کدودانے مر کر نکل جاتے ہیں۔

گردن زیادہ نمایاں شکل میں اور گردن کا سخت ہونا، غدودوں کا متورم ہونا اور سخت ہونا۔ ''برائٹا کارب، کلکیر یا کارب، کریازوٹ استعمال کرائیں۔

انتھریکس یعنی مہلک فاسد زخم

''انتھریکسنم'' دیں۔ جب شدید جلن اور سکنے سے آرام ملے تو ''آرسینکم البم'' دیں۔

''ملیکسس'' دیں۔ جبکہ جلد کا رنگ کالا نیلا ہو۔

آواز بیٹھنا

نزلہ زکام وغیرہ کی وجہ سے آواز بیٹھے تو ''ایکونائٹ'' دیں۔ ''برائی اونیا، کاسٹیکم، سپونجیا، ہیپر سلفر، فاسفورس اور کاربوویج'' حسبِ علامات مفید ہے۔

گانے والوں اور لیکچراروں کیلئے ''آرم ٹرائیفلم'' مفید ہے۔

''اپیکاک نمبر 30 یا 6'' کی سفارش کی جاتی ہے۔

حادثاتِ گیس سے دم بند ہونا

مریض کو کھلی ہوا، ہوادار جگہ میں رکھیں، تاکہ آکسیجن مل جائے۔ منہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے دیں۔

سانس بند ہونے لگے تو مصنوعی تنفس جاری کرائیں۔ ''کاربوویج'' استعمال کرائیں۔

موچ آنا

ماؤفہ مقام کو گرم پانی میں ڈبوئے رکھیں حتےٰ کہ درد بند ہو جائے۔ ''آرنیکا لوشن'' میں پٹی تر کر کے باندھیں۔

''آرنیکا'' کھلائیں یا ''ایکونائٹ'' اور ''رسٹاکس'' دیں۔

''آرنیکا'' فیل ہو جائے تو ''روٹا'' بھی مفید ہے۔

''رسٹاکس'' کے بعد بھی درد باقی رہے تو ''کلکیر یا کارب'' دیں۔

''لیڈم پال'' بھی مفید ہے۔

ہڈی ٹوٹنا

تجربہ کار ڈاکٹر سے ہڈی کو ٹھیک پوزیشن میں لا کر پلاسٹر کرائیں۔
اندرونی طور پر ''سمفا ئیٹم'' کا استعمال بہت مفید ہے۔ ماؤف مقام پر نمک یا سوڈا بائی کارب کا محلول لگائیں۔

بچھو وغیرہ کا کاٹنا

جراثیم سے پاک سوئی کی نوک سے ڈنگ نکال دیں۔ مقامِ ماؤف پر نمک یا سوڈا بائی کارب کا محلول لگائیں۔
''لیڈم پال Q'' لگائیں۔ اندرونی طور پر ''لیڈم پال'' کھلائیں۔
اگر ورم ہو تو ''ایپس'' دیں۔
بچھو کے درد کیلئے ''میگنیشیا فاس'' بھی مفید ہے۔ درد کو سکون دیتی ہے۔

بجلی کا صدمہ۔ بجلی گرنا

بے ہوش ہو تو اس کا علاج کریں۔ جلے ہوئے مقامات کی مرہم پٹی کریں۔ ''دنکس وامیکا'' کھلانا مفید ہے۔

کمی خون

چہرہ پتلا، آنکھیں اندر کو دھنسی ہوئیں، کانوں میں آوازیں، بھوک بہت لگے، نفخ شکم، غیر منہضم دست آئیں، خون، پیپ، منی وغیرہ کے بکثرت نکل جانے کے سبب ہو تو ''چائنا'' کامیاب دوا ہے۔
چہرہ پتلا لیکن ذرا سی محنت سے تمتما جائے۔ دل میں دھڑکن۔ ادھر ادھر ٹہلنے سے سکون ملے تو سب سے پہلی دوا ''فیرم فاس'' اور ''فیرم میٹ'' بینظیر دوا ہے۔
''فیرم میور ×1'' دس بوندیں فی خوراک یا ''فیرم میٹ سائیٹراس ×3'' 5 گرین فی خوراک روزانہ دن میں 3 بار کافی عرصہ تک دیں۔
''آرسینک البم'' مہلک کمی خون کیلئے مفید ہے۔
اکڑے بدن اور ادورے پتلے جسم والوں کیلئے جبکہ نمکین گوشت کی خواہش ہو۔ ''کلکیر یا فاس'' دیں۔
آنکھوں پر اوپر کے پپوٹوں اور ابروؤں کے درمیان ورم۔ سردی سے ذکی الحسی۔ صبح 2 بجے سے 4 بجے تک تکلیف کی زیادتی۔ کھانے کے بعد نیند کا غلبہ۔ ''کالی کارب نمبر 6'' دیں۔

مرگی

دورے کی حالت میں ''بیلاڈونا'' بہت ہی مفید ہے۔آنکھیں اور چہرہ سرخ ہوتا ہے۔اس سے دورے کی شدت کم ہوجاتی ہے۔''کیوپرم'' بھی دورے کیلئے مفید ہے۔

''سائیکوٹا'وائی اوسا'اور ہائیڈروسیانک ایسڈ'' بھی دورے کی اچھی دوائیں ہیں۔مرگی کے علاج میں ''کلکیر یا کارب'' بہت مفید ہے۔اونچی طاقتوں میں استعمال کریں۔

''اونتھی کروکاٹاQ'' ایک بوندفی خوراک یا 3x میں مسلسل استعمال کرائیں اگر دورے رات میں ہوں تو ''کاسٹیکم'' مفید ہے۔

''بیوفو'ارجنٹم نائیٹریکم'سلفر'سلیشیا'' وغیرہ بھی حسب علامات دیں۔

ناف کے آس پاس شدید درد'جس کو دوہرا ہونے سے آرام ملے۔''کالوسنتھ'' دیں۔

بڑے بڑے دست اور قے۔پیاس کافی'پانی بہت پیئے۔پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ۔''وریٹرم البم'' دیں۔

شدید ضعف اور نقاہت۔بے چینی'تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پیئے۔چہرے پر مردنی۔''آرسینکم'' دیں۔

مسلسل متلی۔''اپیکاک'' دیں۔

دردِقولنج

اکثر کیسوں میں ''کالوسنتھ'' کافی ہے۔کالوسنتھ کا مریض دہرا ہونے سے آرام پاتا ہے۔یعنی درد کی حالت میں مریض آگے کی طرف جھک کر دہرا ہوجاتا ہے۔

پیچھے کی طرف جھکنے سے آرام''ڈائیسکوریا'' دیں۔

درد یکایک آئیں اور یکا یک بند ہوجائیں۔حرکت سے تکلیف ہو۔''بیلاڈونا'' دیں۔

علاوہ ازیں''اوپیم'پلمبم'نیکس وامیکا'سٹفی سیگریا'' وغیرہ۔

کانچ نکلنا

اس مرض کیلئے خصوصاً بچوں میں ''اگنیشیا'' اکسیر ہے۔

بار بار پاخانے کی حاجت'زور لگائے تو کانچ نکل آئے۔پیچش'دستوں کے ساتھ کانچ نکلنا۔''مرکیورس'' دیں۔

سخت قبض میں''ایلوز'پوڈوفائلم'روٹا'سلفر'' وغیرہ کو بھی مدِنظر رکھیں۔

ابتداء میں ''ایکونائٹ'' مفید ہے۔ جبکہ بخار، بے چینی، پیاس، شکم متورم ہو۔
اگر چہرہ اور آنکھیں سرخ ہوں، چھونے سے ذکی الحسی ہو، پیٹ میں شدید درد، حرکت اور ہلنے جلنے سے تکلیف ہو تو ''بیلاڈونا'' دیں۔
قبض، پیاس، بیٹھنے پر متلی ہو تو ''برائی اونیا'' اور اس کے بعد ''سلفر''

پیٹ میں پانی بھرنا

پیاس ندارد، پیشاب بہت کم، رنگ سفید مومیائی، ٹھنڈا کرنے سے آرام۔ ''ایپس میلیفیکا'' دیں۔
بے چینی، کمزوری، پیاس، تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پیئے۔ ''آرسینکم'' دیں۔

ورم جگر، جگر کا بڑھ جانا

''کارڈیاس مریانس Q'' امراض جگر کیلئے بہترین دوا ہے۔ جگر بڑھ کر معدہ کی طرف جاتا ہے یا پاخانہ سیاہ ہو سفید۔ 5 سے 10 بوند تک خوراک دیں۔
زبان پر پیلے رنگ کی میل، ذائقہ کڑوا، بھوک ندارد، ''چلی ڈونیم'' دیں۔
قبض یا پاخانہ خشک، پیاس۔ ''برائی اونیا'' دیں۔
ملیریا کے بعد جگر کی تکلیف، شکم میں ریاح اور اپھارہ، غیر منہضم دست، بھوک ندارد۔ ''چائنا'' دیں۔
شرابیوں اور اناپ شناپ دوائیں استعمال کرنے والوں میں جگر کی شکائیت۔ ''نیکس ومیکا'' دیں۔
چھوٹے بچوں میں جگر کا بڑھنا۔ ''کلکیر یا آرس میگ'' دیں۔
پاخانہ سخت، بکری کی مینگنوں جیسا۔ ''میگنیشیا میور'' دیں۔
''فاسفورس۔ لائکو پوڈیم۔ نیٹرم میور۔ سلفر۔ پوڈوفائلم۔ مرکیورس'' وغیرہ استعمال کرائیں۔

جگر کا سکڑ جانا

''فاسفورس۔ کارڈیاس مریانس۔ لائکو پوڈیم'' وغیرہ حسب علامات دیں۔

دردِ جگر اور صفرادی پتھریاں

درد کی حالت میں اگر درد یکا یک آئیں اور یکا یک بند ہو جائیں، حرکت سے زیادتی۔ ''بیلاڈونا'' دیں۔

دہرا ہو جانا پڑے تو ''کالوسنتھ'' دیں۔
دبانے اور سیکنے سے آرام ملے۔ ''میگنیشیا فاس'' دیں۔
اگر کسی دوا سے سکون نہ ملے تو ''بر برس ولگرس'' دیں۔
وقفہ کی حالت میں ''چائنا نمبر 6'' مسلسل استعمال کرائیں۔ یہ پتہ کے درد اور پتھریوں کی پیدائش کو ہمیشہ کیلئے درست کر دیتی ہے۔
''کولٹرین 3×'' پتھریوں کی پیدائش کو روک دیتی ہے۔
''نیٹرم سلف'' سے بھی پتھریوں کی پیدائش رک جاتی ہے۔
ڈاکٹر لیونارڈ M.A.C پاؤڈر کی سفارش کرتے ہیں اور اکسیر بتلاتے ہیں۔

امراضِ معدہ

سادہ ورم معدہ میں جبکہ بخار، بے چینی وغیرہ ہو تو ''ایکونائٹ'' مفید ہے۔
علاوہ ازیں پیاس، تھوڑا تھوڑا پانی پیئے، ہر چیز کی قے ہو جائے۔ ''آرسینکم'' دیں۔
قبض، پاخانہ خشک، پیاس، اٹھ کر بیٹھنے پر متلی اور کمزوری، ٹھنڈی چیزیں پینے سے تکلیف ہوتی ہو۔ ''برائی اونیا'' دیں۔
پیشاب وغیرہ قطرہ قطرہ جلن اور درد۔ ''کینتھرس'' دیں۔
علاوہ ازیں ''فاسفورس۔ اپیکاک۔ انٹم کروڈ'' وغیرہ۔

بدہضمی

آرام طلب اور بیٹھ کر کام کرنے والوں میں بدہضمی۔ کھانا کھانے کے ایک گھنٹہ بعد پیشاب میں بھاری پن، اپھارہ۔ ''نکس وامیکا'' دیں۔
موسم گرما کی بدہضمی، کھانا کھنے کے فوراً بعد معدے میں پتھر سا لٹکا رہے یا معلوم ہو۔ پاخانہ خشک، پیاس۔ ''برائی اونیا'' دیں۔
معدہ میں بوجھ، صبح کے وقت ذائقہ بہت خراب، کھانا کھانے کے بعد پیٹ کے کپڑے ڈھیلے کرنے پڑیں، پیاس ندارد۔ ''پلسٹیلا''
کسی بیماری یا اخراجِ رطوبت کے بعد بدہضمی، بھوک نہ لگے یا زیادہ لگے۔ کھانے کے بعد اپھارہ، ریاح کا اخراج لیکن اس سے کوئی آرام نہ ہو۔ ''چائنا'' دیں۔

ٹھونس ٹھونس کر کھانے سے بدہضمی' زبان سفید' متلی' بھاری بھاری ڈکاریں' دست غیر منہضم۔ ''انثم کروڈ'' دیں۔
بوڑھوں اور کمزوروں کی بدہضمی' شکم کے بالائی حصے پر اپھارہ' ریاح سے اخراج' بے سکونی۔ ''کاربوویج'' دیں۔
بعد دوپہر 4 بجے سے 8 بجے تک تکلیف بڑھے' اپھارہ آئے۔ اپھارہ دائیں سے شروع ہو کر بائیں کو آئے۔
ذائقہ کھٹا۔ ''لائکوپوڈیم'' دیں۔

سرطان معدہ

قے کیلئے ''کریازوٹ نمبر 30'' سے بہتر کوئی دوا نہیں۔
''کارسی فولینم' آرسینکم'' وغیرہ حسبِ علامات دیں۔

درد معدہ ہر قسم

''دلیکسس' کالوسنتھ' ڈائیسکوریا'' مرکب بنا کر دیں۔

خونی قے وغیرہ

اگر بخار کے ساتھ ہو' موت کا خوف' بےچینی' پیشانی پر ٹھنڈا پسینہ۔ ''ایکونائٹ'' دیں۔
مسلسل متلی۔ حرکت سے پیٹ میں درد معلوم ہو۔ ''اپیکاک'' دیں۔
''ایکونائٹ اور اپیکاک'' یکے بعد دیگرے دیں۔
سیاہ خون کی قے۔۔۔ ''ہمامیلس''
''آرسینکم۔ چائنا۔ آرنیکا'' وغیرہ کو بھی مدِنظر رکھیں۔

چھوٹی چھوٹی آنتوں کی سوجن

شروع میں بخار وغیرہ کیلئے ''ایکونائٹ' فیرم فاس'' دیں۔
تیز درد ہو تو ''بیلاڈونا۔ میگنیشیا فاس۔ کالوسنتھ'' وغیرہ دیں۔
دستوں کی صورت میں ''اپیکاک۔ مرکیورس۔ آرسنک'' وغیرہ دیں۔

دردِ سر

آدھا دردِ سر' دائیں طرف' دائیں آنکھ۔۔۔ ''سینگونیریا''
آدھا دردِ سر' بائیں طرف' بائیں آنکھ۔۔۔ ''سپائی جیلیا''

کمزور مریضوں میں ''آرسینک'' دیں۔
دردِ سر کسی ایک جگہ قائم ہو جائے۔ ''سلیشیا'' دیں۔
درد گردن کے پچھلے حصے سے شروع ہو کر اوپر کی طرف چڑھتا ہو۔۔۔''سلیشیا''

طاعون پلیگ

''اگنیشیا نمبر 30'' بہت مفید ہے۔
اگر گلٹی بائیں طرف ہو،ہزیان وغیرہ بھی ہو تو ''لیکسس'' دیں۔
دائیں طرف کی گلٹی کیلئے ''ناجا'' مفید ہے۔ چھوٹی طاقتوں کو بذریعہ انجکشن زیر جلد بھی دے سکتے ہیں۔
''پیلیگی نمبر 30'' اکیلی یا دوسری دوائی کے ساتھ استعمال کرانا مفید ہے۔
پلیگ کیلئے ''فاسفورس'' خاص طور پر مفید ہے۔
''بیلاڈونا۔ آرسنکم'' وغیرہ بھی حسبِ علامات دے سکتے ہیں۔

دانتوں پر میل بڑھنا

ٹھنڈا پانی منہ میں رکھنے سے آرام ہو تو ''کافیا'' دیں۔ کھوکھلے دانت ہوں تو ''کریازوٹ'' دیں۔
حاملہ مستورات میں ''سیپیا۔ چائنا'' دیں۔ رات میں درد زیادہ ہو جائے تو ''مرکیورس'' دیں۔

دردِ دانت

بہت سی حالتوں میں خصوصاً کرم خوردہ دانتوں کیلئے ''مرکیورس'' بہت جلد افاقہ بخش ہے۔
اگر یہ ناکام رہے تو اس کے بعد ''پلاٹینگو میجر'' دوسری دوا ہے جو مفید ہے۔
اگر دانت درد کسی گرم چیز کے منہ میں رہنے سے کم ہو تو ''کیمومیلا'' مفید ہے۔
اگر سرد پانی منہ میں لینے سے لگے تو ''کافیا'' دیں۔ اگر درد ان دانتوں میں ہو جیسے بھر دیا گیا ہو تو ''آرنیکا'' دیں۔
بعض اوقات دانتوں کی جڑ میں پھوڑے بن جاتے ہیں ''سلیشیا'' ان کیلئے بہت مفید دوا ہے۔
خارجی طور پر ''پلاٹینگو' کمفر' کریازوٹ' ایکونائٹ مدر ٹنکچر'' لگانا مفید ہے۔
اگر درد ناقابل برداشت ہو اور کوئی دوسری علامات نہ ملیں تو ''کیمومیلا'' مفید ہے۔
اگر درد یکایک آئیں اور یکایک جائیں تو ''بیلاڈونا'' دیں۔
سینکنے سے آرام ملے تو ''مگنیشیا فاس'' دیں۔

ہائی بلڈ پریشر (High blood pressure)

سر میں درد اور چکر، گردن کی شریانیں اچھلی ہوئی ہوں تو ''بیلا ڈونا'' دیں۔

کمزوری، نشست سے تھکن۔ ''کالی فاس'' دیں۔

''سپونجیا' انا کارڈیم' لیکسس، جیسی میم'' وغیرہ۔

لو بلڈ پریشر (Low blood pressure)

''وسکم البم ×۳'' نہائیت مفید دوا ہے۔

سر میں درد اور چکر، گردن کی شریانیں اچھلی ہوئیں۔ ''بیلا ڈونا'' دیں۔

دردِ سر، چکر، چہرہ سرخ، دھوپ میں تکلیف بڑھے۔

بچوں کا تشنج

جب دانت نکالنے کی وجہ سے ہو تو ''کیمومیلا'' اچھی دوا ہے۔

جب دماغی یا اعصابی خرابی کی وجہ سے ہو تو ''بیلا ڈونا'' ہر ایک گھنٹہ بعد دیں اور اس کے 3 گھنٹے بعد اگر ضروری سمجھا جائے تو ''اگنیشیا'' مفید ہے۔ جب تشنج میں کمی واقع ہو جائے تو دوا وقفہ سے دیں۔

فوباداد

''سلفر'' کی چند خوراکیں صبح و شام دینا کافی ہے۔

اگر ہفتہ کے بعد کوئی تبدیلی رونما ہو تو اس طریق پر ''سیپیا'' دینا مفید ہے۔

بے خوابی یا کم خوابی

بڑھاپے کی بے خوابی اور بے چینی کیلئے ''ایکونائٹ'' استعمال کریں۔

پرانی بے خوابیوں کیلئے ''اوپیم ۳۰'' مفید ہے۔

جب تکان ہو اور نیند نہ آتی ہو تو ''ایمبر اگریشیا'' مفید ہے۔

جب جھٹکے محسوس ہونے میں مریض چونک پڑے اور ناخوشگوار اشیاء دکھائی دیتی ہوں اور نیند سے وحشت ہوتی ہو تو ''بیلا ڈونا'' استعمال کریں۔

اگر طبیعت مضمحل ہو تو ''کلکیر یا کارب'' مفید ہے۔ اگر زیادہ دماغی محنت کی وجہ سے ہو تو ''جیلسی میم'' استعمال کریں۔ اگر بوجہ پریشان خیالات ہو تو ''کافیا'' دیں۔

اگر بہت جلد بیدار ہو پھر نیند نہ آتی ہو تو ''سلفر'' دیں۔ بچوں کیلئے ''کیمومیلا'' اچھی دوا ہے۔

اگر زیادہ خوشی کے باعث نیند نہ آئے تو ''کافیا'' دیں۔

ہسٹریکل مریضوں میں یا رنج و غم کے باعث ہو تو ''اگنیشیا'' دیں۔

بوڑھوں میں ''فاسفورس'' استعمال کرائیں۔ پیٹ کی خرابی ہو تو ''نکس وامیکا'' دیں۔

دردِ کمر

اگر دفعتاً درد شروع ہو جائے اور ایسا معلوم ہو کہ مقامِ ماؤف چاقو سے کٹ رہا ہے اور کھڑا ہونے پر کمر پر سختی اور درد معلوم ہو تو ''رسٹاکس'' ہر نصف گھنٹے بعد دیتے رہیں، حتےٰ کہ آرام ہو جائے۔ مزمن حالتوں میں ''سلفر'' مفید دوا ہے۔

خسرہ

یہ مرض زکام جیسی علامات سے شروع ہوتا ہے۔ تین یا چار روز بعد جسم پر چھوٹے چھوٹے دانے نمودار ہو جاتے ہیں جو پہلے چہرہ پر اور بعد میں جسم پر پیدا ہو جاتے ہیں۔ اگر بخار ہو تو ''ایکونائٹ'' مفید دوا ہے۔ بعد ازاں ''پلسٹیلا'' مفید ہے جو اس مرض کی دوائے خاص ہے۔ اگر کھانسی باقی رہ جائے تو ''سلفر'' کی چند خوراکیں دیں۔

ورمز (کیڑے)

کرم امعاء میں مریض کا چہرہ زرد ہوتا ہے۔ وہ ناک کو نوچتا ہے اس سے مزاج میں تعفن ہوتا ہے۔ بھوک کبھی کم اور کبھی زیادہ ہوتی ہے۔ مریض حالتِ خواب میں دانت پیستا ہے اور قبض رہتا ہے۔ ''سائنا'' اور اس کے علاوہ ''سینٹونین'' بھی مفید ہے۔

معدے کی ترشی کا منہ میں آنا

اگر ترشی ہو اور عارضہ پرانا ہو تو ''کلکیر یا کارب'' ایک خوراک رات کو اور ایک خوراک صبح دیں۔

اگر اس کے ساتھ بدہضمی کی شکائیت بھی ہو یا بہت پانی پینے کی وجہ سے ہو تو ''پلسٹیلا'' دیں اور ''کاربوویج'' بہت سی حالتوں میں مفید ہے۔

''آرسینکم'' بھی مفید ہے۔ اسطرح ''فاسفورس'' بھی مفید ہے۔

رسولی

''کلکیر یا فلور 200'' دیں۔

''فائٹولیکا' کونیم' وغیرہ بھی دیں۔

روہے ککرے

شدید حالتوں میں جبکہ ورم اور درد ہو ''ایکونائٹ اور بیلاڈونا'' دیں۔

شدید اور مزمن ہر قسم کے روہوں کیلئے جبکہ آنکھ سے بکثرت کیچڑ نکلتا ہو تو ''ارجنٹم نائٹریکم'' دیں۔

''کالی میور ×3'' کا استعمال بھی مفید ہے۔

مزمن روہوں میں ''امونیا' نیٹرم میور' سلفر' یوفریزیا وغیرہ'' بھی حسبِ علامات دیں۔

موتیا بند

ابتدائی حالت میں ''کاسٹیکم'' دیں۔

''کلکیر یا فلور'' کھلانا بھی بیحد مفید ہے۔

شام کے وقت سبز' سرخ حلقہ آنکھوں کے سامنے دکھائی دے۔ ''فاسفورس'' دیں۔

ہیئر ٹانک

بال سیاہ کرنے کی ادویات: ''انا کارڈیم۔ ایسڈ فاس۔ آرنیکا Q'' ایک ایک ڈرام۔ ایک پاؤ سرسوں کا تیل۔ (ایسڈ فاس 200)

بواسیر

''کلکیر یا فلور 200'' ہر ہفتہ ایک خوراک دیں۔ اگر خون بھی گرتا ہو تو ''فیرم فاس'' کے ساتھ ادل بدل کر دیں۔

مسوں میں شدید درد ہو تو ''میگنیشیا فاس'' کے ساتھ دیں۔

بیٹھ کر کام کرنے والوں کو بواسیر' قبض ہو تو ''نکس وامیکا'' دیں۔

مقعد میں کھجلی' درد' جلن۔ مقعد سے رطوبت۔۔۔ ''کمفر''

جسم کو گرم پانی سے دھونے' یا سیکنے سے آرام ملے تو ''ایسڈ میور'' دیں۔

زمانہ حمل کی بواسیر۔ ''کالنسونیا'' دیں۔

مسوں میں خون آنا' پاخانے کے بعد گھنٹوں تک جلن۔ ''نائٹرک ایسڈ'' دیں۔

خون گرنے کی صورت میں ''ہمامیلس' ملی فولیم' ایکونائٹ'' دیں۔

اگر خون آتا ہوتو ''ہمامیلس'' کا مرہم لگائیں۔

بواسیر کو چلنے پھرنے سے آرام۔ ''اگنیشیا'' دیں۔

بلغم

سینہ کے اوپری حصہ میں گلے کے قریب بلغم کا جمار ہنا جو نکل نہ سکے لازماً نگلنا ہی پڑے۔ بلغم کی موجودگی سے درد اٹھے۔ ''کالی کارب' کاکس کیکٹائی'' دیں۔

''کالی کارب'' کے ساتھ ''کاربوویج'' دیں۔ بلغمی مزاج کیلئے ''کلکیریا کارب'' دیں۔ اگر دبلا پتلا مریض ہوتو ''فاسفورس'' دیں۔

ناک کی بیماریاں

ابتدامیں ''ایکونائٹ 3×'' دیں۔ یہی کافی ہے۔

اگر یہ ناکافی ہوتو ''کمفر'' دیں۔

موسم سرما کے زکام میں جبکہ پتلے بہنے والا مواد سے ناک کے نتھنے سرخ ہو جائیں لیکن ہوا سے نفرت ہو۔ گرم کمرہ اچھا معلوم ہوتو ''آرسینکم'' بہت قیمتی دوا ہے۔

گرمی کے دنوں میں جبکہ ناک سے مسلسل پانی ٹپکے' کھلی ہوا اچھی لگے۔ ''سیپیا'' مفید ہے۔

صبح سویرے چھینکوں کی زیادتی ہو' مسلسل سردی لگتی ہوتو ''جیلسی میم'' دیں۔

رات کو ناک بند ہو جائے اور دن میں کھلی ہو۔ پیشانی میں ہلکا ہلکا درد۔ ''نکس وامیکا'' دیں۔

زکام پک جائے۔ ''ہیپر سلفر' پلسٹیلا'' دیں۔

خشک ہو جائے ''امونیم کارب'' دیں۔

دردِ سر زکام میں ''بیلاڈونا۔ برائی اونیا۔ نیکس۔ چائنا'' دیں

اگر بخار بھی ساتھ ہوتو ''ایکونائٹ۔ برائی اونیا۔ آرسینکم'' وغیرہ دیں۔

بار بار زکام کی رغبت۔ ''بیسی لائینم' انفلوئینزم'' یکے بعد دیگرے دیں۔

ناک سے بدبودار اخراج

بدبودار اخراج، خودکشی کے خیالات، ہڈیاں چھونے سے ذکی الحسی۔ ''آرم میٹ'' دیں۔

رات کو سوتے وقت ''سفلیلیم 200'' دیں۔

''مرکیورس بن آئیوڈائیڈ، نائٹرک ایسڈ، گریفائٹس'' وغیرہ۔

ناک کی بواسیر

''بیسی لائینم، تھوجا، کلکیر یا کارب، سینگونیریا'' دیں۔

ناک کی پھنسیوں کیلئے

''ہیپر سلفر، سلیشیا، مرکیورس'' دیں۔

دودھ بڑھانے کیلئے

''ایگنس کاسٹس، لیک ڈیفلوریٹم، ایسافوٹیڈا''

ہکلانے کا عارضہ

''سٹرامونیم 200'' طاقت ایک خوراک دیں۔

''سٹرامونیم 1000'' دو دن بعد دیں۔

''سٹرامونیم 10000'' 10 دن بعد دیں۔

پتھری

''کالوسنتھ cm'' ایک خوراک صبح، دوپہر، شام دیکر دوسرے دن ''کالوسنتھ 30'' صبح دوپہر شام دیں۔ نکل جائے گی آزمودہ ہے۔

اگر تکلیف بائیں طرف سے شروع ہو تو ''بربرس ولگرس'' دیں۔ آزمودہ ہے اور اگر دائیں طرف سے شروع ہو تو ''لائکوپوڈیم'' دیں۔

اگزیما کو عوارض

''سلفر 30'' صبح، دوپہر، شام ہمراہ ایک ایک قطرہ جرعہ آب آٹھ دن تک استعمال کریں۔ پھر ''سورینیم

200 ''صبح' دوپہر' شام صرف ایک روز استعمال کریں۔ تمام بدن پر روغن سرسوں برف پر سرد کر کے مالش کریں۔
روغن صندل کی مالش ساتھ ملالیں۔
''آرسینکم برومیٹم Q'' دو دنوں تک صبح' دوپہر' شام مسلسل استعمال کریں۔ اگزیمیا چنبل پر اکسیر ہے۔
چیچک کے داغ۔۔۔''تھوجا' سمی سی فیوگا'' دیں۔

دمہ

دمہ ہوتو ''سمبوکس نانگرا 1000'' فی خوراک فوراً دیں۔ بعد 30× میں روزانہ استعمال کریں۔

ایام حمل کے امراض

متلی و قے

مسلسل متلی جس کو قے آنے سے بھی سکون نہ ملے' غذا سے نفرت' غذا کی بلغم' صفرائیہ خون کی قے۔ ''اپیکاک'' دیں۔
شدید متلی اور قے' بے حد کمزوری' بے چینی' پیاس' تھوڑا تھوڑا پانی بار بار پیئے۔ ''آرسینکم'' دیں۔
مسلسل متلی لیکن قے نہ ہو۔ ''ٹوبیکم'' دیں۔
نہائیت ضدی قسم کی متلی و قے ''کریازوٹ'' دیں۔
ابکائیاں جس کے ساتھ پیشانی پہ ٹھنڈا پسینہ' ٹھنڈی چیزوں کی خواہش۔ ''وریٹرم البم' نکس وامیکا' پلسٹیلا'
برائی اونیا' نیٹرم میور'' وغیرہ دیں۔
قبض ہوتو ''سپیا 200'' اکسیر ہے۔ ''ایلومینا' میگنیشیا میور' کالن سونیا'' وغیرہ دیں۔
غذا سے نفرت۔۔۔ ''کالچی کم اور کاکولس'' مفید ہیں۔
کوئلہ' مٹی' چاک وغیرہ کھانے کی عادت۔۔۔ ''ایلومینا' نائٹرک ایسڈ' سائی کوٹا' کلکیریا کارب'' دیں۔
دانت درد۔۔۔ ''مگنیشیا کارب' سپیا' چائینا'' خاص طور پر مفید ہیں۔
منہ میں تھوک کی زیادتی۔۔۔ ''مرکیورس' آئیرس جیرانڈی'' دیں۔
بھوک کی کمی۔۔۔ ''نکس وامیکا' پلسٹیلا'' دیں۔
کلیجہ جلنے' کھٹے ڈکاروں کا آنا۔۔۔ ''پلسٹیلا' نکس وامیکا' نائٹرم فاس' لائکوپوڈیم'' دیں۔
ڈر۔۔۔ ''ایکونائٹ' اگنیشیا' آرسینک' پلسٹیلا'' دیں۔
بے خوابی۔۔۔ ''کافیا' ایکونائٹ' اگنیشیا'' دیں۔

درد کمر۔۔۔ ''کالی کارب' برائی اونیا' سیپیا' رسٹاکس 'نکس وامیکا'' دیں۔
16۔صبح اٹھنے پر متلی۔۔۔''نکس وامیکا''

جریان احتلام

''ویجی ٹیلس × 3 یا پوڈر'' جلن یا کثرتِ مباشرت سے پیدا شدہ جریان واحتلام کے بعد کمزوری' چکر' تھکاوٹ' سستی' کمزور ٹانگ میں بھاری پن' عضوِتناسل چھوٹا اور ڈھیلا' ان نوجوانوں کے لئے جو بہت جلد بڑھتے ہیں۔

''ایسڈ فاس Q یا 1× '' بھی احتلام کیلئے اکسیر ہے۔

بیٹھتے ہوئے' چلتے ہوئے یا نیند میں خود بخود منی کا اخراج' شہوانی خوابوں کے ساتھ احتلام۔''سیلینیم'' دیں۔

احتلام' پیٹھ میں درد' آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے۔''سٹیفی سی گیریا'' دیں۔

جلق کے بعد کمزوری پیدا کرنے والے احتلام' چکر' تھکاوٹ' بھوک درندوں جیسی۔'' چائنا'' دیں۔

قبض' جریان' پچھلی رات کے وقت انزال' عیاش طبع۔''نکس وامیکا'' دیں۔

''تھوجا Q'' سوتے وقت پانچ سات قطرے روزانہ ایک خوراک دیں۔احتلام کیلئے اکسیر ہے۔

''کلکیر یا فاس نمبر 6 'نیٹرم فاس نمبر 6 کالی فاس نمبر 6' چھ گرین فی خوراک'' فی خوراک 4 بار روزانہ دیں' مفید نسخہ ہے۔

سرعتِ انزال کیلئے''ہیلونائٹس 200'' اکسیر دوا ہے۔

جریان' پیشاب کے بعد قطرے۔''سیلیشیا 1000'' دیں۔

ادویہ بلحاظِ بلڈ گروپ

نوٹ: درج ذیل ادویات سامنے لکھے گئے ان بلڈ گروپس کیلئے کارگر ہیں جو سیاہ خانوں میں درج ہیں۔

HUMAN BLOOD GROUPS

A	AB	B	O	Medicines	ادویہ	نمبر شمار
A	AB	B	O	Aconite	ایکونائٹ	1
A	AB	B	O	Aesculus Hip	ایسکیولس ہپو کاسٹینم	2
A	AB	B	O	Agaricus Muscaius	اگیریکس مسکریس	3
A	AB	B	O	Alumina	الیومنا	4
A	AB	B	O	Alumen	الیومن	5
A	AB	B	O	Amonium Brom	امونیم برومیم	6
A	AB	B	O	Amonium Carb	امونیم کارب	7
A	AB	B	O	Amonium Mur	امونیم میور	8
A	AB	B	O	Amygdalus Persica	اماگڈیلس پرسیکا	9
A	AB	B	O	Anacardium	اناکارڈیم	10
A	AB	B	O	Angustura Ver	انکسچوراویرا	11
A	AB	B	O	Anhalonium	انہالونیم	12

A	AB	B	O	Antimonium Crud	اینٹی مونیم کروڈم	13
A	AB	B	O	Antimonium Tart	اینٹی مونیم ٹارٹ	14
A	AB	B	O	Arenea Diadema	ارینیاڈایاڈیما	15
A	AB	B	O	Argentum Met	آرجنٹم میٹیلکم	16
A	AB	B	O	ArgentumNit	آرجنٹم نائٹریکم	17
A	AB	B	O	Arnica	آرنیکا	18
A	AB	B	O	Arsenic Alb	آرسنک البم	19
A	AB	B	O	Arsenicum iod	آرسنک آئوڈیم	20
A	AB	B	O	Arsenicum Sulph	آرسنک سلفیوریٹم	21
A	AB	B	O	Asafoetida	ایسافوٹیڈا	22
A	AB	B	O	Asarum Europ	اسارم یوروپم	23
A	AB	B	O	Asterias Rubens	اسٹریارزروبنس	24
A	AB	B	O	Aurum Met	آرم میٹیلکم	25
A	AB	B	O	Aniscolus	اینس کولس	26
A	AB	B	O	Apis Mellifica	ایپس ملفیکا	27
A	AB	B	O	Aloe	ایلوز	28
A	AB	B	O	Arum Dracontium	آرم ڈریکونٹیم	29
A	AB	B	O	Arsenic Brom	آرسنک برومیٹم	30
A	AB	B	O	Bacillinum	بیسی لائنم	31
A	AB	B	O	Baryta Carb	برائٹا کارب	32
A	AB	B	O	Belladonna	بیلاڈونا	33
A	AB	B	O	Berberis Vul	بربرس ویگرس	34
A	AB	B	O	Berberis Aqui	بربرس ایکوی فولئیم	35

A	AB	B	O	Bufo	بیوفو	36
A	AB	B	O	Bovista	بووسٹا	37
A	AB	B	O	Boracic Acid	بوریکم ایسیڈم	38
A	AB	B	O	Bryonia	برائی اونیا	39
A	AB	B	O	Bimuthum	بسمتھم	40
A	AB	B	O	Borax	بوریکس	41
A	AB	B	O	Bryta iod	برائٹا آئوڈیم	42
A	AB	B	O	Camphora	کیمفر	43
A	AB	B	O	Cannabis Ind	کینابس انڈیکا	44
A	AB	B	O	Cantharis	کنتھرس	45
A	AB	B	O	Capsicum	کیپسی کم	46
A	AB	B	O	Carbo Animalis	کاربوا ینمالس	47
A	AB	B	O	Carbo Vegetabilis	کاربوویج	48
A	AB	B	O	CausTicuum	کاسٹیکم	49
A	AB	B	O	Chamomilla	کیمومیلا	50
A	AB	B	O	Calcarea Acetica	کلکیریا اسیٹیکا	51
A	AB	B	O	Caoculus	کاکولس	52
A	AB	B	O	Coca	کوکا	53
A	AB	B	O	Collinsonia	کالن سونیا	54
A	AB	B	O	Calcarea Carb	کلکیریا کارب	55
A	AB	B	O	Calcarea iod	کلکیریا آئوڈاٹا	56
A	AB	B	O	Calcarea Phos	کلکیریا فاس	57
A	AB	B	O	Calcarea Sulph	کلکیریا سلف	58

نمبر	اردو نام	Name	Blood Group
59	کالچی کم	Colchicum	A AB B O
60	کالوسنتھ	Colocynthis	A AB B O
61	کونیم	Conium	A AB B O
62	کروکس سٹائیوا	Crocus Sat	A AB B O
63	کافیا کروڈ	Cofeea Crud	A AB B O
64	کوریلیم	Corallium	A AB B O
65	کیکٹس گرینڈی	Cactus Grandi	A AB B O
66	کلیمٹس اریکٹا	Clemetis Erecta	A AB B O
67	کیوپرم میٹ	Cuprum Met	A AB B O
68	سنابیرس	Cinnabaris	A AB B O
69	سائکلیمن	Cyclamen	A AB B O
70	سیکوٹا ویروسا	Cicuta Virosa	A AB B O
71	چائنا	China	A AB B O
72	چیلی ڈونیم مجس	Chelidonium	A AB B O
73	ڈائسکوریا	Dioscorea	A AB B O
74	ڈیجی ٹیلس	Digitalis	A AB B O
75	ڈلکامارا	Dullcamara	A AB B O
76	ڈفنی انڈیکا	Daphne Indica	A AB B O
77	یوفوربیا لتھائرس	Euphorbia Lathyris	A AB B O
78	یوفریزیا	Euphrasia	A AB B O
79	فیگو پائرم	Fagopyrum	A AB B O
80	فیرم میٹ	Ferrum Met	A AB B O
81	فیرم آرسنی سیکم	Ferrum Ars	A AB B O

A	AB	B	O	Ferrum Phos	فیرم فاس	82
A	AB	B	O	Ferrum Acid	فیرم ایسڈ	83
A	AB	B	O	Guaiacum	گوائیکم	84
A	AB	B	O	Graphites	گریفائٹس	85
A	AB	B	O	Helonias	ہیلونیاس	86
A	AB	B	O	Helleborus	ہیلی بورس	87
A	AB	B	O	Hepar Sulphuris	ہیپر سلفیورس	88
A	AB	B	O	Hippuric Acid	ہپیورک ایسڈ	89
A	AB	B	O	Hamamelis	ہمامیلس	90
A	AB	B	O	Kreasotum	کریازوٹ	91
A	AB	B	O	Hydrocyanic acid	ہائیڈروسیانک ایسڈ	92
A	AB	B	O	Hyoscymus	ہیوسیامس	93
A	AB	B	O	Hydrastis	ہائیڈراسٹس	94
A	AB	B	O	Hall	ہال	95
A	AB	B	O	Iberis	آئبیرس	96
A	AB	B	O	Ignatia	اگنیشیا	97
A	AB	B	O	Iodum	آوڈیم	98
A	AB	B	O	Ipecac	اپیکاک	99
A	AB	B	O	Kali Ars	کالی آرسینکم	100
A	AB	B	O	kali Bich	کالی بائکروم	101
A	AB	B	O	KaliCarb	کالی کاربونیکم	102
A	AB	B	O	kali Nit	کالی نائٹرم	103
A	AB	B	O	Kali Phos	کالی فاس	104

A	AB	B	O	Lobelia Inflata	لوبیلیا انفلیٹا	105
A	AB	B	O	Lycopodium	لائکو پوڈیم	106
A	AB	B	O	Lac Caninum	لیک کینائنیم	107
A	AB	B	O	Lachesis	لیکسس	108
A	AB	B	O	Ledum	لیڈم	109
A	AB	B	O	Lillium Tig	لیلئیم ٹگرینم	110
A	AB	B	O	Medrrhinum	میڈورائنم	111
A	AB	B	O	Manganum Aceti	مینگنم اسیٹیکم	112
A	AB	B	O	Mercurius	مرکیورس	113
A	AB	B	O	Mercurius Sol	مرک سال	114
A	AB	B	O	Mezereum	میزیریم	115
A	AB	B	O	Millifolium	ملی فولیم	116
A	AB	B	O	Morphinum	مارفینم	117
A	AB	B	O	Magneia Mur	مگنیشیا میور بائیکا	118
A	AB	B	O	Magnesia Carb	مگنیشیا کاربونیکا	119
A	AB	B	O	Magnesia Sulph	مگنیشیا سلفیورسیکا	120
A	AB	B	O	manganum Ox	مینگنم آگزائی ڈیٹم	121
A	AB	B	O	Moschus	ماسکس	122
A	AB	B	O	Muriatic Acid	میوریاٹک ایسڈ	123
A	AB	B	O	Murex	میوریکس	124
A	AB	B	O	Natrum Acid	نیٹرم ایسڈم	125
A	AB	B	O	Nux Vomica	نکس وامیکا	126
A	AB	B	O	Natrum carb	نیٹرم کارب	127

A	AB	B	O	Natrum Mur	نیٹرم میور	128
A	AB	B	O	Niccolum	نکولم	129
A	AB	B	O	Ocimum Canum	اوسی مم کینم	130
A	AB	B	O	Opium	اوپیم	131
A	AB	B	O	Origanum	اوریگنم	132
A	AB	B	O	Plumbum	پلمبم	133
A	AB	B	O	Pediculus	پیڈی کولس	134
A	AB	B	O	Plumbum acid	پلمبم ایسڈ	135
A	AB	B	O	Plumbum Met	پلمبم میٹ	136
A	AB	B	O	Podophyllum	پوڈوفائلم	137
A	AB	B	O	Platina	پلاٹینا	138
A	AB	B	O	Phosphorus	فاسفورس	139
A	AB	B	O	Pulsatilla	پلسٹیلا	140
A	AB	B	O	Penthorum	پنتھورم	141
A	AB	B	O	Phosphorus Acid	فاسفورس ایسڈ	142
A	AB	B	O	Psorinum	سورائنم	143
A	AB	B	O	Rhus Tox	رسٹاکس	144
A	AB	B	O	Ruta	روٹا	145
A	AB	B	O	Rumex	ریومیکس	146
A	AB	B	O	Rhododendron	روڈوڈنڈرون	147
A	AB	B	O	Rheum	ریوم	148
A	AB	B	O	Rhus Diversiloba	رس دائی ورسیلوبا	149
A	AB	B	O	Sabadilla	سباڈیلا	150

A	AB	B	O	Sabina	سبائنا	151
A	AB	B	O	Sambucus Nigra	سمبوکس نائیگرا	152
A	AB	B	O	Sapracenia	سپراسینیا	153
A	AB	B	O	Sarsaparilla	سارسپریلا	154
A	AB	B	O	Secale Cornutum	سیکیل کارنوٹم	155
A	AB	B	O	Selenium	سیلینیئم	156
A	AB	B	O	Sanguinaria	سنگوی نیریا	157
A	AB	B	O	Silicea	سلیشیا	158
A	AB	B	O	Spigelia	سپائی جیلیا	159
A	AB	B	O	Spongiatosta	سپونجیاٹوسٹا	160
A	AB	B	O	Squilla Martima	سکوئیلامارٹیما	161
A	AB	B	O	Stannum	سٹانم	162
A	AB	B	O	Staphysagria	سٹافی سیگریا	163
A	AB	B	O	Stramonium	سٹرامونیم	164
A	AB	B	O	Strontium Carb	سٹرونشیم کاربونیکم	165
A	AB	B	O	Sulphuric Acid	سلفیوریکم ایسڈم	166
A	AB	B	O	Stannum Met	سٹینم میٹ	167
A	AB	B	O	Sepia	سیپیا	168
A	AB	B	O	Sanicula	سینی کولا	169
A	AB	B	O	Senna	سائنا	170
A	AB	B	O	Sulphur	سلفر	171
A	AB	B	O	Thuja	تھوجا	172
A	AB	B	O	Taraxacum	ٹیریکسیکم	173

Blood Group				Remedy	دوا	No.
A	AB	B	O	Tellurium	ٹیلیوریم	174
A	AB	B	O	Teucrium Mar	ٹیوکریم میرم	175
A	AB	B	O	Thyroidine	تھائراڈینم	176
A	AB	B	O	Trifolium	ٹرائی فولیم	177
A	AB	B	O	Triosteum Perfol	ٹرائیوسیٹم پرفولیٹم	178
A	AB	B	O	Tuberculinum	ٹیوبرکولائنم	179
A	AB	B	O	Viscum Album	وسکم البم	180
A	AB	B	O	Vitrum	وریٹرم	181
A	AB	B	O	Vinca Minor	ونکامائینر	182
A	AB	B	O	X-Rays	ایکس ریز	183
A	AB	B	O	Zincum	زنکم	184
A	AB	B	O	Zingiber	زنجیبر	185
A	AB	B	O	Antimonium	اینٹی مونیم	186
A	AB	B	O	Argentum Nitricum	آرجنٹم آئیوڈیم	187
A	AB	B	O	Argentum Nit	آرجنٹم نائٹریکم	188
A	AB	B	O	Arsenic Met	آرسنک میٹیلکم	189
A	AB	B	O	Arsenic Sulph	آرسنک سلف	190
A	AB	B	O	Asclepias	اسکلی پیاز	191
A	AB	B	O	Aurum Iodide	آرم آئیوڈیم	192
A	AB	B	O	Aurum mur	آرم میوریٹکم	193
A	AB	B	O	Aurum Met	آرم میٹیلکم نائٹریکم	194
A	AB	B	O	Aurum Sulph	آرم سلفوریٹم	195
A	AB	B	O	Aurum Arsenic	آرم آرسنک	196

A	AB	B	O	Aethiopus Antimon	ایتھیوپس اینٹی من	197
A	AB	B	O	Agnus Castus	ایگنس کاسٹس	198
A	AB	B	O	Ailanthus	ایلنتھس	199
A	AB	B	O	Anagallis	اناگالیس	200
A	AB	B	O	Anatherum	اناتھیرم	201
A	AB	B	O	Benzoic Acid	بنزوئیکم ایسیڈم	202
A	AB	B	O	Badiaga	بیڈیاگا	203
A	AB	B	O	Corydalis	کوری ڈیلس	204
A	AB	B	O	Corallium Rub	کوریلیم ریوبرم	205
A	AB	B	O	Condurungo	کنڈورنگو	206
A	AB	B	O	Crotalus Horridus	کروٹیلس ہری ڈس	207
A	AB	B	O	Cadmium Met	کیڈمیم میٹ	208
A	AB	B	O	Calcarea Fluor	کلکیریا فلور	209
A	AB	B	O	Calotropis	کیلوٹروپس	210
A	AB	B	O	Cuprum	کیوپرم	211
A	AB	B	O	Cuprum Sulph	کیوپرم سلفیوریکم	212
A	AB	B	O	Cinnabaris	کینابرس	213
A	AB	B	O	Convolvlus	کان ولولس	214
A	AB	B	O	Copaiva	کوپےوا	215
A	AB	B	O	Ceanothus	سیانوتھس	216
A	AB	B	O	Chimaphila	چمافیلا	217
A	AB	B	O	Chinium Ars Cosum	چینی نم آرکوسم	218
A	AB	B	O	Echinacea	ایکی نیشیا	219

A	AB	B	O	Erechtitis	اریکیتھائٹس	220
A	AB	B	O	Eucalyptus	یوکلپٹس	221
A	AB	B	O	Eryngium	اریجیم	222
A	AB	B	O	Ferrum iod	فیرم آئیوڈیم	223
A	AB	B	O	Flouric Acid	فلورک ایسڈ	224
A	AB	B	O	Hepar Sulph	ہیپر سلف	225
A	AB	B	O	Hippozeninum	ہپوزی نیم	226
A	AB	B	O	Hydrophobinum	ہائیڈروفوبیم	227
A	AB	B	O	Hecla Lava	ہکلا لاوا	228
A	AB	B	O	Hydrocotyle	ہائیڈروکوٹائل	229
A	AB	B	O	Iris Versicular	آئرس ورسیکلر	230
A	AB	B	O	Jacaranda Caroba	جیکارنڈا کاروبا	231
A	AB	B	O	Jatropha	جٹروفا	232
A	AB	B	O	Jacaranda	جیکارنڈا	233
A	AB	B	O	Juglans Regia	جگلنس ریجیا	234
A	AB	B	O	Kali Sulph	کالی سلف	235
A	AB	B	O	Kali Mur	کالی میور	236
A	AB	B	O	Kali Chloricum	کالی کلوریکم	237
A	AB	B	O	kali Brom	کالی برومیٹم	238
A	V	B	O	Kalmia	کالمیا	239
A	AB	B	O	Kali Ars	کالی آرسینی کوسم	240
A	AB	B	O	Laurocerasus	لاروسیرااسس	241
A	AB	B	O	Lithium	لیتھیم	242

A	AB	B	O	Mercurius Car	مرکیورس کار	243
A	AB	B	O	Mercurius iod	مرکیورس آئیوڈ	244
A	AB	B	O	Nitric Acid	نائٹرک ایسڈ	245
A	AB	B	O	Oleum Santalli	اولیم سنٹالی	246
	AB	B	O	Phosphorus Acid	فاسفورس ایسڈ	247
A	AB	B	O	Phytolacca	فائیٹولیکا	248
A	AB	B	O	Petroleum	پٹرولیم	249
A	AB	B	O	Platinum Mur	پلاٹینم میورٹیکم	250
A	AB	B	O	Petoselenium	پٹروسیلینیم	251
A	AB	B	O	Pilocarpus	پائلوکارپس	252
A	AB	B	O	Sticta	سٹکٹا	253
A	AB	B	O	Sulfonal	سلفونل	254
A	AB	B	O	Syphilinum	سفلینیم	255
A	AB	B	O	Spongia	سپونجیا	256
A	AB	B	O	Stillingia	سٹلنجیا	257
A	AB	B	O	Sulphur iod	سلفر آئیوڈیم	258
A	AB	B	O	Thallium	تھیلیم	259
A	AB	B	O	Terebinthena	ٹیری بن تھینا	260
A	AB	B	O	Thymol	تھائمول	261
A	AB	B	O	Vaccinum	ویکسی نم	262
A	AB	B	O	Viola	وائیولا	263
A	AB	B	O	Xanthoxylum	زنتھوسائلم	264
A	AB	B	O	Asimina	ایسی میناٹرائی لوبا	265

A	AB	B	O	Arm Mur	آرم میوریٹکم	266
A	AB	B	O	Argentum Met	آرجنٹم میٹ	267
A	AB	B	O	Agnus Castus	ایگنس کاسٹس	268
A	AB	B	O	Asparagus	اسپیریگس	269
A	AB	B	O	Benzene Acid	بنزین ایسڈ	270
A	AB	B	O	Cedron	سیڈران	271
A	AB	B	O	Cinnabaris	سنابیرس	272
A	AB	B	O	Copaiva	کوپے وا	273
A	AB	B	O	Crotalus Horri	کروٹیلس ھوری	274
A	AB	B	O	Croton Tig	کروٹن ٹگ	275
A	AB	B	O	Cuprum Acid	کیوپرم ایسڈ	276
A	AB	B	O	Caladium	کیلیڈیم	277
A	AB	B	O	Carbonium Sulph	کاربونیم سلفوریٹم	278
A	AB	B	O	Caulophylum	کالوفائلم	279
A	AB	B	O	Castoreum	کاسٹوریم	280
A	AB	B	O	Calcarea Acetica	کلکیریا اسیٹیکا	281
A	AB	B	O	Cimicifuga	سمی سی فیوگا	282
A	AB	B	O	Coccus	کاکوس	283
A	AB	B	O	Cannabis Sat	کینابس سٹائیوا	284
A	AB	B	O	Carbolic Acid	کاربولیکم ایسڈ	285
A	AB	B	O	Cobaltum	کوبالٹم	286
A	AB	B	O	Cochlearia	کوچلیاریا	287
A	AB	B	O	Cicuta Virosa	سیکوٹا ویروسا	288

A	AB	B	O	Chimaphila	چمافیلا	289
A	AB	B	O	Doryphora	ڈاری فورا	290
A	AB	B	O	Erectites	اریکتھائیٹس	291
A	AB	B	O	Eryngium Aquaticum	اریجیم ایکوئیٹکم	292
A	AB	B	O	Epigea Repens	اپچیاریپنس	293
A	AB	B	O	Erigeron	اریگیرون	294
A	AB	B	O	Eupatorium Perf	یوپیٹوریم پرف	295
A	AB	B	O	Euphorbia Pilulifera	یوفربیاپلیو لی فیرا	296
A	AB	B	O	Guarea	گواریا	297
A	AB	B	O	Gambogia	گمبوجیا	298
A	AB	B	O	Gun powder	گن پاؤڈر	299
A	AB	B	O	Gelsemium	جیلسی میم	300
A	AB	B	O	Gnaphalium	نیفالیم	301
A	AB	B	O	Kali Carb	کالی کارب	302
A	AB	B	O	Kali Mur	کالی میور	303
A	AB	B	O	Kalmia	کالمیا	304
A	AB	B	O	Lithium carb	لیتھیم کارب	305
A	AB	B	O	Lycopodium	لائکوپوڈیم	306
A	AB	B	O	Mercurius Carb	مرکیورس کارب	307
A	AB	B	O	Murex	میوریکس	308
A	AB	B	O	Magnesia Carb	مگنیشیا کارب	309
A	AB	B	O	manganum	مینگنم	310
A	AB	B	O	natrum Phos	نیٹرم فاس	311

A	AB	B	O	Nitric Acid	نائٹرک ایسڈ	312
A	AB	B	O	Natrum Sulph	نیٹرم سلف	313
A	AB	B	O	Pareira Brava	پریرابریوا	314
A	AB	B	O	Piper Nigrum	پائپرنائیگرم	315
A	AB	B	O	Picric Acid	پکرک ایسڈ	316
A	AB	B	O	Prunus Spinosa	پرونس سپائی	317
A	AB	B	O	Ratanhia	ریٹھینیا	318
A	AB	B	O	Sanicula	سینی کولا	319
A	AB	B	O	Secale Car	سیکیل کار	320
A	AB	B	O	Senecio	سینی شیو	321
A	AB	B	O	Stillingia	سٹی لنجیا	322
A	AB	B	O	Saccharum	سیکرم	323
A	AB	B	O	Senega	سینیگا	324
A	AB	B	O	Tabacum	ٹوبیکم	325
A	AB	B	O	Uranium Nit	یورینیم نائٹریکم	326
A	AB	B	O	Viburnum Opulus	وائی برنم اوپولس	327
A	AB	B	O	Vaccinum	ویکسینم	328

جنسیات اور بلڈ گروپ

ہر انسان میں ایک خاص حد تک قوتِ ودیعت ہے حکماء کے اس سلسلہ میں مختلف نظریات ہیں کہ ایک مرد کو کتنے دن کے بعد وظیفۂ زوجیت ادا کرنا چاہئے۔ آریو ویدک میں بھی دوش اور اخلاط کے روحانی وجسمانی قوت کے مطابق مرد کو عورت کے پاس جانے کی اجازت مختلف مزاج والوں کو مختلف دی ہے۔ ہم نے اپنی تحقیقات میں گرم خشک اور خشک گرم مزاج B بلڈ گروپ ترتیب دینا ہے۔ لہٰذا ایسے لوگ روزانہ اپنے جنسی جذبہ کی تسکین کر سکتے ہیں۔ یہ مدت ۳۰ سے ۳۵ سال تک ہے اس کے بعد ان لوگوں کو ایک ہفتہ بعد جانا چاہئے بعد ازاں ان لوگوں کو ایک ہفتہ بعد جانا چاہئے۔ بعد ازاں ایک ماہ اور گرم تر مزاج یعنی O بلڈ گروپ والے دو روز بعد جا سکتے ہیں ۳۵ سال تک اس کے بعد انھیں دو ہفتے بعد اور بعد ازاں ۲ ماہ بعد جانا چاہئے خشک سرد یعنی AB بلڈ گروپ کے لوگ چار دن بعد اور ۳۵ سال کے بعد تین ہفتے بعد زیادہ عمر میں ۳ ماہ میں ایک بار جا سکتے ہیں۔ اور سرد تر مزاج یعنی A بلڈ گروپ کے لوگ ایک ہفتے کے بعد اور ۳۵ سال کی عمر کے بعد کم از کم ایک ماہ بعد اور بعد ازاں چار ماہ میں ایک بار جائے تو صحت بحال رہتی ہے علاوہ ازایں جنسی جذبہ کو روکنا چاہئے اس سے عمر اور عقل بڑھتی ہے اور بہت زیادہ روکنے سے اور امراض بھی پیدا ہوتے ہیں اس لیے فلٹیریشن کا نظام بحال رکھ کر یہ عمل کریں۔

علم الاسماء الٰہیہ اور بلڈ گروپ

تجلی تنزل کر کے اور کثافت کا لباس پہن کر نور بنی اور نور کثافت کے پردوں میں ظاہر ہو کر روشنی بنا روشنی کا اظہار ایتھر یا ایثر کی لہروں میں توانائی کی صورت میں اس عالم کو تخلیق کر رہا ہے ہر شئے اسی ایتھر کی مخصوص لہروں سے ترتیب پا رہی ہے خواہ زحل ہے شمس ہے قمر ہے زمین ہے خلا ہے یا اس زمین کی ادنیٰ سے ادنیٰ یا اعلیٰ سے اعلیٰ کوئی چیز۔ جو کچھ بھی ہے اسی ایتھر میں مخصوص وائبریشن کا نتیجہ ہے۔ ہر انسان ایک خاص قسم کی وائبریشن سے بنا ہے یہی تحریک رنگ روشنی اعضاء قوت سکون تحلیل اور تحریک سے مزاجِ انسانیہ بنا رہی ہے اسی سے انسان الگ الگ Antigen کا حامل ہے اور اپنا مخصوص بلڈ گروپ رکھتا ہے دراصل یہ انوارِ اسماءِ الٰہیہ ہی ہیں جو تجلی سے نزول کر کے اس عالم پر مؤثر ہیں اور اثر و تاثیر کا یک سلسلہ ذرہ سے تجلی تک جاری ہے۔ ہر انسان مخصوص اسماء الٰہیہ سے متعلق ہے اور ہر اسماء الٰہی ایک خاص وائبریشن رکھتا ہے اسی تحریک سے انسانوں کا وجود بن رہا ہے اور تحلیل ہو رہا ہے۔ ہم نے اسماء کی وائبریشنز یعنی تحریکات کو معلوم کیا ہے۔ اس سلسلہ میں علم جفر کی ۲۸۴ ابا جد میں اعداد کی حرکات اور قوتیں دیکھ کر انسانی تحریکات سے ربط دیا ہے تاہم اس سلسلہ میں مزید بحث ہم اپنی کتاب بلڈ گروپ اور علوم سریہ میں کریں گے۔ اس وقت صرف اتنا کافی ہے کہ سرخ سبز نیلا پیلا سفید رنگ ہر شئے میں ایک خاص تحریک رکھتا ہے اور کسی نہ کسی اسم کی تاثیر کی وجہ سے ہے ہر چیز کی شکل وصورت ذائقہ بھی اسماء کا اظہار ہے۔

ہم نے بنظر تحقیق دیکھ کر اسمائے الٰہیہ کو بلڈ گروپ میں تقسیم کیا ہے یہ تقسیم جہاں بیماریوں پر قابو پانے میں مدد دے گی وہیں پر مختلف دنیوی مشکلات میں بھی ممد اور معاون ہوگی اور اسم اعظم کا کام دے گی۔ جو نور اور سر الٰہی آپ میں چھپا ہوا ہے وہی نور آپ کا اسم اعظم ہے ہر شخص کا الگ مخصوص اسم اعظم ہے جو اس شخص کے لیے اکسیر اور آبِ حیات کا کام کرتا ہے۔

O بلڈ گروپ اپنی خاصیت کے حساب سے ہر بلڈ گروپ میں جاری وساری ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے اس لیے یہ اسمائے ذاتیہ سے متعلق ہے۔

A بلڈ گروپ اعصاب اور رطوبات وآب سے متعلق ہے ٹھنڈک اور سکون سے تعلق ہے اس لیے یہ اسمائے جمالیہ سے متعلق ہے۔

B بلڈ گروپ گرم خشک اور خشک گرم مزاج بناتا ہے اس لیے یہ اسمائے جلالیہ سے تعلق رکھتا ہے۔

AB بلڈ گروپ میں جلال و جمال دونوں جمع ہیں اس لیے یہ اسمائے مشترکہ کمالیہ سے متعلق ہے۔

ہم نے آگے نقشہ میں اسمائے الٰہیہ کو الگ الگ درج کر دیا ہے۔ اب ایک شخص بلڈ گروپ O کا حامل آپ کے پاس آتا ہے اس کا نام بابر سلطان ہے تو اس کے نام کا سر حرف لیں جو کہ (ب) ہے اور اس نام میں ابجد کے حساب سے وہ حروف دیکھیں جس کے عدد سب سے زیادہ ہیں وہ (ر) ہے اب جتنے اسماء ذات (ب) سے شروع ہونے والے ہوں گے وہ اسی شخص کے لیے ہیں اور جو اسماء (ر) شروع ہوں گے وہ بھی اسی کے لیے ہیں لیکن اس جگہ ہم نے دیکھا کہ اسماء ذاتیہ چونکہ بہت کم ہیں اس لیے ان میں (ب) سے شروع ہونے والا کوئی اسم نہیں ہے اور نہ ہی (ر) سے۔ اگر B یا AB بلڈ گروپ کے لوگ ہوتے تو آسانی سے مل جاتا مگر اسمائے ذاتیہ کم تعداد میں ہیں اس لیے اولاً تو یہ تمام بھی O بلڈ گروپ والے پڑھ لیں تو بہت فائدہ کی توقع ہے ورنہ حروف (ر) بابر سلطان کا اسمائے الٰہیہ ذاتیہ میں الفرد النور الوتر میں پایا جاتا ہے مفید اور فیض سے بھرپور ہے۔

اسی طرح مختلف طریقے ہیں مریض کا نام یا مرض کا نام لکھ کر اس کے بلڈ گروپ کے حساب سے اسم کا انتخاب کریں اور ورد کرنے کے لیے دیں۔

مزید تفصیلات ہماری نئی کتاب بلڈ گروپ اور علوم سریہ میں دیکھیں۔

اسمائے ذات (O Blood Group)

اللّٰہ. الاحد. الواحد الصمد. الفرد. الوتر. النور. الحق. الحی. القدوس.

کرۂ آتش: 400

اسمائے جلالیہ B Blood Group

الکبیر. المتعال. عزیز. العظیم. الجلیل. القہار. ا قادر. المقتدر. الماجد. الولی. ا لجبار.

المتکبر. القابض. الخافض. المذل. الرقیب. الواسع. الشہید. القوی. المتین. الممیت. المعید. المنتقم. ذو الجلال

والاکرام. المانع. الضار. الوارث. الصبور. ذوالبطش. البصیر. الدیان. المعذب. المفضل.
المجید. الذی لم یکن له کفواً احد. ذوالحول الشدید. القاهر. الغیور. الشدید العقاب. کرۂباد:300

اسمائے مشترک وکمالیہ(AB Blood Group)

الرحمٰن. العلیم. الملک. الرب. المهیمن. الخالق. السمیع. البصیر. الحکم. العدل.
الحکیم. الولی. القیوم. المقدم. المؤخر. الاول. الآخر. الظاهر. الباطن. الوالی. المتعال. المالک
الملک. المقسط. الجامع. الغنی. الذی لیس کمثله شئی"۔ المحیط. السلطان. المؤید.
المتکلم. کرۂ خاک:100

اسمائے جمالیہ(A Blood Group)

العلیم. الرحیم. السلام. المؤمن باری. المصور. غفار. الوهاب. الرزاق. الفتاح. باسط.
الرافع. لطیف. الخبیر. معز. الحفیظ. المقیت. الحسیب. الجمیل. الحلیم. الکریم. الوکیل.
الحمید. المبدی. المحی. المصور. الواجد. الدائم. باقی. الباری. البر. المنعم. العفو. الغفور.
الرؤف. المغنی. المعطی. النافع. الهادی. البدیع. الرشید. المجمل. القریب. المجیب. الکفیل.
الحنان. المنان. الکامل. لم یلدولم یولد. الکافی. الجواد. ذوالطول. الشافی. المعافی.
کرۂ آب:200

تحریک، تحلیل، تسکین اور بلڈ گروپ
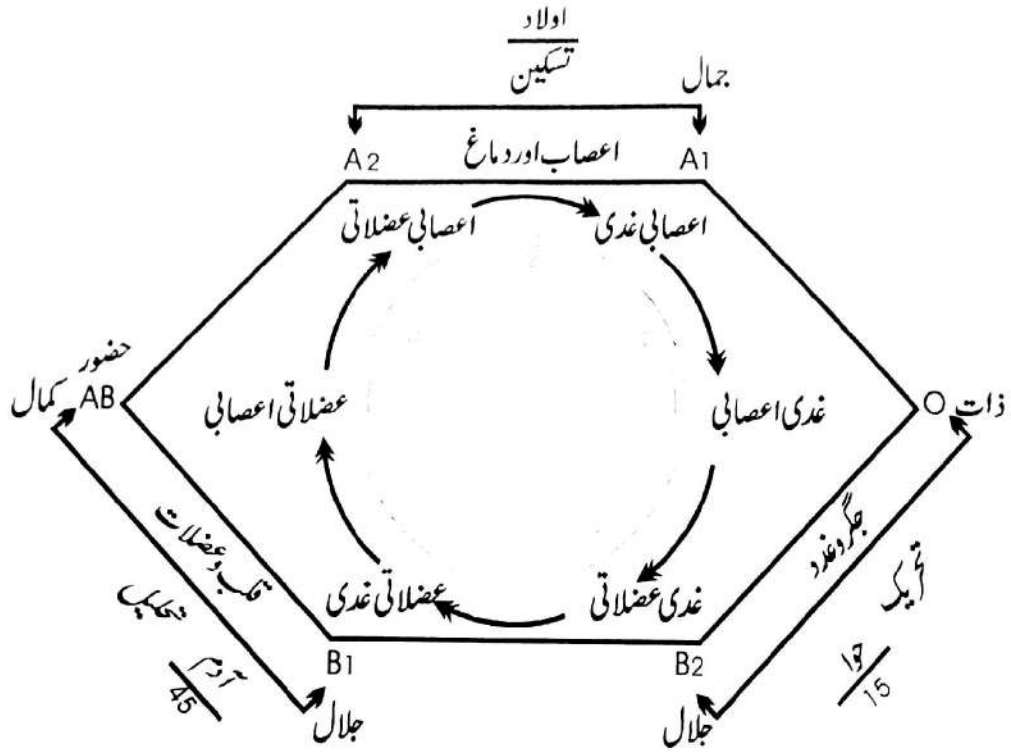
تحریک A

تحلیل AB

تسکین B1

B2 اور O تحریک

AB اور B تحلیل

B2 اور O تسکین

A تحریک

B2 اور O تحلیل

تسکین AB اور B1

صابر ملتانی صاحب کا نظریہ اس طرح کھل کر واضح ہوگیا ہے کیمیائی طور پر A بلڈ گروپ میں جنیاتی لحاظ (Genetic) سے (AO) کی صورت میں ہوسکتا ہے اسی لیے اعصابی غدی تحریک O گروپ کی غدی اعصابی تحریک کے لیے باعثِ شفا ہوتی ہے اور دوسری طرف A بلڈ گروپ مؤجود ہے AB بلڈ گروپ میں اس لیے AB گروپ کی

تحریک A بلڈ گروپ کے لیے باعثِ شفا ہوتی ہے۔

کیونکہ AB گروپ عضلاتی اعصابی تحریک ہے یہ اعصابی عضلاتی تحریک یعنی A بلڈ گروپ کے لیے باعثِ شفا ہوتا ہے۔

اسی طرح کیمیائی لحاظ سے B بلڈ گروپ کی صورت (BO) کی شکل میں مؤجود رہتی ہے۔ اسی لیے O بلڈ گروپ غدی اعصابی B بلڈ گروپ غدی عضلاتی کے لیے باعثِ شفا ہوتا ہے۔

دراصل یہ ایک ہی تحریک ہے مگر اس میں تعلق الگ الگ بلڈ گروپ سے ہے۔

اور B بلڈ گروپ عضلاتی غدی AB بلڈ گروپ عضلاتی اعصابی کے لیے باعثِ شفا ہے۔

اگر ہم صابر ملتانی علیہ الرحمۃ کے نظریہ کے مطابق بلڈ گروپ کو ملحوظ رکھ کر علاج کرنا چاہیں تو (B2O) غدی اعصابی غدی عضلاتی یعنی اصل تحریک جگری وا ایپتھیلیل ٹشوز کی اگر متحرک کر دیں گے تو (AB اور B) میں تحلیل اور A بلڈ گروپ میں تسکین واقع ہو جائے گی۔

اسی طرح اگر (B1 اور AB) عضلاتی غدی عضلاتی اعصابی میں تحریک دیں گے اصل تحریک عضلاتی ہے تو A گروپ میں تحلیل اور (O B2) میں تسکین ہو گی۔

اور اگر A گروپ میں تحریک ہو گی تو (O B2) تحلیل اور (B1 اور AB) میں تسکین ہو جائے گی۔ اب اس بات کی وضاحت مزید کر دوں دراصل O بلڈ گروپ کے لوگ خالصتاً جگر سے متعلق ہوتے ہیں ان کا اصل مزاج غدی اعصابی گرتر ہوتا ہے لیکن جب غدد کا تعلق عضلات سے ہو جاتا ہے تو عضلات چونکہ B بلڈ گروپ بناتے ہیں اس لیے ان لوگوں کا مزاج غدی عضلاتی ہو جاتا ہے اور ایسے لوگ اگرچہ اپنے اندر جگر سے تعلق رکھتے ہیں مگر ان کا تعلق قلب اور عضلات کے ساتھ ہو جاتا ہے ایسے لوگوں کا تعلق B بلڈ گروپ سے ہو جاتا ہے اگرچہ (BO) کی صورت ہونے کی وجہ سے غدد اور جگر سے زیادہ قریب ہوتے ہیں اس لیے O بلڈ گروپ والوں جیسے ہوتے ہیں لیکن B بلڈ گروپ جب خالصتاً B ہوتا ہے تو اس صورت میں غدد مغلوب ہو جاتے ہیں اور مزاج عضلاتی غدی ہو جاتا ہے یہ خالصتاً B بلڈ گروپ کے لوگ ہوتے ہیں۔ اور جب B بلڈ گروپ کے ان لوگوں کے مزاج میں غدد کی بجائے اعصاب سے تعلق کی ابتداء ہوتی ہے تو یہ لوگ AB بلڈ گروپ کے لوگ بن جاتے ہیں ان لوگوں کا مزاج خشک سرد یعنی AB عضلاتی اعصابی ہو جاتا ہے۔ اب گویا ہمارے پاس ایک طرف O بلڈ گروپ ہے جس میں غدی اعصابی کی صورت میں تحریک مؤجود ہے دوسری طرف AB بلڈ گروپ ہے جس میں عضلاتی اعصابی کی صورت میں خشک سرد کیفیت پائی جاتی ہے۔

دونوں تحریکیں یعنی غدی اعصابی اور عضلاتی اعصابی جب الٹتی ہیں تو اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی A بلڈ

گروپ بن جاتی ہیں۔

A بلڈ گروپ میں ایک طرف تو وہ لوگ ہیں جو O بلڈ گروپ سے زیادہ قریب ہوتے ہیں جیسے اعصابی غدی اور دوسرا وہ لوگ ہوتے ہیں جن کا مزاج AB بلڈ گروپ سے زیادہ قریب ہوتا ہے جیسے اعصابی عضلاتی لوگ۔ اس بیان سے یہ بات واضح ہوئی کہ مختلف بلڈ گروپ کیوں ہوتے ہیں اب ہر تحریک چونکہ خوراک سے بن سکتی ہے اس لیے ہر بلڈ گروپ والے کو اپنی خوراک کا علم تحریکات کے ذریعے ہونا چاہئے اور یقیناً خون خوراک سے ہی بنتا ہے اور جسم کا حصہ بنتا ہے اور بطور ایندھن Fuel بنتا ہے 120 دن تک چلتا ہے پھر نیا خون تیار ہوتا ہے۔ اللہ کریم نے Antibodies رکھے ہوتے ہیں جو مختلف طرح کی خوراکوں کے Juice کو انسانی جسم ضرورت کے مطابق Antigen میں ڈھال دیتے ہیں یہی Antibodies مدافعتی نظام بگڑتا ہے تو مختلف خوراکوں کے Antigen ڈائریکٹ خون میں شامل ہو جاتے ہیں جس سے بیماریاں پیدا ہوتی ہیں حالانکہ بظاہر ہر ایک عام نظر آنے والی خوراک خواہ دودھ ہی کیوں نہ ہو یا چینی ہی کیوں نہ ہو زبردست تبدیلیوں کا باعث بن جاتی ہے اور ہمیں کچھ سمجھ نہیں آپاتی کہ ایک عام خوراک اچار مربہ وغیرہ اس قدر تبدیلیاں اپنے اندر رکھتا ہے کہ اگر بلڈ گروپ کا لحاظ رکھ لیا جائے تو اینٹی بائیوٹک ادویہ کی ضرورت ہی نہیں رہتی یا بہت سی ادویہ پین کلر وغیرہ فضول اور بے معنی ثابت ہوتی ہیں اسی لیے جب آپ بلڈ گروپ کو ملحوظ رکھ کر علاج کرتے ہیں تو محض خوراک بدلنے سے ہی انسان تندرست ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

تحریکات بلحاظِ وقت

انسانی شخصیت جسمانی ساخت اور بلڈ گروپ

انسانوں کی شکلیں کتنی قسم کی ہیں؟
جسمانی ساخت کی کتنی قسمیں ہیں؟
اور انسانی مزاج و شخصیت کیسے بنتی ہے؟

اس طرح کے سوالات کے جوابات کے لیے زمانہ قدیم سے مختلف علوم جیسے علم نجوم، علم الاعداد، علم نفسیات و قیافہ، علم شاستر، علم جفر وغیرہ گویا انسان کے گرد ہی تمام علوم گھومتے ہیں۔ اور اس سوال کا جواب جتنا مشکل اس وقت تھا اتنا ہی آج ہے اگر ہم بنظر تعمق دیکھیں تو شخصیت اور جسمانی ساخت کے اختلافات میں عقل مندوں کے لیے نشانیاں ہیں، جو لوگ غور کرتے ہیں وہ حقائق تک یقیناً پہنچ جاتے ہیں۔

ہم نے ہومیوپیتھی کی مختلف ادویہ کے خدوخال والے اشخاص دیکھے اور اُن کو ان کی جسمانی ساخت کو ملحوظ رکھ کر دوائیں دی تو بہت جلد افاقہ وعلاج کی صورت پیدا ہوگئی بس اسی خیال کو جب ملحوظ رکھ کر ہم نے مختلف بلڈ گروپ والے لوگوں کا مشاہدہ کیا تو ہمیں کچھ قدریں مشترک مل گئیں بس انہی اقدار کو زینہ بنا کر ہم نے مختلف شکلوں والے لوگوں کی گروہ بندی کی تو اس طرح ہمیں کل 12 اقسام کے لوگ نظر آئے اس طرح ہمیں علم نجوم کے بارہ بروج کا خیال بھی آیا کہ اتنا عرصہ قبل انہوں نے بروج کی درجہ بندی کی تو بلڈ گروپ کے مطابق آج جب ہم انسانوں کی مطالعہ کر رہے ہیں تو بارہ قسم کے انسانوں کے گروہ ہمیں نظر آتے ہیں مثلاً A بلڈ گروپ میں سوڈیم۔ سلفیٹ اور فاسفیٹ کے ۳ قسم کے لوگ ہیں اسی طرح B بلڈ گروپ میں سوڈیم سلفیٹ اور فاسفیٹ ۳ قسم کے لوگ نظر آئے اسی طرح O اور AB گروپ میں بھی تین تین قسم کی شکلیں نظر آئیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے کلکیر یا فاس کے لوگ کیلشیم زیادہ ہونے کی وجہ سے لمبے ہو جاتے ہیں ان کو ہم نے AB بلڈ گروپ میں دیکھا ہے۔ اور برائٹا کارب کے بونے B بلڈ گروپ میں یا

پلسٹیلا کی عورتیں B بلڈ گروپ رکھتی ہیں۔ مختلف ادویہ جن میں جسمانی ساخت کا تذکرہ ملتا ہے وہ یہ ہیں۔

کلکیریا کارب	Calc Carb	چینینم آرس	Chininum Ars
گریفائٹس	Graphites	نیٹرم میور	Netrum Mur
پلمبم	Plumbum	سلیشیا	Slicea
برائٹا کارب	Bryta Carb	کلکیریا فلور	Calc Fluor
کلسٹرینم	Cholestrenum	کالی کارب	Kali Carb
فائٹولکا	Phytolacca	سیپیا	Sepia

اگر اسی بات کو ملحوظ رکھتے ہوئے ہم ہر بلڈ گروپ کے اشخاص کا الگ الگ جائزہ لینا شروع کریں گے تو ہمیں ہر بلڈ گروپ میں تین تین قسم کے افراد دیکھنے میں ملتے ہیں اس موضوع پر بمعہ تصویر کسی دوسری کتاب میں سیر حاصل بحث کریں گے اور اس طرح ہم سورا میں O بلڈ گروپ کے تین قسم کے لوگ اور ان کی ادویہ دیکھنے میں اور اخذ کرنے میں نہایت آسانی ہوگی۔

نوٹ: یہ مضمون ہماری آنے والی کتاب ﴿جنسیات اور بلڈ گروپ﴾ سے دیا گیا ہے۔

جنسیات اور بلڈ گروپ

(علم شاستر پر بلڈ گروپ کی روشنی سے جدید تحقیقات)

علم شاستر کے شائقین کے لیے ایک انمول کتاب

اس کتاب میں مندرجہ ذیل عنوانات ہیں:

☆جنسی ادویات طب بلحاظِ بلڈ گروپ☆

☆جنسی ادویات ہومیو پیتھی بلحاظِ بلڈ گروپ☆

☆جنسی قوت پیدا کرنے والی غذاؤں کے مرکبات بلحاظِ بلڈ گروپ☆

☆مختلف بلڈ گروپ کے مرد اور عورتوں کے ملاپ اور شادی کے اثرات☆

☆اولاد پر اثرات کا تجزیہ☆

☆مردوں کی بلحاظِ بلڈ گروپ چار اور آٹھ اقسام☆

☆عورتوں کی بلحاظِ بلڈ گروپ چار اقسام☆

☆ہر بلڈ گروپ والے کی جنسی اور ازدواجی زندگی کا تجزیہ☆

قرآن مجید میں بلڈ گروپ کا بیان

وَالتین (انجیر)	وَالزیتون (زیتون)	وطور سینین (سُرمہ)	وھٰذ البلد الامین (شہر مکہ)
عضلاتی اعصابی	غدی اعصابی	اعصابی عضلاتی	گرم خشک
بنیادی یعنی AB بلڈ گروپ	O بلڈ گروپ جس نے AB بلڈ گروپ کے چارج کو توڑا	A بلڈ گروپ	B بلڈ گروپ
سرد خشک	گرم تر	سرد تر	گرم خشک

"لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم"۔

"بیشک ہم نے انسان کو احسن تقویم پر پیدا کیا (خون کے قوام سے بنایا)"

علم نجوم اور بلڈ گروپ

مزاج	آتش (O بلڈ گروپ)	خاک (AB بلڈ گروپ)	باد (B بلڈ گروپ)	آب (A بلڈ گروپ)
فاسفیٹ	حمل	ثور	جوزا	سرطان
سلفیٹ	اسد	سنبلہ	میزان	عقرب
سوڈیم	قوس	جدی	دلو	حوت
حروف	اہ طم ف ش ذ	ب وی ن ص ت ض	ج زک س ق ث ظ	د ح ل ع ر خ غ

اگر O گروپ کا حامل بندہ ہے تو یقیناً اس برج حمل اسد یا قوس میں سے ہوگا۔ خواہ تاریخ پیدائش کچھ بھی بتائے اصل پیدائش جب خلقت ماں کے رحم میں ہوئی تو کروموسوم ملحق ہونے کے وقت وہی اصل برج تھا شکل و صورت دیکھ کر آپ متعین کر سکتے ہیں۔

علمِ نجوم اور بلڈ گروپ

علمِ نجوم میں مختلف بروج کن کن بلڈ گروپ سے تعلق رکھتے ہیں آیئے دیکھتے ہیں

O بلڈ گروپ

اس بلڈ گروپ میں حمل اسد اور قوس سے متعلقہ لوگ ہوتے ہیں، جن لوگوں میں حرارت زیادہ اور Antigen نہیں ہوتے ان کا تعلق بالترتیب مریخ شمس اور مشتری کے ساتھ ہے۔

O بلڈ گروپ کے حامل لوگوں کی شکلیں حمل اسد اور قوس کے لوگوں جیسی ہوتی ہیں آپ علم نجوم سے شکلیں دیکھ کر بندہ کا مزاج متعین کر سکتے ہیں۔ علم الحروف کے مطابق ان کا تعلق ان حروف کے ساتھ ہے

''اھ طم ف ش ذ''

O بلڈ گروپ کے لوگوں کا مزاج آتشی ہوتا ہے۔ جسمانی طور پر گردن، سَر ، حلق، بالائی کمر و بالائی بازو، دل، ریڑھ کی ہڈی، کولہے اور رانوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

ان میں قائدانہ صلاحیتیں ہوتی ہیں۔ مضبوطی، قوت اور توانائی رکھتے ہیں۔ سرچشمۂ حیات اور شہرت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کو ترقی کے مواقع بہت ملتے ہیں۔ نرم خوئی، وسعت اور تحفظ رکھتے ہیں۔ مجموعی طور پر ان لوگوں کا مزاج مہم جوئی سے متعلق ہے اپنے تصورات اور عمل میں بہت پختہ ہوتے ہیں۔ طاقت اور قوت کے حامل۔ جذباتِ شدید کے مالک اور تخلیقی صلاحیتوں سے مالا مال ہوتے ہیں۔

O بلڈ گروپ والوں کا بروج سے تعلق:

21 مارچ سے 19 اپریل (برج حمل)	23 جولائی سے 20 اگست (اسد)	21 نومبر سے 20 دسمبر (قوس)

جب شمس مندرجہ بالا آتشی بروج میں ہوتا ہے تو O بلڈ گروپ کے حامل لوگوں کو ان تاریخوں میں اپنے اپنے برج کے مطابق عروج مل سکتا ہے اور قوتِ عمل کا اظہار ہو سکتا ہے۔

O بلڈ گروپ کے حامل افراد کا تعلق پتھروں میں ہیرا' پکھراج' نیلم فیروزہ' زمرد (پنّا) سے ہے۔

O بلڈ گروپ کے تعلق رکھنے والے اشخاص کا تعلق دھاتوں میں' سونا' فولاد' سوناٹین سے ہے۔

O بلڈ گروپ کے لوگوں کو بلحاظِ علمِ نجوم مندرجہ ذیل امراض لگتے ہیں:

اعصابی امراض' بخار سادہ و معیادی' شدید سَر درد' دانت کا درد' نظامِ انہضام کی خرابیاں' کان کی بیماری' السر' حادثات و چوٹ' گلے و حلق کی بیماریاں' گھنٹیا' کا مرض' شانے کا درد' ریڑھ کی ہڈی کا درد' ٹخنوں کا درد' بخار میں گردن کا اکڑ جانا' لنگڑاپن' جوڑوں کا ہلنا' ہاتھ پاؤں اور کولہے میں ضرب' جوڑوں کا درد۔

گردے کے امراض اور مرضِ سوکڑا۔

O بلڈ گروپ کے لوگ اور شعبے بلحاظِ علم نجوم:

O بلڈ گروپ کے لوگ جن شعبہ ہائے زندگی میں زیادہ کامیاب دیکھے گئے ہیں مندرجہ ذیل ہیں۔

صحافت' تصنیف و تالیف' شعبۂ ادب' لٹریچر' انجینئرنگ' تعلقاتِ عامہ' سیلز مین' مہم جوئی' دانتوں کی سرجری' سیاست دان' سرجری (جراحی)' فوجی خدمات' پروفیشنل کھلاڑی' سیاحت' فنونِ لطیفہ' فلم سازی' دواسازی' نفسیات' دستکاری' صنعت و تجارت' آرمی' پولیس' شکار' غوطہ خوری' شاعری' کوہ پیمائی۔

AB بلڈ گروپ

ان لوگوں کا تعلق ثور۔ سنبلہ اور جدی سے ہوتا ہے اور بالترتیب زہرہ عطارد اور زحل ستارے ہیں۔

AB بلڈ گروپ نیگیٹو اور پازیٹو دونوں چارج رکھتا ہے اور کیلشیم فولاد وغیرہ سے متعلق ہے۔

AB بلڈ گروپ کے لوگ جسمانی ساخت اور خدوخال کے اعتبار سے ثور۔ سنبلہ اور جدی بروج میں سے کسی سے متعلق ہوتے ہیں شکل پڑھ کر برج کا تعین کر سکتے ہیں۔ علم الحروف کے مطابق ان کا تعلق ان حروف کے ساتھ ہے۔ "ب وی ن ص ت ض"

AB بلڈ گروپ کے لوگ مزاج خاکی کے حامل ہوتے ہیں۔ جسمانی اعضاء میں ان کا تعلق گردن حلق پیٹ انتڑیاں گھٹنے انسانی ڈھانچہ ہڈیاں سے ہے۔ ان لوگوں میں مادیت پرستی کا رجحان اور عملی اندازِ فکر پایا جاتا ہے۔ ان لوگوں میں شہوانی جذبہ بھرپور ہوتا ہے مگر ضبطِ نفس کے حامل ہوتے ہیں اپنے ارادے میں چٹانوں کی مانند سخت۔

AB بلڈ گروپ میں سفاک لوگ بھی ملتے ہیں۔ AB بلڈ گروپ کے لوگ حد سے زیادہ پُر اسرار ہوتے ہیں۔

AB بلڈ گروپ والوں کا بروج سے تعلق:

20 اپریل تا 20 مئی (ثور)	21 اگست تا 20 ستمبر (سنبلہ)	21 دسمبر تا 20 جنوری (جدی)

جب شمس مندرجہ بالا خاکی بروج میں ہوتا ہے تو یہ عرصہ AB بلڈ گروپ سے متعلق ہے ان تواریخ میں اپنے اپنے برج کے مطابق کام کریں یا نئے کام کا آغاز قوت اور عمل میں موافقت سے بھرپور طور پر درست رہے گا۔

ان بروج یا سیارگان کا تعلق AB بلڈ گروپ والوں کو حسن و محبت، دوستی، فنکارانہ صلاحیت، تجسس ذہانت، حقیقت پسندی اور تحریک بخشتا ہے بعض دفعہ تنگ نظری اور سرد مہری دیتا ہے۔

AB بلڈ گروپ کے متعلقہ افراد کا تعلق پتھروں میں زمرد، لاجورد، نیلم، پکھراج، ہیرا، موتی (مروارید) یاقوت، حجر القمر، فیروزہ سے ہے۔

AB بلڈ گروپ سے تعلق رکھنے والے اشخاص کا تعلق دھاتوں میں سونا، پلاٹینم، پارہ، چاندی، پیتل، تانبہ سے ہیں۔

AB بلڈ گروپ کے لوگوں کو بلحاظِ علمِ نجوم مندرجہ ذیل امراض لگتے ہیں:

گردہ کا مرض۔ سنگرہنی۔ آنتوں کی تکالیف۔ عارضہ قلب۔ خرابیِ جگر۔ دورانِ خون میں تیزی۔ دماغی سوزش اور سوجن۔ اپنڈکس۔ جوڑوں کا درد۔ ہیضہ۔ اعصابی بیماریاں۔ پھیپھڑوں کی بیماری۔ سر درد۔ کمزوری۔ کندھوں کے درمیان درد۔ گلے کی بیماریاں۔ دانتوں کی بیماریاں۔ تیز بخار۔

AB بلڈ گروپ کے لوگ اور شعبے بلحاظِ علم نجوم:

کاروبار۔ تجارت۔ وکالت۔ نرسریوں کا کام۔ جاسوسی و سراغ رسانی۔ تصنیف و تالیف۔ انتظامی امور۔ کرنسی کا لین دین۔ میڈیسن۔ طب۔ تدریس۔ ادب۔ صحافت۔ زمین۔ تعمیرات۔ فنونِ لطیفہ۔ قانون ادویات۔ زراعت۔ اداکاری۔ تعلقاتِ عامہ۔

B بلڈ گروپ

اس بلڈ گروپ میں تعلق جوزا۔ میزان اور دلو سے ہے۔ ان لوگوں کا تعلق مسکلر ٹشوز سے ہوتا ہے۔ ان کا تعلق بالترتیب عطارد۔ زہرہ۔ زحل سے ہے۔

B بلڈ گروپ کے لوگوں کی شکلیں جوزا۔ میزان اور دلو کی طرح ہوتی ہیں۔ آپ علمِ نجوم سے شکلیں دیکھ کر برج معلوم کر سکتے ہیں۔

علم الحروف کے مطابق ان کا تعلق ان حروف کے ساتھ ہے۔ ''ج ز ک س ق ش ظ''

B بلڈ گروپ کے لوگوں کا مزاج بادی ہوتا ہے۔ جسمانی طور پر کندھے۔ پھیپھڑے۔ دماغ۔ زیریں کمر۔ گردے۔ پنڈلیاں۔ ٹخنے اور دورانِ خون سے تعلق رکھتے ہیں۔

یہ لوگ ذہین ترین اور ایسے کام سے متعلق ہوتے ہیں جس میں ذہن کا استعمال زیادہ ہو۔ یہ لوگ لفظوں اور

رنگوں سے کھیلنے والے ہوتے ہیں۔رائٹر اور فنکار اور ماحول میں تبدیلی اور تنوع (Variety) کے خواہاں ہوتے ہیں۔
علاوہ ازیں ذوقِ جمال (Artistic Mind) سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

B بلڈ گروپ والوں کا بروج سے تعلق:

21 تا 20 جون	21 تا 20 اکتوبر	21 تا 19 فروری

جب شمس مندرجہ بالا بادی بروج میں ہوتا ہے تو B بلڈ گروپ کے حامل لوگوں کو ان تاریخوں میں اپنے اپنے برج کے مطابق عروج مل سکتا ہے اور قوتِ عمل کا اظہار ہو سکتا ہے۔

B بلڈ گروپ کے حامل افراد کا تعلق پتھروں میں زبرجد۔عقیقِ زرد۔زمرد۔پکھراج۔یاقوت۔الماس۔سنگِ دودھیا (سنگِ یشب)۔اوپل موتی (مروارید) نیلم حجر القمر سے ہے۔

B بلڈ گروپ سے تعلق رکھنے والے اشخاص کا تعلق دھاتوں میں ایلومینم۔کانسی۔تانبہ۔پلاٹینم۔پیتل سے ہے۔

B بلڈ گروپ کے لوگوں کو بلحاظِ علمِ نجوم مندرجہ ذیل امراض لگتے ہیں:

آنتوں کی بیماریاں۔دردِ گردہ۔جوڑوں کا درد۔دمہ۔ہاضمہ کی خرابی۔اختلاجِ قلب۔اپنڈے سائٹس۔ریڑھ کی ہڈی کا درد۔کمر کی تکلیف۔سَر کی بیماریاں۔دورے کی بیماریاں۔گھنٹیا۔پھیپھڑوں کولہوں کندھوں رانوں کی تکالیف درد۔کشیدگی اعصاب۔نیند کا آنا۔

B بلڈ گروپ کے لوگ اور شعبے بلحاظِ علمِ نجوم:

چونکہ فطرتاً یہ لوگ تجسس۔ذہانت۔حقیقت پسندی سے متعلق ہوتے ہیں۔

ایسے لوگ رپوٹر۔کتب فروش۔کاتب۔ہوا باز۔سیاحت۔تدریس۔پبلسٹی۔مجسم سازی۔ایجادات۔درآمدات۔برآمدات۔جیولری۔آرائش۔شادی دفتر۔مسلح افواج۔قانون۔مصوری۔کاروبار۔سیلز مین۔سرکاری نوکری۔سیاست۔سائنس۔تعلیم وتدریس۔کان کنی۔جیسے کاموں کے ساتھ متعلق ہیں۔

A بلڈ گروپ

اس بلڈ گروپ میں سرطان۔عقرب اور حوت سے متعلقہ لوگ ہوتے ہیں۔ان کا تعلق بالترتیب مریخ شمس اور مشتری کے ساتھ ہے۔

A بلڈ گروپ کے حامل لوگوں کی شکلیں سرطان۔عقرب اور حوت کے لوگوں جیسی ہوتی ہیں آپ علم نجوم سے شکلیں دیکھ کر بندہ کا برج متعین کر سکتے ہیں۔علم الحروف کے مطابق ان کا تعلق ان حروف کے ساتھ ہے۔

"د ح ل ع ر خ غ"

A بلڈ گروپ کے لوگوں کا مزاج آبی ہوتا ہے۔جسمانی طور پر سینہ۔پستان۔معدہ۔پیڑو و اعضائے تولید۔بول و براز۔ہضم۔پاؤں اور جگر سے متعلق ہیں۔

جذباتی۔پراسرار۔حساس۔صاف دل۔مقناطیسی شخصیت کے مالک اور جذباتی اور تصوراتی خیالات میں وسعت رکھنے کے ساتھ فن کے شعور سے خصوصی طور پر آشنا ہوتے ہیں۔

A بلڈ گروپ والوں کا بروج سے تعلق:

21 جون تا 22 جولائی	21 اکتوبر تا 20 اکتوبر	19 فروری تا 20 فروری

جب شمس مندرجہ بالا آبی بروج میں ہوتا ہے تو A بلڈ گروپ کے لوگوں کے لیے (ہر یک اپنے برج کے مطابق) یہ مفید اور طاقتور وقت ہوتا ہے۔

A بلڈ گروپ کے حامل افراد کا تعلق پتھروں میں عقیق زرد۔نیلم۔فیروزہ۔لعل۔پکھراج۔موتی۔حجر القمر سے ہے۔

A بلڈ گروپ سے تعلق رکھنے والے اشخاص کا تعلق دھاتوں میں پلاٹینم۔فولاد۔تانبہ۔چاندی۔

A بلڈ گروپ کے لوگوں کو بلحاظِ علمِ نجوم مندرجہ ذیل امراض لگتے ہیں:

ٹخنوں کا درد۔انگوٹھوں کا درد۔پھیپھڑوں کی بیماری۔ریاح۔لنگڑاپن۔کولہوں کے جوڑوں کا درد۔گھنٹیا۔نظام ہضم کی خرابیاں اور کمزوری۔آنکھوں کی بیماری۔نزلہ زکام ناک کی بیماریاں۔حلق کی بیماری۔پیچش۔اعضائے تناسل کی تکالیف۔تنفس کی خرابی۔جلدی امراض۔

A بلڈ گروپ کے لوگ اور شعبے بلحاظِ علم نجوم:

امور خانہ داری۔مصوری۔تجارت۔شاعری۔موسیقی۔سیاست۔ اداکاری۔آثارِ قدیم و نوادرات۔سرجری۔صحافت۔نفسیات۔بروکر۔مالی مشیر۔تعمیرات۔انجینئرنگ۔ڈرامہ نگاری۔میڈیا۔نرسنگ۔فوڈ بزنس۔ہوٹل۔فرنیچر سازی۔ناشتہ۔نقاد۔معلم۔

بلڈ گروپ	O	AB	B	A
برج	حمل Aries	ثور Taurus	جوزا Gemini	سرطان Cancer
دوا	کالی فاس (Kali Phos)	نیٹرم سلف (Natrum Sulf)	کالی میور (Kali Mur)	کلکیر یا فلور (Calcaria Fluor)
برج	اسد یعنی (Leo)	سنبلہ یعنی (Virgo)	میزان یعنی (Libra)	عقرب (Scorpio)

کلکیریاسلف (Calcaria Sulph)	نیٹرم فاس (Natrum Phos)	کالی سلف (Kali Sulph)	میگ فاس (Magnesia phos)	دوا
حوت (Pisces)	دلو (Aqurius)	جدی (Capricorn)	قوس (Sagittarius)	برج
فیرم فاس (Ferrum phos)	نیٹرم میور (Natrum Mur)	کلکیریافاس (Calcaria Phos)	سلیشیا (Silicea)	دوا

الیکٹرلائٹ(ElectroLyte)

الیکٹرولائٹس خون کا ایک سیال مادہ ہوتا ہے جس سے خون کے سرخ اور سفید ذرے گردش کرتے رہتے ہیں اس میں 12 نمکیات ہوتے ہیں Bio Chemic نظریہ کے مطابق انہی نمکیات کے تناسب میں خلل بیماری بن جاتا ہے۔Bio Chemic کا دوسرا نام Tissue Remedies ہے۔انسانی خون کے اندر بارہ کیمیائی مادے الیکٹرولائٹس کی شکل میں پائے جاتے ہے ان میں ایک خاص توازن قائم رہتا ہے اگرچہ یہ بھی ایک حقیقت ضرور ہے مگر بہت سی بیماریاں ایسی ہوتی ہیں جوان نمکیات کا توازن درست ہوتے ہوئے بھی لگ جاتی ہیں اور یہ توازن بعد میں اس بیماری کے باعث بدلتا ہے اور بگڑ جاتا ہے۔دراصل Bio ادویات کو آج تک صرف نمکیات کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ان ادویات کا Antigen سے تعلق قائم کر کے علاج معالجہ کی طرف توجہ نہیں دی گئی اور نہ ہی کسی صاحب نے یہ تحقیق کی ہے۔اگر ہم الیکٹرولائٹس کا تناسب Antigen اپنے بلڈ گروپ کے حساب سے کریں گے تو یقیناً علاج کے بہت قریب پہنچ جائیں گے اور علامات لینے میں آسانی ہوگی ورنہ غلط ادویات کا استعمال جیسا کہ آج کل عام ہورہا ہے ہمیں پیچیدہ کیمیکلی تبدیلیوں کی وجہ سے مزید بیمار سے بیمار تر بنادے گا اور انتہائی خطرناک نتائج نکل سکتے ہیں غلط ہومیو پیتھک ادویہ بھی شدید بگاڑ اور نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔اب علمِ نجوم کے ذریعے ہم نے بلڈ گروپ کے حساب سے Bio Chemic ادویہ کا مشاہدہ کیا تو ترتیب کچھ یوں نظر آئی:

کالی فاس۔میگ فاس۔سلیشیا	Oبلڈ گروپ
نیٹرم میور۔نیٹرم فاس۔نیٹرم میور	ABبلڈ گروپ
کالی میور۔نیٹرم فاس۔نیٹرم میور	Bبلڈ گروپ
کلکیریا کلور۔کلکیریا سلف۔فیرم فاس	Aبلڈ گروپ

ہومیو پیتھک ادویہ بلحاظِ علم نجوم و بلڈ گروپ

O بلڈ گروپ

بروج	سیارگان	ہومیوادویات
حمل اسد قوس	مریخ شمس مشتری	ہائیڈر نجیا۔ آئیوڈیم۔ کالی فاس' کیکٹس۔ گلونائن۔ لیٹرو ڈکٹس۔ میگ فاس' سلیشیا۔ سلفر۔ (Pancreas)Adrenals

AB بلڈ گروپ

بروج	سیارگان	ہومیوادویات
ثور سنبلہ جدی	زہرہ عطارد زحل	کلکیر یا کارب۔ اپیکاک۔ آئیوڈیم۔ لیک کنائنم' آرسنک البم۔ یوپیٹوریم۔ نیٹرم سلف۔ پلسٹیلا' لائیکو پوڈیم۔ (Pancreas)لبلبہ

B بلڈ گروپ

بروج	سیارگان	ہومیوادویات
جوزا میزان دلو	عطارد زہرہ زحل	بیلا ڈونا۔ کاربوتیج۔ ہپر سلف۔ نکس وامیکا۔ فاسفورس' ارجنٹم نائٹ۔ کالی میور۔ لیکسس۔ نیٹرم فاس۔ فائسو سٹگما۔ نیٹرم کارب۔ ہیڈھورائنم۔ لیک کینن۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور۔ سیپیا۔ ٹیرنٹولہ۔ وائبرنم۔ Pituttary Gland

بروج	سیارگان	ہومیوادویات
سرطان عقرب حوت	قمر مریخ مشتری	ایپس کیمومیلا۔ یوپیٹوریم۔ اگنیشیا۔ اپیکاک۔ برائی اونیا۔ کلکیر یا کارب۔ کلکیر یا فلور۔ ہائیڈ رنجیا۔ انا سموڈیم، کینتھرس۔ لیکسس۔ لائیکوپوڈیم۔ لیک کین۔ فائٹولکا۔ پلاٹینا۔ پلسٹیلا۔ رسٹاکس، فیرم فاس۔ ہیپر سلف۔ نکس وامیکا۔ کلکیر یا فلور۔ کالی میور۔ مرک آئیوڈائڈ۔ پٹرولیم۔ میڈھورائنم۔ مرکیورس۔ نیٹرم کارب۔ نیٹرم میور۔ نائٹرک ایسڈ۔ سباڈیلا۔ سیپیا۔ سلیشیا۔ سٹفی سائیگیر یا۔ سٹراموینم۔ ٹیربنتھینا۔ وائیپرا۔ (Tymus) (Ovaries) (Testes) (Pineal)

ٹشو سالٹس (Tissue Salts)

خلیاتی نمکیات، بنیادی طور پر وہ Inorganic minerals ہیں جو صحت برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس پر تحقیق یورپ میں اٹھارویں صدی جبکہ انڈیا میں ویدک دور سے لوگ اسے جانتے ہیں۔ تھیوری آف Cell Salts کو ڈاکٹر William H.Schuessler نے متعارف کرایا۔

شوئسلر نے cell salts کے تجربات پروفیسر Molechott (Roman university) کے اس نظریہ پر کیے جس کے مطابق اعضاء کی ماہیت اور functionability کا دارومدار Inorganic اجزاء کی موجودگی پر ہے۔ جسے بعد میں شوئسلر نے Cell salts کا نام دیا۔ کیونکہ منرل سالٹس کی مقدار اتنی کم ہوتی ہے کہ فوراً جذب ہو جاتی ہے۔

سارے جسم کا صرف 5% ہونے کے باوجود، Inorganic matter سارے جسم کی over all functioning کیلئے انتہائی ضروری ہے۔ جسم میں موجود ہر خلیہ میں بہت سارے منرل سالٹس ہیں جو metabolism کیلئے انتہائی ضروری ہیں۔ ان کے بغیر کوئی organic material نہ تو ہضم ہوسکتا ہے اور نہ ہی ختم ہوسکتا ہے۔ یہ انسانی ہڈیوں کو مضبوط اور سخت بناتے ہیں۔ یہ soft tisues، muscles اور blood cells کی پیداوار میں معاون ثابت ہوتے ہیں۔ یہ کیونکہ جسمانی fluids میں حل ہونے کی صلاحیت رکھتے ہیں اس لئے acid-alkaline metabolism اور دوسری secretions جیسے Digestive juices اور saliva کو برکھنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

شوئسلر کے مطابق جسم کے تھوڑے سے بھی خلیات میں اگر inorganic salts کم ہوجائیں تو علامات واقع ہوجائیں گی۔ اگر cells کی ایک خاص تعداد کو Adequate amount of salts نہ ملے تو بیماری خود بخود

ظاہر ہو جائے گی۔ شوئسلر نے cell salts کے ذریعے بہت سے کامیاب علاج کئے۔

CELL SALTS اور علم نجوم

اگر چہ جسم میں بے شمار منرلز ہیں لیکن شوئسلر نے بحالی صحت کیلئے 12 منرلز پر بہت زور دیا ہے۔ ہم نے ان ٹشو سالٹ کو ٹشوز اور بلڈ گروپ کے ساتھ مطابقت دی ہے:

BLOOD GROUPS	Stars	بروج	BIO-CHEMIC salt
O	Aries	حمل	KALIPHOSPHORICUM
AB	Tauras	ثور	NATRUM SULPHURICUM
B	Gemini	جوزا	KALIMURIATICUM
A	Cancer	سرطان	CALCAREA FLUORICA
O	Leo	اسد	MAGNESIA PHOSPHORICA
AB	Virgo	سنبلہ	KALI SULPHURICUM
B	Libra	میزان	NATRUM PHOSPHORICUM
A	Scorpio	عقرب	CALCAREA SULPHURICA
O	Sagittarius	قوس	SILICEA
AB	Capricorn	جدی	CALCAREA PHOSPHORICA
B	Aquarius	دلو	NATRUM MURIATICUM
A	Pisces	حوت	FERRUM PHOSPHORICUM

برج اور cell salts کے تعلق کو مدِنظر رکھتے ہوئے اہلِ نجوم نے تجویز کیا کہ ہر شخص کو cell salt اپنے برج کے مطابق یا cell salt جو مخالف برج کے تابع ہو استعمال کرنا چاہیے۔ مثال کے طور پر ایک شخص جو سورج کے ساتھ برج حمل میں پیدا ہوا اسے کالی فاسفوریکم اور نیٹرم فاسفوریکم دونوں استعمال کرنی چاہئیں۔ جن کے حاکم برج Aries اور Libra ہیں۔

ایک اور تھیوری کے مطابق' ایک شخص کو ان حاکم سیاروں کے تابع cell salts لینے چاہئیں جو Natal saturn اور Natal south Node میں ہیں۔ اس تھیوری کے پیچھے کارفرما وجوہات کے مطابق Saturn ہمیشہ اس معاملے میں کسی نہ کسی چیز کی کمی بتاتا ہے۔ cell salts اور south node کسی موروثی بیماری کا پتہ دیتے ہیں۔ لیکن کوئی تھیوری مکمل تھیوری نہیں ہے۔ Bob Mulligan' جو کہ Naples Florida کا رہنے والا ہے' اس کے مطابق کوئی بھی سسٹم سو فیصد درست نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ cell salts کو پرکھنے کیلئے سورج اور دو سیاروں کی placement ہی کافی نہیں ہے بلکہ اور بھی بہت سارے astrological عوامل کی سمجھ درکار ہے۔

Mulligan جو تین دفعہ انڈیا میں ہومیو پیتھک فزیشن کے ساتھ study کیلئے آیا' اس نے Natal chart کو دیکھتے ہوئے ایک شخص کے اندر cell salts میں کمی کرنے والی وجوہات کو دیکھا۔ سب سے پہلے اس نے سورج کی placement اور مخالف سیارے کو دیکھا' دوسرا چاند اور مخالف سیارہ' تیسرا saturn اور مخالف سیارہ' چوتھا South Node اور مخالف سیارہ اور آخری Mercury اور مخالف سیارہ۔

مولیگن اس بات پر یقین نہیں رکھتا تھا کہ اکیلے saturn کی placement مطلوبہ information دے سکے۔ اگرچہ saturn کی placement بیماری کی وجہ بتا سکتی ہے لیکن exact deficiency نہیں۔ اس کی بجائے مولیگن کے مطابق سیاروں کا combination شائد cell salts کی body میں اہمیت بتا سکے۔ ایک اور مشاہدے کے مطابق' House Placement بعض اوقات Sign placement سے زیادہ اہمیت کی حامل ہوتی ہے۔ ایک Medical astrologer کی مہارت اس چیز پہ depend کرتی ہے کہ کونسے cell salts استعمال کیے جائیں۔ cell salts تجویز کرنے کیلئے کیونکہ کوئی بھی astrological غیر یقینی ہے۔ اس لئے ایک medical astrologer کیلئے سب سے بہتر یہ ہے کہ مریض کی علامت کو JB Chapman MD کی کتاب جو کہ ڈاکٹر شوئسلر کی Bio chemistry ہے' کے ساتھ match کرے' پھر اس کے بعد Natal chart دیکھے اور بیماری کی وجہ تسمیہ معلوم کرے۔ ایک میڈیکل آسٹرولوجر کیلئے یہ بھی ضروری ہے کہ Natal chart کو بغور دیکھتے ہوئے cell salts کی مقدار مقرر کرے' جیسا کہ میں پہلے بھی بتا چکا ہوں کہ ہر شخص کی جسمانی ضروریات مختلف ہیں۔ کوئی شخص بھی یقینی طور پر نارمل نہیں ہوسکتا۔ بعض افراد کو نارمل لوگوں سے زیادہ Medication کی ضرورت ہوتی ہے۔

ایک شخص کی cell salts کے متعلقہ حساسیت معلوم کرنے کیلئے' میڈیکل آسٹرولوجر کو زائچہ میں Naptune' حوت' سنبلہ اور قمر کا بغور مطالعہ کرنا چاہیئے۔ مثال کے طور پر نیپچون دوسرے سیارے کو conjuct کرتا ہے' خاص طور پر مریخ کو۔ جس سے پتہ چلتا ہے کہ مریض کو دی جانے والی نارمل خوراک دراصل زیادہ ہے۔ بالغوں اور بچوں کیلئے اصولاً نارمل خوراک کا 1/2 استعمال کرنا چاہیئے۔ نپچون کا دسویں گھر یا پہلے گھر کے لحاظ سے آٹھواں درجہ بھی drug sensitive شخص کی نشاندہی کرتا ہے۔

نیپچون فرسٹ ہاؤس میں اور جس میں conjuct نہ ہو' بالائی سیارہ بعض اوقات drug sensitive مریضوں کی نشاندہی کرتا بھی ہے اور نہیں بھی۔ حساسیت کی نوعیت نیپچون کے زائچے میں دوسرے سیاروں کے ساتھ Number of Aspects بنانے پر منحصر ہے۔ مزید براں' نیپچون زائچے میں چھٹے ہاؤس' hard Aspects اور دو یا دو سے زیادہ سیاروں کے ساتھ یہ تجویز کرتا ہے کہ مریض عام طور پر الرجک reactions کا سامنا کرے گا۔ چنانچہ cell salts کی خوراک نارمل سے 1/2 دینی چاہیئے۔

اگر قمر' جو کہ جسم کی fluid tides کو کنٹرول کرتا ہے' کی شکل زائچہ میں بالٹی کے ہینڈل کی سی ہو جو کہ پہلے یا دسویں گھر کے cusp کو 8 ڈگری تک occupy کیے ہوئے ہو' مریض اندازاً 1/2 خوراک استعمال کرے گا۔ اگر قمر conjunct نیپچون ہے تو مریض یقیناً drug sensitive ہو گا۔ اور چونکہ نیپچون حوت کا حاکم سیارہ ہے اور سنبلہ حوت کا polar مخالف ہے' کسی بھی شخص میں حوت اور سنبلہ میں زائچہ کے سیاروں کے ساتھ تمام drugs کے خلاف بہت زیادہ حساسیت پائی جائے گی۔ اس میں cell salts بھی شامل ہیں۔ Cell Salts کی تجویز :

کسی بھی میڈیکل آسٹرولوجر کو چاہیئے کہ Cell Salts کا استعمال تجویز کرنے سے پہلے اچھی طرح بیماری کا analysis (تجزیہ) کر لے۔ اگرچہ Cell Salts کا استعمال انتہائی خطرناک نہیں' لیکن مطلوبہ مقدار سے زیادہ استعمال جسمانی نقائص اور Body functions کو ڈسٹرب کرتا ہے۔ خاص طور پر Silicea انتہائی خطرناک Cell Salts تصور کی جاتی ہے' جسے استعمال کرنے میں بیحد احتیاط کی ضرورت ہے۔ لازم ہے کہ اسے ایک ٹشو تھراپی سپیشلسٹ ہی تجویز کرے۔ کیونکہ اس میں مکمل کاٹ ڈالنے کی بھرپور صلاحیت موجود ہے اور Cell Salts کا موازنہ ایک مریض کی طبیعت / عادات کیا تھ نہیں ملانا چاہیئے۔ بہترین نتائج کیلئے ایک یا زیادہ سے زیادہ دو Cell Salts استعمال کرنے چاہئیں۔ پیشہ ورانہ ہومیوپیتھ ایک وقت میں ایک بیماری کا علاج کرتے ہیں۔

Cell Salts کا استعمال کسی بھی اور علاج معالجے کی طرح احتیاط اور ضرورت کے مطابق کرنا چاہیئے۔ وٹامنز اور منرلز کسی بھی وقت استعمال کیے جا سکتے ہیں' لیکن Cell Salts کا غیر ضروری استعمال انتہائی مضر ہے۔ ایک ہومیوپیتھ فزیشن کی advise کے بغیر ان کا لمبے عرصے تک استعمال metabolic problems پیدا کر سکتا ہے۔

عام طور پر ڈاکٹرز' Cell Salts کو علاج میں ایک addition کے طور پر استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ وٹامن c کی ایک بڑی مقدار جسم میں بڑھتی ہوئی سردی کو روکنے کیلئے استعمال کرتے ہیں۔ Cell Salts کو کھانوں کے درمیانی وقفہ میں بغیر پانی کے استعمال کرنا چاہئے۔ Milk lactose base ہونے کی وجہ سے یہ بہت میٹھے ہوتے ہیں اور زبان کے نیچے رکھنے سے فوراً گھل جاتے ہیں۔ بچے اسے عموماً ٹافی سمجھ کر کھا لیتے ہیں۔ لیکن جن لوگوں کو دودھ سے الرجی ہو' انہیں Cell Salts استعمال نہیں کرنے چاہئیں۔ Cell Salts کے استعمال کیلئے تجویز کردہ خوراک materia medica میں موجود ہے۔ تجویز کردہ یہ خوراکیں ہزاروں ڈاکٹروں کی سالہا سال کی انتھک محنت کا نچوڑ ہیں' کہ بہترین نتائج کیلئے کونسے مریض کو کتنی پوٹنسی کی ضرورت ہے۔ standard potencies میں 3x اور 6x یا 12x شامل ہیں۔ جب ہومیوپیتھ 3x تجویز کریں' اس کا مطلب ہے Cell کا 3/10 حصہ milk lactose میں ہے جو کہ سیل کی مطلوبہ کمی کو پورا کرتا ہے۔ پرانی اور لمبی بیماریوں کیلئے 12x اور 30x تجویز کی جا سکتی ہیں۔ ہومیوپیتھک کے بعض علاج 5000x تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔

12Cell Salts

کلکیر یا فلوریکا (Calcarea Fluorica)

بلڈ گروپ: A

حاکم سیارہ: سرطان (cancer)

علامات: لائم فلورائڈ و کیلشیم فلورائڈ' کیلشیم' فلور

خصوصیات: یہ ٹشو سالٹ ہڈیوں کی سطح دانتوں کے enamel' جلد کے فائبرز' پٹھوں اور خون کی نالیوں میں بڑی مقدار میں پائے جاتے ہیں۔ یہ مندرجہ ذیل حصوں میں نرمی پیدا کرتا ہے۔

کمی کی علامات

جسم کا اگر کوئی حصہ بھی جھکنے سے ٹوٹ جائے یا اس میں crack پڑ جائے تو بلاشبہ جسم میں کلکیر یا فلوریکا کی کمی ہے۔ علامات میں پھٹے ہوئے ہونٹ' منہ کے کناروں پر داڑ زبان میں crack اور دانتوں پر enamel کا نہ ہونا شامل ہے۔ anus کی قریبی جلد کا پھٹ جانا' ہاتھوں میں پسینہ اور جلد کا سخت ہو جانا بھی انہی علامات کا حصہ ہیں اور علامات جو کلکیر یا فلوریکا کی کمی بتاتی ہیں ان میں blood vessels کا سخت ہو جانا' خاص طور پر ٹانگوں میں اور جوڑوں کا بڑھ

جانا شامل ہے۔ کچھ افراد اس کمی تجربہ لگاتار کھانسی اور گلے کی خراش کی صورت میں کرتے ہیں۔ مسوڑھوں کا دن بدن ڈھیلا ہونا' کمزور دانت اور پیپ پڑ جانا بھی اسی کمی کی علامات ہیں۔

کلکیر یا فاسفوریکا (Calcarea Phosphorica)

بلڈ گروپ: AB

حاکم سیارہ: جدی (capricorn)

علامات: کیلشیم فاسفیٹ' لائم فاسفیٹ

خصوصیات

یہ عام طور پر Bone remedy کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ سالٹ جسم میں موجود بارہ سالٹس میں سے مقدار میں سب سے زیادہ پایا جاتا ہے۔ ہڈیوں کا 57% کلکیر یا فاسفوریکا پر مشتمل ہے۔ اس کے بغیر ہڈیاں نہیں بن سکتیں اور اگر بن بھی جائیں تو proper نہیں ہوں گی۔ اس کا تعلق معدہ میں موجود gastric juice secretions اور albumin سے ہے جو ہڈیوں کو مضبوط کرنے میں مددگار ثابت ہوتے ہیں۔ اگر کسی مریض کے دانت وقت سے پہلے گرنا شروع ہو جائیں یا اگر دانت ٹھیک طریقے سے نہیں بن رہے تو کلکیر یا فاسفوریکا ایسی conditions کو فوری restore کرتی ہے۔ یہ بحالی صحت میں بھرپور کردار ادا کرتی ہے کیونکہ یہ blood corpuscles بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔

کمی کی علامات

کلکیر یا فاسفوریکا کی کمی extremities کی گردش پر اثر انداز ہوسکتی ہے۔ ٹھنڈے پاؤں' ٹانگوں اور بازوؤں کا سو جانا' اور اعضاء کا ٹھنڈا ہو جانا ظاہر ہوسکتا ہے۔ خاص طور پر موسم کی تبدیلی کے وقت۔ اس کے علاوہ خارش اور جلد پر ہلکے بھورے رنگ کے دانے نمودار ہوسکتے ہیں۔

جسم کے کسی بھی حصہ میں ہڈیوں کا مسلہ اس ٹشو سالٹ میں کمی کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ کانوں کی بیرونی ہڈیوں میں درد ہوسکتا ہے۔ بچوں میں دانتوں کے مختلف مسائل بھی نمودار ہوسکتے ہیں۔ سادہ anemia کے ساتھ کلکیر یا فاسفوریکا دی جاسکتی ہے۔ ماہواری کی وجہ سے ہونے والے مسائل کیلئے کلکیر یا فاسفوریکا بیحد کارگر ثابت ہوئی ہے۔ نچلا کمر درد جو کہ ماہواری کی وجہ سے ہو' اس سے 100% کنٹرول ہوسکتا ہے۔ اس Cell Salt کی کمی ہاضمہ پر بھی اثر انداز ہوتی ہے۔ معدہ میں گیس کی شدید شکائیت بھی ہوسکتی ہے۔ اس کے علاوہ نچلے دھڑ کا سوج جانا بھی شامل

ہے۔Gastric juice secretions کے بڑھانے سے' تاکہ خوراک اچھی طرح گھل جائے' Cell Salts معدے سے بھاری پن کو ختم کرتے ہیں۔

بچے جن کے سر پر ضرورت سے زیادہ پسینہ آتا ہے۔انہیں کلکیر یا فاسفوریکا دینی چاہئے۔معدہ میں اور abdominal حصے میں درد ہوگا لیکن بچے آسانی سے قے کر سکتے ہیں۔

کلکیر یا سلفوریکا (Calcarea Sulphorica)

بلڈ گروپ: A

حاکم سیارہ: عقرب (Scorpio)

علامات: کیلشیم سلفیٹ، جپسم اور پلاسٹر آف پیرس۔

خصوصیات

یہ ٹشو' استعمال شدہ Red blood cells کا خاتمہ کرتا ہے۔اگر ان cells کا مکمل طور پر خاتمہ نہ ہو تو یہ Mucous membranes اور جلد تک پہنچ کر زخم بھرنے کی صلاحیت اور عمل کو سست کرتے ہیں۔چنانچہ جسم کے کسی بھی حصے سے پیلا اور گاڑھا میوکس نکلے گا جو کہ کلکیر یا سلفوریکا سے فوری کنٹرول ہو جاتا ہے۔کیونکہ سلفیٹ دراصل سلفر ہی سے بنتے ہیں' جو کہ انسانی جسم کے اندر ایک cleanser کے طور پر کام کرتے ہیں۔

کمی کی علامات

اگر red blood cell کا خاتمہ نہ ہو اور وہ جسم سے نہ نکلیں تو جسم پر دانوں' سر پر دانوں' جلدی السر' کی صورت میں ظاہر ہوتے ہیں۔انہیں cells کا کسی بھی جگہ پہ جمع ہونا مختلف قسم کی بیماریوں کا سبب بن سکتا ہے۔جیسے اندرونی اور بیرونی السر وغیرہ۔

فاسد مادہ خارج کرنے والے اعضاء کلکیر یا سلفوریکا کی کمی سے متاثر ہو سکتے ہیں۔حتیٰ کہ کانوں میں wax جمع ہو سکتی ہے۔جو بہرہ پن کا باعث بن سکتی ہے۔اس کے ساتھ ساتھ آنکھوں میں جلن بھی محسوس ہو سکتی ہے اور گاڑھا پیلا مادہ بھی نکل سکتا ہے کیونکہ Tear Duets فاسد مادے کو باہر نکالنا چاہتی ہیں۔بعض حالات میں بینائی متاثر ہو سکتی ہے اور کورنیا ہلکے کالے رنگ میں ڈھل سکتا ہے۔

زخم کا جلدی نہ بھرنا اور خون کا بہت زیادہ بہنا کلکیر یا سلفوریکا کی کمی باعث ہے۔پاؤں کے تلوؤں میں جلن محسوس ہوگی۔Chest congestion بھی دیکھنے میں آئے گی۔جیسے نمونیا اپنی آخری سٹیج پر ہو۔پیلا اور گاڑھا مادہ

کھانسی کے ساتھ باہر آئے گا۔کلکیر یا سلفوریکا کو فلو، سردی اور chest congestion میں آخری سٹیج پہ استعمال کروایا جاتا ہے۔تا کہ میوکس باہر نکلے اور صحت کی بحالی جلد ہو۔

فیرم فاسفوریکم

بلڈ گروپ: A

حاکم سیارہ: حوت

علامات: فیرک فاسفیٹ،

خصوسیات

فیرم فاسفوریکم metal salt ہونے کی وجہ سے اس کا تعلق red blood cell کی صحت سے ہے۔ Cell Salts کی مطلوبہ مقدار میں اگر کمی ہو تو کمزور red corpuscles کسی بھی قسم کی انفیکشن کا مقابلہ نہیں کر پائیں گے اور بیماری کا آغاز ہوسکتا ہے۔اسی وجہ سے بہت سارے ہومیو پیتھ قدیم فاسفوریکم کا استعمال کرتے ہیں تا کہ بیماریوں کو آغاز ہی میں قابو کر لیا جائے۔قدیم فاسفوریکم کو دوسرے cell salts کے ساتھ بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔فیرم فاسفوریکم کی ایک خوراک 3x ہیموگلوبن میں اضافے کا باعث بنتی ہے۔فیرم فاسفوریکم جو کہ red blood cell کی ہیموگلوبن میں بھی شامل ہے، کو زخم کے اوپر بھی چھڑکا جا سکتا ہے تا کہ خون کے بہاؤ کو کم کیا جا سکے۔اگر ریزر سے کٹ لگ جائے تو دو گولیاں پیس کر پاؤڈر لگانے سے خون فوری رک جائے گا اور درد ختم ہو جائے گی۔اس پاؤڈر کو ناک سے آنے والے خون کیلئے بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

کمی کی علامات

فیرم فاسفوریکم کی کمی کی سب سے بڑی علامت انیمیا ہے۔مریض کا رنگ بالکل زرد ہو گا۔مزید یہ کہ Muscle fibre کمزور ہو جائیں گے اور کمزوری محسوس ہو گی۔سردی کی طرف حساسیت بڑھ جائے گی جو کہ انیمیا کا ایک side effect ہے۔کسی بھی شخص کو ان علامات کا احساس ہوتے ہی فوری طور پر ڈاکٹر سے رجوع کرنا چاہئے۔ اور red blood cells (RBC) کا ٹیسٹ کروانا چاہئے۔کمی کی دوسری علامات میں chest congestion ، شور سے نفرت، اور نیند کی کمی شامل ہیں۔

کالی میوریٹکم (Kali Muriaticum)

بلڈگروپ: B

حاکم سیارہ: جوزا

علامت: کالی مر' پوٹاشیم کلورائڈ

خصوصیات

یہ salt 'خون' muscles 'رگوں اور دماغی cells میں پایا جاتا ہے۔ یہ جسم کے تمام ٹشوز میں پایا جاتا ہے' سوائے ہڈیوں کے۔ Fibrin ایک Whitish filament protien ہے جو خون میں clotting بنانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس کے filaments 'RBCs اور WBCs (White blood cells) کے ساتھ جڑے ہوئے ہوتے ہیں۔ یہ cells کو اپنی shape برقرار رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کمی کی علامات

فاسد مادے کا اخراج کالی میوریٹکم کی کمی کا باعث ہے۔ فاسد مادہ سفید اور گاڑھے رنگ کا ہوگا۔ زبان grey یا سفید رنگ کی ہوسکتی ہے۔ جسم کے اخراجی حصوں سے Drainage بھی ممکن ہے۔ Chest congestion اور سردی کا لگنا بھی اس cell salt کی کمی کا باعث ہوتے ہیں۔ Lymph glands سوج سکتے ہیں۔ کانوں میں نقص پیدا ہوسکتا ہے اور درد کا بھی امکان ہے۔ اس میں گلہ بند ہونے کی شکائیت عام ہے۔

مندرجہ بالا علامات کے علاوہ کالی میوریٹکم کی کمی قبض' بدہضمی' اور عورتوں کی ماہواری میں dark clotting' بخار اور جوڑوں میں سوجن کا باعث بنتی ہے۔

کالی فاسفوریکم (Kali Phosphoricum)

بلڈگروپ: O

حاکم سیارہ: حمل (Aries)

علامت: کالی فاس' پوٹاشیم فاسفیٹ

خصوصیات

کالی فاسفوریکم جسم کے ٹشوز اور fluids اور خاص طور پر دماغ اور رگوں میں کافی مقدار میں پائی جاتی ہے۔

ہومیو پیتھ اسے ایک بہت بڑی Nerve remedy سمجھتے ہیں کیونکہ اس کا تعلق Nervous system سے ہوتا ہے۔ کسی بھی muscle کی disability کا کامیاب علاج کیا جا سکتا ہے۔ Albumin کے ساتھ' یہ سالٹ دماغی ٹشو بنانے میں معاون ثابت ہوتا ہے جسے Grey matter کہتے ہیں۔

کمی کی علامات

ذہنی تھکاوٹ اور رگوں کا کھچاؤ دو بڑی علامات ہیں۔ لوگ جو لگاتار ٹینشن میں رہیں' انتھک کام بغیر آرام کے کریں۔ اس cell salt کی کمی کا باعث ہیں۔ کالی فاسفوریکم جسم کے ٹشوز کو relax کرتی ہے تاکہ کام کو جاری رکھا جا سکے۔ سر درد جو بہت زیادہ بڑھے اور ٹینشن سے ہو' دو اور بڑی علامات ہیں۔ کانوں میں سیٹیوں جیسی آوازیں آنا' اور سانس کا اچانک تیز ہو جانا بھی اس میں شامل ہے۔

خواتین میں ماہواری کے ایام میں دیر ہو سکتی ہے۔ مردوں اور عورتوں میں پیشاب کا رنگ تیز پیلا اور ڈائریا بھی ہو سکتا ہے۔ Mental depression اور جسمانی کمزوری بھی علامات ہیں۔ لوگ جو فوری ڈر اور گھبرا جاتے ہیں' اس cell salt سے فوری ٹھیک ہو جاتے ہیں۔ کیونکہ کالی فاسفوریکم کے استعمال سے Restablization process شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے گھبراہٹ' ڈپریشن اور emotional stress ختم ہو جاتے ہیں۔

کالی سلفوریکم (Kali Sulphoricum)

بلڈ گروپ: AB

حاکم سیارہ: سنبلہ (virgo)

علامات: کالی سلف' فاسفیٹ سلفیٹ

خصوصیات

کالی سلفوریکم جلد کو آکسیجن فراہم کرتی ہے۔ سلفر سے متعلقہ سارے nutrients کی طرح کالی سلفوریکم بھی ایک cleanser کی طرح کام کرتی ہے۔ یہ جسم کی oil secretions سے متعلقہ ہے' خاص طور پر بال اور جلد۔ یہ پسینے کے اخراج کو بھی کنٹرول کرتی ہے' جو جلد کے مساموں کو کھولنے کا ذمہ دار ہے۔ بالکل ایسے جیسے ہم گاڑی میں تمام پرزوں کو چلانے کیلئے آئل ڈالتے ہیں۔

کمی کی علامات

جلد toxins ختم کرنے کا اہم راستہ ہے۔ جیسے گردے صفائی کا کام کرتے ہیں۔ اگر مسام dead cells

سے بھر جائیں تو toxins جسم ہی میں رہ جائیں گے جو بعد میں بیماری کا باعث بنتے ہیں۔ مساموں کی بندش، کالی سلفوریکم کی کمی کی ایک وجہ ہے۔ جلدی بیماریوں میں، جلن، خارش اور خشکی جیسی علامات دیکھنے میں آسکتی ہیں۔

کالی سلفوریکم کم ہونے کی وجہ سے سردی لگتی ہے اور جلن کے ساتھ درد ہوسکتا ہے۔ کیونکہ cells کو مطلوبہ آکسیجن نہیں مل رہی ہوتی۔ سانس کی بیماری بھی ہوسکتی ہے، جو خراٹوں کی صورت بھی اختیار کرسکتی ہے۔ نتھنوں سے گاڑھا پیلا مادہ خارج ہوتا ہے۔

اس کے علاوہ مندرجہ بالا salt کی کمی والے لوگ گرم کمرہ پسند نہیں کرتے بلکہ باہر کھلی ہوا میں جانا پسند کرتے ہیں۔ انہیں کمر درد، گردن درد، اور مختلف اعضاء میں درد ہوسکتا ہے۔ درد پھیل اور سکڑ بھی سکتا ہے۔ جو ڈاکٹر اور مریض دونوں کو confuse کرتا ہے۔

مگنیشیا فاسفوریکا (Magnesia Phosphorica)

بلڈ گروپ: O

حاکم سیارہ: اسد (Leo)

علامات: مگنیشیم فاسفیٹ

خصوصیات

مگنیشیا فاسفوریکا کو antispasmodic remedy کے نام سے جانا جاتا ہے۔ مگنیشیا فاسفوریکا رگوں اور مسلز کے white nerve fibre میں کام کرتا ہے۔ یہ ہڈیاں، دماغ، ریڑھ کی ہڈی، خون اور دانتوں کیلئے مفید ہے۔ یہ ٹشو سالٹ Albumin اور پانی کے مرکب سے ایک Liquid بناتا ہے جو white threads کو feed کرتا ہے۔

کمی کی علامات

مگنیشیا فاسفوریکا کی کمی وجہ سے لوگوں میں جلن پیدا ہوسکتی ہے۔ مسلز pull ہونے کی صورت میں شدید درد ہوسکتی ہے۔ یہ درد کمر میں بھی ہوسکتی ہے، جہاں Sciatica nerve پہلے ہی سے جلن کا شکار ہو۔ اسی طرح درد کمر سے ہوتی ہوئی ٹانگوں تک جاسکتی ہے۔ ہاتھوں اور بازوؤں میں کمزوری آسکتی ہے۔ جبکہ انگلیوں کے پورسُن ہوسکتے ہیں۔ ہاتھ کا نپنا بھی علامت میں شامل ہے۔ گیس سے متعلقہ مشکلات کا سامنا بھی ہوسکتا ہے۔ معدہ میں شدید درد ہوسکتی ہے۔ کھٹے ڈکار بھی آسکتے ہیں۔

مزید برآں انجائنا بھی ہوسکتا ہے۔ چھاتی میں وقفے وقفے سے درد ہوسکتا ہے۔ خواتین میں مگنیشیا فاسفوریکا کی کمی ماہواری میں مشکلات پیدا کرتی ہے۔ یا تو ایام مقررہ تاریک سے پہلے شروع ہو جاتے ہیں یا بعد میں اور Ovary میں درد کی شکائیت رہتی ہے۔

نیٹرم میوریٹکم (Natrum Muriaticum)

بلڈ گروپ: B

حاکم سیارہ: دلو (Aquarius)

علامات: سوڈیم کلورائڈ

خصوصیات

عام طور پر table salt کے نام سے جانا جاتا ہے۔ یہ cells میں نمی کو کنٹرول کرتا ہے۔ یہ cells میں آنے والے پانی کی مقدار کو کنٹرول کرتا ہے۔ اگر بہت زیادہ پانی آ جائے تو cells کی shape بگڑ جاتی ہے۔

نیٹرم میوریٹکم ہائڈروکلورک ایسڈ (HCL)' جو ہاضمے کے وقت معدے میں جاتا ہے' کو بھی کنٹرول کرتی ہے۔ اگر HCl کم ہو تو بہت سارے مسائل جنم لے سکتے ہیں۔

کمی کی علامات

آنکھوں کے مسائل سامنے آ سکتے ہیں۔ آنکھیں بند کرنے پر ایسا احساس ہوتا ہے جیسے آنکھوں میں زخم ہو۔ نیچے دیکھنے پر بھی آنکھوں میں درد محسوس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ زبان کا سوج جانا بھی علامات کا حصہ ہے۔ دل ڈوبتا اور چھاتی تنگ محسوس ہوتی ہے۔ ہتھیلیوں پر پسینہ آئے گا اور گرم ہوں گی۔

نیٹرم فاسفوریکم (Natrum Phosphoricum)

بلڈ گروپ: B

حاکم سیارہ: میزان (Libra)

علامات: سوڈیم فاسفیٹ

خصوصیات

نیٹرم فاسفیٹ' خون' مسلز' رگیں' brain cells اور intercellular fluids میں پائی جاتی ہے۔ اس کا

کیمیائی کام Lactic acid کو carbonic acid میں تبدیل کرنا ہے۔ یہ ناکارہ لیکٹک ایسڈ سے پانی چوسنے کی صلاحیت کو بڑھاتی ہے۔اس کا ایک اور کام الکلی اور acidity میں توازن قائم کرنا ہے۔

کمی کی علامات

اگر acid-alkaline metabolism کا توازن برقرار نہ ہو تو ایک شخص کو acidity سے متعلقہ بیماریوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔Gastic system بھی متاثر ہوسکتا ہے۔معدہ میں السر کی شکائیت بھی ہوسکتی ہے۔ نیٹرم فاسفوریکم ان تمام مسائل کا حل ہے۔اس cell salt کی کمی کی وجہ سے اور بہت ساری علامات ظاہر ہوسکتی ہیں۔ آنکھوں سے پیلا گاڑھا میوکس نکل سکتا ہے۔اسی طرح کا میوکس منہ کے اندر،زبان کے نیچے اور تلوے کے ساتھ بھی پایا جاتا ہے۔جلد پر خارش کی شکائیت ہوسکتی ہے۔پاؤں دن میں ٹھنڈے اور رات میں جلن محسوس ہوسکتی ہے۔

نیٹرم سلفوریکم (Natrum Sulphoricum)

بلڈ گروپ: AB

حاکم سیارہ: ثور (Taurus)

علامات: سوڈیم سلفیٹ اور گلابر ز سالٹ

خصوصیات

یہ Inorganic material صرف fluids میں پایا جاتا ہے۔یہ bile کو کنٹرول کرتا ہے جو خوراک کو ہضم کرنے میں مدد دیتا ہے۔جسم سے غیر ضروری پانی کا خاتمہ کرتا ہے جبکہ خون اور serum سے غیر ضروری liquid کا اخراج کرتا ہے۔نیٹرم سلفوریکم کی پانی کے ساتھ مطابقت کی وجہ سے،لوگ جو اس cell salt کی کمی کے حامل ہیں انہیں پانی کے نزدیک نہیں رہنا چاہئے۔سب سے بہتر آب و ہوا سورج کی روشنی،گرمی اور خشکی۔یہ لوگ گرمی برداشت کرسکتے ہیں لیکن بہت زیادہ حبس انہیں نڈھال کر دیتی ہے۔

کمی کی علامات

نیٹرم سلفوریکم کی کمی کی وجہ connective tisues میں پانی کا جمع ہو جانا ہے۔پیلی اور پانی جیسی secretions جلد اور زبان کی تہہ پر آسکتی ہے۔موسمِ بہار میں جلد بیماریوں کا حملہ ہوسکتا ہے۔منہ کڑوا ہوگا۔آنکھوں کے کناروں میں درد محسوس ہوگا۔سانس لینے میں دشواری (جیسے دمہ)،اور نزلہ زکام وغیرہ گیلے موسم سے ہونے کا

خدشہ ہیں۔ بدہضمی کی وجہ سے سر درد ہوگی۔

سیلیشیا (Slicea)

بلڈ گروپ: O

حاکم سیارہ: قوس

علامات: سیلیسیا، اور سیلیکون آکسائڈ

خصوصیات

انسانی جسم میں تھوڑی مقدار میں پایا جانے والا یہ salt سبزیوں میں بھرپور ہوتا ہے۔ اس کا تعلق جوڑوں، ہڈیوں، گلینڈز، جلد اور میوکس کی سطح کے ساتھ ہے۔ اس کا کام دیرپا اور گہرا ہوتا ہے۔ یہ جسم کے organic عناصر پر کام کرتی ہے۔ یہ انگلیوں کے ناخنوں کو مضبوط کرتی ہے۔ بالوں کو چمکدار اور بینائی کو تیز کرتی ہے۔ سیلیسیا جلد کے مسام کھولتی اور دانتوں پر موجود enamel کی حفاظت کرتی ہے تاکہ tooth decay سے بچا جا سکے۔

جیسا کہ ہومیوپیتھ اسے "سرجنز کی تلوار" کہتے ہیں، اس کے استعمال میں احتیاط کی ضرورت ہے۔ وہ مریض جنہیں Atrophic Disease ہو یہ salt ہرگز نہ لیں، کیونکہ اس میں کاٹ ڈالنے کی صلاحیت موجود ہے۔ یہ salt، حالیہ بھرے ہوئے scar tissue کو دوبارہ زخمی کر دے گا۔ اور اس عمل سے انفیکشن پھیلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔

کمی کی علامات

سیلیسیا کی کمی biles یا جلدی بیماریوں کا باعث بنتی ہے۔ آنکھوں کا السر ہو سکتا ہے۔ دوسری علامت میں بالوں کا جھڑنا، کانوں میں شور، زبان پر بال ہونے کا احساس، گلے میں خراش اور سوئیاں چبھنے کا احساس، سونے میں چلنے کی عادت، ناخنوں پر سفید نشان، پاؤں میں پسینہ اور انگلیوں کے سروں پر cracks شامل ہیں۔

مزید معلومات ہماری کتاب بلڈ گروپ اور علوم سرّیہ میں ملاحظہ فرمائیں۔

جدید مرکبات بلحاظِ بلڈ گروپ

سابقہ صفحات میں بلڈ گروپ کے جو اصول وقوانین بیان کیے گئے ہیں' ان کے مطابق ہمارے ادارہ ''Immuno Pharma'' نے جدید ترین تحقیقات کے تحت Genetic Medicines تیار کی ہیں' جو اپنی مثال آپ ہیں۔ حیرت انگیز مرکبات جو طب اور ہومیوپیتھی کے combination سے جدید فارمیسی کے اصولوں کے مطابق تیار کردہ ہیں۔ یہ مرکبات انشاءاللہ مستقبل کی کامیاب ترین ادویہ ثابت ہوں گے۔ جنہیں بجا طور پر Future Remedies کہا جاسکتا ہے۔

Immuno 1

Genetic Medicine

جیسا کہ ہر شخص جانتا ہے کہ اس کا ایک خاص بلڈ گروپ ہے۔ یہ بلڈ گروپ ایک دوسرے کے متضاد ہوتے ہیں۔ ہر انسان جانتا ہے کہ یہ خون صرف خوراک سے بنتا ہے۔ مگر وہ یہ نہیں جانتا کہ جو خوراک وہ کھا رہا ہے' وہ خون کا کون سا گروپ بنانے کا ذریعہ ہے۔ گویا انسان اپنے خون کا گروپ بنانے والی خوراکوں سے ناواقف ہے۔ جس بنا پر اینٹی جین اور اینٹی باڈیز کا نظام بگڑتا چلا جاتا ہے۔ اور مخصوص جنسی واعصابی کمزوریاں اور دیگر مخصوص بیماریاں پیدا ہوتی چلی جاتی ہیں۔ اس پر طرہ یہ کہ ہم جنسی قوت کی نام نہاد ادویہ جو کہ ہر قسم کے بلڈ گروپ کو جوڑ کر RBC&WBC میں الزاقیت پیدا کرتی ہیں۔ وقتی سرعتِ انزال اور قوتِ باہ کیلئے استعمال کر کے اپنی زندگی داؤ پر لگاتے چلے جاتے ہیں۔ جریان' احتلام' عضوی کمزوریاں' باہ اور سرعتِ انزال جیسے امراض دراصل غلط ادویہ اور غلط اغذیہ کے استعمال اور افراط وتفریط جنسی سے ہی پیدا ہوتے ہیں۔ اس سلسلہ میں ہم نے اپنی کتاب ''تحقیقاتِ انسانی بلڈ گروپ غذا' طب اور ہومیو پیتھی'' میں تفصیلی روشنی ڈالی ہے۔ انسانی بلڈ گروپ کو ملحوظ رکھتے ہوئے مخصوص امراض کیلئے ادویات تیار کی ہیں۔ اس سلسلے کی پہلی کڑی جنسی قوت بحال کرنے کی Immuno 1 حاضرِ خدمت ہے' جو کسی بھی طرح کے مضر اثرات سے پاک ہے اور برقی اثرات کی حامل ہے۔ کیونکہ یہ آپ کے بلڈ گروپ کے عین مطابق ہے۔

Immuno 2

ہیپاٹائیٹس سے تحفظ اور علاج

جگر کا بڑھنا' سکڑنا' سوجن اور ورم کے علاوہ ہیپاٹائیٹس A,B اور C وائرس کا علاج ہر انسان کو ہیپاٹائیٹس کی

ایک الگ قسم لاحق ہوتی ہے۔ دراصل ہر انسان ایک خاص قسم کے ٹشوز کی تحریک سے زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ہر شخص میں ایک ہی طرح کے وائرس کا حملہ نہیں ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر مریض الگ علامات رکھتا ہے۔ کیونکہ جو متعفن مادہ پیدا ہوتا ہے اور اس کے نتیجے میں جو وائرس پیدا ہوتا ہے ان کی اقسام پر تو بحث کی گئی ہے مگر اصل مادہ جو باعث بنتا ہے وہ اینٹی جین کی خلیات میں ابتری کی وجہ سے ٹشوز میں شدید بگاڑ کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ ہر شخص میں بلحاظ بلڈ گروپ مادہ مختلف ہوتا ہے۔ اسی لئے ہر دوا ہر مریض پر کام نہیں کرتی۔ درست خوراک بلڈ گروپ کے مطابق جزوِ بدن نہ بننے سے خلیات میں توڑ پھوڑ شروع ہو جاتی ہے۔ نتیجتاً ذہنی تفکرات اور تناؤ سے جگر میں بگاڑ عضوی اور کیمیائی تغیرات سے صفرا کا نظام ابتر ہو جاتا ہے جس کے باعث مختلف بلڈ گروپ کے لوگوں میں مختلف علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

ہم نے ہر بلڈ گروپ کے حامل افراد کیلئے اس کے اینٹی جین کو ملحوظ رکھ کر جرمن فرانس کے مدر ٹنکچر اور خاص اہمیت کی حامل جڑی بوٹیوں سے ہر بلڈ گروپ والے کیلئے الگ الگ دوا تیار کی ہے، جس کا نتیجہ 100% ہے۔

Immuno 3

امراضِ قلب

بلڈ گروپ کے مطابق امراضِ قلب کا موثر علاج

علامات و امراض قلب ہر دل کے مریض میں مختلف ہوتی ہیں۔ دل کیلئے متعدد ادویہ مارکیٹ میں موجود ہیں۔ مگر سب بغیر اصولوں کے فقط علامات کو ملحوظ رکھ کر بنائی گئی ہیں۔ پاکستان میں پہلی بار جدید ترین تحقیقات پر مبنی جنیاتی دوا (Genetic medicine) تیار کی گئی ہے۔ یہ واحد دوا ہے جو ہر بلڈ گروپ کیلئے الگ الگ ہے۔ اس کے استعمال سے بلند فشارِ خون (High Blood Pressure) ہو یا کم فشارِ خون (Low Blood Pressure) دونوں اعتدال پر آ جاتے ہیں۔ یہ دوا عضوی اور نسیجی خلیاتی تبدیلیاں پیدا کر کے اعصاب، عضلات اور غدد کے افعال کو اعتدال پر لے آتی ہے اور خون میں کیمیاوی تبدیلی سے ہمیشہ کیلئے امراضِ قلب کا خاتمہ کرتی ہے۔ غمگینی، ناامیدی گھبراہٹ تشویش سر درد چکر بلڈ بریشر والو بلاک ہارٹ فیل بے قاعدگیِ نبض یعنی رفتارِ نبض کا کم یا زیادہ ہونا تقویتِ قلب جسم میں پانی کے نظام کا اعتدال اختلاجِ قلب قلبی درد جوڑوں کا درد دل بڑھ جانا بدہضمی خرابی معدہ دل میں چربیلی خرابیاں تھکان کھانسی بوجہ کمزوری دل کی شریانوں اور وریدوں میں تناؤ اور سختی دمہ قلبی اور سانس کی تکلیف بوجہ قلب وغیرہ جیسی علامات میں Immuno 3 نہائیت موثر و مفید ہے۔ اور تمام گولڈن ڈراپس کی روح ہے۔ کیونکہ یہ ہر بلڈ گروپ کیلئے الگ الگ ادویہ کا مجموعہ ہے۔

Immuno 4

مقوی خاص جنرل ٹانک

جنرل ٹانک کا عنوان نیا نہیں ہے۔مگر جنرل ٹانک کے نام سے جو ادویہ فروخت ہو رہی ہیں وہ چوں چوں کے مربے سے کم نہیں ہیں۔ ہر شخص نے چند ادویہ کا مرکب بنا کر اس پر جنرل ٹانک کا لیبل لگا کر محظ پیسے بٹورنے کا ذریعہ بنا رکھا ہے۔دراصل مقوی کچھ بھی نہیں ہے۔اگر فولاد مقوی ہے تو بہت سے لوگوں کو فولاد سے نقصان ہوتا ہے۔ اگر کچلہ مقوی ہے تو بہت سی طبیعتوں پر اس کے مضر اثرات ہوتے ہیں۔غرض یہ کہ اہم ترین مقوی ادویہ بھی جنرل ٹانک کہلانے کا حق نہیں رکھتیں۔مگر اس کے باوجود کچھ بازاری قسم کے حکماء ہر بلڈ گروپ والے کو ایک ہی قسم کی دوا دینے پر بضد نظر آتے ہیں۔ہم نے ہر بلڈ گروپ کے حامل شخص کیلئے الگ الگ مقوی دوا Immuno 4 تیار کی ہے جو قوتِ باہ کی سرتاج دوا ہے۔اگر اسے Immno 1 کے ساتھ استعمال کریں تو اثرات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔ ہر قسم کی مردانہ و زنانہ کمزوریاں غم فکر تشویش صدمہ اعضائے بدنی کی کمزوری اور اعضائے تناسل کی کمزوری عمر رسیدہ اشخاص کیلئے بطور محرک ٹانک ہے۔رطوباتِ زندگی کے ذائع ہو جانے سے جو کمزوری لاحق ہو جاتی ہے اس کیلئے ایک خاص تحفہ ہے۔ مادہ تولید وافر پیدا ہوتا ہے اور جرثومہ منی بھی پیدا کرتا ہے۔عورتوں میں حیض و رحم اور بیضۃ الرحم کی جملہ خرابیاں اور جنسی خرابیاں دور کر کے رنگ صاف اور طبیعت خوش کرتا ہے۔بانجھ پن تک کیلئے موثر ٹانک ہے۔جسمانی اور جنسی صحت بحال کرنے کا ایک عجیب الاثر ٹانک ثابت ہوا ہے۔ہر شخص کے بلڈ گروپ کے اجزاء اور عناصر میں اعتدال پیدا کر کے صالح خون وافر پیدا کرتا ہے اور حرکات و رنگتِ جسم میں اعتدال اور موزونیت بحال کرتا ہے۔

Immuno 5

بچے

بچے کسے عزیز نہیں ہوتے۔مگر ہم دیکھتے ہیں کہ اکثر تجارتی ذہن کے لوگ گرائپ واٹر ٹائپ چیزیں جن میں چند عرقیات اور کیلشیم کے پانی کے سوا کچھ نہیں ہوتا بچوں کو دے رہے ہیں۔اگر چہ کیلشیم ضرورت ضرور ہے مگر ہر بچے کو اگر شروع سے ہی ہم اس کے بلڈ گروپ میں اعتدال پیدا کرنے والے ٹانک دینا شروع کر دیں تو انہیں بیکٹر یا اور وائرس کے حملوں سے محفوظ رکھنا ناممکن ہو جائے گا۔ بچے ذہین زیادہ ہوں گے۔یادداشت تیز ہو گی۔ذہنی قوت کی نشو نما ہو گی۔اعصاب مضبوط ہوں گے۔حافظہ بڑھ جائے گا۔معدہ درست کام کر کے دودھ اور غذا کو جزوِ بدن بنائے گا۔ہاضمہ کی جملہ خرابیاں دور کر کے معدہ کو تقویت بخشے گا۔دودھ گرانا، متلی، قے، رال بہنا، درد، سردی یا گرمی لگنا وغیرہ جیسی علامات میں شیر خوار بچوں سے لے کر دس سال تک کے بچوں کیلئے Immuno 5 خوش ذائقہ سیرپ اکسیر اور

آبِ حیات کا درجہ رکھتی ہے۔ بچوں کی روزمرہ کی شکایات مثلاً پیٹ درد، دست، پیچش، زکام، بخار، کھانسی، سینہ بولنا، دم گھٹنا، بلغمی خرخراہٹ، چہرہ زرد ہونا اور مرجھانا بچوں کی مختلف تکالیف میں بیحد مفید ہے۔

Immuno 6

عورتوں کے امراض

ہر عورت اپنا ایک مزاج رکھتی ہے مگر شادی کے بعد اس کا مزاج بدل جاتا ہے اور شوہر سے متعلقہ مزاج دیکھنے میں آیا ہے۔ عورتوں کو امراض لگنے کی اصل وجہ خاوند سے بلڈ گروپ کا تضاد ہوتا ہے۔ اس طرح عورتیں مختلف امراض کا شکار ہوتی چلی جاتی ہیں۔ مثلاً کمزوری رحم، بانجھ پن، تولیدی نظام کی خرابیاں، سیلان الرحم (لیکوریا)، ماہواری، حیض کی زیادتی یا کمی، نسوانی ہارمونز کی زیادتی یا کمی، افعالِ غدد کی خرابیاں، اولاد کی نعمت سے محرومی، اعضائے تناسلے زنانہ کی خرابیاں، خارش، پھنسیاں، سوزک و آتشک، جنسی عدم رغبتی، نفرت و سرد مہری، خواہشاتِ جنسی کی کمی اور بیضتہ الرحم کی خرابیوں کیلئے یہ دوا Immuno 6 اکسیرِ حیات ٹانک کا درجہ رکھتی ہے۔ اس کے علاوہ لیکوریا میں ہر قسم کی رطوبات کا اخراج، کمر پیٹ و پنڈلیوں میں درد نقاہت تھکاوٹ سر درد چکر اعصابی کمزوری انفیکشن خوف جنسی خواہشات کا غلبہ اندامِ نہانی خارش جلن درد زخم اور حمل سے لے کر پیدائش تک کیلئے مفید ٹانک ہے۔ نسوانی ہارمونز کا توازن پستانوں کی گلٹیاں پھول جانا سوج جانا یا سوکھ جانا جیسی علامات بالخصوص رحم و پستان کی رسولیوں کیلئے یہ دوا اکسیر بینظیر کا درجہ رکھتی ہے۔

Immuno 7

دردیں، جوڑوں کی دردیں، گھنٹیا، نقرس، وجع المفاصل، اعصابی اور عضلاتی دردیں

گھنٹیا کا درد سر درد پٹھوں کا اکڑ جانا، ماہواری کی خرابیاں، انفیکشن ذہنی و جذباتی ہیجان کے باعث دردیں، کمر درد، ریڑھ کے مہروں کا سرک جانا (Disk slip) پٹھوں کا درد، گھٹنوں کا درد، جوڑوں کا درد، عرق النساء، لنگڑی کا درد، ڈچی کی ہڈی کا درد، رگوں، ریشوں، نرم بافتوں اور جوڑوں کے پٹھوں، بندھنوں کے درمیان درد سوزش اور ورم وغیرہ کو Immuno 7 چند دنوں میں ختم کر دیتا ہے۔ ایلوپیتھی میں کارٹیسون وغیرہ کے مضر اثرات سے کون واقف نہیں۔ آرتھرائٹس وغیرہ کے مریض سٹیرائیڈ کے ہاتھوں پریشان ہیں۔ معجزانہ اثرات کے بعد کس قدر ذلیل کرتی ہے۔ سب جانتے ہیں خاتمِ درد (Pain killer) وغیرہ کے مضر اثرات، جگر اور اعصاب کی تباہی کر دیتے ہیں۔ اگرچہ ایلوپیتھک طریقہ علاج جوڑوں کے دردوں میں ناکام ہے۔ مگر پھر بھی کارٹیسون وغیرہ کے مرکبات مریضوں کا ستیاناس کر رہے ہیں۔ ان مضر اثرات میں ٹانگوں اور پیٹ میں استسقاء قوتِ مردانہ کا ختم ہونا، ریڑھ کی ہڈی کے نقص، جلد کا

پیلا ہونا، چہرہ گردن وغیرہ پر بال اگنا اور کارٹیسون بذاتِ خود آرتھرائٹس پیدا کرتی ہے۔ ہم نے ہر بلڈ گروپ کے لوگوں میں الگ الگ اقسام کی علامات نوٹ کر کے جوڑوں کے دردوں کیلئے Immuno 7 ایک بالکل جدید اور حیرت انگیز ایجاد کی ہے۔ جو ہر قسم کے مضر اثرات سے پاک ہے۔

Immuno 8

ذیابطیس (شوگر)

شوگر یا ذیابطیس سے کون واقف نہیں ہے۔ یہ کوئی مرض نہیں ہے بلکہ انسانی جسم کے نظام میں خرابی کی علامت ہے۔ خرابی کہاں سے شروع ہوتی ہے؟ کون سا نظام خراب ہوتا ہے؟ لبلبہ کام کرنا کیوں کم یا ختم کر دیتا ہے؟ اور قشری یا جگری ٹشوز کے علاوہ باقی ٹشوز میں کون کون سی خرابیاں جنم لیتی ہیں؟ جن کی وجہ سے شوگر لاحق ہوتی ہے۔ یہ سب غور طلب امور ہیں۔

آپ نے غور کیا ہوگا کہ ہر شوگر کے مریض کی علامات مختلف ہوتی ہیں۔ ہر بلڈ گروپ کے حامل شخص میں الگ الگ علامات پیدا ہوتی ہیں۔ ہم نے مریضوں کو بغور دیکھ کر ہر بلڈ گروپ والے میں مخصوص علامات کے تحت ادویہ کی درجہ بندی کر کے الگ الگ دوا تیار کی ہے۔ جو جسم میں انحطاط اور ٹشوز میں تبدیلیوں کا باعث بننے والے مخالف خون کے اجزاء کو روک کر ٹشوز کے منہ کھول کر میٹابولزم سسٹم کو ازسرِ نو بحال کر کے انسولین کی قدرتی افزائش کرتی ہے۔

Immuno 9

بڑھاپے پر قابو پانے کیلئے اور عمر بڑھانے کیلئے

انسانی بلڈ گروپ کے مطابق عجیب وغریب جدید ترین تحقیقات پر مشتمل جینیٹک میڈیسن

(Genetic Medicine)

Immuno 10

ہر قسم کے کینسر کیلئے

جدید ترین حیرت انگیز ریسرچ پر مشتمل جینیٹک میڈیسن (Genetic Medicine)

نوٹ: دوا منگوانے سے قبل اپنا بلڈ گروپ ضرور چیک کروائیں۔ عورتیں اپنے خاوند کا بلڈ گروپ بھی لکھیں۔ بچے کا بلڈ گروپ اگر چیک نہ کروایا ہو تو والدین اپنا اپنا بلڈ گروپ ضرور لکھیں۔

ہومیو پیتھ ڈاکٹر و حکیم بابر سلطان القادری ملتانی

جناب بابر سلطان القادری کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں۔ معروف علمی اور روحانی شخصیت ہونے کے علاوہ ملک کے نامور ہومیو پیتھ ڈاکٹر ہیں اور طب و حکمت میں بھی سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ متعدد روحانی و علمی کتب کے مصنف ہیں۔ ان کے شاگردان کا سلسلہ بہت وسیع ہے۔ موصوف روحانی سکالر بلکہ روحانی سائنسدان ہیں۔ علومِ سریہّ سے گہری وابستگی کے علاوہ سلسلہ عالیہ قادریہ کے روحانی خانوادہ سے گہرا تعلق ہے اور رُشد و ہدایت کا عظیم سلسلہ روحانیہ جاری کر رکھا ہے۔ بلڈ گروپ پر ان کی تحقیقات انوکھی اور جدید ہیں۔ اس نظریہ کے مطابق علاج کر کے حتمی نتائج تک رسائی حاصل کر سکتے ہیں۔ تجدید علم و حکمت میں یہ نظریہ سنگِ میل کی حیثیت رکھتا ہے۔

ڈاکٹر مفتی منیر الاسلام علوی، لاہور

CONTACT NOS: Babar Sultan Qadri (0300-8655128, 0300-6602893), 041-8725021
Dr. Yousaf Bukhari(0300-7211785), 0300-7683136 & 0333-6152842 041-8718399